آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ ومرکبۂ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال ومقولہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین ومتاخرین ومعاصرین عجم وبرای ہریک لفظ ترجمہ بامحاورۂ

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد شانزدہم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلماء مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب حسن خد

سرکار آصفیہ

RARE BOOK

جمیع حقوق این تالیف وقف عام است پانصد

نسخہای این کتاب کہ طبع می شود آنرا ہم وقف کردیم کہ ہر کس

اختیار دارد کہ بپابندی قواعد مندرجۂ اعلان کہ آخر کتاب چاپ شدہ است این تصنیف

سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۳ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز

(۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون اور یہہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے **آقائے ولی نعمت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی** کے مبارک تخلّص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اُس کا آغاز آپ ہی کی مبارک چہل سالہ جوبلی کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی **لارڈ منٹو بالقابہم** گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعۂ مراسلۂ نشان (۸۵۵۴) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ عیسوی مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اُنکو ایسی عالمانہ تالیف مین اُنکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت

(۳) مین ہز اکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہہ حکم فرمایا کہ **مؤلف** کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جسطرح وہ شائع ہوتی جائے

پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے ۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار عالی ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جسطرح وہ شائع ہوتی جاے سات سواتی روپیہ کی امداد عطا کیجاے ۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخرالملک بہادر رئیس معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ۔

شکریہ پبلک

(۶) اگرچہ فی زمانا اس کتاب کی ہر ایک جلد کے چارسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ مجموعۂ امداد سے زائد ہے اور چند نسخون کی جلد بندی کا بار بھی اس کے علاوہ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے معہ حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریز مدارس اور نیز بعض خانگی کتب خانون کے لئے وقف کر دیا ہے ۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ کثیر جلدون کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھہ سال بھر مین ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون ۔ وھو علی کل شیٍٔ قدیر ۔

پبلک کا فدائی

احمد عبدالعزیز نائطی (خان بہادر شمس العلما ۔ نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ شانزدہمین جلد این کتاب رسید۔ شکرانۂ آقائے ولی نعمت ما سرکار عالی مدظلہ العالی کہ تا پانزدہمی جلد این کتاب در تکملۂ قیمت کاغذ مددے کافی از خزانۂ شاہی عطا فرمود کہ بوسیلۂ آن سلسلۂ این کار جاری ماند۔ حالا قیمت کاغذ روز افزون است و امداد ہر دو سرکار کفایت نمی کند ناچار عوض پانصد نسخہ ہا بر چار صد اکتفا کردیم وائے بر صدہا قدر دانان کہ برائے تکمیل سلسلہ خود گوارا نکردند کہ قیمت مزید کاغذ را ادا کنند۔

(الف) **تبیر** | الف - بقول برہان بروزن نفیر (۱) دہل وکوس ونقارہ وطبل را گویند و (۲)
(ب) **تبیرہ** | خانۂ زنبور را نیز گفته اند که سرگین پلیدی با در ان ریزند وہم او ذکر ب کردہ مرادف الف
بمعنی اول گوید و صراحت مزید کند که بقول بعض دہلیست که میان آن باریک و ہر دو سرش پہن
می باشد. صاحبان جہانگیری وجامع وناصری وسراج ذکر ہر دو بہر دو معنی کردہ (منوچہری ؎)
سوی کیوان رفته از ایوان و از میدان تو ٭ نعرۂ کوس وتبیر و نالۂ چنگ و رباب ٭ (منوچہری ؎)
تبیرہ زن بزد طبل نخستین ٭ شتربانان ہمی بندند محمل ٭ صاحب سروری ذکر الف کردہ بذیلش
اشارۂ ب ہم کردہ بمعنی اول قانع وبذکر ب معنی دوم را ہم نوشته **مؤلف** عرض کند که خیال ما
این است که الف بمعنی اول وب بزیادت ہای نسبت بمعنی دوم که ظرف سرگین وپلیدی ہم مثل ظرف
نقارہ واین تصرف محاورہ باشد که ہر دو را بہر دو معنی استعمال کردہ اند وہر دو اسم جامد فارسی
زبان (اردو) الف وب (۱) ڈھول ونقارہ وغیرہ. مذکر (۲) وہ ٹب جس میں کچرا کوڑا اسمیں فضلہ ڈالیں

تبینہ | بقول ناصری بروزن شبینہ بمعنی قی واستفراغ (منہ ؎) دارم ز تبینۂ شبینہ ٭ درد کمر و خراش
سینہ ٭ صاحب سفرنگ بشرح (صد وسیزدہمین فقرۂ نامۂ شت وخشور زرتشت) ذکر این بہمین معنی
کردہ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) قے. مؤنث. دیکھو اشکفته.

تای فوقانی با بای فارسی

تپ | بقول برہان وجہانگیری وجامع وناصری ورشیدی بفتح اول وسکون ثانی (۱) بمعنی اضطراب
وبیقراری وبی آرامی. خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که در اصل این مخفف تاپ است
و (۲) بمعنی گرمی نیز آمدہ چنانکه تپ وتاب گویند ولف لغا مبدل آنست واز این جہت (۳)

مرضی را نیز گویند کہ بعربی حُمّی خوانند ۔ صاحب اکسیر اعظم در جلد چہارش بر حمیات گوید کہ ترجمۂ تپ ہاست
و این مرض را بفارسی تپ گویند و در اصطلاح اطبا حرارت غریبی است کہ در دل مشتعل شود یا در
عضوی دیگر افروزد و از انجا بدل آید و از دل بواسطۂ روح و خون بطریق شرائین و عروق در تمامی
بدن منتشر گردد و آن را گرم گرداند بحدی کہ افعال طبیعی را ضرر رساند (الخ) و تدبیر کلی آن تنقیح
و عدم تساہل و دفع سبب تپ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد است و بر تپ کہ بموحدہ
گذشت اشارۂ این کردہ ایم کہ این مبدل آنست و بعضی از محاسرین عجم این را اصل دانند
و آن را مبدل این واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) اضطراب ۔ مذکر ۔ بیقراری ۔ بے آرامی
مؤنث (۲) تپ ۔ بقول آصفیہ ۔ مذکر ۔ بخار ۔ حرارت ۔ گرمی (۳) تپ ۔ بقول مؤنث ۔ حُمّی ۔
وہ حرارت جو مادہ کی عفونت وغیرہ سے جسم میں پیدا ہو ۔

تپاس بقول ناصری و انند بفتح اول پارسی ریاضت است و تپاسی ریاضت کش و رنج کم خوابی
و کم خواری بر خود نہادن ۔ صاحب سفرنگ بشرح صد و بست و ہشتمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بعز آباد
و خشوران و خشور) ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تپاس بقول ساطع در سنسکرت بمعنی محنت
و مشقت آمدہ و تپس بمعنی ریاضت و تپسی بمعنی زاہد و مرتاض و تپسّی کذلک پس فارسیان ہمین تپا
را متغیر ساختہ بمعنی ریاضت استعمال کردہ اند (اردو) ریاضت ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث
زہد ۔ نفس کشی ۔

تپ استخوان استعمال ۔ بقول خان آرزو
در چراغ ہدایت بمعنی تپ دق و از کلام ظہوری
سندی آوردہ کہ بر (تپ استخوانی) گذشت ۔
مؤلف عرض کند کہ (تپ استخوانی) بہ حذف

دوم یجا انیش بہ ہمین معنی گذشت کہ مرکب توصیفی است
و این فضولی است کہ محقق بانام ونشان سندش را
بہ تحریف و تبدیل موحدہ بہ یای فارسی دریجا نقل کرد
و از ان این اصطلاح را پیدا کردہ در موضوع تالیف
مختصر خود داخل کرد و این مرکب اضافی بہتر از
آن مرکب توصیفی نیست و محاورۂ فارسی اجازت
نمیدہد کہ ما این را برای تب دق کنایہ قرار دہیم
(اردو) دیکھو تب استخوانی ۔

تپاک بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی
بر وزن ہلاک بمعنی تپ است کہ اضطراب و بیقراری
باشد (نظر گرگانی ــہ) ہمان خون جوشیدہ در
بار تپاک ہا کہ از دل برد رنج و از جان تپاک ہا
مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از تپ
و آک کہ بمعنی آفت و آسیب گذشت یعنی آفت
تپ و مراد از اضطراب و بیقراری و تپاک کہ
ہمین معنی گذشت فرید علیہ این (اردو) دیکھو
تپ ۔ صاحب آصفیہ نے تپاک پر لکھا ہے ۔
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ اضطراب ۔ بیقراری ۔ دہشت ۔ کڑھن
اختلاج ۔ بیچینی ۔ جیسے تپاک قلب ۔

تپال بقول رشیدی کہ بذیل تاپال گوید مراد فش
مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست
و آن فرید علیہ این یا این مخفف آن ۔ بعض معاصرین عجم
ہمین را اصل دانند و گویند کہ برای سہولت تلفظ
الف را داخل کنند چنانکہ عادت فارسیان است
(اردو) دیکھو تاپال ۔

تپانچہ بقول برہان و جامع و ناصری و مؤید
(۱) ہمان تپانچہ کہ بموحدہ گذشت و (۲) کوہہ
و موجۂ دریا و معرب این طبانجہ (از ناصری
ــہ) تپانچہ زد بہ رخ خویش زال و من حیران
ہم بسان رستم و قوتی کہ زخم زد بہ لیسرہا مؤلف عرض
کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بقول بعض
معاصرین عجم اصل این (توانچہ) بہ واو عوض بای
فارسی متحقق شد کہ توان بمعنی طاقت است و چہ
کلمہ نسبت یا کلمہ تصغیر معنی لفظی این منسوب بہ طاقت

یا طاقت اندک که در سیلی زدن از طاقت بسیار کار نگیرند اندرین صورت تبانچه که بموحده گذشت مبدل توانچه باشد چنانکه آو و آب و تپانچه مبدلش بر خلاف خیال ماکه بر تبانچه ظاہر کردہ ایم (اردو) طمانچہ۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ تھپّڑ۔ ہاتھ کا تھپّڑ جو کسی کے رخسارے پر لگائیں لطمہ۔ لپّڑ۔ رہپٹ۔

تپانیدن بقول موارد بمعنی طپیدن فرمودن می فرماید که کامل التصریف است و مضارع این تپاند **مؤلف** عرض کند که متعدی تپیدن است که می آید معنی مبتلای تپیدن کردن کسی را موافق قیاس (اردو) تڑپانا۔ تڑپنا کا متعدی جیسے اُس نے مجھکو تڑپا دیا۔

تپیدن بقول بحر مرادف تبیدن که بموحده گذشت۔ کامل التصریف و مضارع این تپید۔ **مؤلف** عرض کند که حقیقت ماخذ بمد را انجا مذکور و درینجا ہمین قدر کافی است که این مبدل آنست چنانکه اسب و اسپ (اردو) دیکھو تبسیدن

تپش بقول برہان بفتح اوّل و کسر ثانی بروزن کنش (۱) گرما و گرمی را گویند و (۲) مخفف تابش ہم که فروغ و نور باشد۔ صاحب جامع این را مرادف تب گفته یعنی بر معنی اوّل قانع۔ صاحب ناصری این را مرادف تبش گوید بمعنی اوّل۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید که (۳) بمعنی شپش ہم چنانکه در تذکرهٔ نصیرابادی مسطور است در احوال شمس تپشی که چون شپش را در ولایت شیراز تپش گویند و در جامهٔ او شپش بسیار افتاده بود بدین نام موسوم شد **مؤلف** عرض کند که حاصل بالمصدر تپیدن است که گذشت و ہمین است حقیقت معنی اوّل و اصلا بمعنی تب نیست که تب اسم مصدر است و تپش حاصل بالمصدر که معنی مصدری درین است یعنی تپندگی و نسبت معنی دوم ما این را مخفف و مبدل تابش دانیم و مشتاق سند استعمال می باشیم که استعمال این

بدین معنی از نظر ما نگذشت و بمعنی سوم اتفاق نداریم با تحقیق خان آرزو و اشارهٔ این بر تبش هم کرده ایم ظاهراً این مبدل تپش است چنانکه خش و خست (اردو) (۲۹۱) دیکھو تبش (۳) دیکھو تپش ـ

تپلیس بقول رشیدی و ناصری و انند و سراج بالکسر پای تخت گرجستان **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیهٔ این محقق نشد ـ صاحب ناصری گوید که معرب همین است تفلیس **(اردو)** تپلیس گرجستان کے پایۂ تخت کا نام ہے ـ مذکر ـ

تپنجه بقول برہان و جامع و انند مخفف تپانچه که بعربی لطمه خوانند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند **(اردو)** دیکھو تپانچه ـ

تپنک بقول ناصری و جامع و سراج مرادف همان تبنگ که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر تبنکه بیان کرده ایم که بموحدهٔ و کاف تازی گذشت و همین اصل است و آنچه بموحده مذکور شد مبدل این **(اردو)** دیکھو تبنک ـ

تپنکو صاحبان جهانگیری و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مرادف همان تبنکو که بموحدهٔ دوم گذشت و ما حقیقت این بر تبنکو بیان کرده ایم **(اردو)** دیکھو تبنکو ـ

تپنکوز بقول بهار و بحر و انند بفتحتین و نون و کاف تازی و واو مجهول مرد نادان و احمق و بی خبر (ملا فوقی یزدی ـ) تپنکوزی بود زال زمانه پ که دائم می کند نازخرانه پ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید **(اردو)** نادان احمق ـ

تپنکه مرادف همان که بموحدهٔ دوم گذشت و ما حقیقت این همه را انجا بیان کرده ایم که این اصل است و آن مبدل این چنانکه اسب و اسپ **(اردو)** دیکھو تبنکه ـ

تپنگ صاحب برہان ذکر سرد و کرده ـ

تپنگو **مؤلف** عرض کند که همان تبنگ

وتبنگه که بموحده و کاف فارسی گذشت و ما حقیقت
این را بر تبنگه بیان کرده ایم که به کاف تازی مذکور
شد (اردو) دیکھو تبنگ اور تبنگو۔

تپو بقول انند بحوالهٔ ناصری همان تاپو که بجالش گذشت
مؤلف عرض کند که مخففش (کمال اسمعیل ع) گر بچه دوا
مراست فضل بر نیست ز دگانه مرا کی تپو ۔ (اردو) تاپو

تپّه بقول برهان و جامع و سراج بفتح اوّل و ثانی مشدد (۱) کوه پست و پشتهٔ بلند را گویند و (۲)
کلاه زنان را نیز گفته اند و آن چیزی باشد محرابی که زنان از کلابتون و مروارید دوزند و از طلا و
جواهر نیز سازند و بر پیشانی نصب کنند صاحب ناصری نسبت معنی دوم صراحت مزید کند که کلّه کلاه
را که از ماهوت یا شال پشمینه باشد نیز تپّهٔ کلاه گویند بجهتهٔ برآمدگی صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ
ناصرالدین شاه قاجار (۳) کوهسار گفته و صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور با معنی اوّل اتفاق دارد
و صاحب پول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی قدیم
می نماید و معاصرین عجم هم استعمالش کنند و معنی سوم بر سبیل مجاز متعلق همان و بمعنی دوم هم مجاز باشد
که بوجه بلندی این کلاه بر سر بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بلند ٹیلہ۔ مذکر۔ (۲) عورتوں
کی ٹوپی۔ مؤنث (۳) کوہسار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ پہاڑی ملک یا مقام۔

تپیدن بقول برهان و جامع بر وزن رسیدن
(۱) بمعنی بیقراری و اضطراب نمودن و (۲) از جای
جستن و (۳) لرزیدن و (۴) کمین کردن می فرمایند
که معرّب آن طبیدن باشد با بای ابجد هم او در ملحقات
گوید که (۵) بمعنی گرم شدن هم۔ صاحبان جهانگیری

و رشیدی این را با تپ و تپاک نقل کرده بر اضطراب
و بی آرامی قانع صاحب بحر ذکر هر پنج معانی کرده گوید
که کامل التصریف است و مضارع این تپد صاحب
موارد همزبانش و می فرماید که در عرف بطای حطّی
نویسند (مخلص کاشی ع) مخلص بزیر تیغ ستم

این قدر تپ ؛ عاشق کسی ندیده چنین اضطراب
کن ؛ (عنصری ۱ھ) چو آواز سم ستوران شنید ؛
فلاطوس را دل همین بر تپید ؛ صاحب نوادر بمعنی
پنجم معنی اول را نوشته گوید که این مجاز است
مؤلف عرض کند که وضع شد بترکیب اسم مصدر
تپ و یای معروف و علامت مصدر (دن) و معنی پنجم
اصل است و دیگر همه معانی مجاز آن و تپش که گذشت
حاصل بالمصدر همین۔ کم عوزی برهان است که
طبیدن را معرب این نوشت (اردو) (۱)
بیقرار ہونا۔ تڑپنا۔ (۲) اچھلنا (۳) لرزنا (۴)
گاڑا بیٹھنا۔ بقول آصفیہ (گاڑا کے ذیل میں) دشمن
کے انتظار میں کمین گاہ میں بیٹھنا۔ (۵) گرم ہونا

تای فوقانی با فوقانی

تتار بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری

وناصری بر وزن قطار بمعنی تاتار و آن ولایتی
باشد از ترکستان و ترکان آنجا را نیز تتار خوانند
(ابن یمین ۵ھ) چه باد خوش نفس بود این
که شکست ؛ بیکدم قیمت مشک تتاری ؛
خان آرزو در سراج گوید که قومی است مشهور
مؤلف عرض کند که مخفف تاتار است بهر دو
معنیش (اردو) دیکھو تاتار۔

تارچه بقول برهان و جامع و سروری و مؤید و سراج بوزن
قارچه نوعی از تیر باشد و پیکان خاصی هم دارد صاحبان
رشیدی و ناصری ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه
این متحقق نشد و قیاس مقتضی آنست که این قسم تیر را خصوصیتی با تهر تتار
باشد یکی از معاصرین عجم گوید که این قسم از تیرهای معمولی کوچک باشند
والله اعلم (اردو) تارچه۔ مذکر۔ فارسی میں تیر کی ایک قسم
کا نام ہے جو مختصر ہوتا ہے۔ شاید ملک تاتار کی صنعت ہو

تتر بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری و ناصری همان ولایت تاتار (سعدی ۵ھ) تتری
گر کشد مخنث را ؛ تتری را عوض نشاید کشت ؛ خان آرزو در سراج گوید که مخفف تتار است
مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او و مخفف تاتار هم توان گفت (اردو) دیکھو تاتار۔

تترا بقول برہان واننډ و ناصری بہ وزن صحرا بلغت ژند و پاژند تابستان را گویند کہ مقابل زمستان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است **(اردو)** دہوپ کا موسم تابستان

(الف) **تترو** بقول برہان الف بوزن لبلبو و ب با ہای ہوز زہرہ و بمعنی ظرافت ولاغ و مسخرگی می فرماید

(ب) **تتروه** کہ الف بروزن غرغنگو ہم آمده صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری ذکر این کردہ اند (حکیم سوزنی ؎) لیکن نہ بازگردم از شرم مردمان ؎ کاندر خور نماخره و تترو شوم ؎ (شہاب مہمره ؎) کشت آنکہ شد ہمیشہ پی ہزل تتروه ؎ از آنکہ مسخرا چہ گران بود ہیچ کوه ؎ صاحبان جامع و ناصری بذیل الف اشارۂ ب ہم کردہ خان آرزو در سراج ذکر الف کردہ گوید کہ بفتح اول و سکون دوم و فتح رای مہملہ و ضم موحدہ و واو مجہول است و باضافہ ہا ہم و می فرماید آنکہ صاحب برہان بفتحتین نوشتہ صحیح نیست **مؤلف** عرض کند کہ این فیصلہ خان آرزو نظر برہمین یک شعر سند است کہ ما آن را تسلیم نکنیم و از اینکہ صاحب جامع مؤید برہان است با ر اللغات است با او **(اردو)** الف و ب۔ ظرافت۔ مؤنث۔

تترونتن بقول برہان و ناصری و (جہانگیری در ملحقات) و موارد بہ وزن پہلو زدن بلغت ژند و پاژند بمعنی باریدن **مؤلف** عرض کند کہ فارسی قدیم است مرکب از تترون کہ ترشح را گویند و علامت مصدر تن **(اردو)** برسنا۔ دیکھو باریدن۔

تتره بقول برہان و جامع بروزن قطره مرادف تترو صاحب سروری ہم ذکر این کردہ ولیکن از سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بہ تشدید فوقانی دوم ہم آمده (سوزنی ؎) لیکن کنم بار دگر کہ بیا پیشہ خود کہ زیر یا شم کہ زیر لب شنند و تتره ہا یکی از معاصرین عجم گوید کہ در ہمین شعر بجای تتره تترو

بحذف موحده و واو (اردو) دیکھو تتربو۔	یافته شد مؤلف عرض کند که این مخفف تتربوه است

تتری بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بروزن سفری (۱) منسوب به ولایت تتر و (۲) بسکون ثانی سماق را گویند و آن چیزی باشد ترش که در آشہا و طعام ہا کنند و باین معنی بضم اوّل ہم آمده و بعضی باین معنی بجای حرف ثانی بای ابجد نوشته اند و (۳) خشخاش را نیز گفته اند۔ صاحبان جہانگیری و جامع و ناصری و سروری بر معنی دوم قانع (حکیم ناصر خسرو ؏) خار مدرو تا نگردد دست و انگشتان نگار تو کز نہال بخم تتری نیشکر خواہی چشید۔ صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل و دوم کرده۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم و سوم فرموده نقل برہان می کند۔ صاحب محیط بر تتریک گوید که بکسر فوقانی و تشدید تاء فوقانی ثانی و کسر آن اسم سماق است و بر سماق می فرماید که بیونانی روس اقطاو و عرب آن را سماق الدباغین و بفارسی قدیم تتم و بعامہ تتری و بہندی تنزیک و تتریک و تماتیر گویند و آن ثمر درختی است و بقول شیخ سرد در دوم و خشک در سوم و آن قابض قاطع سقام سرکہ ملکه لطیف ترازان و دران جلا و تقویت و ردع است و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان ہم صاحب محیط ہر چہ بر خشخاش نوشته ما ذکرش بر پوستی کرده ایم۔ **(اردو)** (۱) تاتاری یعنی تاتار سے نسبت رکھنے والا (۲) سماق۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر ایک دوا کا نام جو مسور کے دانہ کے برابر قد میں اور ترش مزے میں ہوتی ہے (۳) دیکھو پوستی

تتق بقول برہان و جامع و سروری بضم اوّل و ثانی بروزن افق چادر و پرده بزرگ را گویند صاحب مؤید گوید که در دستور مسطور است که آنچہ پیش تخت عروس وقت جلوه باشد۔ صاحب انند بحوالہ کشف گوید که لغت عرب است بمعنی بیان کرده صاحب دستور۔ بہار بحوالہ کشف

گوید کہ پردہ و نیز آنچہ پیش تخت عروس وقت جلوہ باشد و با لفظ آویختن و بر انداختن و بستن و زدن و کشیدن مستعمل۔ صاحب غیاث گوید کہ بقول کشف لغت عربی نیست۔ صاحب لغات عالم گیری این را بذیل لغات عربی نوشتہ و صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر این کردہ۔ صاحب مدار الافاضل می نویسد کہ می باید از الفاظ عربی باشد۔ صاحب کنز کہ محقق لغات ترکی است ذکر این کردہ می طرازد کہ بمعنی حجاب لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ ما این را لغت فارسی نپنداریم و وجود قاف مؤید خیال ماست عجبی نیست کہ فارسیان بسبیل تفریس استعمال این با مصادر فرس و ترکیب فارسی کردہ باشند (اردو) چادر۔ مؤنث۔ بڑا پردہ۔ مذکر۔ وہ پردہ جو جلوہ کے وقت دولھا اور دولھن کے درمیان باندھیں۔ مذکر۔

تتق آویختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن پردہ باشد بمعنی حقیقی (خسرو ــہ) تخت زدند و تتق آویختند ؎ عرش دگر بر زمی انگیختند (اردو) پردہ گرانا۔ پردہ چھوڑنا۔

تتق بر انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی پردہ دور کردن و ظاہر کردن چیزی است (جمال اصفہانی ــہ) گر نسیم غیب گوی تو بر انداز تتق ؎ بسکہ تشویش عروس کلّہ خضرا دہد ؎ معنی ہمائی گویند بالا استعلق بہ۔

تتق بر اندازیدن است و فرق انداختن و اندازیدن معلوم اگرچہ محققین مصادر مصدر اندازیدن را ترک کردہ کار از انداختن گرفتہ اند ولیکن اسم این مصدر انداز است و مصدر حقیقی آن اندازیدن و انداخ کہ اسم مصدر انداختن است مبدل انداز باشد حیف است کہ ما مصدر اندازیدن را بجاش ترک کردہ ایم و

لہذا درینجا تلافی مافات کردہ ایم (اردو) پردہ
اٹھانا۔ بقول آصفیہ۔ حجاب دور کرنا۔ بھید کھولنا
(دیکھو پردہ برکشیدن)

تتق برزدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
(تتق برانداختن) است (خسرو ے) فرش کشیدند
و تتق برزدند ؎ پردۂ دلپذیر اختر زدند مخفی مباد
کہ مصدر (برزدن) ہم بجایش گذشت و پردہ
برزدن ہم کہ مرادف ہمین است (اردو) دیکھو
تتق برانداختن اور پردہ برزدن۔

تتق بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی قائم کردن پردہ باشد وازسندش مصدر
تتق بندیدن پیداست (انوری ے)
از سیاست آسمان بندد تتق ؎ گرچہ از اندیشہ
سازی بارگاہ ؎ (اردو) پردہ قائم کرنا۔

تتق سپہرگون اصطلاح۔ بقول برہان
و بحر و رشیدی و (جہانگیری در ملحقات)
(۱) کنایہ از چادر روپردۂ کبود است و (۲)
پیالۂ کبودی را نیز گویند کہ از مینا سازند۔ خان
آرزو در سراج معنی اوّل را حقیقی گوید **مؤلف**
عرض کند کہ با اتفاق داریم با او (اردو)
(۱) نیلی چادر۔ مؤنث۔ نیلا پردہ۔ مذکر۔
(۲) نیلا پیالہ۔ مذکر۔

تتق کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ مرادف تتق بستن است (وحشی بافقی
ے) ظلمت بہ پیش خیمۂ حیوان تتق کشید ؎ ز رقیم
و ذوق چشمۂ حیوان گذاشتیم ؎ (اردو)
دیکھو تتق بستن۔

تتق نیلی اصطلاح۔ بقول برہان و انند
و جامع و رشیدی و سراج و (جہانگیری در ملحقات)
(۱) کنایہ از آسمان و (۲) ابر سیاہ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب توصیفی

(اردو) (۱) دیکھو آسمان ۔ (۲) کالی گھٹا ۔ مؤنث ۔

تتم بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری بضمِ اول و ثانی و سکون میم بمعنی سماق است که در آش و طعام کنند و بفتح اول و ضمِ ثانی نیز ہمین معنی دارد و بضمِ اول و سکون ثانی ہم بنظر آمده صاحبان رشیدی و سراج گویند که جمعی این را لغت ترکی گفته اند و صاحب سروری بحوالۂ صیدنۂ ابی ریحان بیرونی گوید که پارسی است **مؤلف** عرض کند که سماق را در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی توتوم گویند فارسیان بحذف ہر دو واو که علامت ضمّه بقاعدۂ ترکی بود این را مفرس کرده اند۔ اسم جامد است (اردو) دیکھو تتری کے دوسرے معنے ۔

تتماج بقول ناصری آشی است که از سماق پزند (السماق الطعمه ے) نام تتماج بر زبان بردم ہا ماست را آب در دہان آمد ہا می فرماید که این در اصل تتم آش بود و فرماید که بعضی این را ترکی دانند و چنین است صاحب سروری بر آش آرد قانع صاحب مؤید این را به جیم فارسی و عربی ہر دو آورده **مؤلف** عرض کند که باید که این را به ضمِ اول و دوم خوانیم و شک نیست که ماخذ این ہمان است که ذکرش صاحب ناصری کرد شین معجمه از آش به جیم عربی بدل شد چنانکه کاش و کاج و بجیم فارسی ہم بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن۔ قلب اضافت است که از آشِ تتم ـ تتماش شد و به تبدیل تتماج (اردو) سماق کی آش ـ مؤنث ۔

تتما بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و فتح ثالث و فوقانی بالف کشیده بلغت زند و پازند خرس را گویند و آن جانوریست صحرائی که آن را گرفته دست آموز کنند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کرده صاحب محیط بر خرس گوید که اسم فارسی است و بعربی دب و مادۂ آن

دبہ و فازہ گویند و کنیت آن ابوجہیم و بترکی آیو و بہندی ریچھ و بھالو نامند و آن حیوانی است معروف محیل ترو شدید القوت از حیوانات ۔ کثیر الخوف از انسان و ذکی و قابل تعلیم انسان بہ دو پا استادہ نیز راہ میرود گرم مزاج و کثیر اللعب ۔ و گوشت آن لزج و دیر ہضم و گوشت و پیہ آن گرم و خشک در اوّل سوم و خون آن شدید الحرارت ۔ غلیظ الجوہر و پوستین آن بسیار گرم (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم مستعمل نیست (اردو) ریچھ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ خرس ۔ بھالو ۔

تتمتن بقول برہان و جامع بکسر ثالث و فتح رابع بر وزن صف شکن شغال را گویند کہ برادر روباہ است و این لغت ژند و پاژند است صاحب ناصری نقل برہان برداشتہ ۔ صاحب جہانگیری در ملحقات این را آوردہ ۔ صاحب محیط بہ شغال می فرماید کہ بکسر اوّل اسم فارسی زبان و بعربی ابن آوی و کلب بری نامند و کنیت آن ابو دایت و ابو لیس و ابو دال و ابو لعب و بشیرازی تورہ و بترکی چقال و بہندی گیدڑ حیوانی است صحرائی بقدر سگ ۔ دراز ناخن در ویرانۂ زمین را کاویدہ دران می ماند و بروز بر نمی آید و شب اطراف آبادی می گردد و فریاد می کند و خواص آنست کہ تعلیق چشم راست آن دفع ضرر چشم بد می کند و چون زبان آن در مکانی ہند نفرت در میان ساکنان او گفتہ خوردن گوشت آن مقوی اعضا و دافع امراض ریحی و بلغمی و مزمن (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و ذکر اینا بہ اسمر ہم گذشت (اردو) گیدڑ ۔ مذکر ۔ دیکھو اسمر ۔ دکن میں کولا ۔

تتمہ دور زمان اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب کنایہ از جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وسلم **مؤلف** عرض کند کہ باضافت تتمہ و مرکب اضافی است (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مذکر۔

تتہ بقول جامع چو تتہ پست و پائین مقابل اوج و بالا صاحب ناصری این را بہ تشدید و فتح نوشتہ گوید کہ بای اوّل مفتوح و مشدد نام شہریست از بلاد سند کہ بہ ہای ہندی تھتہ گویند و از جملہ شہرہای تتہ یکی دیول است کہ حکیم دیولی شاعر از انجا بودہ (امیر خسرو ۵ سروی چو قدت در چمن تتہ نباشد ٭ گل ہمچو رخ خوب تو البتہ نباشد ٭) صاحب جہانگیری ہم در ملحقات این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ نام این شہر بدین وجہ باشد کہ آبادی آن در پستی واقع باشد و بمعنی اوّل الذکر اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) پست۔ بالا بلند کا مقابل۔ نیز ایک شہر کا نام جو بلاد سندھ سے ہے۔ مذکر۔

تتی بقول برہان و جامع و ناصری و سراج بکسر اوّل و ثانی و سکون تحتانی (۱) صورت ہائی باشد کہ بجہتہ بازی کردن و مشغول شدن اطفال از خمیر نان سازند و پزند و (۲) کلمہ ہم کہ مرغان را بدان طلبند صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل کردہ گوید کہ مخفف تی تی است و معنی دوم را ہم آوردہ (سنائی ۵ طفل چون زہر بارکم داند ٭ نقش او را تتی تتی خواند ٭) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم بمعنی اوّل و اسم صوت بمعنی دوم است (اردو) (۱) وہ مورت جو لڑکون کے کھیل کے لئے آٹے وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) مرغ کو بلانے کی آواز ہندوستان مین آآ ہے اور تتی نہین کہتے۔

تای فوقانی باجیم تازی

تجا بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اول و ثانی با الف کشیدہ (۱) بمعنی تند و تیز۔ صاحب رشیدی تجا و تجار و تجارہ ہر سہ را مرادف یکدیگر بدین معنی نوشتہ گوید کہ در اکثر فرہنگہا (۲) کرہ اسپی را گویند کہ زین نکردہ باشند خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین می فرماید کہ این مخفف تجار است و تجارہ فرید علیہ تجار از عالم خان و خانہ **مؤلف** عرض کند کہ ما تجار را اصل دانیم و تجا مخففش و در تجارہ ہای نسبت آخر کہ منسوب بہ تیزی و تندی ہمان کرہ اسپ است کہ زین نکردہ باشند (اردو) (۱) تند۔ تیز (۲) وہ گھوڑا جس پہ زین نہ کسے ہون۔ مذکر

تجار بقول رشیدی مرادف تجا بہر دو معنی و خان آرزو در سراج این را اصل داند و تجا را مخفف این۔ صاحب جہانگیری گوید کہ با اول مفتوح در کتاب زند [illegible]ندہ و نوندہ و در فرہنگہا بمعنی کرہ اسپی کہ زین نکردہ باشند صاحبان جامع و ناصری تجار را بمعنی مطلق تند و تیز نوشتہ و این را بہر دو معنی تجا آوردہ کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ با تحقیق این تجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو تجا

تجارت بقول بہار بالکسر بازرگانی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بالمصدر ہم یعنی بازرگانی و این لغت عرب است فارسیان استعمال این با مصادر فرس بترکیب فارسی کردہ اند (خواجہ شیراز ع) بہای بادہ چون لعل چیست جوہر عقل ٭ بیا کہ سود کسی برد کین تجارت کرد ٭ (اردو) تجارت۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ اور بقول تذکیر و تانیث۔ مؤنث سوداگری۔ **مؤلف** کی رائے مین صاحب آصفیہ کا تسامح یا کاتب کی غلطی ہے جو مذکر کہا (تسلیم ع) اسلئے سیکڑون دل غمزہ فروشی کرکے ٭ ان حسینون نے نکالی ہے تجارت اچھی ٭ تجارت کرنا بھی اردو مین مستعمل ہے بمعنے سوداگری اور بیوپار کرنا۔

تجاره بقول برہان و جامع و سروری و (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و سراج بروزن شراره ہمان تجار۔ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت ما ننداین ہمد رانجا کردہ ایم (فخر گرگانی ؎) برفت از شہر گرگان یک سوارہ ٭ بزیرش تازی اسپی توش تجارہ ٭ (اردو) دیکھو تجار۔

(الف) **تجاہل** بقول منتخب لغت عرب است بمعنی خود را نادان نمودن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این رابمعنی حاصل بالمصدر و بترکیب خود با مصادر بہ ہمین معنی استعمال کردہ اند و از ہمین مصدر است ---------

(ب) **تجاہل عارفانہ** کہ دانستہ اغماض است و ---------

(ج) **تجاہل کردن** بمعنی دیدہ و دانستہ اغماض کردن (ظہوری ؎) حال زاہد نگفت رندکس ٭ بود از عارفان تجاہل کردہ ٭ (اردو) الف تجاہل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اپنے تئین نادان ظاہر کرنا۔ انجان بننا۔ نادان بننا۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ الف کا ترجمہ جان بوجھکر اغماض ہے (ب) تجاہل عارفانہ۔ بقول جان بوجھکر انجان بننا۔ (ج) تجاہل کرنا۔

تجر بقول برہان بفتح اول و ثانی بروزن شرر (۱) خانۂ زمستانی را گویند کہ دران تنور و بخاری باشد و (۲) بزبان قزوین گنجینہ و مخزن۔ صاحب جہانگیری بخانہ راکہ گذشت مرادف این بمعنی اول گوید و ذکر معنی دوم ہم کند (حکیم نزاری ؎) بمیان این تجر و گنبد فلک فرق است ٭ کہ ہست این بہ ثبات آن ندارد آرامش ٭ چو تاب آتش می در ہوای این پیچید ٭ بنیافت خانہ ازان تا بخانہ شد نامش ٭ صاحبان جامع و سروری بر معنی اول قانع۔ صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول بحوالۂ قاموس گوید کہ تزر بہ زای فارسی بمعنی اول می آید و طزر معرب آن۔

خان آرزو در سراج هم بانش مؤلف عرض کند که معنی دوم مجازی نماید که مقام خزانه هم مثل خانهٔ تابستانی می باشد در زمین (اردو) (۱) دیکھو تابخانه ۔ مذکر (۲) خزانه کا مقام ۔ مذکر ۔

تجربه بقول بهار بالفتح آزمودن ۔ می فرماید که بالفظ برگرفتن و کردن مستعمل (ملا میرک جان میرکی تخلص سه) بیا و تجربه از سنگ آسیا برگیر ٭ که آن دو سنگ دو سنگ اند فرق چون افتاد ٭ مؤلف عرض کند که لغت عرب است به تای مدورهٔ آخر و صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان این را به های هوز آخره بمعنی حاصل بالمصدر یعنی امتحان و آزمایش استعمال کرده اند و با مصادر فرس و بترکیب فارسی هم که در ملحقات می آید (اردو) تجربه ۔ بقول آصفیه ۔ عربی ۔ اسم مذکر آزمایش ۔ جانچ ۔ امتحان ۔

تجربه برگرفتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی امتحان کردن و آزمودن و تجربه حاصل کردن است سندش از میر کی المخی همان که بر تجربه گذشت و ما آن را متعلق باین ندانیم (اردو) تجربه کرنا ۔ آزمانا ۔ امتحان کرنا ۔

تجربه داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی صاحب تجربه بودن (حزین اصفهانی سه) تا آمده ز ایام نخورد دست فریبی ٭ دل تجربه داشت ندانم ز کجا داشت ٭ (اردو) تجربه رکھنا ۔ تجربه کار ہونا ۔

تجربه کار اصطلاح ۔ بقول بحر و بهار بمعنی کار آزموده (صائب سه) مرا ز تجربه کاران نصیحتی یاد است ٭ که توبه نامه بخط شکسته می باید ٭ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تجربه کار ۔ دیکھو بر کار ۔

تجربه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ | ز فکر صبر زنہار ﴿ من تجربہ کردہ ام سکون نیست
بمعنی امتحان کردن است (ظہوری ؎ آنہائ | ﴿ (اردو) تجربہ کرنا۔ امتحان کرنا۔ آزمانا۔

تجرّد بالفتحتین وضم رای مہملہ بقول منتخب لغت عرب است بمعنی برہنہ شدن وکوشش کردن در کاری **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این را بمعنی تنہائی وترک دنیا وقطع علائق استعمال می کنند (ظہوری ؎) در تجرّد مسیح مرتبہ باش ﴿ ہست کر حالت عیال بلاست ﴿ (ولہ ؎) تجرّد از گران باران این راہست در ماند ﴿ بھہران حرم سالک اگر احرام بردارد ﴿ (اردو) تجرّد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ علیحدگی۔ تنہائی۔ خلوت۔ مجرّد رہنا کا حاصل بالمصدر۔

(الف) **تجرید** بالفتح بقول بہار بمعنی برہنہ کردن و (۲) بمعنی مجرد وبرہنہ مجاز است و (۳) صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید بمعنی خالی کردن لفظ از بعضی معنی چنانکہ (صائب ؎) ہرگز شکوفہ ام بہ ثمر بارور نشد ﴿ چون صبح گرچہ پیرہ این بوستان شدم ﴿ می فرماید کہ اگر یارہ ور را از یارہائی نکنند لفظ ثمر زائد می افتد (اسیری لاہیجی ؎) اوّلا تجرید شو از ہرچہ ہست ﴿ وانگہی از خود بشو یکبارہ دست ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ از ہمین سند ------

(ب) **تجرید شدن** بمعنی مجرّد شدن وتنہا وگوشہ نشین وبکنج عزلت نشستن پیداست مخفی مباد کہ این لغت عرب است محققین لغات عرب این را بمعنی دوم نیاوردہ اندیس بخیال ما معنی دوم مفرس باشد (اردو) تجرید۔ (۱) برہنہ کرنا (۲) برہنہ۔ مجرّد۔ صاحب آصفیہ اس کو معنی عریانی اور برہنگی لکھا ہے اور یہہ حاصل بالمصدر ہے معنی اوّل کا (۳) صاحب آصفیہ نے تجرید پر لکھا ہے کہ علم بیان کی ایک صنعت کا نام ہے جس مین زوائدات کو دور کرکے صرف ایک

معنے سے غرض رکھتے ہیں جیسے گل جس کے معنے ہیں گلاب کا پھول مگر بقاعدہ تجرید مطلق پھول کے معنے میں استعمال ہونے لگا مؤنث۔

تجلّی بفتحتین و تشدید لام مکسور بقول بہار بمعنی جلوہ کردن و فرماید کہ برق از تشبیہات اوست و با لفظ تراویدن و داشتن و دمیدن و شکستن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است صاحب منتخب بمعنی روشن و آشکارا شدن و جلوہ کردن آوردہ فارسیان این را بمعنی روشنی و فروغ بترکیب فارسی استعمال کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تجلّی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آشکارا ہونا۔ روشنی۔ نور۔ جلوہ۔ جھلک۔ چمک۔

(الف) **تجلّی افروختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ (حزین اصفہانی ؎) شاخ از شگوفہ صبح تجلّی فروز شد ٭ چون زلف یار ظلمت شب تار تار شد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سندش مصدر

(ب) **تجلّی افروز شدن** بمعنی روشن شدن پیداست استعمال این بحذف الف عیبی ندارد کہ افروز و (فروز مخفف آن) ہر دو یکی است و (تجلّی افروز) اسم فاعل ترکیبی است ازین سند مصدر الف پیدا کردن عجب است و در سند مذکور استعمال مصدر افروختن ہم نیست بلکہ افروزیدن است پس بخیال ما از سند تجلّی افروز) مصدر (تجلّی افروزیدن) قائم کردن ہم درست نباشد باقی حال الف را بمعنی فروغ ظاہر کردن توان گرفت (اردو) الف فروغ ظاہر کرنا۔ (ب) روشن ہونا۔

تجلّی اوّل اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب کنایہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب توصیفی است (اردو) سرور کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم - مذکر -

تجلی تراویدن مصدر اصطلاحی جناب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فروغ ظاہر شدن است (زلالی خوانساری ره) تجلی می تراود از لب بام کہ ہمہ در عکس ساقی می رود کام ﴿ (اردو) تجلی ظاہر ہونا - روشنی نظر آنا - تجلی ٹپکنا بھی کہہ سکتے ہیں -

(الف) **تجلی خاستن** مصدر اصطلاحی
(ب) **تجلی خیز** صاحب آصفی ذکر ہر دو کردہ از معنی ساکت - بہار بذکر ب می فرماید کہ معروف مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم الف و ب ہر دو را بر زبان دارند الف بمعنی بلند شدن روشنی و ظاہر شدنش و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روشن و ....
(ج) **تجلی خیز شدن** مرادف الف و
(د) **تجلی خیز گردان** متعدی آن کہ روشن کردن باشد (ظہوری ره) زہی طلعت تجلی خیز شد چشم تماشائی ﴿ نظرہا جملہ رخشان گشتہ رخسار اینچنین باید ﴿ (ولہ ره) کرد آئینہ را تجلی خیز ﴿ از ہمہ وجہ ساختنش لبریز ﴿ (اردو) الف و ج - روشن ہونا - (ب) روشن (د) روشن کرنا

تجلی داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی روشن بودن است (اثر شیرازی ره) در دل ہر ذرہ چون دارد تجلی حسن او ﴿ ترسم انداز د ہوالیش بہ در دلہا مرا ﴿ مخفی مباد کہ سند بالا تعلق بمصدر داریدن است (اردو) تجلی رکھنا روشن ہونا -

تجلی دمیدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ظاہر شدن تجلی است (شانی مشہدی ره) کوی سلمی کہ تجلی دمد از خاک آنجا ﴿ طور عشقست و کلیمش من غمناک آنجا ﴿ (اردو)

تجلی۔ فروغ۔ روشنی ظاہر ہونا۔

تجلّی زاده اصطلاح۔ بقول بہار واننده معروف مؤلف عرض کند کہ کنایہ از معشوق باشد یعنی کسی کہ سراپا روشن و نورانی باشد۔ (سراج المحققین ۵) نویسم گر بوصف آن تجلّی زاده مصراعی ؏ برنگ رشته‌های شمع سوزد تار مسطرہا ؏ (اردو) معشوق۔ مذکر۔

تجلّی زار اصطلاح۔ بقول بہار واننده معروف مؤلف عرض کند کہ از عالم گلزار یعنی جائی کہ دران روشنی بسیار باشد (جامی ۵) غنچه‌سان از دست برد غمزهٔ خوبان مرا ؏ هر تجلّی زار چاک سینهٔ صبح محشر است ؏ (اردو) تجلی زار اُس مقام کو کہہ سکتے ہیں جہان بہت روشنی ہو۔ مذکر۔

(الف) تجلّی ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی روشن کردن باشد و از سند پیش کرد واش۔

(ب) تجلّی ساز پیداست کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روشن کننده (حزین ۵) دران محفل کہ شمع من تجلّی ساز می آید ؏ اگر طور است چون پروانه در پرواز می آید ؏ مخفی مباد کہ (سازیدن) مرادف ساختن است کہ بکارش می آید و ب تعلق باسازیدن دارد نہ ساختن (اردو) الف روشن کرنا (ب) روشن کرنے والا۔

(الف) تجلّی سنج
(ب) تجلّی سنج شدن
(ج) تجلّی سنج کردن
(د) تجلّی سنجیدن
اصطلاح۔ بہار ذکر الف بمعروف قانع مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی کنایہ از روشن کننده (ظہوری ۵) عشق ہرجا کہ شد تجلّی سنج ؏ ترازو ز طور سنگ نہاد ؏ و (ب و د) بمعنی روشن شدن است و ج متعدی آن بمعنی روشن گردانیدن (وله ۵) تجلّی سنج خود را می توان کرد ؏

بگہ میدار میزان دل شب ؎ مخفی مبادا تجلی سنج
از عالم سخن سنج است کہ شاعر را گفتہ اند (اردو)
الف۔ روشن کرنے والا۔ روشن۔ ب۔
(د) روشن ہونا (ج) روشن کرنا۔

تجلی شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ از سندش تجلی شکستن در آئینہ پیداست
پس این بمعنی زائل کردن تجلی باشد (ظہوری
؎) تجلی در آئینہ دہان شکست ؎ گر از نقش با
سادہ رویان نشست ؎ (اردو) فروغ زائل
کرنا۔ روشنی ہٹانا۔

تجلی شہودی اصطلاح۔ بقول اننداج بفتحتین
وتشدید لام ظہور وجود است کہ مسمّٰی است
باسم النور آن ظہور حق است بصور اسماء در
اکوان اسماء صور الٰہیہ اند وآن ظہور نفس الرحمٰن
است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی باشد
(اردو) تجلی باری تعالٰی شانہٗ۔ مؤنث۔

تجلی فروز شدن مصدر اصطلاحی۔ ہمان
تجلی افروز شدن است کہ بجایش گذشت وسند
این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو تجلی افروز شدن

تجلی قیامت استعمال۔ بہار بذکر این گوید
کہ از اسمای محبوب است وسندش از ملا بخود
جامی است (ع) در آتشم نشاند تجلی قیامتی
بہ پہلوی شمع طور زند عکس من در آب ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ از سند بالا قیامت نشاندن بمعنی قیامت
قائم کردن است وفاعل آن تجلی پس سند بالا
برای تجلی قیامت نیست اگر از تجلی قیامت کار
گیریم کنایہ از آفتاب قیامت توان گرفت مرکب
اضافی (اردو) دیکھو آفتاب قیامت۔ مذکر

تجلی کدہ استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از
معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقام تجلی را
گویند (خان آرزو ؎) تا دلم گشتہ تجلی کدہ
حسن چو شمع ؎ آرزو جز قدمم سجدہ گہی نیست
مرا ؎ (اردو) تجلی کدہ اس مقام کو کہہ سکتے ہیں

جہان روشنی ہو تجلّی گاہ ۔

تجلّی کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی پرتو افگندن و ظاہر کردن فروغ است (والہ ہروی ؎) بدون پردہ تجلّی چو کرد حضرت حسن ٭ بکفر کفر نیامیخت دین بدین ننشست ٭ (ظہوری ؎) تجلّی کرد بر طور تماشا شعلۂ حسنی ٭ کہ ذکر یہ توش در تیشۂ ایمن نمی گنجد ٭ (اردو) تجلّی کرنا ۔

تجلّی گاہ استعمال ۔ بہار بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان تجلّی کدہ (میرزا محمد زمان راسخ ؎) ہوائی تاخت بر جان آہ گرم دیدہ ٭ دلی خون شد تجلّی گاہ درد دیدہ ٭ (اردو) تجلّی گاہ ۔ مؤنث ۔ اُس مقام کو کہہ سکتے ہیں جہاں تجلّی ہو جیسے خوابگاہ ۔

تجلّی نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مشاہدۂ تجلّی کنانیدن کسی را (عرفی ؎) آنکس کہ بی چراغ درآید بخلوتم ٭ بنمایش تجلّی طور از حریم خویش ٭ (اردو) تجلّی دکھانا ۔

(الف) **تجیر** بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی حصار ۔ صاحب رہنما بر دیوار پارچہ قانع کہ چادر ہم باشد و صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم گوید کہ تجیر و تجیرہ ہر دو مرادف قنات خیمہ کہ ذکرش بر (ازار خرگاہ) گذشت ۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ ہمان اغنات **مؤلف** گوید کہ اغنات مفرس قنات ترکی است و ما تجیر را اسم جامد فارسی جدید دانیم و تجیرہ کہ می آید مزید علیہ این و صاحب روزنامہ ......

(ب) **تجیر کشیدن** بمعنی (۱) احاطہ کردن آوردہ ذکر (تجیر کشیدہ) بمعنی احاطہ کردہ می کند **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ باشد و معنی حقیقی این (۲) قنات قائم کردن است (اردو)

(الف) قنات - مؤنث - دیکھو از خیمه (ب) (۱) احاطه کرنا (۲) قنات کھینچنا یا گھیرنا بقول آصفیه - پردے کی دیوار کھڑی کرنا خیمہ کے چار و طرف یا صحن مین کپڑے کا پردہ لگانا -

تجیره بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار و بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم مرادف همان تجیر که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه آن (اردو) قنات - مؤنث - دیکھو تجیر

فوقانی باحای حطی

تحت بقول منتخب بالفتح لغت عربیست بمعنی زیر که مقابل فوق است **مؤلف** عرض کند که در بعض مرکبات این بمعنی قبل هم استعمال میکنند چنانکه در (تحت القهوه) می آید (اردو) تحت بقول آصفیه عربی اسم مذکر نیچے کا حصه بخلاف فوق - نیچے - تلے

تحت الحنک اصطلاح - بقول بهار و بحر و وارسته بفتح حای دوم و نون نوعی از بندش دستار و آنچنان است که زهاد در اثنای بستن عمامه یک پیچ را از زیر زنخ می گذرانند و این در بعضی از مذاهب مسنون است و چنانکه بتحریک زیر زنخ (صائب ؎) هیچکس منکر تحت الحنک واعظ نیست * این قدر هست که چسپان تر ازین می باید * صاحب تحقیق الاصطلاحات می فرماید که شعار ارباب عمائم امامیه است که زیر زنخ را گوشۂ دستار بندند همین است تحت الحنک **مؤلف** عرض کند که بعض معاصرین عجم این مرکب فارسی زبان را استعمال فارسیان دانند (اردو) تحت الحنک - عمامه بندی کے ایک خاص طریقه کا نام ہے جس مین ایک پیچ زیر زنخدان بھی ہوتا ہے - مذکر -

تحت الشعاع اصطلاح - صاحبان بحر و آنند گویند که کنایه از دو روز یا سه روز که در آخر هر ماه جرم قمر از غایت باریکی بزیر شعاع شمس از نظر معدوم می گردد - بقول مجیب غیاث این ایام منحوس است **مؤلف** عرض کند که

صاحب انند این را استعمال عرب گفته و موضوع
صاحب بحر بر خلاف آنست (اردو) وہ دو
یا تین دن جو آخر ماہ مین واقع ہوتے ہین جن مین
چاند کمال باریکی کی وجہ سے شعاع آفتاب مین
چھپا رہتا ہے۔ مذکر۔

(الف) تحت القہوہ اصطلاح۔ بقول
بہار و بحر قدری از طعام کہ پیش از خوردن قہوہ
خورند از عالم ناشتا شکنی (محمد سعید اشرف
ع) زتحت القہوہ خواہما آنچنان پر ہا کہ نتوان
کرد ما فوقش تصور ہا می فرمایند کہ ----

(ب) تحت القہوہ کردن بمعنی خوردن۔
تحت القہوہ مستعمل چنانکہ گویند "شما تحت القہوہ
کردہ باید" خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر
(الف) کردہ گوید کہ لفظ عربی است و صاحب
انند ہم این را لغت عربی داند **مؤلف** عرض کند
کہ تحت درینجا بمعنی قبل است بر سبیل مجاز و
(ب) (از قبیل ناشتہ کردن) و استعمال این مرکب
با فارسی زبان مخصوص (اردو) الف وہ ناشتا
جو کافی پینے سے پہلے کرین (ب) کافی پینے سے
پہلے نہار شکنی کرنا۔

تحرمز بقول بہار حرام زادگی می فرماید کہ این تصرف فارسی زبانان متعربست و در لغات
برہان ذکر این آمدہ کہ بفتحتین است و ضم میم و گویند کہ این لفظ را فارسیان وضع کردہ اند و از حرام
زادہ مشتق صاحبان سروری و مؤید ہم ذکر این فرمودہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مشتق از حرام
زادگی نیست بلکہ این اسم جامد فارسی است کہ بصورت مصدر عربی از مادۂ حرام زادہ وضع
شدہ بعضی از معاصرین فارسی دان گویند کہ این ظرافت است و نباید ما را استعمال این کرد ما گوئیم
کہ چنین گفتن حماقت است معاصرین عجم استعمال این قسم الفاظ را غلط ندانند و تفرسیش ہمین است
(اردو) حرام زادگی۔ مؤنث۔

(الف) **تحریر** — بقول بہار و وارستہ بمعنی (۱) نوشتن می فرمایند کہ فارسیان (۲) بمعنی خطوطی استعمال کنند کہ برگرد دائرہ ہا غذہ و تصاویر کشند (سالک یزدی ؎) مانی از شرم رخت تصویر نتواند کشید ہم و کشند ہمچون خط تحریر نتواند کشید ہا (محتشم کاشی ؎) تا خط یافتہ تحریر رخ سادہ خوبان ہو پیش رخسار تو نقشی است کہ بی تحریر است ہو بہار صراحت مزید کند کہ بالفظ شدن و کردن و کشیدن مستعمل و گوید کہ (۳) بمعنی پیچیدہ آواز کشیدن موسیقیان است (ظہوری ؎) از نغمہ شاہ زہرہ کیچ افتادست ہو اینجا نغمات جملہ ہیچ افتادست ہو مرغولہ شود صد از تحریرتش ہر یک زان رو رہ گوش پیچ پیچ افتادست ہو **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست بمعنی اوّل معنی کتابت و معنی دوم و سوم متفرع باشد و معنی دوم مجاز معنی اوّل طرز تحقیق بہار نسبت معنی سوم خوش نمی نماید بلکہ معنی سوم تش است کہ فارسیان استعمال جمع آن ہم بقاعدہ عربی کردہ اند و خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر معنی دوم کردہ و صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر معنی سوم فرمودہ (اردو) تحریر بقول آصفیہ مؤنث (۱) کتابت (۲) ہلکی لکیر وہ باریک خط جو موقلم سے نقوش و تصاویر وغیرہ پر کھینچتے ہیں۔ مطلق لکیر مطلق خط (۳) آہنگ ۔ دیکھو آہنج کے پانچویں معنے ۔

تحریر ریختن — مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تحریر کشیدن است بمعنی دوم تحریر (نثر ظہوری) اگر از تحریک باد موجۂ آب بہم آیتے تحریر ریز است " (اردو) دیکھو تحریر کشیدن۔

تحریر شدن — استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نوشتہ شدن و رقم یافتن و رقم شدن است لازم تحریر کردن کہ می آید ۔ معاصرین عجم بر زبان دارند گویند کہ نامہ بنام فلانی

تحریر شد (اردو) لکھا جانا۔

تحریر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نوشتن است (سنجر کاشی ے) نیاز نامہ فرستادہ ام بدین مضمون ؂ چنین بخون دل و دیدہ کردہ ام تحریر ؂ (اردو) تحریر کرنا۔ لکھنا۔ رقم کرنا۔

تحریر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی جدول و خط کشیدن بر صفحات کتابت یا اطراف نقش و تصویر سند این بر لفظ تحریر گذشت (اردو) تحریر کھینچنا۔ کسی تصویر یا کتابت کے صفحہ کے اطراف جدول کھینچنا۔

تحریر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مراد ف تحریر شدن است (نثر نصیرای بدخشانی) رسالہ در حل معما تحریر یافتہ و بشجرہ مبارکہ موسوم گشتہ ؂ (اردو) تحریر پانا۔ تحریر کیا جانا۔ تحریر ہونا۔ لکھا جانا۔

(الف) **تحریک** استعمال۔ ب۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی

(ب) **تحریک کردن** حکم دادن **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت عربست و بقول منتخب بمعنی جنبانیدن۔ فارسیان این را بمعنی سلسلہ جنبانی چیزی استعمال کنند و با مصادر خود ہم ترکیب فارسی (ظہوری الف) جو ریگانہ جو ربود آری ؂ کہ بہ تحریک آشنائی کرد ؂ و استعمال ب بر سبیل مجاز است و معنی حقیقی آن سلسلہ جنبانی کردن (اردو) الف تحریک۔ مؤنث۔ سلسلہ جنبانی (ب) تحریک کرنا۔ سلسلہ جنبانی کرنا۔ حکم دینا۔

تحسین بقول بہار آراستن و نیک شمردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر سین مہملہ فارسیان استعمال این بمعنی آفرین و مرحبا می کنند و با مصادر فارسی بترکیب

ہم چنانکہ در ملحقات می آید (صائب ؎) صائب دو چیز می شکند قدر شعر را ٭ تحسین بیوقوف و سکوت سخن شناس ٭ (ظہوری ؎) گر دون نزدہ نیم ظہوری بہر کشید ٭ ہرزہ دہان تیرہ تحسین شست ماست ٭ (اردو) تحسین ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ آفرین ۔ مرحبا

تحسین برآمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلند شدن صدای تحسین و آفرین باشد (ضیای فارسی ؎) دوش بر چرخ عطارد گر از شعر تو خواند ٭ کہ بیکبار برآمد ز کواکب تحسین ٭ (اردو) صدای تحسین و آفرین بلند ہونا ۔

تحسین خواستن استعمال بمعنی حقیقی است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ؎) از تو تحسین صبری خواہم ٭ شکوہ از اضطراب ما غلط است ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق است با مصدر خواہیدن کہ بجایش می آید و آن مرادف خواستن ۔ (اردو) تحسین و آفرین چاہنا ۔

تحسین داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قابل تحسین بودن است (اسیر شہرستانی ؎) بصف آرائی بیداد محبت از زم ٭ کشتہ و مردہ این معرکہ تحسین دارد ٭ (اردو) قابل تحسین و آفرین ہونا ۔

تحسین شنیدن استعمال ۔ بمعنی حقیقی یعنی تحسین و آفرین سماعت کردن و مورد تحسین شدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ہست (ظہوری ؎) ظہوری شہرۂ شہر است در حسن او آری ٭ اگر دشمن از و تحسین شنید است آفرین کردہ است ٭ (اردو) تحسین و آفرین سننا

تحسین کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض

کند کہ بمعنی آفرین گفتن و تعریف کردن (صائب
ے) رتبۂ فکر ترا صائب عروجی دیگر است
می کند تحسین خود ہر کس کہ تحسین تو کرد (اردو) تحسین
کرنا. آفرین کہنا. تعریف کرنا. واہ واہ کہنا. سراہنا

(الف) تحصیل بقول منتخب لغت عرب است بالفتح و کسر [illegible] بمعنی [illegible]
چیزی برآوردن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی جمع و محاصل و حاصل [illegible] استعمال این [illegible] کنند
و با مصادر فارسی ہم مرکب می سازند کہ در ملحقات می آید. بہار ذکر این بمعنی آمادہ [illegible]
و مذکر

(ب) تحصیل دار از شفیع اثر سندی آوردہ از معنی ساکت (ے) تا بردن از دیر
آتی سجدہ اش خورشید را ﴿ صبح صادق بر سرش استاد چون تحصیلدار ﴿ صاحب آصفی [illegible]
بہار بخیال ما (ب) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی جمع کنندہ محاصل و وصول کنندہ (اردو)
(الف) تحصیل. بقول آصفیہ عربی. اسم مؤنث. خراج. محصول. **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ جمع اور
محاصل اور حاصل (ب) تحصیلدار. بقولہ. اسم مذکر. محصل. وصول کرنے والا. وہ سرکاری
عہدہ دار جو زمین کی مالگذاری اور محاصل وصول کرتا ہے۔

تحصیل داشتن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و از کلام اثر شیرازی
کہ بر تحصیل دار گذشت سند این آوردہ **مؤلف**
عرض کند کہ تسامح اوست کہ داریدن و داشتن دو
مصادر مرادف یکدیگر است و تحصیل دار متعلق
بمصدر داریدن نہ داشتن و تحصیل داشتن
بمعنی جمع داشتن است و بس (اردو) جمع
رکھنا. محاصل وصول شدہ رکھنا۔

(الف) تحصیل فرمودن استعمال. صاحب
(ب) تحصیل کردن آصفی ذکر ہر

(ج) تحصیل نمودن کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که الف و ب و ج بمعنی حاصل کردن است (ناظم هروی ؎) ز شاه مصریم بر طبق مقصود ها سفارش نامه ها تحصیل نمودیم (صائب ؎) چون لاله درین منبر چمن داغ جگر سوز تحصیل نمودیم به بسیار توان کرد ها (نثر حزین اصفهانی) در مبادی احوال مدرسه نشینی اختیار و قلیل تحصیلی نموده (اردو) الف حاصل فرمانا ب و ج حاصل کرنا

تحصین بقول صاحب بول چال بحوالۀ معاصرین عجم بمعنی مورچال و حصار مؤلف عرض کند که در عربی زبان بقول منتخب بالفتح و کسر صاد مهمله بمعنی باره برآوردن گرد شهر است پس استعمال معاصرین برای مورچال بر سبیل تفریس می نماید. مورچال در فارسی زبان مغاکی را گویند که بجهت گرفتن قلعه ها در اطراف آن کنند و نیز حصار. (اردو) مورچا بقول آصفیه. مذکر. وه گڑها جو قلعه کے چاروں طرف کھود دیتے ہیں. کھائی. خندق. حصار.

تحفه بقول بهار بالضم (۱) ارمغان و تحائف جمع آن و بزرگوار از صفات اوست. می فرماید که با لفظ بستن بمعنی تحفه ترتیب دادن مستعمل. خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که لفظ عربیست و (۲) بمعنی غریب و عجیب مجاز آن چنانکه گویند ؎ فلان چیز تحفه است ؎ و (۳) بمعنی تحفگی هم مؤلف عرض کند که لغت عرب است به تای مدوره فارسیان بقاعدهٔ خود استعمال این به های هوز آخره می کنند و با مصادر خود ترکیب فارسی استعمال می نمایند که در ملحقات می آید و هیچ تخصیص مصدر بستن با او نیست (ظهوری ؎) بر کمر تحفهٔ جان قاصد دل گشته روان ها ایمن از راه زنان باد فرستادهٔ ما ها (سلیم ؎) باغبان خلد از گلزار ما گل می برد ها همچو تخم گل به تحفه تخم بلبل می برد ها مخفی مباد که معنی دوم بسیار خوب است که اکثر تحفه و ارمغان

خوش و خوب می باشد (اردو) تحفہ (۱) بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ ارمغان۔ ہدیہ۔ سوغات (۲) عجیب۔ انوکھا۔ طرفہ۔ عمدہ۔ بہتر۔ اچھا۔ نفیس۔ نادر۔ (۳) تحفگی بقول۔ اسم مؤنث۔ عمدگی خوبی لیکن معنی سوم کا خانس ترجمہ۔ تحفہ دینا ہے بمعنی حاصل بالمصدر۔

تحفہ آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف آوردن ارمغان کہ در صدہ دہ گذشت (عرفی سے) کنون کہ معرفت حاصل است زود بیار ؎ باستعانت آن کحل تحفہ مقدور ؎ (اردو) تحفہ لانا۔ دیکھو آوردن ارمغان۔

تحفہ برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن تحفہ و ارمغان است (ناظم ہروی سے) برداشت تحفہ مشت غباری ز خاک ما ؎ آن خود گذشتہ کہ بہ کوی فنا گذشت ؎ (اردو) تحفہ قبول کرنا۔ تحفہ لینا۔

تحفہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بردن ارمغان باشد (کاتبی نیشاپوری سے) سوی آن تحفہ ہمی جان ز من ای باد ببر ؎ نیست چیزی دگرم ہرچہ خداداد ببر ؎ (اردو) تحفہ لے جانا۔

تحفہ بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ تحفہ ترتیب دادن باشد **مؤلف** عرض کند کہ تحفہ قرار دادن و درست کردن است (والہ ہروی سے) تحفہ ز جان بستہ ام نثار ہری را ؎ وز دم روح القدس بہار ہری را ؎ (اردو) تحفہ قرار دینا۔ تحفہ تیار کرنا۔

تحفہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ یعنی تحفہ قرار یافتن است

خاک سگان درت تحفه فرستم بچشم ٭ تا ببرد زیر خاک بهر مباهات را ٭ (اردو) تحفہ بھیجنا۔

تحفه کردن اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که تحفه قرار دادن است (عرفی ـــ) می خواست تحفه نگار تو کند باغ خلد را ٭ از روی همت تو حیا کرد روز ٭ (اردو) تحفہ قرار دینا۔

تحفه کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که پیش کردن تحفه باشد (ناظم هروی ـــ) کشید از تحفه‌های مصر چندان ٭ که شد گنجینه دار عقل حیران ٭ (اردو) تحفہ پیش کرنا۔

تحفه گردیدن استعمال۔ مرادف تحفه شدن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس (ظهوری ـــ) گر تحفه ز هر چشم تو گردد ٭ همه چاشنیها ز شکر گزینند ٭ (اردو) دیکھو تحفہ شدن۔

تحقیق بقول بهار و منتخب درست و راست کردن مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر قاف۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر مرکب میکنند با مصادر فرس که در تحقیقات می آید (ظهوری ـــ) در ره شرح عشق می پوییم ٭ بر ده تحقیق پی بمذهب ما ٭ (اوله ـــ) درو انگذاشت رازی بر لبم حرفی نماند ٭ زین همه تحقیق پندارم که محرم عاشقست ٭ (اردو) تحقیق بقول آصفیه مؤنث۔ جانچ۔ چھان بین۔ تلاش۔ درست۔ راست۔

تحقیق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که واقف بحقیقت بودن (حسابی نطری ـــ) شب او بود ست و غیر و صحبت مے خلوت خالی ٭ منزه این تحقیق حال از پی صحبت بر ده دارم ٭ (اردو) حقیقت حال سے واقف ہونا۔

تحقیق کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ تحقیقت [illegible] است (ظ) [illegible] شیرازی ہ) جہان و کار جہان جملہ ہیچ در ہیچ است ؎ ہزار بار من این نکتہ کردہ ام تحقیق ؎ (اردو) تحقیق کرنا۔

تحکم - بقول [illegible] بمعنی حکومت نمودن بر کسی می فرماید کہ با لفظ بردن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضم کاف مشدد فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر گرفتہ [illegible] خود مرکب کردہ بمعنی مصدری استعمال می کنند و سند این در ملحقات می آید (اردو) تحکم - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - زبردستی کی حکومت - دعوی - زبردستی

تحکم بردن - استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حکم قبول کردن و مورد تحکم شدن و اطاعت کردن (سعدی شیرازی ہ) سخت است پس از جاہ تحکم بردن ؎ خو کردہ بناز جور مردم بردن ؎ (اردو) حکم کی تعمیل کرنا - اطاعت کرنا

تحکم کردن - استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سعدی مصدر گذشتہ بمعنی حکومت کردن [illegible] (سعدی ع) تحکم کند سیر بر بوی گل ؎ (اردو) حکومت کرنا - تحکم کرنا بھی کہہ سکتے ہیں -

تحکم کشیدن - استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اطاعت کردن و مورد حکومت شدن مرادف تحکم بردن است (ناظم ہروی ہ) تحکم تا کی از مینا کشد سنگ ؎ تحمل تا کی از نیرنگ آورد رنگ ؎ (اردو) دیکھو تحکم بردن -

(الف) **تحلیل قسم** - اصطلاح - بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات کار کردن بقدر حلال کردن قسم و این را در محل تحلیل فعل استعمال کنند مثل حلبہ خطیب و استعمال این در اشعار

عربی بسیار و در فارسی ہم آمد (میر آزاد بلگرامی ۔) قدر تحلیل کردن سوگند ہ بر کف دست او قرار در رم ۔ مؤلف عرض کند کہ محقق نازک خیال از کلام جد ماجد خود سندی کہ آورد ازان اخذ اصطلاح درست نکرد از مین سند شاعر ہندنژاد ۔۔۔۔

(ب) **تحلیل کردن سوگند** پیداست قسم را بجا آوردن سوگند یعنی ندارد کہ مراد سوگنداست ولیکن الف از شعر میر آزاد نمی برآید (اردو) قسم کو حلال کرنا یعنی جس کام کے لئے قسم کھائی ہے اس کو ہاتھ لگانا۔

تحمل بقول آصفی و منتخب لغت عرب است بمعنی بر خود رنج و مشقت نہادن و از جای برداشتن مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این بمعنی برداشت می کنند و استعمال این با مصادر فرس چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ۔) بر شعلہ نگاہ نکردیم جان سپند ہ دل سوخت بہ تحمل ما اضطراب را ہ (اردو) تحمل بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ برداشت ۔ صبر ۔ شکیبائی ۔

تحمل آزمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ امتحان صبر و شکیب کردن است (محتشم کاشی ۔) تحمل بجفا آزمودنامی خواست ہ وگرنہ غلط نکنم خوابد آزمود بخوند ہ (اردو) صبر و تحمل کو آزمانا ۔ امتحان کرنا۔

تحمل بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ صبر و شکیب حاصل بودن است (عصمت بخاری ۔) تا گاہش از وزیدن باد سے کمر شکست ہ بیچارہ را تحمل بار گران نبود ہ (اردو) تحمل ہونا ۔ صبر و تحمل ہونا ۔ برداشت ہونا۔

تحمّل داشتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی متحمّل بودن و از صفت شکیبائی متصف بودن (عرفی شیرازی ؎) پیش از وجود صلب فلک بود ذات تو ہٗ کی داشتی تحمّل بار گران علم ہٗ (اردو) متحمّل ہونا۔

تحمّل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ صبر و شکیبائی کردن است (حافظ شیراز ؎) ساغر ما کہ حریفان دگر می نوشند ہٗ ما تحمّل نکنیم از تو روا می داری ہٗ (اردو) تحمّل کرنا صبر کرنا۔ برداشت کرنا۔

تحمیق بقول بہار کسی را احمق خواندن. فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل (خواجہ شیراز ؎) بخندہ گفت کہ حافظ غلام طبع توام ہٗ ببین کہ تا بچہ حدّم ہمی کند تحمیق ہٗ مؤلّف عرض کند کہ بالفتح و کسر میم بقول اند لغت عرب است فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر گرفتہ با مصدر کردن بمعنی مصدری استعمال کردند (اردو) احمق بنانا جیسے ”وہ مجھکو احمق بناتے ہین۔“

تحویل بقول آصفی سپردن و اظہار کردن. صاحب منتخب این را بمعنی برگردیدن و برگردانیدن آوردہ. صاحب غیاث بحوالۂ کشف اللغات بمعنی سپردن و حوالہ نمودن و داخل شدن ہم نوشتہ مؤلّف عرض کند کہ فارسیان این را بالفتح و کسر واو بمعنی تفویض و سپردگی استعمال کردہ با مصادر فرس ہم مرکّب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) تحویل دل است صبر و طاقت ہٗ خرجش بحساب بی حساب است ہٗ (اردو) تحویل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ سپردگی۔ ودیعت۔ حوالگی۔ امانت۔

تحویل باشیدن استعمال۔ بمعنی سپرد
ردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
باشیدن بجایش گذشت (ظهوری ؎) بہر دم
ند مسیحا جانی بجسم خود نقل ؛ روزی کہ خصم جیبش
ویل باد باشد ؛ (اردو) سپرد کیا جانا۔
ویل میں ہونا جیسا "یہہ مال ان کے تحویل
بن ہے وہ اس کے ذمہ دار ہیں"

تحویلدار اصطلاح۔ بقول بحر و بہار
ند آنکہ چیزی تحویل او کنند۔ صاحب آصفی
مصدر (تحویل داشتن) را بہ حوالہ تحویلدار
ثم کردہ **مؤلف** گوید کہ تسامح اوست
تحویلدار اسم فاعل ترکیبی است و تحویلداشتن
ناورۂ زبان نیست و نہ دار امر حاضر مصدر
اشتن بلکہ متعلق بہ داریدن بالجملہ تحویلدار
زبان معاصرین عجم بمعنی خزانہ دار و خزانچی
ستعمل است و بلحاظ ہمین تخصیص با استعمال
این راہم می گوئیم (اردو) تحویلدار
بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ بمعنی خزانچی اور فوطہ دار

تحویل شدن استعمال۔ بمعنی سپرد شدن
است **مؤلف** عرض کند کہ اسم تحویل کرد
(ظهوری ؎) خرچ کردم صبر و آرامی کہ بشاد
تحویل دل ؛ باقی نگذاشتم از غاصبم
(اردو) تفویض ہونا حوالہ کیا جانا۔ سپرد ہونا۔

تحویل کردن چیزی مصدر اصطلاحی
بحر (۱) معروف و (۲) اظہار کردن چیزی را
(؎) صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز ؛ خازن
بخورشید کند زر تحویل ؛ (تاثیر ؎) تا ز تحویل
بعاشق شب و روز ؛ چہ حسابست کہ ہرگز
نگرفتش بحساب ؛ بہار ذکر (تحویل کردن)
بہر دو معنی کردہ و نسبت معنی اول می فرماید
کہ سپردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
(اردو) (۱) تحویل کرنا (۲) کسی چیز کو ظاہر کرنا

فوقانی باخای معجمہ

تخ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اوّل و سکون ثانی ثفل کنجد روغن کشیدہ را گویند صاحب محیط گوید کہ کنجارہ کہ بہندی کہلی نامند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) کہلی۔ مؤنث۔ دیکھو نر پشیہ۔

(الف) **تخار** بقول ناصری و آنند بالضم نام پادشاہ دہستان کہ بلخ و بامیان باشد و او از مبارزان لشکر کیخسرو بودہ۔

- - - - - - - - - - - -

(ب) **تخارستان** از معرب بین طخارستان است علیا و سفلی دارد در جانب شرقی بلخ و غربی جیحون و از تخارستان علیا تا بلخ سی فرسنگ و تخارستان سفلی در شرقی تخارستان علیا و ایضاً در غربی جیحون و پای تخت تخارستان شہر طالقان و بدیگری اندراب و سمنکان باشد و حدّ شرقی آن بہ بدخشان متصل می شود و قہندر نام شہر کہنہ کہ کہن دز را معرّب کردہ قہندز گویند **مؤلّف** عرض کند کہ الف علم است و ب موسوم بہ الف (اردو) الف تخار دہستان کے بادشاہ کا نام (ب) تخارستان ایک ملک کا نام۔ مذکر۔

تخت بقول بہار (۱) بمعنی اریکہ می فرماید کہ بدین معنی مشترک در عربی و بر تخت نشاندن و نشاندن محاورہ مقرریست۔ صراحت مزید کند کہ (۲) مخفف تختہ کہ شالہا و دیباہا و امثال آن دران نہادہ اطراف آن را بہ طناب محکم بر بندند تا از صدمت چین و شکنج محفوظ باشد و نیز (۳) کنایہ از حوضۂ پیل و عماری (ابوطالب کلیم ﷺ) تخت نی خرّم گلستانی زمرّد سبزہ اش ٭ آبش الماس است و گلہا علی است و شبنم گوہر است ٭ (ملا حی ﷺ) ز گنجینہ ماتہی کرد رخت ٭ دُر از درج پر بودہ دیبا ز تخت ٭ (ولہ ﷺ) چہل پیل با تخت و بر گستوان ٭ بلند و قوی گردن

سخت استخوان ها وارث مذکر بمعنی اوّل گوید که (۴) چاق شدن دماغ از نشه (محسن تاثیر سه)
چو نیست تخت دماغت سخن مگو تاثیر ٭ که شاهبیت بلند تو باب اورنگ است ٭ خان آرزو در
چراغ هدایت گوید که لغت عربی است بمعنی سریر و فارسیان بکمال رسیدن دماغ مطلقا و رسیدن نشه
افیون خصوصاً آرند چنانکه گویند افیون فلانی تخت شده و همان سند تاثیر را درینجا نقل می کند که
بالاگذشت صاحب جامع برمعروف قانع که مقصودش غیر از معنی اوّل نباشد. صاحب سواد السبیل
این را بمعنی اوّل معرّب داند و می فرماید که لغت فارسی است بمعنی لوح و سریر. صاحب فدائی
که یکی از علمای معاصر عجم بود نسبت معنی اوّل گوید که صندلی فراخ و بلندی که پادشاهان روز بار
بران نشینند و می فرماید که اینکه برخی آن را تازی هم دانسته اند درست نیست زیرا که تخت همین
چم در پارسی پیش از آمیزش زبان فارسی بود با تازی و اگر تازیان آن را به همین چم بکار برده
باشند هم پروائی نیست پایانش اینکه آن را مانند آدم و زمان و دولت و کرسی و بسیاری از چیز
نامها بهمان گونه که بوده است بکار آورده اند. بتازی آن را (اریکه و عرش و سریر) می نامند
و در فرهنگ تازی بمعنی جامه دان یا هرچه دران رخت نهاده شود. صاحب روزنامه بحواله سفرنامه
ناصرالدین شاه قاجار گوید که (۵) پلنگ بیمار را نام است. صاحب رهنما بر مطلق پلنگ قانع و
تخصیص بیمار نمی کند و ماخذش هم همان سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار. مؤلف عرض کند
که شک نیست که این مخفف تخته و بمعنی پنجم حقیقی است و بدین معنی اسم جامد فارسی زبان مطلق پلنگی
که برای نشستن و استراحت کردن از تخته های چوب سازند و بمعنی اوّل برای تخت شاهی مجاز
و معنی سوم هم مجاز باشد که اشاره ببیل و قرینه لازم است چنانکه برای معنی اوّل هم قرینه و

اشارہ بہ تخت شاہی ضرور است و معنی چہارم فضولی وارستہ و خان آرزوست کہ ہر دو غور بر معنی شعر تاثیر نکردہ اند وتحقیقت این بر (تخت تریاک) عرض کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است از معنی چہارم بر سبیل مجاز بلندی و عروج باشد و بلند ہم مخفی مباد کہ معاصرین عجم این را (۶) معنی ... ہم استعمال کردہ اند و این ہم مجاز است کہ بر (تخت بستہ) می آید (اردو) (۱) تخت بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سریر۔ دیہیم۔ بادشاہ کے بیٹھنے کی چوکی (۲) وہ تختہ جو قیمتی کپڑوں جیسے شال وغیرہ کو اس پر لپیٹیں یا ان پر باندہ دیں۔ مذکر (۳) عماری۔ مؤنث۔ (۴) بلندی۔ مؤنث۔ بلند (۵) تخت بقول آصفیہ۔ مذکر۔ چوکی۔ سنگہاسن۔ پلنگ۔ جسکو دکن میں تخت پلنگ کہتے ہیں (۶) صندوق۔ مذکر۔

الف) تخت آبنوس اصطلاح۔ الف (ب) **تخت آبنوسی** بقول خان آرزو در سراج کنایہ از شب۔ صاحب برہان ب را بہمین معنی آوردہ صاحبان بحر و بہار و ناصری (در ملحقات) و جامع و رشیدی و جہانگیری (در ملحقات) متفق با برہان **مؤلف** عرض کند کہ الف مرکب اضافی است و ب مرکب توصیفی و نظر بر اتفاق ہمہ محققین (ب) را صحیح دانیم اگرچہ از الف ہم ہمین معنی حاصل می شود۔ ایجاد ارد کہ در کتابت الف تحتانی ترک شدہ باشد یا ایجاد خان آرزو (اردو) رات۔ مؤنث۔ شب۔

تخت آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن تخت و تاج است۔ (قاسمی گونابادی ؎) بہ کوشش گرفتند شاہان خراج بہ زاد رنیاورد کس تخت و تاج بکف (اردو) تخت و تاج حاصل کرنا۔ بادشاہی ساتھ لانا۔

تخت اردشیر | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع و سروری و ناصری و رشیدی و سراج نام نوائیست از موسیقی (منوچہر س) برید عندلیب زند بند شہریار ۞ بر سر فرزند واف زند تخت اردشیر ۞ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و بقول بعض معاصرین نحوی عجم این نوا مخصوص بود با دربار اردشیر کہ چون او بر تخت جلوس می کرد نواختہ می شد (اردو) ایک خاص راگ یا باجے کا نام تخت اردشیر ہے جو تخت کے روبرو گایا اور بجایا جاتا تھا۔ مذکر۔

تخت بازو نہادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی تخت نہادن بمعنی بار کردن تخت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن تخت بہ زور بازو (حافظ شیراز س) ما ملک عافیت نہ بہ لشکر گرفتہ ایم ۞ ما تخت سلطنت نہ بہ بازو نہادہ ایم ۞ (اردو) زور بازو سے تخت قائم کرنا۔ جنگ کرکے پادشاہت حاصل کرنا۔

تخت تبارک بر نہادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تعظیم تخت شاہی کردن (ارشدی سمرقندی س) آسمان مہ تخت آن شہ را تبارک بر نہد ۞ گہ بخدمت پیش این شہ بر زمین بنہد جبین ۞ (اردو) تخت کو سر آنکھوں پر رکھنا۔ تخت کی تعظیم کرنا۔

تخت بخشیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عطا کردن شاہی و حکومت باشد (نظامی س) در آنخانہ کہ بود امروز تختش ۞ بصاحب خانہ بخشیدند تختش ۞ (اردو) تخت عطا کرنا۔ حکومت عطا کرنا۔

تخت برداشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حامل تخت شدن و خدمت و اطاعت

گردن (حسن غزنوی س) خورشید که زهره تخت او بردارد. همنام ترا چه تاج برسر دارد (اردو) خدمت کرنا۔ اطاعت کرنا۔

تخت بستہ اصطلاح۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار گوید که بمعنی صندوق مقفل است **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است و این تصرف معنی تخت است که تخت بمعنی صندوق استعمال شده و اشاره بدین معنی ششم تخت مذکور (اردو) مقفل صندوق۔ بند صندوق۔ صندوق بستہ۔ مذکر۔

تخت پوش اصطلاح۔ بقول بهار و آنند (۱) پوششی باشد از قماشه (ملا طغرا در جلوسیه آورده) اگر مقتضای فرمان تخت پوش از دارائی سفید می بود به آب جواهر الوان چون شال گلبندی گوناگون می نمود۔ صاحب سواء السبیل این را بمعنی چهارم مترادف گفته می فرماید که (۲) بمعنی مکانی که از خانه برای نشست مردان مخصوص باشد **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از پارچهٔ زرین و ریشمی قیمتی که بر تخت شاہان می گسترانیدند و بمعنی دوم حصهٔ مکانی را نام است که در دیار ما تخته دارد برای علیحدگی مقام مردان از زنانه و بدین معنی اسم مفعول ترکیبی است۔ (اردو) (۱) زرین و ریشمی قیمتی کپڑا جو تخت شاہی پر اُڑھایا جاتا تھا۔ مذکر (۲) مکان کا وہ حصہ جو تختے کی دیوار سے مردوں کے لئے جدا کیا گیا ہو۔ مذکر۔

تخت تریاک اصطلاح۔ بقول بحر عجم نشئهٔ تریاک **مؤلف** عرض کند که دیگری از محققین زباندان و اہل زبان ذکر این نکرد مرکب اضافی است و کنایه موافق قیاس۔ فارسیان گویند (دماغت تخت نیست) یعنی دماغت بلند نیست و ازین بلندی دماغ معنی عام عالی دماغی مراد است و معنی خاص غرو

نشہ چنانکہ تاثیر در کلام خود استعمال کردہ و تغلش
بمعنی چہارم (تخت) کردہ ایم و ہمین را خان
آرزو درانجا بتعریف خوشی نہ نوشتہ کہ اشارہ
آن ہم درانجا کردہ ایم پس بلحاظ معنی چہارم
عروج نشہ را (تخت تریاک) گفتن می توان
کہ موافق قیاس است (اردو) عروج نشہ۔

تخت جمشید اصطلاح۔ بقول ناصری از
آثار قدیم پادشاہان ایران است کہ در شہر قدیم
کہ استخر می نامیدند و اکنون جز قلعہ خراب و نامی
ازان نماندہ ساختہ شدہ مجملاً بنیاد آن
آثار از تہ جمشید بپای کوہی دکہ ساختہ تیج و از
سنگ سیاہ بنیاد نہادہ و طرف شرقی آن بکوہ
پیوستہ و سہ طرف دیگر بجانب صحرائی وسیع گشادہ
است ارتفاع سطح آن دکہ قریب سی ذرع سنگہائی
کہ درانجا بکار رفتہ بطول دو سہ ذرع است و از
دو طرف این دکہ دو راہ کہ نردبان وار پلہ
است سنگہای عریض و طویل دران انداختہ
و صورت ہای غریب دران نقش کردہ گویند بربالای
ستون ہائی کہ ہنوز بعضی از انہا برپاست و جای
از طول دار و عمارت نشست گاہ جمشید بودہ۔
و آن را چہل ستون می نامیدہ اند ہر ستونی از
سہ پارچہ سنگ سفید بودہ و چنان متصل است
کہ بدقت نظر درز آن پیدا نمی شود و بران سنگہای
صنعت چنان نقاریہا کردہ اند کہ بر چوب نتوان ساخت
و صور جانوران غریب بر سنگہا در کمال خوبی و
استادی ساختہ اند و صورت جمشید را در چند جا
بطورہای مختلف بر سنگ مصور و منقوش کردہ اند
از آن معلوم می شود کہ جمشید با مجمرہ آتش در برابر خورشید
ایستادہ بقانون خود عبادت می کند و در دستی
کمانی دارد و بالای سر شان شکل شتر و کرگدن کشیدہ اند
و در بعضی جا صورت جمشید است کہ بدستی شاخ
کرگدن گرفتہ و بدستی خنجر بشکم آن فرو بردہ و صور
سندلی و گاو و عرادہ و شتر و اسپ کہ بار القاب
می برند کشیدہ اند و شکل دانہ غریب کشیدہ اند

که باین ہیئت جانوری دیده و شنیده نگردید و خانهٔ دران حوالی برکوه ساخته یعنی سنگ را تراشیده اند کعبهٔ زردشت بوده بعد از جمشید پادشاہان فرس آن بنا را زینت و وسعت داده عزیزی داشتند ہمای چہر آزاد در انجامی زیست چون اسکندر ایران بگرفت از عداوتی که داشت بخواست که چنین آثاری بزرگ از ملوک ایران بماند بسوختن و خراب کردن آن امر کرد ہنوز سیزده منارهٔ از چہل ستون آن برپاست می فرماید که وقتی در انجا نبی توقف افتاد و اشعار عبرت انگیز منظوم شد زیرا که شہری که بیست و پنج میل طول آن بوده و تخت جمشید دران است و اکنون بجز این احیا ازان شہر اثری باقی نمانده است و برخی نوشته اند این شہر از حد حفرک الی نهایت رامجرد چہار ده فرسخ طولاً و ده فرسخ عرضاً بوده واللہ اعلم ۔ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است یعنی دار السلطنت جمشید (اردو) تخت جمشید مذکر جمشید کا دار السلطنت ۔

تخت حاسبان اصطلاح ۔ بقول بہار و رشیدی و انند تختهٔ را گویند که محاسبان خاک بران ریخته بمیل آہنین یا چوبی حساب بران نویسند (خاقانی ع) زخاک پای مردان کن چو تخت حاسبان تاجت ؛ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) اس تختہ کا نام ہے جس پر محاسب مٹی بچھا کر لکڑی یا لوہے کے ٹکڑے سے اس پر حساب لکھتے ہین ۔ مذکر ۔

تخت حساب اصطلاح ۔ بقول انند و غیاث بمعنی تختہ ایست که بران خاک انداخته نقوش حساب طالع درست کنند **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی و مرادف ہمان تخت حاسبان (اردو) دیکھو تخت حاسبان ۔

تخت حیران اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر نام کوه در حوالی تفت که جائی است در یزد (محسن تاثیر ع) از لاله و گل چو طفل معجم به بابا خندان

ہمیشہ خرم ہٗ قرص سہ و خور کہ بر تر آمد ہٗ از کوہ
تنور او بر آمد ہٗ ہر جا جبلی ست تا بدخشان ہٗ
از جیبر تیان تخت حیران ہٗ خان آرزو در چراغ
ہدایت ذکر این بحوالۂ مثنوی محسن تاثیر کردہ مؤلف
عرض کند کہ بعض معاصرین عجم گویند کہ کسی کہ برین کوہ
فراز آید از عجائبات آن مقام حیران می ماند
ازینجاست کہ بدین اسم موسوم شد واللہ اعلم
(اردو) تخت حیران ایک پہاڑ کا نام ہے جو حوالی
تفت مین واقع ہے۔ مذکر۔

تخت خانہ اصطلاح۔ بقول بہار (۱) معروف
و (۲) نام قہوہ خانۂ در صفاہان (منتظامی سلہ)
سو تخت خانہ زمین در نوشت ہٗ بہ بالا شدن زہمگنان
بر گذشت ہٗ صاحب انند بذکر ہر دو معنی نسبت معنی
اول صراحت مزید کند کہ مرادف تختگاہ **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی اول قلب اضافت خانۂ تخت
کہ تختگاہ سلاطین باشد و یا ی تخت و بمعنی دوم تعو بالی
معاصرین عجم ازین شہرت دارد کہ خانۂ چوبین
بود و تخت مخفف تختہ (اردو) (۱) دیکھو تختگاہ
مذکر (۲) تخت خانہ۔ مذکر۔ ایک قہوہ خانہ کا نام
جو اصفہان مین واقع تھا۔

تخت خسرو اصطلاح۔ بقول ناصری و انند
نام تخت پرویز کہ طاق مانند بود مانند آسمان
صور بروج و کواکب دران نقش یافتہ بود۔
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی
حقیقی (اردو) خسرو پرویز کا تخت۔ مذکر۔

تخت خوابی اصطلاح۔ بقول روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار۔ پلنگ
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و صراحت
پلنگ بر معنی ششم گذشت (اردو) دیکھو
پلنگ کے چھٹے معنے۔ مذکر۔

تخت خورشید بر سر ضرغام اصطلاح
بقول ملحقات برہان و بحر کنایہ از بودن آفتاب
در برج اسد۔ صاحب مؤید تعریف خوشی کردہ
ای آفتاب در برج اسد **مؤلف** عرض کند کہ

تعریف مؤید بهتر از دیگر محققین که آفتاب را نام
است که در برج اسد باشد و کنایه الیست لطیف
و موافق قیاس (اردو) آفتاب جو برج اسد
مین ہو۔ مذکر۔

تخت دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که جواب
کردن و عطا کردن تخت باشد (نظامی سه
که چون شد ماه کرمی در سیاهی ٭ به هرفرد ادتخت
پادشاهی ٭) (اردو) تخت دینا۔ تخت عطا کرنا۔

تخت دار اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری
و بہار و سراج بر وزن بختیار (۱) جامۂ سیاه
و سفید و (۲) جامۂ خواب و معرب آن دخدار
است صاحب بحر گوید که جامۂ سیاه و سفید جامۂ
خواب۔ صاحب جہانگیری باتفاق برہان نسبت
معنی دوم صراحت فرماید کند که ہمان جامۂ خاک
که بربالای تخت گسترانند صاحب جامع ہمزبان جہانگیری
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دوم مثل
پلنگ پوش و این اکثر رنگین باشد بالوان مختلفه و سیاه و سپید
و معنی اول بر سبیل مجاز مطلقاً (اردو) (۱) وہ کپڑا جو سپید
اور کالا ہو یعنے یہہ دونون رنگ اس مین ہون۔ مذکر
(۲) پلنگ پوش۔ وہ کپڑا جو پلنگ پر بچھائین۔ مذکر۔

تخت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که صاحب تخت و تاج بودن (نظامی سه
گر ایشان داشتندی تخت یا تاج ٭ تو تاج و
تخت می بخشی به محتاج ٭) (اردو) صاحب
تخت و تاج ہونا۔

تخت داود اصطلاح۔ بقول بہار مرادف
(تخت حیران) که گذشت (محسن تاثیر سه)
نه منظر اختران مسعود ٭ اور رنگ نشین تخت
داود ٭) صاحب بحر ذکر ہر دو یکجا کرده گوید که
نام دو کوه است در حوالی تفت۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت ہمزبان بحر مؤلف عرض کند
که ظاہر امرکب اضافی است و لیکن وجہ تسمیہ

این بوضوح نہ پیوست (اردو) تخت داؤد
ایک پہاڑ کا نام ہے جو حوالی تغفت مین واقع ہے مذکر

تخت روان اصطلاح۔ بقول برہان و
جامع وبحر ومؤید (۱) کنایہ از آسمان و (۲)
تخت حضرت سلیمان (۳) اسپ روندۂ
خوش راہ (۴) چہار ستارۂ نعش از بنات
النعش صاحب رشیدی معنی چہارم را ترک
کردہ صاحب ناصری در ملحقات متفق با رشیدی
صاحب سواءالسبیل (تخطروان) راکہ بہ طای
حطی سوم است معرب تخت روان گوید کہ بمعنی
(۵) قسمی از ہودہ کہ بران زنان پردہ نشین
سوار شوند و (۶) نوعی از سواری است کہ عروس
را بران نشانند و (۷) حجلہ را نیز گویند۔ بہار
گوید کہ (۸) تختی کہ در سواری پادشاہان باشد
کہ در ہند کہاران بر دوش بردارند و در
ولایت بر دو شتر را ہموار تعبیہ کنند۔
(میر معز فطرت ۵ شہ) اقلیم فقرم بخودی تخت
روان من بس است چون فرہاد مزدورم نہ چون مجنون
زمیندارم ہ۔ و ذکر معنی اول و دوم ہم کردہ
خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم
وسوم کردہ گوید کہ صاحب برہان ذکر معنی
چہارم ہم کردہ و ذکر معنی ششم می طرازد کہ
این بمعنی مخصوص پادشاہان ہند است و شہان
دیگر ندارند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی
است و بہمہ معانی کنایہ لطیف (اردو)
(۱) دیکھو آسمان۔ مذکر (۲) دیکھو تخت سلیمان
مذکر (۳) وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو
مذکر (۴) بنات النعش کے چار ستارے۔ مذکر
(۵) عماری۔ مؤنث۔ (۶) وہ پردہ دار تخت
جس پر اہل عجم دلھن کو سوار کرتے ہین (۷) عروس
کا وہ پلنگ جسکو مسہری سے آراستہ کرتے ہین
جس کو فارسیون نے حجلۂ عروسی کہا ہے (۸)
وہ تخت جس پر پادشاہ سوار ہوتے ہین اور
ہند مین اسکو کہار اٹھاتے ہین اور عجم مین دو

اوسکون کے درمیان لٹکایا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے تخت رواں پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ مذکر ہوادار۔ وہ تخت جس پر بادشاہ سوار ہوکر نکلتا ہے۔

تخت رونده اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از آسمان و تخت سلیمان و اسپ خوش رفتار۔ صاحب بحر باتفاق بہار شتر ہم گوید۔ صاحبان جامع و ناصری و بہار این را مرادف تخت روان گفته اند مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است کہ آن مرکب از اسم حالی است و این مرکب از اسم فاعل (خواجہ نظامی ؎) بفیروز رائی شہ نیک بخت ٭ بہ تخت رونده بر آمد ز تخت ٭ رونده یکی تخت شاہنشہی کہ نشیننده از پویہ بی آگہی ٭ سبق برده از آہوان در شتاب ٭ بگرمی چو آتش بہ نرمی چو آب ٭ خان آرزو در سراج این را مخصوص کند با ہر سہ معنی اول الذکر تخت روان و بخیال ما شامل ہر ہمہ معانیش (اردو) دیکھو تخت رواں۔

تخت زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی تخت گستردن (خواجہ شیراز ؎) تخت زرّین زده است گل بچمن ٭ راح چون لعل آتشین دریاب ٭ (ظہوری ؎) عشق جائیکہ تخت قدر زند ٭ عقل را پایۂ تعقل نیست ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تخت بچھانا۔

تخت ستان استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده بمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مقابل (تاج ده) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تخت و تاج حاصل کننده و تخت و تاج دیگری زائل کننده (خسرو ؎) اگرچہ کہ سلطان جہانم بملک ٭ تاج ده و تخت ستانم بملک ٭ (اردو) تخت و تاج حاصل کرنے والا اور کسی اور سے زائل کرنے والا۔

تخت سراج اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار بفتح سین بی نقطہ و رای قرشت با لف کشیده بجیم زده نام مدرسۂ شیخ ابو اسحق کازرونی

است گویند شیخ دران مدرسه چراغی بدست خود
روشن کرده اند واکنون چهار صد سال زیاده
بران شد آن چراغ همچنان افروخته است صاحب
رشیدی گوید که این چراغ تا چهار صد سال روشن
بود خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا می فرماید
که اگر همان چراغ بهیأت مجموعی است از کرامات
آن شیخ بزرگوار است واگر چراغ همان است و
روغن وفتیله پیش از تمامی نو کرده باشند از
برکات شیخ است (قدس سره العزیز) **مؤلف**
عرض کند که ماشاء الله چه خوش تحقیق صاحب
سراج اللغات است نسبت تخت سراج نمی داند
که مرکب اضافی است بمعنی اول (۱) این بکنایه
مقبول شمعدان توان گرفت ومعنی مجازی این
(۲) نام مدرسهٔ مذکور واگر وجود چراغ تا بحال
یا تا چهار صد سال دران باشد کرامتی نیست بلکه
نشان حکمت شیخ است که از فلز (ریڈیم) ساخته
باشد و ریڈیم بلال هندی لغت انگلیسی است گویند
که یک ذرهٔ آن مثل چراغ دائما روشن باشد
(اردو) (۱) شمعدان ۔ مذکر (۲) شیخ ابو اسحق
کازرونی کا قائم کیا ہوا مدرسہ تخت سراج سے
موسوم تھا ۔ مذکر ۔

(الف) تخت سلیمان
(ب) تخت سلیمانی
استعمال ۔ بقول بہار الف نام کوہی
در وسط کشمیر که تخت حضرت سلیمان درانجا
فرود آمده والحال مردم برای زیارت آن می روند
وب تختی که حضرت سلیمان بران نشسته در هوا می رفتند
(محمد قلی سلیم ؎) از هجوم مرغ دلها نیست ره
در کوی عشق ٭ آخر این صیاد بر تخت سلیمانی نشست
٭ صاحب انند نقلش بر داشته **مؤلف** عرض کند
که الف مرکب اضافی است بمعنی حقیقی تختی که سلیمان (ع)
بران می نشست و در هوا سیر وا زمی کرد و ب
مرکب توصیفی به یای نسبت یعنی منسوب به تخت
سلیمان وکنایه از کوه مذکور و جادارد که سر دو
بمعنی دوم باشد ومعنی اول را خصوصیت است

باب معنی واتیم که هر سه محققین بالا بر قواعد فرس
توجه نه نگاشته‌اند و معانی بیان کرده شان معکوس
شتاق سند سه مال معنی اول می باشیم که معاصرین
عجم از پیشان سند محققین هند و اهل زبان
هم الف را بمعنی اول ترک کرده اند (اردو)
صاحب آصفیه نے دونون کے مقابلہ مین لکھا ہے
فارسی ـ اسم مذکر (۱) ایک [illegible] اُسکا نام [illegible]
کشمیر مین واقع ہے ـ لوگون کا خیال ہے کہ یہان
حضرت سلیمان کا تخت بچھا تھا (۲) وہ تخت
جسپر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھکر اڑا کرتے
تھے) اگر آپ کے بیان کو دونون کے متعلق لف
نشر مرتب قرار دین تو ہماری تعریف سے موافق
ہے یعنی الف بمعنی دوم و ب بمعنی اول ـ

(الف) تخت شدن افیون ـ مصادر
(ب) تخت شدن تریاک ـ استعمال
(ج) تخت شدن دماغ ـ بهار [illegible]

الف و ب گویند که [illegible] حال نشه مند شدن
به اینها چنانکه گویند ما را افیون فلانی تخت شده (محمد
قلی سلیم ؎) گل از بستان کشیده سوی او رخت که
اشتعال را در دو تریاک بر تخت ٭ (ظهوری ؎)
این نشه کسی که یافت صاحب تخت است ٭
هر نرم [illegible] جدائی او تخت است ٭ شاهنشه
نشه [illegible] هست چرا ٭ گویند که ہے فلونیا بر تخت
[illegible] می فرماید که چاق شدن دماغ از نشه و
مطلق رسیدن دماغ (میرزا محسن تاثیر ؎) چه
نیست تخت دماغت سخن مگو تاثیر ٭ که شاه بیت
[illegible] تو باب [illegible] تنگ است ٭ صاحب انند برای
الف و ب اسناد ذیل آورده (میرزا عبد الغنی
قبول ؎) ز نوشتم تا شراب از عیش دوران بی
نصیبم من ٭ دماغم تخت در وقتی که شد اورنگ
ز تیم من ٭ (اسمعیل ایما ؎) از محتسب نداریم
مانند محتسبان باک ٭ داریم پادشاهی چون تخت
گشت تریاک ٭ مؤلف عرض کند که هر سه سند
بهار نگار هر سه مصدر را می خورد و سند اسمعیل ایما

(تخت گشتن تریاک) سن وجہ متعلق بہ الف و ب کہ افیون و تریاک ہر دو یکی است و شدن و گشتن مرادف یکدیگر و سند عبدالغنی قبول (ج) راست بابجہ الف و ب حاکم شدن تریاک بر دماغ و اثر کردن سکر آن بر دماغ باشد و ج بلند شدن دماغ از نشہ و متاثر شدن دماغ ازان (اردو) الف و ب افیون کا اثر دماغ پر ہونا (ج) دماغ نشہ سے متاثر ہونا۔

(الف) **تخت طاقدیس** | اصطلاح۔
(ب) **تخت طاقدیسی** | الف بقول بہار

و رشیدی (۱) تخت کیخسرو کہ بصورت بروج و کواکب منقش بود و (۲) نام نوائی از نواہای باربدی (حکیم سوزنی ؒ) بزیر تختہ خواہد بود جایم ؎ اگر سلطان تخت طاقدیسم ؎ صاحب بحر الف و ب را مرادف یکدیگر بہر دو معنی بالا گفتہ و بصراحت فرید معنی دوم گوید کہ نام لحن پنجم از سی لحن باربد و نام نوائی از موسیقی. خان آرزو در سراج بذکر الف گوید کہ بقول علی قوسی تخت پرویز ولیکن تحقیق آنست کہ علم تخت اوست اما نسبت بہ طاقدیس آنچہ بخاطر می رسد آنست کہ چون تخت مذکور در خانہ کسری مقابل طاق کسری واقع شدہ بود در رفعت و علو قدر طاقدیس گفتند یعنی طاق مانند چہ دیس بلغت فارسی بمعنی مانند است چنانچہ بیاید (الخ) صاحبان برہان و جامع ہر دو معنی بالا را متعلق بہ ب کردہ ذکر الف نکردہ اند. صاحب سروری بذکر ب بہار معنی دوم قانع (نظامی ؒ) چو تخت طاقدیسی ساز کردی ؎ بہشت از طاقہا آواز کردی ؎ **مؤلف** عرض کند کہ الف مرکب اضافی باشد و ب مرکب توصیفی است و ہر دو شامل بہ ہر دو معنی و طاقدیس بمعنی طاق مانند و ازینکہ این تخت ہمچو طاقی می نمود فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند و ہمین اسم نوائی را شد کہ پیش تخت نواختہ می شد بعض معاصرین عجم گویند کہ ایجا

این نوای خاص برای تخت بود کہ غیر از دربار
جائی دیگر نواختہ نمی شد (اردو) الف وب
(۱) تخت کیخسرو۔ مذکر (۲) ایک خاص راگ جو
اس تخت کے آگے دربار شاہی میں گایا جاتا تھا۔

تخت طاؤسی اصطلاح۔ بقول بہار و
انند نام تختی کہ بامر صاحبقران ثانی شہاب الدین
محمد شاہجہان پادشاہ غازی مرتب شد و صورت
طاؤس مرصع بجواہر بران تعبیہ بود و بتاریخ ۸ ہ ر
صفر ۱۱۵۲ نادر شاہ کہ از ایران بغضب ہند
آمدہ بود از قلعۂ دار الخلافہ شاہجہان آباد با سائر
تخت ہا و جواہر و خزائن و نفائس و تحائف
این دیار تصرف شد چنانچہ عبارت (غضب ہند)
مادۂ تاریخ این قضیہ است (خان آرزو
۵) دگرچہ حاجت کیخسروی و طاؤسی است
کہ عشق را دل پر داغ تخت طاؤسی است
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است
(اردو) تخت طاؤس۔ بقول آصفیہ
اسم مذکر۔ اس تخت کا جسے شاہجہان نے اپنے
ایجاد سے چھ کروڑ روپیہ لگا کر بنوایا تھا اسکے
اوپر ایک مرصع مور پنکھ پھیلائے ہوئے کھڑا
تھا۔ اس تخت کو ۱۱۵۱ء میں ہندوستان سے
نادر شاہ لوٹ کر لیگیا۔

تخت عاج اصطلاح۔ بقول بحر (۱) رونق
و (۲) سرین۔ صاحب مؤید گوید کہ بمعنی حقیقی
(۳) تخت دندان پیل است و صراحت مزید
انند کہ بمعنی اوّل و دوم کنایہ باشد و می فرماید
کہ (۴) شرمگاہ ہم۔ صاحب انند ہمزبانش مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است و معنی اوّل و
دوم و چہارم کنایہ موافق قیاس و لطیف و
بخیال ما در معنی دوم و چہارم اینقدر اضافہ
لازم است کہ سپید باشد (اردو) (۱)
رونق۔ مذکر (۲) سرین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکر۔ چوتڑ (۳) ہاتھی دانت کا تخت۔
مذکر (۴) شرمگاہ۔ بقولہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث

جاے ستر عورت۔ اندام نہانی۔

تخت فیروزہ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار و (ناصری در ملحقات) و جامع (۱) کنایہ از آسمان و (۲) تخت کیخسرو را نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) دیکھو آسمان (۲) کیخسرو کا تخت۔ مذکر۔

تخت قباد استعمال۔ یعنی تخت شاہ قباد یا تخت پادشاہ عظیم الشان (ظہوری ؎) خواہم سری نہادن روزی بر آستانش ٭ گر زیر پای بختم تخت قباد باشد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ قباد بالضم نام یکی از پادشاہان کیان و نام پدر نوشیروان و ہر پادشاہ عظیم الشان را گویند (اردو) تخت قباد بترکیب فارسی لکھ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) تخت کشادن
(ب) تخت کشودن مصادر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سندی کہ از مغربی نیشاپوری آوردہ برای الف است کہ مرادف (تخت کشیدن) باشد (؎) ابر بفشاندہی از شاخہا گنج درم ٭ باد بکشادہی در باغہا تخت حریر ٭ (اردو) دیکھو تخت کشیدن۔

تخت کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند یعنی تخت گستردن (میر معزی ؎) وقت آن آمد کہ فرمائی کشیدن بامداد ٭ تخت زیر گلستان و رخت زیر لالہ زار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ کشیدن بمعنی دراز کردن می آید (اردو) تخت بچھانا۔ قائم کرنا۔

(الف) تخت کے
(ب) تخت کیخسرو استعمال۔ صاحبان رشیدی و سراج بر (ب) گویند کہ کنایہ از آسمان است **مؤلف** عرض کند کہ الف مخفف ب و ہر دو بمعنی حقیقی مرکب اضافی و ب را بقول محققین بالا بمعنی آسمان گرفتن خلاف قیاس۔ تخت فیروزہ بمعنی تخت کیخسرو و آسمان بجالیش گذشت صاحب رشیدی ب را

تحت تعریف (تخت فیروزہ) قائم کردہ تسامح کاتبین واو عطف را ترک کردہ مخرب تعریف شد و خان آرزو در سراج ازمین کتابت رشیدی سکند خویش (اردو) کیخسرو کا تخت۔ مذکر۔

تختگاہ استعمال۔ بقول بحر (۱) نام قہوہ خانہ ایست در صفاہان۔ بہار گوید کہ (۲) مرادف تخت خانہ بمعنی مقام ... صادق دست غیب ... گر دو ... شوق خضر راست بہ نباید را و تختگاہست۔ ... برمعنی اوّل قانع وسند بالا را متعلق داند باو صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود ذکر معنی اوّل نکردہ و نسبت معنی دوم گوید کہ شہری را گویند کہ پادشاہ یک کشور در انجا بود و باش می نماید و از ان رو کہ آن شہر آرامش جای تخت شاہی است آن را تختگاہ و پای تخت نیز می نامند مؤلف عرض کند کہ ما سند بالا را متعلق بمعنی دوم دانیم و برای معنی اوّل مشتاق سند دیگری باشیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم ہم از معنی اوّل بی خبر (اردو) دیکھو تخت خانہ۔

(الف) تخت گرفتن استعمال۔ صاحب

(ب) تخت گیر آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ساختن یا بردن تخت است (ابوحنیفہ غزنوی ...) ... تو گر جنگ رخت تو بگرفت ... دیو گرفت از تخت تخت سلیمان۔ صاحبان بحر و بہار و انند نسبت ب گویند کہ بمعنی پادشاہ است ما می گوئیم کہ اسم فاعل ترکیبی است (نظامی ...) سپہ راند ز انجا بہ تخت و سریر کہ تا بیند آن تخت را تخت گیر۔ (اردو) الف تخت حاصل کرنا۔ ب) پادشاہ۔ مذکر۔ بہ ترکیب فارسی تخت گیر کہہ سکتے ہیں۔

تخت لگن اصطلاح۔ بمعنی لگنی کہ دران شمع افروزند مؤلف عرض کند کہ بمعنی لغوی قیاست و مرکب اضافی (ظہوری ...) نمیدہند بہ پروانہ پا دشاہی

شب ؎ شبی کہ شمع بہ تخت لگن نمی آید ؎ (اردو)
وہ شمعدان جس کے نیچے لگن ہو۔

تخت محاسبان شود مقولہ۔ بقول انند
بحوالہ مؤید۔ ای خاک بر سر افتد و گریہ آلود شود
و صاحب مؤید بحوالہ قنیہ این را آوردہ **مؤلف**
عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم گوید کہ (تخت محاسبان
تختی را گویند کہ خاک بران گستردہ از قلم میل آہنی
کار گیرند فارسیان چون کسی را نفرین کنند و دعای
بد دہند گویند کہ تخت محاسبان شود یعنی بر سرش
خاک افتد و برباد شود و در خاک رود (اردو)
مٹی مین ملے۔ خاک پڑے۔

تخت مہتابی اصطلاح۔ بقول بحر و بہار
و انند چبوترہ کہ برای سیر مہتاب سازند و تنہا
مہتابی و ماہتابی نیز گویند (میر صیدی ؎)
تخت مہتابی حوضش کہ مربع شدہ است ؎ ربع
مسکون زمین را خلف اولاد است ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب توصیفی (اردو) مہتابی۔
بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ ایک اونچا بڑا کھلا ہوا
کٹہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن
باغ مین چاندنی کی بہار دیکھنے کے واسطے بنا دیتے
مین صحن چبوترے کے آگے جو بیچ مین نکلا ہوا چبوترہ
ہوتا ہے (نصیر ؎) شوق گر قلیان کشی کا ہے
تو مہتابی پہ بیٹھ ؎ اے مرے سلطان خوبان شب
کو کر و فرصت ہے ؎

تخت میل اصطلاح۔ بقول بہار تختۂ محاسبان
و بقول بحر تختۂ محاسبان کہ خاک بران ریختہ بمیل
آہنی یا چوبی حساب بران نویسند۔ صاحب رشیدی
ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
تخت حاسبان است (اردو) دیکھو تخت حاسبان

تخت مینا اصطلاح۔ بقول خان آرزو
در سراج کنایہ از آسمان **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس
است و تختۂ مینا کہ بہمین معنی می آید مزید علیہ
آنست (اردو) دیکھو آسمان۔ مذکر۔

تخمن | بالضم مصدر ریست مخفف توخمن که اشاره این براسم مفعول این می آید بمعنی ادا کردن قرض و دین و امانت باشد و صراحت ماخذ بر توخمن کنیم اگرچه توخمن بر معانی متعدده مستعمل و لیکن این لغت بعد تخفیف مخصوص شد بایک معنی بالا (اردو) ادا کرنا۔ قرض ہو یا امانت۔

تخت نشین | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ از عالم سند نشین مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نشیننده بر تخت و کنایه از پادشاه صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر جمع این تخت نشینان کرده (اردو) تخت نشین مذکر بادشاہ

تخت نشینان خاک | اصطلاح۔ بقول برهان و بحر و مؤید (۱) کنایه از پادشاهان و (۲) ارواح و (۳) اهل سلوک و (۴) ساکنان زمین۔ صاحبان جامع و رشیدی و سراج معنی چهارم را ترک کرده اند مؤلف عرض کند که معنی چهارم قریب بمعنی حقیقی که تشبیهه خاک را بتخت آورده و معنی اول کنایهٔ غیر مطبوع و معانی دوم و سوم موافق قیاس (اردو) (۱) شاه۔ مذکر (۲) ارواح۔ مونث (۳) اهل سلوک (۴) زمین پر بیٹھنے والے۔

تخت نشینی | اصطلاح۔ بقول فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود روزیست که پادشاه تازه بر تخت می نشیند (جلوس سلطنت) و نشست خسروی مؤلف عرض کند که بیای مصدری موافق قیاس (اردو) تخت نشینی۔ بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث۔ راج تلک۔ راج گدی۔ تخت سلطنت پر بیٹھنا۔ (حاصل بالمصدر)۔

تخت نهادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار بمعنی گستردن و بصلهٔ بر کنایه از بار کردن تخت (خواجه شیراز ؎) ما ملک عافیت نه بلشکر گرفته ایم ÷ ما تخت سلطنت نه ببازو نهاده ایم ÷ (خواجه نظامی ؎) چو بر پشت پیلان نهم تخت عاج ÷ ز هندوستان آورندم خراج ÷ صاحب بحر بر تخت گستردن قانع مؤلف عرض کند

ما اتفاق داریم با او و هیچ فرق در هر دو معنی بالا نیست (اردو) تخت بچھانا۔ تخت رکھنا۔

تخت و رستن مصدر اصطلاحی۔ بقول فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود بمعنی کامیاب و نیک بخت شدن است در کاری **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس نیست خیال داریم که اصل این (تخت در بستن) بدال مهمله باشد غلطی کتابت و تسامح محقق این را بواو چهارم قائم کرد بای جال بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و این را غلط پندارند (اردو) کامیاب ہونا۔ نیک بخت ہونا۔

تخت و رخت اصطلاح۔ بقول مهذّا بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار بمعنی پلنگ و (فرش آن یعنی بالین) **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) پلنگ اور بچھونا۔

تخته بقول برهان بضم اول و فتح ثالث (۱) مخفف توخته که بمعنی ادا کرده و گذارده باشد اعم از قرض و دین و امانات و نماز۔ صاحب جامع بذکر معنی اول گوید که (۲) بفتحتین معروف بهار بذیل تخت۔ ذکر این کرده گوید که همین اصل است و تخت مخفف این بمعنی دومش۔ خان آرزو در سراج بر معنی اول قناعت کرده۔ صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار گوید که (۳) فرش سنگ باشد۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود بصراحت معنی دوم گوید که هر پارچۂ چوب همین را گویند و آن در کتهی از جاها و کارهاست که انبار زیاشد و (۴) نیز بعجم آن چوب یا چارچوبه ایست که مرده را بران نهاده بگورستان می برند می فرماید که تازیان هم این را تخت گویند **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم مفعول تختن است که گذشت و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان و معنی چهارم مجاز همین معنی دوم و معنی سوم ایجاد معاصرین عجم و ما این را هم اسم جامد دانیم و مجاز معنی دوم که

فرش سنگ ہم [...] تختہ می باشد (اردو) (۱) ادا کیا ہوا (۲) تختہ۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ پتھر یا لکڑی کا سطح چوڑا چپٹا ہوا ٹکڑا۔ پارچہ چوب (۳) فرش سنگ۔ مذکر۔
(۴) دفنانہ۔ بقول آصفیہ تختہ [...] مذکر۔

تختہ اسیا | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
و بحر (۱) چوبی کہ آہن گاو را بران نصب کنند
بجہت شیار کردن زمین مولف عرض کند کہ
ما باعتبار ہر دو تحقیقین معنی بالا را ذکر کردہ ایم
و این معنی بر خلاف قیاس و مجاز معنی دوم [...]
و (۲) تختہ کہ آسیا بران قائم کنند مرکب اضافی
است (اردو) (۱) وہ لکڑی یا تختہ جس پر
آہن جفت قائم کرتے ہیں۔ دیکھو آہن جفت
مذکر۔ ہل۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ قلبہ
زمین جوتنے کا آلہ۔ دیکھو آماج کے تیسرے معنے
(۲) وہ تختہ جس پر چکی قائم کرتے ہیں۔ مذکر۔

تختہ استرش | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
تختہ چوبی کہ گاو آہن را بدان محکم کنند بجہت
شیار کردن زمین۔ صاحب بحر ہم بالنش و گوید
بضم ہمزہ و فتح رای مہملہ باشد مولف عرض
کند کہ ترکیب اضافی است و استرش بمعنی آہن گاو
[...] بجای خود گذشت بالجملہ این مرادف
[...] تختہ آسیا بمعنی اول درست بمعنی
[...] بدان استوار کنند بہندی آن را ہل نامند
و استرش را پہال (اردو) دیکھو تختہ اسیا
کے پہلے معنے۔

تختہ اول | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و رشیدی و بحر و بہار و سراج (۱) کنایہ از لوح
محفوظ است و (۲) تختہ اطفال کہ بران الف
و با و تا نویسند (خواجہ نظامی) تختہ اول
کہ قلم نقش بست ✿ بر در محجوبہ احمد نشست مولف
عرض کند کہ مرکب توصیفی و ہر دو معنی موافق قیاس
(اردو) (۱) لوح محفوظ۔ مؤنث (دیکھو ام الکتاب)

(۲) تختی۔ بقول آصفیہ (اردو) اسم مؤنث تختہ مشق۔ مؤلف عرض کرتا ہے۔ وہ چھوٹا سا تختہ جس پر کھریا لگا کر لڑکوں کو الف بے تے لکھنے کے لئے دیا جاتا ہے جو مشق کے بعد اسکو دھو ڈالتے دیتے ہیں اور پھر تختی کھریا چڑھا کر کام میں لاتے ہیں۔

تختہ برداشتن از دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند معنی واکردن دکان (حسین ثنائی ع) تو بہ ہم ساز بعشرت کہ پی [illegible] فروش پگاہ صبوح تو این تختہ از دکان بردار۔ مؤلف عرض کند کہ در ایران ہمچون دیگر بلاد رسم است کہ در دکانہا از تختہای متعدد در کہ چون خواہند دکان را بند کنند تختہ ہا را بہم در وسط آن یک سیخ آہنی طویل بگذارند و در وسط آن قفل اندازند و چون خواہند کہ دکان را بکشایند تختہ ہا از جای خودش بردارند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) دکان کھولنا۔

تختہ بر سر شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند بمعنی خراب و رسوا کردن (قدسی ع) ہرجا کرشمۂ شیوۂ تعلیم سر کند؛ شاگرد تختہ بر سر استاد بشکند۔ (سالک یزدی ع) خود شمار کہ ما قطرۂ طوفان زائیم؛ تختہ بشکند شورش ما دریا را۔ مؤلف عرض کند کہ [illegible] مصدر بالا متعلق بمصدر شکنیدن است شکستن و فرق شکستن و شکنیدن بجایش آید و این مصدر اصطلاحی مخصوص است از اطفال زیر تعلیم کہ تختہ مشق در دست دارند و از ہر دو سند ہم اشارۂ آن پیداست اگر برای غیر اطفال استعمال این شود آن را مجاز دانیم و تعمیم بیان کردۂ بہار را نمی پسندیم۔ معاصرین عجم گویند کہ در استعمال این مصدر برای غیر اطفال ہم اشارۂ مجازی اطفال در آن لازم است (اردو) خراب کرنا۔ رسوا کرنا۔ تختی سر پر توڑنا یعنے کسی شریر لڑکے کا تختی سے استاد پر حملہ کرنا۔

(الف) **تخته بر سر کسی زدن** | مصادر اصطلاحی
(ب) **تخته بر سر کسی شکستن** | بهار ذکر الف
کرده ولوارسته وبحر (ب) را آورده **مؤلف**
عرض کند که ما صراحت معنی الف بر اصطلاح گذشته
کرده وسند (ب) هم همدرانجا مذکور و خیال ما
هم همان که گذشت (خواجه آصفی ٥) لوح قبرم
که می کند فریاد؛ می زند تخته بر سر استاد؛ -
(اردو) دیکھو تخته بر سر شکستن -
(الف) **تخته بستن** | مصدر اصطلاحی جناب حسب
(ب) **تخته بسته** | آصفی ذکر الف کرده
از معنی ساکت وصاحب رهنما بحواله سفرنامه
ناصر الدین شاه قاجار ذکر (ب) کرده گوید که
بند میز **مؤلف** عرض کند که این تخت چوبی است
که چهار پایه دارد و بالای آن سطحی صاف و پاک
از تخته های چوبی که اهل ولایت قریب آن نشسته
بکار خط وکتابت ومطالعه کتب وامثال آن و
بالای آن طعام گذاشته تناول می کنند که میز هم
نامندش بکسر اوّل چنانکه می آید و پائین بعض این
خانه ها هم می باشد. معاصرین عجم همین میز خانه دار
را چون بند باشد تخته بند نام کردند. نسبت الف
عرض می شود که این مرادف (تخته بندیدن) است
می آید صاحب آصفی بسندی که این را سند
می کند آن هم متعلق به (تخته بندیدن) است
(اردو) (الف) دیکھو تخته بندیدن (ب)
بند میز۔ مذکر۔ وہ میز جس کے خانے بند ہوں
(الف) **تخته بند** | اصطلاح۔ بقول برهان
(۱) پارچه را گویند که چون کسی را دست بشکند یا
از جا بدر رود تخته ها بران نصب کنند و آن پارچه را
بران تخته ها و دست شکسته پیچند و (۲) محبوس
و در بند افتاده را نیز گویند۔ صاحب جامع می فرماید
که دست شکسته را با تخته بستن و بمعنی محبوس۔
صاحب سروری در ملحقات گوید که عضو شکسته
را گویند که تخته بند کنند و کنایه از حبس کردن
(انوری ٥) در احسان بگو که بند کنند؛

بو الحسن را چو تختہ بند کنند ۞ صاحبان ناصری و
رشیدی ہم ہمین قسم تعریف بہر دو معنی کردہ جہان
آرزو در سراج بر نقل قول محققین قانع۔ صاحب
بحر نسبت معنی اول گوید کہ پارچہ کہ بر دست شکستہ
بپیچند و نسبت معنی دوم می نویسد کہ محبوس و کنایہ
از انست کہ سراپای عاصی در تختہ کشند مؤلف
عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اول
کہ قماش کم عرض و طولانی و دراز را نام است تا
بر دست شکستہ بالای پارچہ ہای چوبین می پیچند
برای اینکہ پارچہ تختہ ہا دست را راست دارد
و خود را بجای خود ہم قائم ۞ کہ آن را در ہندی
پٹی و در انگلیسی بانڈیج گویند و بمعنی دوم اسم
مفعول ترکیبی است کہ کسی کہ تعزیرا در تختہ ہا بند
است آن را تختہ بند نامند یعنی بستہ شدہ در
تختہ ہا و بر سبیل مجاز محبوس را ہم نام است
و (۳) بمعنی مطلق بند کردہ شدہ چنانکہ بہار ذیل
الف آوردہ (فقرۂ ملا نصیرای ہمدانی در خطبۂ الخطب)
دکان خود فروشی در بازار ما تختہ بند است ۞ یا
یعنی بند کردہ شدہ۔ واستعمال ------

(ب) **تختہ بند کردن** (۱) بمعنی تعزیر دادن
بشکنجہ تختہ ہاست چنانکہ در سند انوری گذشت
و ہمین مصدر (۲) بمعنی عام ہم می آید یعنی چیزی
را از تختہ ہا بند کردن چنانکہ --------

(ج) **تختہ بند کردن دکان** کہ بقول بحر بمعنی

(د) **تختہ بند گذاشتن دکان** تا بند کردن دکان
(شوکت ؎) از ہمین زلف او صد کاروان
مشک می آید ۞ کنید ای زلف خوبان تختہ بند
از شانہ دکان را ۞ و ہم او گوید کہ (تختہ بند شد دکان)
لازم (ج) باشد و بہار ذیل الف ----

(ہ) **تختہ بند گردانیدن** را ہم بہمین معنی
دوم ب آوردہ (فقرۂ میرزا صائب در استغنای
فرمان عدم مزاحمت شراب) جا بجا را تختہ بند
گردانیدند (اردو) الف (۱) پٹی۔ بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زخم بند۔ وہ کپڑا

جو زخم یا فصد پر باندھا جاتا ہے۔ ہندمیں **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ انگریزی میں بینڈیج کہتے ہیں) سے (۲) تختہ بند۔ فارسی میں وہ شخص جو سزا کے طور پر تختہ میں بند کیا گیا ہو۔ ایران میں بعض خاص مجرمین کو تختہ بندی کی سزا دیجاتی تھی یعنے اون کو سیدھا کھڑا کرکے دونوں جانب سے تختہ بند کر دیتے تھے کہ وہ ہل نہ سکے اور اسی حالت میں اسکی موت واقع ہوتی تھی۔ قیدی۔ محبوس (۳) بند کیا ہوا (ب) (۱) انسان کو تختہ بند کرنا یعنے تختہ بندی کی سزا دینا۔ (۲) کسی اور چیز کو تختوں سے بند کرنا۔ (ج اور د) دکان کو بند کرنا (۵) بند کرنا۔ قید کرنا۔

تختہ بندیدن | استعمال۔ مرادف تختہ بستن است کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تعریف بستن و بندیدن بجایش مذکور و این بمعنی حقیقی کہ بستن چیزی بواسطۂ تختہ ہاست و (تختہ بند) کہ گذشت تعلق دارد بہمین (اردو) تختہ باندھنا۔

تختہ پل | استعمال۔ بقول بہار و آنند بضم بای فارسی پلی کہ از تختہ ہا بر خندق قلعہ سازند تا در قلعہ آمد و رفت واقع شود (حکیم زلالی سہ) قلعۂ تہتہ زبان کردہ ٭ تختہ پل بر درش زبان دراز ٭ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت است پل تختہ و این پلی باشد کہ ہر وقت کہ خواہند بوا سطۂ چرخ آہنی از رود یا خندق می بردارند و باز میگذارند (اردو) تختہ کا پل۔ مذکر۔

تختہ پوست | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و وارستہ ہمان پوست تختہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرانجا موجود (ابونصر نصیرای بدخشانی سہ) با کلاہ نمدبہ تختۂ پوست شہریاریم و تاج و تخت اینست ٭ (اردو) دیکھو پوست تختہ۔

تختۂ تابوت | اصطلاح۔ بقول آنند معروف (شیخ شیراز سہ) ترا بہ تختۂ تابوت ہم کشند روزی ٭ اگر خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود ٭

مؤلف عرض کند کہ این ہمانست کہ بر معنی
چہارم تختہ گذشت مرکب اضافی است (اردو)
جنازہ ۔ مذکر ۔ دیکھو تختہ کے چوتھے معنے ۔

تختہ یا تخت یا تختہ تابوت | مثل ۔ صاحبان
خزینۃ الامثال و امثال فارسی و مجمع الامثال
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت ۔
مؤلف عرض کند کہ فارسیان در بی ثباتی
دنیا استعمال این مثل کنند یعنی ہمان تختہ است
کہ گاہی بہ تخت است و گاہی بہ تابوت (اردو)
دکن مین کہتے ہین ‘‘پلنگ پر سوئے یا سلا کر
روئے’’ یہہ کہاوت قریب قریب اسی فارسی
مثل کے مطابق ہے یعنے پلنگ وہی ہے جس
پر آرام کرتے ہین یا لاش کو اس پر لیجاتے ہین

تختہ تعلیم | اصطلاح ۔ بقول بحر و وارستہ
و بہار لوحی کہ اطفال بران مشق کنند (خواجہ آصفی
ﮯ) ما را سر تعلیم خرد نیست برین در ٭ از سر
ہوس تختہ تعلیم نہادیم ٭ مؤلف عرض کند کہ
مرکب اضافی است و مرادف (تختہ اول) بمعنی
دوش موافق قیاس (اردو) دیکھو تختہ
اول کے دوسرے معنے ۔

تختہ جوہری | اصطلاح ۔ بقول بحر و مصطلحات
جوہریان (۱) رنگ سبز و کبود و (۲) کنایہ از رنگارنگ
نیز ۔ مؤلف عرض کند کہ جوہری بر تختہ جدا اقسام رنگا
جواہر درست می کند برای مبصرین و خریداران
و ہمین تختہ را فارسیان بر سبیل مجاز بدین دو معنی
استعمال کردہ اند و ہر دو معنی کنایہ باشد و معنی اوّل
از ینکہ اکثر بر تختہ جوہری جواہر سبز و کبود رنگ
می باشد (اردو) (۱) سبز اور کبود رنگ ۔
مذکر (۲) رنگ برنگ ۔

(الف) تختہ حاسبان | اصطلاح ۔ خازن
(ب) تختہ محاسبان | در سراج بذیل (تختہ
محاسبان) گوید کہ مرادفش ۔ صاحب انند بجوالہ
مؤید نسبت (ب) می فرماید کہ ای تختہ حساب کہ آن
تختہ خاک ہم گویند و ہم او بر تختہ خاک گوید کہ تختہ

محاسبان و زمین **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (تخت حاسبان) کہ گذشت (اردو) دیکھو تخت حاسبان

تختۂ حمام | اصطلاح ۔ بقول بحر و وارستہ و بہار و آنند سنگی کہ در حمام برای ادای نماز گذارند (محسن تاثیر ؏) ہر جناری را کہ عادت کردہ باسوز جگر ٭ تختہ اش جز تختۂ حمام نتواند شدن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) وہ تخت جو حمام مین ادای نماز کے لئے بچھا رہتا ہے ۔ مذکر ۔

تختۂ خاک | اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان و مؤید و آنند (۱) زمین و (۲) تختۂ محاسبان صاحب بحر بذکر معنی اول گوید کہ (۳) قالب انسان **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و این کنایہ الیست لطیف و موافق قیاس بہر دو معنی اول و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازان ساکت و لطافت ہم ندارد (اردو) (۱) زمین ۔ مؤنث (۲) دیکھو تخت حاسبان (۳) قالب انسان

تختۂ در | (الف) استعمال ۔ بقول بہار و آنند معروف و ہمچنین بقول ہر دو

(ب) تختۂ دکان | **مؤلف** عرض کند کہ الف بمعنی یک پارۂ در و ب یکی ازان تختہ ہا کہ دکان را ازان بندند و کشایند (صائب ؏) صائب ز گفتگوی تو گرم است بزم عشق ٭ خاموشی تو تختۂ دکان آتش است ٭ (اردو) الف پٹ ۔ بقول آصفیہ ۔ تختۂ در ۔ کواڑ ۔ (ب) دکان کا پٹ ۔ دکان کا تختہ ۔ ان تختون مین سے ایک جس سے دکان بند کرتے ہین ۔ مذکر ۔

تختۂ رقوم | اصطلاح ۔ بقول بحر و ملحقات برہان تختۂ رمال و منجم ۔ صاحب مؤید مطبوعہ صراحت مزید کند کہ منجمان بران پانسہ انداختہ حساب استکمال کنند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس ۔ صاحبان مؤید قلمی این صراحت را ننوشتہ اند و تصرف مطبع معلوم می شود و غلط می نماید کہ پانسہ اندازی

کار منجم نیست بلکہ کار رمال است (اردو) تختہ رقوم۔ اُس تختہ کا نام ہے جس پر منجمین اپنا حساب لکھتے ہین۔

تختہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان وبحر وسروری وجامع (۱) کنایہ از پنبہ را حلاجی کردن باشد کہ بتازی ندف گویند بہار گوید کہ ظاہراً تصحیف پخچہ زدن بباء فارسی است چراکہ پخچہ بمعنی پنبہ آمدہ۔ صاحب مؤید بذکر معنی بالا بحوالۂ قنیہ گوید کہ (۲) آگندن قبا وامثال آن محاوج خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل این تعریف (تختہ زدن ترسا) کردہ کہ بجائیش می آید مؤلف عرض کند کہ در حلاجی از دستۂ آلۂ معروف بر تختۂ آلہ می زنند پس وجہی نیست کہ برخلاف زبان و تصدیق محققین اہل زبان تصرف در لفظ کنیم۔ صاحب آصفی گوید کہ (۳) بمعنی تخت گستردن است وما بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دُھنکنا۔ دُھنتا۔ دیکھو پخیدن (۲) قبا یا رضائی مین روئی بھرنا (۳) تخت بچھانا۔

تختہ زدن ترسا مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار آنست کہ ترسایان وقت سحر در معبد خود تختہ بر تختہ می زنند۔ صاحب بحر بذیل تختہ زدن ذکر این کردہ وخان آرزو در چراغ ہدایت ہم۔ (میر نجات ے) ہست آواز شلنگ تو باین زیبائی ؎ کہ زند تختہ بہنگام سحر ترسائی ؎ مؤلف عرض کند کہ بترکیب اضافی موافق قیاس (اردو)۔ ترساؤن کا عبادت مین تختہ تختہ پہ مارنا۔

تختہ زدن دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وبحر وانند کنایہ از بند کردن دکان (مخلص کاشی ے) صرفہ نتوان برد از کاری کہ شد بسیار دست ؎ تختہ زد زاہد دکان شید در ماہ صیام ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ تختہ ہای متعددہ عوض در دکان می باشد کہ دکاندار در بست وکشاد دکان ازان کار می گیرد (اردو) دکان بند کرنا۔

تختہ از بالا و پر طرفی شود دکان ما (اردو)
دکان بند ہونا۔

تختہ شدن یاقوت مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار مسطح وہموار شدن شکل (محسن تاثیر ع) مفتون راہ و رسم مہر و رزمی شود یاقوت اگرچہ تختہ شود در زمی شود۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بہ سبیل مجاز و کنایت ایست لطیف (اردو) یاقوت کا سطح ہونا۔ اوس تختی کی شکل میں پھیلا ہوا ہونا۔

(الف) **تختۂ شلنگ** اصطلاح۔ بقول بحر ورزش کشتی گیران است کہ ہفت ہشت تختہ پہلوی قائم کردہ و زنگہا بستہ بوضع معہود بران شلنگ زنند **مؤلف** عرض کند کہ شلنگ بفتحتین و شین معجمہ و لام مفتوح بمعنی جستن و پا فشاندن شاطران و کشتی گیران است بہ نہجی کہ پاشنہ پای ایشان بہ سرین ایشان می رسد (کذا فی البحر) و ہم او ....

(ب) **تختۂ شلنگ زدن** رابہ اضافت اردو کہ بمعنی جست کردن بقاعدۂ مذکور است (میر نجات ع) دل دگر گرم طپیدن شدہ در سینۂ تنگ۔ می زند آن بت طناز مگر تختہ شلنگ وارستہ و بہار و خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (ب) کردہ اند و بخیال ما حق آنست کہ اصل این (شلنگ تختہ زدن) باضافت شلنگ است بقلب اضافت ہم مستعمل (خان خالص ع) چنین گر در برہ مردم شلنگ تختہ خواہی زد بہ ترکی گر کنی آخر کشتی گیر خواہی شد (اردو) الف کشتی گیروں اور پہلوانوں کی جست اور چھلانگ جو تختے کھڑا کر کے اُس پر سے چھلانگ مارتے ہیں۔ مؤنث۔ (ب) استادہ تختوں پر سے چھلانگ مارنا یہ فوجیوں اور پہلوانوں کی ایک ورزش ہے

تختۂ شیار اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی تختہ کہ بر سر آن آہن باشد (کذا فی زفانگویا) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است۔ ہمان قلبہ کہ بر تختۂ آسیا گذشت (اردو) دیکھو تختۂ آسیا۔

تختۂ عاج اصطلاح - بقول بحر و ملحقات برہان
مرادف تخت عاج **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است و بہ ترمیم تعریفش خیال خود را ہمدر انجا
ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو تخت عاج -

تختۂ قماش اصطلاح - بقول بہار آنچہ
از دو تختۂ چوب سازند و دران قماشہا را
نگاہ دارند و بازہ بہ طناب محکم بندند **مؤلف**
عرض کند کہ بعض اقسام قماش ریشمی را بر یک تختہ
پیچند و برای قماش ریشمی دو تختہ از دو جانب
طاقہ قائم کنند بالای آن طناب کشند تا گرم تا
و کرمش نخورد (محسن تاثیر ؎) افتادہ ام
بہ بند نگہداری عیال ؎ چون تختۂ قماش کہ بندند
با طناب ؎ (اردو) وہ تختہ جس پر ریشمی کپڑا
لپیٹا جاتا ہے یا اونی طاقون کی دو جانب رکھ
کستے ہیں تاکہ کیڑے سے محفوظ رہے - مذکر -

تختۂ قناد اصطلاح - بقول بہار و آنند
بالفتح تختہ کہ قناد و حلوائی شیرینی ہا بران چینند
مؤلف عرض کند کہ قناد بہ تشدید نون - حلوائی
را نام است و این مرکب اضافی است (ابو نصیر
نصیرای بدخشانی ؎) گلرخ غنچہ دہان من بگل
شد خندہ زن ؎ از شکر ریزی چمن را تختۂ قناد
کرد ؎ (اردو) وہ تختہ جو حلوائی کی دوکان
کے آگے بچھایا جاتا ہے جس پر مٹھائی چنی جاتی ہے - مذکر

تختۂ قیمہ اصطلاح - بقول بہار و بحر و آنند
تختۂ چوبی کہ گوشت را بران ببرند و قیمہ کنند
(وحید ؎) دلم دائم از وی سراسیمہ است
؎ از و سینہ ام تختۂ قیمہ است ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ مرکب اضافی است و این پارۂ تنۂ درختی
باشد خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ذکر این کردہ
(اردو) کندہ - بقول آصفیہ - فارسی - اسم
مذکر - قیمہ کوٹنے کی لکڑی -

تختہ کردن دکان مصدر اصطلاحی -
بقول بحر و بہار و آنند بمعنی بند کردن دکان مرادف
(تختہ زدن دکان) **مؤلف** عرض کند کہ صراحت

کافی همدرانجاکرده ایم (محمد سعید اشرف ؎)
تا قدرت سنخ نازکرده بلند بر تخته کردست سه وبر
دکان را بمعنی مباد که از سند بالا (تخته کردن
دکان را) پیداست۔ عیبی ندارد (اردو)
دکان بند کرنا۔

(الف) **تخته کلاه** | اصطلاح۔ بقول بهار
و بحر (۱) کلاه چوبینی که زنگلها دران بندند و برسر
مجرمان گذارند و رسوا کنند که آن را کلاه تخته و کلاه زنگله
نیز گویند (ملا شفیع ؎) از که آموختی این عمل
کز اسپ کسان بر تو کنی نعل و مرا تخته کله فرمائی
مؤلف عرض کند که از سند بالا ------

(ب) **تخته کله فرمودن** | بمعنی رسوا کردن
پیداست پس الف بمعنی رسوا باشد و مجازاً (۲)
بمعنی رسوائی هم۔ بهار ذکر این کرده ولیکن تعریف
خوشی نکرد (محمد سعید اشرف ؎) نازند شهان
اگرچه بر تخت و کلاه بر در مذهب ما تخته کلاه است
است اینجا بمعنی مباد که کله مخفف کلاه است

و در سند اول استعمال همین مخفف (اردو)
الف) (۱) رسوا (۲) رسوائی۔ مؤنث (ب)
رسوا کرنا۔ رسوائی کرنا۔

تخته گردن | اصطلاح۔ بقول بحر و اننده
مرکب تخته گردن که عنان برابر نتابد **مؤلف**
عرض کند که بمعنی سخت گردن دارنده که به دو آی
لگام نکند اسم فاعل ترکیبی است استعمال این
اکثر بصفت اسپ می شود و معاصرین عجم بر زبان
دارند (اردو) سخت گردن۔ شریر گھوڑا
منه زور گھوڑا۔

تخته گوی | اصطلاح۔ بقول بحر چوگان که سر
آن مانند چمچه باشد و بدان گوی بازند **مؤلف**
عرض کند که تشبیهه کفگیر به از چمچه می نماید و فک
اضافت (تخته گوی) است که مرکب اضافی است
چوگان را نامند و حالا بر زبان معاصرین
عجم همین چوگان است۔ صاحب ملحقات برهان
این را (تخته گوئی) به دو تحتانی نوشته خیال ما

این است کہ غلطی کتابت راہ یافتہ یا یای وحدت
را داخل اصطلاح دانست۔ تسامح اوست
(اردو) چوگان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
اسم مذکر۔ گیند کا بلا۔ گلی کا ڈنڈا وہ ڈنڈ جو سر
کی طرف سے کج ہو۔

تختہ گوی بازی اصطلاح۔ بقول مؤید
با پنجم و ششم فارسی ترجمہ طبطاب عربی و آن
چوبکی است کہ قزلباشان راست می کنند و رشتہ
و ریسمان پیچیدہ بچگان در زمین زنند تا گردد
و آواز کند لٹو و بھنورہ نامند (کذا فی الصفیہ)
واقول این تقریر را غلط (تختہ آبی) است
زیرا چہ لٹو گردی شود مؤلف عرض کند کہ بیچارہ خود
نمیداند کہ چہ چیز است و ناحق بتائید فضلا ایشان
را براہ غلط می برد این ہمان (تختہ گوی) باشد
کہ گذشت و اضافہ بازی بر ان اضافہ زند و سہیل
این را بیتعلق تختہ شناختہ نکتہ است می باید
کہ تار و پودش دور دور می باشد تختہ ہا
ظاہر می شود تا گوی بخو بہا مانند محقق با نام ولایتان
این را شاید نکردہ باشد از ینجاست کہ در بحر الفضائل
این سکندری خوردہ معاصرین عجم با ما اتفاق
دارند (اردو) دیکھو تختہ گوی۔

تخت بلاکو اصطلاح۔ بقول ناصری حیات
است از دربند باد کوبہ تا بغداد و از ہمدان
تا سرحد روم و در حقیقت بایستی مراغہ را بدین
نام خوانند زیرا کہ تختگاہ ہلاکو خان بودہ و در آنجا
رحلت نمودہ و قبرش در میان دو آب معروف
است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است
(اردو) تخت ہلاکو۔ مذکر۔ اس ملک کا نام ہے
جو دربند باد کوبہ سے بغداد تک اور ہمدان
سے سرحد روم تک واقع ہے۔

تختۂ محاسبان اصطلاح۔ بقول لمعات
برہان و بحر (۱) کنایہ از زمین است۔ بہار
گوید کہ (۲) مرادف ہمان تخت ماسیان و
کنایہ از زمین۔ صاحبان رشیدی و سراج ہم

گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ ما این را مرادفش دانیم و معنی اوّل را خلاف قیاس پنداریم و از ینکہ محققین زباندان اعنی سروری و ناصری و جامع از معنی دوم ساکت اند بدون سند استعمال معنی اوّل را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) زمین۔ مؤنث (۲) دیکھو تختۂ حاسبان اور تختۂ محاسبان۔

تختۂ محاسبان شود مقولہ۔ بقول ملحقات برہان و بحر خاک بر سر افتد و گرد آلود شود مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بددعا دہند ہمین مقولہ را استعمال می نمایند کہ موافق قیاس است (اردو) تم پر خاک پڑے۔

(الف) **تختۂ مشق** اصطلاح۔ بقول بہار و مؤید بہ اضافت و بی اضافت (۱) تختہ کہ اطفال دبستان بران مشق کنند و (۲) ہر چیزی کہ بسیار بہ استعمال آید (صائب ع) لوح دلی کہ آئینۂ راز عالم است ٭ حیف است حیف تختۂ مشق ہوس کنی ٭ (محسن تاثیر ع) بی ستوہ آئینہ صورت احوال من است ٭ تختۂ مشق جنون نامۂ اعمال من است ٭ مؤلف عرض کند کہ از سند اوّل ....

(ب) **تختۂ مشق کردن** بمعنی تختۂ مشق قرار دادن پیداست (اردو) الف تختۂ مشق بقول آصفیہ (۱) وہ تختی جس پر لڑکے مشق کرتے ہیں لکھنے کی پٹی۔ لوح (۲) وہ چیز جو بہت استعمال میں آئے (باضافت و بے اضافت) (ب) تختۂ مشق بنانا۔

تختۂ میل اصطلاح۔ بقول خان آرزو در سراج (ذیل تختۂ محاسبان) ہمان تختۂ حاسبان مؤلف عرض کند کہ ازین کہ کتابت بر خاک این تختہ از میل آہنی می شود این را بدین اسم موسوم کردند (اردو) دیکھو تختۂ محاسبان۔

تختۂ مینا اصطلاح۔ بقول برہان و بحر عجم و ناصری و جہانگیری در ملحقات) کنایہ از آسمان است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس باشد (اردو) دیکھو آسمان۔

(الف) تخته نرد اصطلاح۔ بقول بحر تخته که بر آن بازی نرد بازند و هم او به

(ب) تخته نرد آبنوسی گوید که (۱) فلک البروج است صاحب ملحقات برهان (ب) را آورده صاحب رشیدی گوید که فلک است۔ خان آرزو در سراج (ب) را بحذف تحتانی آخر تخته نرد آبنوس نوشته بذکر معنی اول گوید که (۲) کنایه از شب نیز۔ **مؤلف** عرض کند که (ب) مرکب توصیفی است و بقول خان آرزو مرکب اضافی و معنی دوم هم موافق قیاس **(اردو)** الف وه بساط تخته جس پر نرد کھیلیں۔ مذکر۔ (ب) (۱) آسمان۔ مذکر (۲) رات۔ مؤنث

تخته یخ اصطلاح۔ بقول بهار پارچهٔ یخ که از کمال برودت هوا در حوض یا رودها می بندد و بغایت شفاف می باشد مانند آئینهٔ قدنما (یحیی شیرازی سه) وه چه رخسست اینکه چو در تاب شد؛ سینهٔ ما چون تختهٔ یخ آب شد؛ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است **(اردو)** یخ کا ٹکرا۔ مذکر۔

تخجّم بقول برهان و جهانگیری بفتح اول و ضم جیم بروزن انجم (۱) بمعنی حریص و بقول جامع (۲) صاحب شر۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که به حای مهمله صحیح نه به خای معجمه و لغت عرب است نه فارسی (خاقانی سه) نامم همای دولت و شهباز حضرتست؛ نه کرگس قرخچه و نی زاغ تخجّم است؛ (وله سه) پیش دل شان سپهر و انجم؛ این بوده و رنج و آن تخجّم؛ صاحب رشیدی اشاره می کند به شعر دوم خاقانی که از آن فتح دوم و تشدید جیم عربی هم ظاهر است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید که میتواند که از عالم پر و فر بود که مشدد و مخفف هردو آمده از آنکه مشدد را مخفف کرده اند چنانکه ضابطهٔ فارسیان است که در الفاظ عربیه نیز چنین تصرف

کنند پس قول جہانگیری خطا نبود مؤلف عرض کند کہ تحجم بہ حای مہملہ دوم در عربی زبان بمعنی برآمدگی پستان و ہر چیز نوشتہ پس بی غوری صاحب ناصری است کہ ایراد درین لغت می کند ما باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست و باعتماد دیگر محققین تحقیق پسند این را لغت فارسی زبان دانیم اگر در عربی زبان بہ حای مہملہ عوض خای معجمہ بہمین معنی می بود دران حالت ما این را مفرس می گفتیم بر سبیل تبدیل (اردو) (۱) حریص (۲) صاحب شر۔

تخرہ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید کہ مخفف تسخرہ بمعنی تسخر است و می فرماید کہ عربی الاصل بود کہ فارسیان دران تصرف کردہ باشند دیگر ہمہ محققین ازین لغت ساکت مؤلف گوید کہ اگر سند استعمال این پیش شود ما این را اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت محض بیان محقق بالا برای این کفایت نمی کند (اردو) تمسخر۔ مذکر۔ ٹھٹول۔ ظرافت۔

تخس بقول برہان و سروری و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی بر وزن عسس تافتن دل باشد از غم و الم و بعض می فرمایند کہ بسکون ثانی ہم گفتہ اند و بہ این معنی بجای حرف اول بای ابجد ہم بنظر آمدہ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بموحدہ بمعنی پژمردہ بر نشان اول و بمعنی گداز و رنج بر نشان سوم گذشت و صراحت ماخذش ہم در انجا نگر پس این را مبدلش دانیم چنانکہ تبکوب و بتکوت (اردو) دیکھو بخس کے پہلے اور تیسرے معنے۔

تخش بقول برہان بفتح اول بر وزن رخش بمعنی (۱) بالا و صدر مجلس و (۲) نوعی از تیر ہم و (۳) تیر آتشبازی را نیز گفتہ اند و بقول بعض (۴) نوعی از کمانست کہ تیر بسیار کوچکی دارد۔ صاحب جامع گوید کہ تخشیدن بمعنی در صدر نشستن می آید پس صدر مجلس را تخش گویند و ذکر دیگر

معانی هم کرده صاحب ناصری معنی چهارم را ترک کرده صاحبان رشیدی و سروری بر معنی چهارم
قناعت کرده ونسبت معنی اوّل همین قدر گویند که کسی که بالا نشست می گویند که تخشید خان آرزو
در سراج می طرازد که صحیح آنست که تخشیدن بمعنی بالا نشستن آمده و تیر آتشبازی را به همین نسبت
تیر تخش گویند که در هوا بسیار بلند رود و ظاهرا ناوک را بمجاز تخش گفته باشند که تیر آن در هوا بلند
رود اگرچه انداختن تیر ناوک در هوا بسیم نیست زآبر وارش بهار بند که معنی چهارم گوید که بعضی
گویند تخش بان که در جنگ های هند مردم هند و آن آهنی باشد مجوف که از بارود پر کرده آتش
دران زنند و جانب خصم در هوا اندازند مقصود بهار دریجا از معنی سوم است (طاهر وحید
ع) تو گوئی چو شد تیر تخش بلند ٭ که کرده است این ریشه در خاک بند ٭ وارسته مشفق با
بهار که خود بهار نقاش بر داشته. صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معنی سوم قانع (ظهوری ع)
بعطری که عطار گیسو دهد ٭ به تیری که از تخش ابرو جهد ٭ (خالق ع) ٭ بر سود بلند تیر نده رخش
٭ بد انسان که تیر از کمانهای تخش ٭ مؤلف عرض کند که بقول بعض معاصرین سالخورده عجم اسم
جامد فارسی زبان است که بمعنی تیر لیست قدری خم دار که تیراندازان بیک دست آن را بطرف
می زنند که اوّل بالا می رود و باز بر سر نشانه می افتد پس معنی دوم اصل است و معنی سوم مجاز آن
این تیر آتشبازی همانست که آن را در هندبان گویند و معنی چهارم مجازش که کمان تیر را هم تخش
گفتند که خم آن مثل تیر تخش باشد و معنی اوّل هم مجاز معنی دوم که صدر نشین هم بلندی دارد چنانکه
تیر تخش اوّل بلند می شود و این بمعنی اوّل اسم مصدر تخشیدن است که بجایش می آید مخفی مباد که
بعض معاصرین عجم این را بمعنی چهارم اسم جامد دانند و معنی دوم را مجاز آن که تیر تخش شبیه بکمان

است و معنی سوم ہم مجازش کہ تیر آتشبازی معنی بان ہم خمیدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو)
(۱) صدر نشین۔ میر مجلس۔ پریسیڈنٹ (۲) وہ تیر جس کو فارسیون نے تیر تخش کہا ہے جو کسی قدر خمدار
ہوتا ہے اور بلند ہو کر نشانے کے سر پر بیٹھتا ہے۔ مذکر (۳) بان۔ مؤنث۔ بقول آصفیہ وہ
تیر جو از قسم ہوائی ہے جو اگلے زمانہ کی لڑائیون مین دشمن پر چھوڑا کرتے تھے (۴) کمان۔ مؤنث
دیکھو افعی و قسہ بان ۔

تخشا بقول برہان و جہانگیری و جامع بہ فتح اول
بروزن احشا بمعنی سعی کنندہ و کوشندہ (زرا تشت
بہرام یزدی ست) بگو تخشا بکار تو نہ پیوست ؎
ہمی باشید وی دارید پیوست ؎ صاحب نوادر
ذکر این بذیل مصدر تخشانیدن کردہ گوید کہ این
مجاز است چراکہ در بالا روی سعی را دخل تمام است
مؤلف عرض کند کہ درست گوید ولیکن از
حقیقت چرا خبر نمی دہد کہ این اسم مرکب است
با امر حاضرش تخش و الف فاعلی کہ افادۂ اسم فاعل
کند چنانکہ دانا و بینا و جویا و پویا و این اصلا اسم
جامد نیست بلکہ بقاعدۂ فارسی لفظی است کہ از
مشتقات مصدر پیدا شد (اردو) کوشش
کرنے والا۔ ساعی۔ سعی کرنے والا ۔

(الف) تخشید
(ب) تخشیدن

الف بقول برہان بروزن بخشید بمعنی بالا نشست
یہ تخش بمعنی بالا و صدر مجلس ہم آمدہ وہم او
نسبت ب گوید کہ بروزن بخشیدن بمعنی بالا نشستن
صاحبان ناصری و بحر و مؤید وانند و موارد و
نواد ذکر ب کردہ اند صاحب بحر صراحت
کند کہ کامل التصریف است و مضارع این تخشد
و صاحب موارد می فرماید کہ حاصل بالمصدر این
تخش **مؤلف** عرض کند کہ الف ماضی مطلق
ب و ب مرکب از تخش کہ اسم مصدر است و
یای معروف و علامت مصدر دن ۔ برہان الف را

اسم جامد دانست غلط کرد (اردو) الف بلندی پر بیٹھنا (ب) بلندی پر بیٹھنا۔

تخفیف بقول بہار سبک کردن می فرماید کہ بالفظ دادن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح۔ فارسیان استعمال این بمعنی سبک با مصادر و ترکیب فارسی ہم کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تخفیف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کمی۔

تخفیف تصدیع استعمال۔ بقول بہار مرادف تخفیف زحمت مؤلف عرض کند کہ استعمال این در فارسی زبان بسیار کم است۔ البتہ تخفیف زحمت بر زبان است بمعنی کمی زحمت (اردو) تخفیف تصدیع۔ تخفیف زحمت دونوں دکن مین مستعمل ہین بمعنی حقیقی یعنے تکلیف کی کمی

تخفیف دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی سبک کردن و آسانی پیدا کردن است (طالب آملی ؎) حدیث عشق دراز است و یار نازک طبع ؛ دماغ درد سرش نیست می دہم تخفیف ؎ (اردو) ہلکا کرنا۔ بار گھٹانا۔ آسان کرنا۔

(الف) تخفیف زحمت کردن استعمال
(ب) تخفیف کردن صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش الف پیدا است از ینجاست کہ ما او را جا دادہ ایم کہ بمعنی زحمت کم کردن است و ب ہم بمعنی کم کردن مستعمل۔ (حافظ شیرازی ؎) خاک کویت برنتابد زحمت ما بیش ازین ؛ لطفہا کردی بتا تخفیف زحمت می کنم ؎ (اردو) الف۔ تخفیف زحمت کرنا تکلیف کو کم کرنا۔ ب کم کرنا۔ تخفیف کرنا۔ ہلکا کرنا

تخفیفہ بقول بہار دستار کوچکی کہ ہنگام خواب و خلوت بسر پیچند نسبت بعمامہ سبک باشد (محسن تاثیر ؎) اگر خفت نمی آرد بسر ترک ادب کردن

ذ) چرا بر سر نهد تخفیفه هر کس بی تکلف شد (مخلص
کاشی ۵) کجاست راحت تخفیفه و سبک روحی
که علاقه نیست بدستار اعتبار مرا (خان آرزو در
چراغ ہدایت گوید که لغت عربست. صاحب
تحقیق الاصطلاحات گوید که های نسبت با
لفظ تخفیف مرکب کردند. مؤلف عرض کند
اند که استعمال این به همین معنی در عربی یافته
نشد ما این را مفرس دانیم (اردو) وہ مختصر
رومال جو عمامہ سے چھوٹا ہوتا ہے جسکو خلوت میں سوتے
وقت سر میں لپیٹ لیتے ہیں۔ مذکر۔

تخلّص خان آرزو در چراغ ہدایت گوید که (۱) لفظی که شاعر برای خود مقرر کند و (۲)
بیتی که شاعر تخلص خود دران کند (کمال خجند ع) تخلص های تو لب نامدار است (مؤلف
عرض کند که صاحب اندمی فرماید که عربی است و در اصطلاح شعرا (۳) نام ممدوح آوردن
است (کذا فی الجامع الصنائع) اما در اساس الفضلا که تصنیف قاضی شهاب الدین
باشد مندرج است که حسن تخلص آنست که خروج از غزل و دخول در مدح
به احسن وجه باشد و درین معنی لغوی مرعی می شود زیرا چه رستن از غزل است
مؤلف عرض کند که در عربی زبان مطلق بمعنی رسیدن است و معنی اول یافته نمی شود
معلوم می شود که مفرس است و فارسیان بمعنی اول استعمال کرده اند و
بمعنی دوم مقطع مستعمل است نه تخلص و بمعنی سوم استعمال عرب است نه فارسی
(اردو) تخلص۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر (۱) شاعر کا وہ مختصر اور فرضی نام جو شعر میں
ڈالا جاتا ہے۔ مؤلف عرض کرتا ہے یہ شاعر کا وہ مختصر اور فرضی نام ہے جسکو شاعر اپنے اشعار
میں اپنے آپ کو اس نام سے موسوم کرتا ہے (۲) مقطع۔ بقولہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔

غزل یا قصیدہ کا آخری شعر جس مین شاعر کا تخلّص واقع ہو۔ قدما شعر اوّل مین بھی تخلّص ڈالدیا کرتے تھے کبھی فارسی اور اردو مین مطلع کو بھی مقطع بنا ڈالتے ہین **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ مطلع کی کیا خصوصیت ہے درمیان اشعار کسی ایک شعر مین بھی تخلّص لایا جاسکتا ہے لیکن اُسکو مقطع نہین کہہ سکتے اور نہ اُس مطلع کا نام مقطع جس مین تخلّص ہو (۳) ممدوح کا نام جو اشعار مین لایا جائے عربی مین تخلّص کہا جاتا ہے مگر فارسی اور اردو مین ان معنون مین مستعمل نہین ہے۔

تخلّف بقول بہار واپس استادن از چیزی **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین ولبقول منتخب واپس ماندن۔ فارسیان این را بمعنی رسائی نہ شدن و پست ہمتی و عدم الوفا با مصادر فارسی استعمال کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) رسائی نہ ہونا کا حاصل بالمصدر یعنے عدم رسائی مؤنث۔ پست ہمتی۔ مؤنث۔ عدم الوفا۔ مذکر۔ وعدہ خلافی۔ مؤنث۔

تخلّف افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش معنی رسائی نشدن پیدا است (علی خراسانی ؏) بود این نکتہ پر روشن کہ در باب جناب تو * تخلّف تا ابد افتاد در اقوال انسانی * (اردو) رسائی

تخلّف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بمعنی پست ہمت شدن پیدا است (علی خراسانی ؏) بر چہرہ ہا خاک در دوست گواہ است * کز طاعت می خانہ نکردیم تخلّف * (اردو) پست ہمت ہونا۔ انکار کرنا۔

تخلّف ورزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش پیدا است

| ...ہ بمعنی وفا نکردن است (خان آرزو ے) | آرزوی ما کہ باو اینم نیست ؎ (اردو) |
| ...می کند وعدہ باغیار و تخلف ورزد ؎ چہ کند | وفا نکرنا ۔ |

تخلہ بقول برہان و جامع و رشیدی و جہانگیری بفتح اوّل و لام و سکون ثانی بمعنی (۱) نعلین و (۲) عصا و (۳) ریزہ و خردۂ ہر چیز ۔ صاحبان سروری و ناصری و مؤید بر معنی اوّل و دوم قانع (شمس فخری لہ) ایا شاہی کہ ہر سائل کہ آید ؎ بدرگاہ تو بی دستار و تخلہ ؎ (منجیک ے) اندر فضائل تو قلم گوئی ؎ چون تخلۂ کلیم ہمی بر شد ؎ خان آرزو در سراج متفق با برہان و مولف عرض کند کہ صاحب... اند صراحت کند کہ لغت فارسی است ۔ اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) (۱) نعلین ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ مذکر ۔ دو نون جوتیان ۔ جوتون کا جوڑا (۲) عصا بقولہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ لاٹھی ۔ سونٹا ۔ چوب دستی ۔ دیکھو ازرر (۳) ہر چیز کا خردہ ۔ ریزہ ۔ مذکر ۔

تخم بقول برہان بضم اوّل و فتح ثانی و سکون میم (۱) پارچہ باشد کہ نشار چینیان بر سر چوب بندند و بدان از ہوا نشار بر بایند و بسکون ثانی (۲) دانہ و اصل ہر چیز و (۳) مرغی را نیز گویند بعربی بیضہ خوانند و (۴) مطلق بیضہ را نیز گفتہ اند اعم از ماکیان و غیر ماکیان و (۵) بمعنی منی و آب پشت ہم ہست کہ مادۂ وجود حیوانات است و (۶) بمعنی اصل و نسب و نژاد نیز آمدہ صاحبان جہانگیری و سروری بر معنی اوّل قناعت کردہ اند ۔ صاحب جامع بذکر ہمۂ معانی نسبت معنی چہارم تخصیص بیضۂ مرغ کند و معنی دوم بخصوصیت بیان نکرد ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل و دوم معنی چہارم را مخصوص با مرغ کردہ و ذکر معنی ششم ہم فرمودہ صاحب مؤید

اشارهٔ معنی دوم کرده گوید که آن اصل هر چیز است ونیز (۷) اولا صاحب فدائی می فرماید که دانه
هر چیز که بکارند وسبز شود وخوشه ها یا میوه ها بر آرد وآنچه بتازی بیضه خوانند وآن را خاگ هم نامند
وتخم کبوتر وکنجشک ومانند آن و (۸) خایهٔ مردم نیز (شمس فخری ــــله) بکه آنگاه شاه زرنجشتم پاچرخ
ساز دز مرطا بر تخم مرخان آرزو در سراج گوید که بمعنی اصل ونژاد است ومطلق بیضه واغلب
که این هر دو در اصل مجاز بود که شهرت گرفته چه تخم در اصل دانه را گویند وبذکر معنی اوّل می فرماید
که این تصحیف تخم است صاحب محیط بر تخم می فرماید که اسم فارسی بزر است وبعض طیوره را نیز شامل
وهر یک بمقام خود مسطور چنانچه در بزر نیز ایما رفته مؤلف عرض کند که حقیقت بیضه بجایش مذکور
بهار گوید که اصل ونژاد وتخم غله ودرخت چون تخم کدو وتخم ریحان وتخم گل وتخم سنبل و
امثال آن وبمعنی بیضهٔ مرغ ونطفه مجاز است وبالفظ افگندن وبالیدن وبر خاک افشاندن
وپریشان کردن ودر خاک کردن ودمیدن وسبز شدن وفرو کردن وکاشتن وکردن ونهادن
مستعمل ما می گوئیم بمعنی اوّل تخم به بای فارسی اصل است چنانکه اشارهٔ این هم در اینجا کرده ایم
وصراحت ماخذ بر تخم گذشت واین را مبدل تخم دانیم وهمین مثال اوّل این تبدیل است و
بمعنی دوم اصل دیگر همه معانی مجاز اسم جامد فارسی زبان ومعنی سوم مجازش که آن را تخمه هم نامند
که این مرض پیدا می شود از اینکه تخم در غذای غیر پخته هضم نمی شود وتخمه عائد می گردد ما این را بدین معنی
مخفف تخمه دانیم وتخمه بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی مطلق ناگواری طعام است صاحبان
اسند وغیاث تخمه را بمعنی بدهضمی طعام از استلا لغت عرب گویند ومعنی چهارم وپنجم وششم وهفتم
وهشتم همه مجاز معنی دوم موافق قیاس است واستعمال این با مصادر در ملحقات می آید (اردو)

(۱) دیکھو تخم (۲) دیکھو بزر (۳) تخمہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی قے جو بد ہضمی یا فسادِ غذا سے ہو جاتی ہے اس مین اور ہیضہ مین یہہ فرق ہے کہ ہیضہ اخلاطِ غذا مین فساد ہو کر ہوتا ہے اور تخمہ غذا کے فساد سے (۴) تخم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بیضہ۔ انڈا (۵) منی بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث۔ آب پشت۔ آدمی کا بیج۔ نطفہ۔ وہ سفید مادہ جو آدمی کے عضو تناسل سے بروقت جماع خارج ہوتا ہے اور اُس سے حمل قرار پاتا ہے (۶) تخم۔ بقولہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نسل (۷) تخم۔ بقولہ مذکر۔ اولاد (۸) تخم۔ مذکر۔ بقولہ۔ خایہ۔

تخمار بقول برہان و جامع بضم اول بر وزن بلغار تیریست کہ پیکان ندارد و بجاے پیکان گرہی دارد صاحب رشیدی گوید کہ این را تکار و تکہ ہم گویند صاحب ناصری گوید کہ بجای پیکان گرہی دارد بشکل تخم کبوتر و ازان او را تخمار گویند و تکار ہم منسوب بہ تکہ و گوید کہ در بہار عجم آوردہ و در فرہنگہا نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو ماخذ بیان کردہ صاحب ناصری موافق قیاس و این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) تخمار یا تکار تیر کی ایک قسم کا نام ہے جس مین پیکان کے عوض ایک گرہ ہوتی ہے۔ مذکر۔

تخم افشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بوئیدن و کاشتن تخم باشد در خاک (صائب ؎) ہر کسی تخمی بخاک افشاند و ما دیوانگان ٭ دانۂ زنجیر در دامان صحرا کاشتیم ٭ (ظہوری ؎) شراب از خوی بر ویش تخم افشاند ٭ توان خورشید از رویش درو کرد ٭ (اردو) بیج بونا۔ دکن مین بیج چھڑکنا بھی کہتے ہین۔

تخم افگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف تخم افشاندن است

مؤلف عرض کند که صراحت معنی ہمدر اینجا کرده ایم (ثنائی مشهدی ؎) بسکه با من نگار زنگی کردمن از درد خویش ٭ تخم خواب اندر دماغ پاسبان افگنده ام ٭ ([illegible] ۹۰) دیکھو تخم افشاندن ۔

تخماق بقول بهار عجم بهر دو قاف افزار چوبی که بر سر میخ زنند تا میخ در زمین خوب فرو رفته واستوار باشد (میر یحیی کاشی ؎) اوّل با عشق زنرمی دم زند ٭ پس صد تخم زقفای ہم زند ٭ تا بند نگردد بزمین اوّل میخ ٭ تخماق به فرقش بتوان محکم زد ٭ **مؤلف** عرض کند که تو قماق بهمین معنی لغت ترکی است (کذا فی لغات ترکی) فارسیان بحذف واو وتبدیل قاف بخای معجمه (چنانکه برق وبرنج) این را مفرس کرده بالضم خوانده اند (اردو) دیکھو [illegible] موگری کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے موگری پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زمین کوٹنے کا چوبین آلہ۔ میخکوب بھی اردو میں مستعمل ہے۔

تخم انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که مرادف تخم افشاندن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (نوعی خبوشانی ؎) قطرهٔ به خاک دل از آب تاک انداختم ٭ تخم پاکی یافتم ہر جای پاک انداختم ٭ (اردو) دیکھو تخم افشاندن۔

تخم اہر اصطلاح۔ بقول محیط اسم لسان العصافیر است **مؤلف** عرض کند که برلسان العصافیر هرچه نوشته ایم [illegible] تخشنگ [illegible] روان کرده ایم (اردو) دیکھو تخشنگ روان ۔

(الف) تخم باختن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی [illegible] روز نوروز وعید به بیضه های رنگین بازی کردن [illegible] این از طغرای مشهدی شعری آورده که از آن **(ب) تخم بازی** پیداست ([illegible]) که در عید ہنگامه سازی کند ٭ ز روی طرب تخم بازی

کند ۔ مؤلف عرض کند کہ وارستہ ذکر تخم بازی
بہمین معنی کردہ و صاحبان بحر و بہار ہم این را
آوردہ اند ما می گوئیم کہ اگر از ب خواہیم کہ مصدر قائم
کنیم الف درست نباشد بلکہ ۔۔۔۔۔

(ج) **تخم بازیدن** مصدر آنست و از سند
بالا مصدر مرکب ۔۔۔۔۔

(د) **تخم بازی کردن** پیداست کہ صاحب
بحر ذکرش بہمین معنی کردہ و ب حاصل بالمصدر
ج است و بس (اردو) الف و ج و د
لڑکون کا نوروز کے دن انڈون سے کھیلنا
(ب) اسی کھیل کو فارسیون نے تخم بازی کہا ہے

تخم بالیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آنند گوید کہ بمعنی سبز شدن تخم است مؤلف
عرض کند کہ معنی لفظی این کلان شدن تخم از بالیدن
است و کنایہ باشد از پیدا شدن درخت از و
(صائب ؎) در گذر زین عالم پر شور و شر
صائب کہ تخم را در زمین شور بالیدن نمیداند

۔۔ (اردو) بیج اگنا زمین سے پیڑ ابھرنا

تخم بخاک فرو کردن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی (تخم بہ خاک فرو کردن) را نوشتہ
گوید کہ بمعنی کاشتن تخم است مؤلف عرض کند
کہ از سندش مصدر تی کہ پیدا می شود و موافق فہم ما
آن را قائم کردہ ایم [illegible] با ہیچ تعلق نیست
(کلیم ہمدانی ؎) دہقان بہر زمین کہ انشاند
نہال تاک باید ہم بجای تخم کدوئی فرو کنم [illegible]
(اردو) تخم بونا۔

تخم برچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
آصفی برداشتن آن مؤلف عرض کند کہ مقصود
از [illegible] برداشتن تخم است (عرفی ؎) [illegible]
از برچیدن [illegible] ہمین عطا فرستادی بود (اردو)
تخم حاصل کرنا

(الف) **تخم بہ خاک افشاندن** استعمال۔
(ب) **تخم بر خاک ریختن** صاحب آصفی
ذکر ہر دو بمعنی کاشتن تخم کردہ سند الف بر تخم

نا گذشت (دانش مشهدی سته) شبهای رنگ
رش افلاک ریخت ٭ دانه های اشک بلبل
، برخاک ریخت ٭ مؤلف عرض کند که
، قیاس است (اردو) بیج بونا۔

برخیزیدن استعمال۔ مرادف تخم برخاستن
پیدا شدن درخت از زمین (ظهوری سه)
سینه آلوده داغش می شود عرض ٭ که تخم
دلی از زمین پاک برخیزد ٭ مؤلف عرض
موافق قیاس است (اردو) بیج اُگنا
ین مولکا نکلنا کہتے ہین۔

بنگ استعمال۔ بقول برہان آنست
رلی بذر البنج نام است و آن را خداع الرجال
بیند و آن سه نوع می باشد سفید و سیاه و
خ و بهترین آن سفید۔ بعد از ان سرخ و
ه و آن زہر است و سرد و خشک در سیم۔
لف گوید که صاحب محیط ذکر این نکرد و
ر البنج بنامی متوز حوالہ بنج می دہد و بذر البنج
می فرماید که بر شاخهای آن ثمر در غلاف شبیه به
گل انار در شکل و آن مملو از تخم شبیه به تخم کشوت
و غیر مدور و آن سه نوع است سیاه و سرخ و
سپید و قوت تخم آن تا یکسال باقی می ماند و آن
مختلف الطبع است چنانچه سیاه آن سرد و خشک
در آخر سوم و سرخ آن در اول سوم و سفید آن
کمتر و جمیع اقسام آن مخدر منوّم مجفف مسکن اوجاع
ضرباتی و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
بنگ کے بیج مذکر۔

تخم پاشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
گوید که بمعنی تخم افشاندن باشد مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اوحدی کرمانی سه)
در بوم بر زمانه جنت ٭ تخم گل آفتاب پاشید
٭ (اردو) دیکھو تخم افشاندن۔

تخم ترشه اصطلاح۔ صاحب محیط گوید که
بفارسی تخم حماض را نام است و بر حماض گوید
که بفارسی ترشه مؤلف عرض کند که صراحت

ترشہ بجالیش می آید (اردو) دیکھو ترشہ۔ یہیہ اُس کے بیج ہیں۔ مذکر۔

تخم تونر اصطلاح۔ بقول محیط دوائی است بشکل کبابہ خنداں در مزاج گرم وخشک۔ نافع ریاح و درد شکم واہل ہند عرق این می کشند و بہ استعمال می آرند و در مطبوخات نیز و اگر بقدر چار دام گرفتہ در یک آثار آب بجوشانند کہ سوم حصہ باشد وصاف کردہ مضمضہ نمایند نافع درد دندان است **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ خود محیط مترجم این نکرد کہ چہ چیز است و نام این نگیرانستہ ہم نہ نوشت۔ جز این چارہ نیست کہ برین قناعت کنیم (اردو) تونر کے بیج۔ افسوس ہے کہ تونر کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا۔ تخم تونر مذکر۔

تخم جاروب اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و سراج دوائی است کہ آن را برغی اطریلال خوانند صاحب جامع بر نام دوائی قانع **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط ہر چند نسبت اطریلال نوشتہ ما ذکرش در مقصورہ کردہ ایم و برخی ازان بر اطریلال در ممدودہ حیف است کہ وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ چرا فارسیان این را تخم جاروب گفتند (اردو) دیکھو اطریلال۔

تخم جہود اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و جامع و سراج کنایہ از پراگندہ و پریشان۔ بہار گوید کہ وجہ این بر فقیر ظاہر نیست **مؤلف** عرض کند کہ صاحب انند صراحت کافی بر جہود کردہ گوید کہ جہود نام درختی است بلند و بالا۔ کہ بہندی تاڑ نامند و چون میوۂ او پختہ گردد از میان بہ قدر چانک خستہ او بغایت متفرق و پراگندہ شود بحدیکہ اگر بخواہند کہ آن را در یک جا بیابند نیابند۔ پس ازینجاست کہ فارسیان تخم جہود پراگندہ و پریشان را گفتند (اردو) پراگندہ و پریشان۔

تخم حیزی برافتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و وارستہ یعنی نابود و معدوم شدن

آن بحیثیتی که نام و نشان از و نماند (طغرا ے)
تا کف کشودیم بر شاخ عشرت ۴ شد قحطی گل
تخمش برافتاد ۴ **مؤلف** عرض کند که کنایۂ
ایست موافق قیاس و ما این اصطلاح را
مخصوص به نباتات دانیم و سند بالا ہم تقاضای
آن می کند اگر سندی دیگر به تعمیم معنی بدست
آید البتہ اعتبار را شاید محققین اہل زبان و
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) نابود
اور معدوم ہو جانا۔ مٹ جانا۔

تخم حرام اصطلاح۔ بقول بحر و بہار۔
حرام زاده و ولد الزنا (محسن تاثیر ے)
با دختر رز منشین کافتی تو زبام آخر ۴ گیرد
دل و دین از تو این تخم حرام آخر ۴ جان آزنہ
در چراغ ہدایت ذکر این کرده **مؤلف** عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی بمعنی نسل حرام دارند
(اردو) حرام زاده۔ ولد الزنا۔ دیکھو
بچہ کو۔ اسم مذکر۔

تخم خلال اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و رشیدی و سراج و محیط ہمان تخم جاروب
که گذشت **مؤلف** عرض کند که وجہ تسمیۂ
این ہم بوضوح نہ پیوست واللہ اعلم و اشارۂ
این بر آطریلال بقول محیط گذشت (اردو)
دیکھو تخم جاروب اور آطریلال۔

تخم خلیل اصطلاح۔ بقول برہان بکسر
خا و تحتانی مجہول تخمیست بمقدار تخم کرفس
خوشکل و اندام زیره دارد و کبود رنگ می باشد
و در غایت تلخی بود و نبات آن را بالعربی رجل
الغراب و حرز الشیاطین نامند **مؤلف** عرض
کند که اشارۂ این بقول محیط بر اطریلال کرده ایم
(اردو) دیکھو اطریلال۔

تخمدان اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و بحر زمینی را گویند که دران شاخہای درختان
فرو برده باشند یا چیزی کاشته باشند که بعد از
سبز شدن بجای دیگر نقل کنند و ارستہ صراحت

کند که این زبان اہل شیراز ست (میر نجات ؎)
چشمم بیاد قد توای سرو خوشخرام ٭ از گریه تخمدان
نہال صنوبر است ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت
و سراج ہم ذکر این کردہ (تاثیر ؎) ز جمع مال
ممسک چون زمین تخمدان باشد ٭ که کیمیا مال او
آخر نصیب دیگران باشد ٭ مؤلف عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه باشد (اردو)
وہ زمین جس مین درختون کی شاخین دابین یا
تخم بوئین جن کی جڑین پیدا ہونے یا پیڑ نکلنے پر
دوسری زمین مین منتقل کرتے ہین ۔ مؤنث ۔

تخم در خاک کردن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔
مؤلف عرض کند که بمعنی تخم کاشتن است
(صائب ؎) این تخم توبه را که تو در خاک کردہ ٭
موقوف آبیاری اشک ندامت است ٭
(اردو) بیج بونا ۔

تخم در زمین کردن استعمال ۔ بقول
صاحب آصفی کاشتن تخم است مؤلف عرض
کند که اگرچه سند استعمال پیش نکرد ولیکن عیبی ندارد
که موافق قیاس است (اردو) تخم زمین مین بونا

تخم درودن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که سند او بگارش نمی خورد و برای تخم
کشتن است که می آید (کمال اصفهانی ؎)
چه تخم های برومند را بباغ وجود ٭ زمانه کشته
و بس نارسیدہ بدرود ٭ مخفی مباد که محقق ہند
نژاد بر معنی شعر غور نکرد (اردو) ناقابل ترجمه

تخم دمیدن استعمال ۔ بقول صاحب
آصفی بمعنی سبز شدن تخم مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی است (کلیم ہمدانی ؎) چنین
که تخم به تعجیل می دمد از خاک ٭ قریب دانه درین
دامگه نخورد شکار ٭ (اردو) پودہ پیدا
ہونا ۔ دکن مین مولکا نکلنا ۔

تخم رستن استعمال ۔ بقول آصفی بالضم

مرادف تخم دمیدن است **مؤلف** عرض کند بمعنی حقیقی است (انوری ۵) تخمی که نروید ازچه کارم ز چیزی که نیابم ازچه کارم ز نمو **مؤلف** عرض کند که این سند تخم روئیدن است که مرادف این بجای خودش می آید (اردو) دیکھو تخم روئیدن۔

تخم رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وهمان سند کمال اصفهانی را برای این آورده که نقلش بر تخم درودن گذشت **مؤلف** عرض کند که قوّت امتیاز لفظ ومعنی واخذه صادر ندارد لغو است ولغو (اردو) ناقابل ترجمه۔

تخم روئیدن استعمال۔ مرادف تخم رستن است که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که سند انوری که در انجا نقل شد سند این است بمعنی دمیدن تخم باشد (اردو) دیکھو تخم دمیدن۔

تخم رهل اصطلاح۔ بقول محیط ابهل است **مؤلف** عرض کند که با حقیقت ابهل را انجا بشرح عرض کرده ایم و وجه تسمیهٔ این بوضوح نپیوست ومعاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو ابہل۔

تخم ریحان استعمال۔ بقول صاحب اننند ومؤید بعربی بزرالریحان دوائی است محلل تیبیح او رام۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر بزرالریحان گوید که تعریف این در ریحان می آید و بر ریحان گوید که تخم آن گرم وخشک در اوّل وخوردن سفوف آن با شکر صبح وشام نافع دوار و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) ریحان کے بیج۔ مذکر۔

تخم ریختن استعمال۔ صاحب آصفی سند این را به (تخم برخاک ریختن) نقل کرده که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که هردو یکی است بمعنی حقیقی (اردو) دیکھو تخم برخاک ریختن۔

تخم ریز اصطلاح۔ بقول سروری (۱) خاگینہ وآن را خایہ نیز گویند صاحب رشیدی ذکر این کردہ صاحب بحر گوید کہ خاگینہ و (۲) قیمہ کہ در وقت بریان کردن تخم مرغ بران ریزند (۳) زراعت کنندہ و (۴) محل زراعت۔ بہار بر معنی اوّل قانع۔ صاحب مؤید بحوالۂ علمی ہم بر معنی دوم ہی فرماید کہ چندان کفچہ زنند کہ یکذات می شود و سنبوسہ ازان سازند و با نان نیز خورند کہ برای قوّت نافع بلکہ انفع خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل تخم درینجا بمعنی بیضہ و در معنی دوم طرز و تعریف محققین آن را معنی جداگانہ ظاہر کرد و حقیقۃً ہمان معنی اوّل است و مراد از قیمہ۔ قیمۂ تخم مرغ است و بہ این معنی اسم مفعول ترکیبی است و بہ معنی سوم اسم فاعل ترکیبی و تخم درینجا بمعنی برزو بمعنی چہارم اسم مفعول ترکیبی و درینجا ہم تخم بمعنی برزر باشد (اردو) (۱) خاگینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ آپ فرماتے ہین کہ خاگینہ دراصل خایہ گینہ تھا۔ تلے ہوے انڈے اور رکتری ہوئی پیاز ملاکر قیمہ کی طرح پکایا ہوا سالن (۲) ناقابل ترجمہ (۳) کاشتکار۔ مذکر (۴) زراعتی زمین۔ مؤنث۔

تخم زرداب اصطلاح۔ بقول محیط بفارسی تومون است و بر تومون گوید کہ بعضے آن را تومرون و شرمون نوشتہ اند و بفارسی تخم زرداب و بہ ترکی صفرا اودی نامند تخم نباتی است شبیہ بخاکشی۔ نبت آن جاہای سایہ گیاہ و آن شبیہ بہ سداب۔ تخم آن تلخ و تند و ریزہ و گویند تربد زرد بیخ و در افعال مشابہ خربق گرم و خشک در سوم و تخم آن قوی الحرارت و تقی و مسہل اخلاط مراری و غلیظ و مخرج اقسام کرم معدہ و جنین میت و مدر بول و حیض و محلل اورام باردہ **مؤلف** عرض

کند کہ تخم تربد است وبس (اردو) تربد کے بیج۔ مذکر۔

تخم سرشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی مخلوط کردن تخم در خاک وآب وامثال آن (فقیر ؎) در خاک خون خویش سرشتند تخم داغ ٭ تا لالہ در خاک شہیدان بر آمدہ ٭ مخفی مباد کہ از بین

تخم سرشتن در خاک کنایہ از کاشتن تخم پیدا می شود (اردو) بیج بونا۔

تخم شربتی اصطلاح۔ بقول محیط تخم بادروج باشد مؤلف عرض کند کہ بادروج بجائش گذشت واین تخم ہمان است وازینکہ غالباً استعمال تخم این مثل تخم ریحان در شربت کنند یعنی در شربت پاشیدہ می نوشند بنائے علیہ اسم موسوم کردند وحق آنست کہ بادروج تخمی است از ریحان است (اردو) بادروج کے بیج۔ مذکر۔ دیکھو بادروج اور اوقیمن۔

تخم شہوہ اصطلاح۔ بقول محیط اسم خاکشی است مؤلف عرض کند کہ خاکشی بجائش مذکور شود وظاہر اگر وجہ تسمیۂ این جزین نباشد کہ خاکشی مشہی است (اردو) خاکشی کے بیج۔ مذکر دیکھو خاکشی۔

(۱) تخم فشان مصدر اصطلاحی۔ ب

(۲) تخم فشاندن مخفف ہمان تخم افشاندن کہ گذشت والف اسم فاعل ترکیبی کنایہ از کاشتکار کہ تخم می افشاند (ظہوری ؎) در صفت تیغ تخم فشان گشت ظہوری ٭ از گشت زبان [illegible] (ولہ ؎) بی ذکر تو از [illegible] اگر تخم فشاندم ٭ زنار شد از خرقۂ پشمینہ [illegible] مؤلف عرض کند کہ ہمچنین است۔

(۳) تخم فشان گشتن مرادف (۲) کہ از سند اول ظاہر است (اردو) (۱) کاشتکار مذکر (۲ و ۳) تخم بونا۔ بیج ڈالنا۔ دیکھو افگندن

تخم ۔ دکن مین بیج چھڑکنا بھی مستعمل ہے ۔

تخم قنب استعمال ۔ بقول محیط اسم این ورد فارسی شہدانج ۔ صاحب برہان بر شہدانہ گوید که تخم بنگ را نام است و معرب آن شہدانج

مؤلف عرض کند که تخم بنگ بجایش گذشت

و قنب بنگ را نام است و مرکب اضافی

است (اردو) دیکھو تخم بنگ ۔ مذکر ۔

تخم کاج اصطلاح ۔ بقول محیط بفارسی چلغوزہ را گویند مؤلف عرض کند که کاج بقول [illegible]

اسم صنوبر است پس معنی لفظی این مرکب اضافی

تخم صنوبر باشد و از ینکه چلغوزہ که می آید در

عربی زبان حب الصنوبر کبیر نام است این

ہم موافق قیاس و تعریفش کامل به چلغوزہ مذکور

شود (اردو) چلغوزہ ۔ بقول آصفیہ فارسی

مذکر ۔ ایک قسم کا میوہ جو مقوی دماغ ہے

درخت صنوبر کا پھل ۔

(۱) **تخم کاجرہ** اصطلاح ۔ بقول محیط بفارسی

(۲) **تخم کاجرہ** صاحب القرطم را نامند مؤلف

عرض کند که ہم او بر قرطم گوید که بگیلانی تخم کاجیرہ

و تخم کاجیرہ نامند و قرطم را در فارسی خسک دانہ

نام است و تخم کافشہ ہم و تعریف خسک دانہ

بجایش می آید درین جا اگر ہوش است ۔

ہمین قدر بس است ۔ مخفی مباد که (۱)

مخفف (۲) باشد (اردو) خسک دانہ ۔

(الف) **تخم کاریدن** استعمال ۔ صاحب

(ب) **تخم کاشتن** آصفی ذکر ب کردہ

از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی [illegible]

است معنی بوئیدن تخم باشد (ظہوری [illegible])

شور دران دشت تخم می کارم ٭ که آب به [illegible]

بجوی گیاہ می سوزد ٭ (طالب آملی [illegible]) تخم مہر

که با امید وفا کاشتہ ایم ٭ بسر دوست که ناکاشتہ

انگاشتہ ایم ٭ و ما الف را ازین قائم کردہ ایم

که مرادف ب است و محققین فارسی زبان [illegible]

مشتقات یکی را بر دیگری شریک کردہ اند ۔

وصدر کاریدن را ترک فرموده وما هردو را
بجایش ذکر کنیم وسند اوّل متعلق به الف است
که محققین زباندان آن را هم متعلق به ب دانسته اند
(اردو) تخم بونا۔

تخم کافشه استعمال۔ همان تخم کاجیره که گذشت
مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این بقول محیط
همدرانجا کرده ایم۔ مرکّب اضافی است و
صراحت کامل بر خشک دانه می آید (اردو)
دیکھو خشک دانه۔

تخم کبکو اصطلاح۔ بقول محیط حب النّیل
است وهم او بر حب النّیل گوید که بفارسی این
را تخم کبکو وتخم نیلو فریبج نامند ودر انگریزی
یومیا سرولیا وبهندی کاله دانه وکسواو مرچائی
وزیرکی وکواڈوری بالجمله دانه ایست سیاه رنگ
کوچکتر از نخود غیر مدوّر ومغز آن سپید گرم و
خشک در سوم۔ طلای آن جالی ونافع برص
وبهق ابیض ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض
کند که ما تعریف این بر انجگک هم کرده ایم واین
ظاهرا مرکّب اضافی معلوم می شود ولیکن حقیقت
کبکو هیچ معلوم نشد ووجه تسمیهٔ این بوضوح نپیوست
واشارهٔ این بر انجگک هم گذشت (اردو)
کالا دانه۔ تذکّر۔ دیکھو انجگک۔

تخم کتان استعمال۔ بقول ناصری وانند باتیمیست
که در دواها بکار برند واسپرزه گویند وعرب آن
را معرّب کرده بذر قطونا خوانند مؤلف عرض
کند که حقیقت این بر اسپرزه گذشت (اردو)
دیکھو اسپرزه۔

تخم کردن اصطلاح۔ بقول بهار که صراحتش
بذیل خایه گذاشتن کند مرادفش که (۱) کنایه
از بیضه دادن مرغ است وبقول آصفی (۲)
کردن کاری که ننگ وعار بار آرد چنانکه گویند
فلانه کس خایه نهاد وتخم کرد وهم او گوید که (۳)
بمعنی کاشتن تخم است (خسرو ۳ه) گل که بر وید
از زمین سرخ وزرد پتنگه زر دان که غش تخم کرد

؎ (ظهوری ۵۵) تخمی که گریه کرد به دامان های های ؎
در فصل خنده قهقهه روید زکشت ما ؎ (وله
۵۵) نغمه گر تخم کنم نوحه به انبار برم ؎ خاطر
اهل تمنا همه حسرت خیز است ؎ مؤلف عرض می
کند که برای معنی اول و دوم مشتاق سند استعمالی
می باشیم که محققین اهل زبان ذکر این نکرده اند
ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱)
مرغ کا انڈا دینا (۲) ایسا کام کرنا جس سے
ندامت حاصل ہو (۳) تخم بونا۔

تخم کرفس رومی استعمال۔ بقول محیط
اسم تکافیطوس وهم اوبر تکافیطوس گوید که
تخم کرفس رومی و لشیر از می ماش دارد و به
لاطینی آبیکه و بفرنگی جودره و بهندی لگرونده
نامند۔ بقول شیخ گرم در دوم وخشک در
سوم۔ مفتح سدد و منقی و جلای آن بهر اعضای
باطنی بیشتر از اسخان آنست و دران قوت
مسهله و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف
عرض کند که آنچه صاحب محیط بر کرفس نوشته حقیقتش
ترجمهٔ آن در ہندی اجمود است که ما صر اسم اش
بر او د اسالیون و اجمود کرده ایم واین چیزی
دیگر است که در اصطلاح نامش تخم کرفس رومی
است و در حقیقت تخم نیست بلکه نباتیست و
ثمرش غنچه کنایه نباشد نظر به شباهت که این ثمر بشکل
تخمی می نماید (اردو) لگرونده۔ بقول آصفیه
ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک درخت اور اُس کے
پھل کا نام جو مزے مین ترش اور رنگ مین
سرخ ہوتا ہے لوگ اس کا اچار ڈالا کرتے ہین

تخم کشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده گوید که بمعنی کاشتن تخم است مؤلف
عرض کند که کشتن مخفف کاشتن است و هر دو
یکی واین بمعنی حقیقی است (قربی دماوندی
۵۵) تخمی که بمزرعهٔ محبت کشتیم ؎ نخلی شد و
حاصل بر مهجوری داد ؎ (اردو) بیج بونا۔

تخم کلملی اصطلاح۔ بقول محیط دانهٔ ہندی

است بقدر خاکشی سفید واملس که سردتر است ونزد بعضی گرم وخشک۔ استعمال آن از خارج جائز۔ چون در آب یا شیر گاو سائیده کلف و نمش وبرش دور سازند۔ براق وروشن نماید وگویند تخم کرلی همین است وآن در حاشیش خواهد آمد وهم او بر حاشیش گوید که همین را بفارسی حسن یوسف وبهندی تخم کرلی وکلملی گویند وبقول صاحب قانون دوای ارمنی است ونیز فارسیس گویند وآن دانه هائی است بسیار کوچک وسفید از خشخاش کوچکتر وسخت۔ گرم وخشک در چهارم وبسیار تند وشخصی که درد شدید داشته باشد اگر آن را نیم درم به آب گرم بخورد قی شدید آورد وچیزی شبیه بخون قی می نماید وازان نجات یابد ومنافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند که کرلی ترجمهٔ هندی حاشیش است فارسیان تخم حشیش را بترکیب اضافی تعزلیاً به تبدیل رای مهمله بلام استعمال کرده اند دیگر هیچ (اردو) حاشیش۔ ایک دوا کا نام ہے جس کو ہندی میں تخم کرلی کہتے ہیں۔ مذکر

تخم کنب اصطلاح۔ بقول محیط بفارسی شہدانج است وہم او بر شہدانج گوید که شاہدانج وشاہدانک وشہدانق نیز گویند۔ و بعربی معرب شہدانہ فارسی است ومعنی آن سلطان الحبوب۔ وبسریانی ذرع آدم ونیز بفارسی تخم کنب وقنب نامند وآن بقول شیخ تخم درخت قنب باشد وبقول شیخ گرم وخشک در سوم محلل ومجفف [illegible] وخلط آن قلیل ردی ومصدع بحرارت خود ودران لطافت وجلاست ومنافع دارد **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی می نماید که ہم او بر کنب گوید که اسم فارسی بنگ است پس این ہمان تخم بنگ باشد که گذشت (اردو) دیکھو تخم بنگ۔

تخم کونچه اصطلاح۔ بقول محیط باقلای مصری است **مؤلف** عرض کند که حقیقت

باقلا بجالیش دبر باسمیر نوشتہ ایم وہم او برگو تخمہ
گوید کہ اسم ہندی کیبیکج است و کیبیکج بقول ش
باقلائیہ است ازین صورت معلوم می شود کہ این
کنایہ ایست غرض برای باقلا (اردو) دیکھو
باقلا و باسمیر۔

تخمگان بقول برہان و مؤید و سراج بر
وزن استخوان (۱) بیضہ ہای آدمی را گویند
و نیز خصیتین خوانند و (۲) تخم روئیدنیہا
را ہم نامند عموماً و (۳) تخم خرفہ را خصوصاً
صاحب ناصری بر معنی اول و دوم قانع **مؤلف**
عرض کند کہ ظاہر القاعدہ فارسی جمع تخمہ دانستہ
تخم بمعنی خصیہ و بزر گذشت و تخمہ بہر دو معنی
بالا نیامدہ پس می بایست کہ جمع تخم را تخمہا گویند
و این تصرف فارسیان است کہ ہای زائدہ بر
لفظ تخم زیادہ کردہ جمع آن بقاعدہ خود تخمگان
کردند یعنی ہای آخرہ بدل کردند بہ کاف فارسی
و پس ازان الف و نون جمع در آخرش زیادہ
کردند چنانکہ بچگان و سفلگان ما این استعمال را
مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان
یعنی صاحبان سروری و جامع ازین ساکت
قول ناصری کہ او ہم صاحب زبان است البتہ
اعتبار را شاید و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد
(اردو) (۱) خصیے۔ مذکر (۲) عموماً بیج۔ مذکر
(۳) خرفے کے بیج۔ مذکر۔

تخم گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ گوید کہ (۱) کاری کردن
کہ ننگ و عار بار آرد چنانکہ فارسیان گویند؎
فلان کس روز جنگ ہزار تخم و خایہ بگذارد ؎
مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق این
معنی می کنند کہ کنایہ ایست و (۲) بمعنی حقیقی
تخم نہادن و بیضہ نہادن طیور است (اردو)
(۱) ایسا کام کرنا جس کا مآل ندامت ہو (۲)
انڈے دینا۔

تخم گل استعمال۔ بقول بہار گل کہ علم درست

وآن را قلم می نشانند درین صورت مراد از تخم گل گلهای دیگر باشد مثل لاله و نافرمان وغیرہا که گمان دارم که مراد ازان زردی گل است که درمیانهٔ گل باشد وآن را زرگل و خردهٔ گل نیز گویند صاحب محیط می فرماید که عبارت از ثمرهٔ آنست مانند تخمی باشد در افعال مانند ولیکن است که عبارت از ثمر گل سرخ و صحرائی باشد وگویند ثمر گل سرخ آنست که بعد ریختن برگ گل ظاهر می شود سرخ رنگ و از عناب کوچک تر و گیلانی می نویسد که بزر الورد آنست که در داخل گل سرخ بود وآن در حقیقت تخم آن نیست چون خشک آن بر لهات بپاشند خون آن قطع کند و بهترین آن خوشبو ـ سرد و خشک در دوم و دران قبض ظاهر و تخفیف است و افعال آن مائل به تبرید و تخفیف و مقوی اعضا و محکم کنندهٔ آن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که طبع آزمائی اوّل بهار فضول محض است ما اتفاق داریم با معنی بیان کردهٔ صاحب محیط و همین است اصل زرِ گل که مرکب اضافی است (اردو) زرگل بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ پھول کے اندر کا ریزہ ـ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ زرگل کے نیچے گھنڈی کی شکل مین ایک چیز ہوتی ہے ـ جس پر زرگل کے ریزے ہوتے ہین در حقیقت فارسیون نے تخم گل اسی کو کہا ہے ـ

تخم مرغ اصطلاح ـ بقول بحر و انند و مؤید بمعنی بیضهٔ مرغ است صاحب رہنمای سہولت بحوالہ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار ہم ذکر این کرده و صاحب محیط آنچه بذیل بیض آورده ما نقلش بر بیضه کرده ایم **مؤلف** عرض کند که تخم بمعنی بیضه بجایش گذشت و این مرکب اضافی است (اردو) مرغ کا انڈا ـ مذکر بیضهٔ مرغ بھی بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہین ـ

تخم نهادن مصدر اصطلاحی ـ صاحب

آسفی ذکر این کرده گوید که بمعنی بیضه نهادن باشد
تا بچه برآید **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است
(اردو) انڈے دینا۔

تخم نیلوفر پیچ اصطلاح بقول محیط بفارسی
اسم حب النیل است و بر حب النیل اشاره کرده
که نافلش بر انگلک کرده ایم **مؤلف** عرض کند
که حیف است که وجه تسمیه بوضوح نه پیوست
و خرین که نیلوفر پیچ را اسم فاعل ترکیبی است
صفت تخم قرار دهیم و معنی لفظی این تخمی که نیلوفر
را در پیچ و تاب دارد (اردو) دیکھو انگلک۔

تخمه بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری
و رشیدی بضم اول و سکون ثانی و فتح ثالث دا
مرضی است که آدمی و حیوانات دیگر را از خوردن
بسیار عارض شود خصوصاً کبوتر را که بعربی هیضه
خوانند و (۲) بمعنی اصل و نژاد هم (حکیم سنائی
۵) تخمه چون هاضمه تباه شود ٭ معده پژمرده گر
دو تاه شود ٭ (فردوسی ۵) یکی آنکه از تخمهٔ
کیقباد ٭ همی از تو گیرند گوئی نژاد ٭ خان آرزو
در سراج گوید که بهر دو معنی با برای نسبت است
غایتش در معنی دوم افادهٔ تشبیه کند و نسبت
معنی اول بر برهان قاطع اعتراض کرده می فرماید
که مرض مذکور دیگر حیوانات را نشود مگر طیور را
و ناگواریدن طعام نیست که آدمی شود و آن
را هیضه خوانند بلکه تخمه مرض آدمی است بفتح تا
که در اصل واو بوده مشتق از وخامت و آن لفظ
عربی است پس بمعنی اول نوعی از بیماری مرغان
خصوصاً کبوتران را و آن دانه ایست که بشکل
تخمی بر پای پرمنقار پیدا می شود صاحب فدائی بر
معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند که تخمه بضم
اول و فتح دوم لغت عرب است بقول منتخب
بمعنی ناگواری و ناگواری طعام پس فارسیان
همین را بسکون دوم برای مرضی خاص استعمال
کردند که از قصور هاضمه عارض انسان شود
و همین را صاحب اکسیر اعظم در دومی جلدش

گوید کہ ازین مرض طعام در معدہ اصلا ہضم نشود و ہمچنان باقی ماند و علاج این بعد قی باب و نمک ہر چہ زود علاج فساد ہضم مذکور شد حسب سبب بکار برند (الخ) و آنچہ بطور خصوصاً کبوتر را عارض شود دانہ ہاست بر منقار یا بر پای شان و معنی دوم ہم موافق قیاس کہ تخم بمعنی خصیہ ہم آمدہ و شک نیست کہ ہر دو معنی لفظ تخم و ہای نسبت در آخرش شامل و تخم بمعنی اول این بر معنی سوم گذشت مختلف ہمین می نماید (اردو) (۱) تخمہ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دیکھو تخم کے تیسرے معنے اور دکن میں کبوترون اور پرندون کے اس مرض کو بھی تخمہ کہتے ہین جس سے پاؤن اور چونچ پر دانے نکل آتے ہین۔ مذکر۔ (۲) اصل و نژاد۔ مونث۔

تخمہ فروش اصطلاح۔ بقول بحر کسی کہ حبوب برشتہ فروشد۔ بہار گوید کہ کسی کہ کنجد سیاہ دانہ و غیرہ مصالح نان بفروشد (میرزا طاہر وحید ؎) چہ گویم ز بیداد تخمہ فروش ؎ کہ در سینۂ ام سوخت دل را ز جوش ؎ خان آرزو در چراغ ہدایت در تعریف این با صاحب بحر متفق۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) وہ دکاندار جو بھونے ہوے تخم فروخت کرتا ہے جسکو فارسیون نے تخمہ فروش کہا ہے

(الف) **تخمیر** بقول بہار بمعنی سرشتن و می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ باتفاق لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر باترکیب مصدر کردن می کنند یعنی

(ب) **تخمیر کردن** بمعنی خمیر کردن و سرشتن است (ملا ابو البرکات منیر ؎) چون شوم نابود از غم باز بہر سوختن ؎ عشق از آب و گل پروانہ تخمیرم کند ؎ مخفی مباد کہ ازین سند مصدر مرکب

(ج) **تخمیر گُندن** بضم کاف پیداست و تعریف کردن و کندن بجای خود می آید (اردو)

(الف) خمیر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سڑا ہوا آٹا یا کوئی اور چیز جس مین جوش و خم پیدا

ہو جاے۔ جوش آبال (ب و ج) خمیر کرنا کہہ سکتے ہین۔ سرشتن کا ترجمہ۔

تخمین لغت عرب است بالفتح و بقول منتخب۔ بگمان و قیاس سخن گفتن۔ صاحب اند بحوالۂ غیاث بذکر معنی بالا گوید کہ اندازہ کردن ہم **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بہمین معنی استعمال این در فارسی زبان می کنند (ظہوری سہ) قیاسی ندارد ز مہرم چہ پرسی ؎ کسی مہر در دل بہ تخمین نہ چیند ؎ (ارد و) تخمینہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ تکدمہ۔

(الف) **تخوار** بقول برہان و سروری بضم اوّل و واو معدولہ بروزن دوچار نام پادشاہ دہستانست کہ از مبارزان لشکر کیخسرو بودہ صاحب رشیدی گوید کہ این ملک را ......

(ب) **تخوارستان** نام است۔ خان آرزو در سراج بذکر (الف) ذکر (ب) ہم بذیلش کردہ می فرماید کہ طخارستان معرب آنست و صراحت مزید کند کہ الحال نام موضعی است در نواحی بلخ و نام ملکی نیست **مؤلف** عرض کند کہ (ب) موافق قیاس است از قبیل ترکستان و ہندستان (اردو) الف تخوار۔ فارسی مین دہستان کے بادشاہ کا نام (ب) تخوارستان۔ دہستان کو کہتے ہین۔ مذکر۔

تخیّل بالفتح اول و دوم و تشدید تحتانی مضموم بقول منتخب لغت عرب است بمعنی در خیال آوردن فارسیان استعمال این بمعنی خیال می کنند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سہ) کردہ سیرم از تماشای ہمہ ؎ در تخیّل آنکہ مہمان من است ؎ (ولہ سہ) دیگر کمر نہ بست شکیب و تحمّلش ؎ ہر کس کہ در تخیّل تاب کمر نشست ؎ (ارد و) خیال بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تصوّر۔ دیکھو بند کے بارہوین معنے۔

فوقانی با دال مہملہ

(الف) **تدارک** بقول بہار دریافتن و بدست آوردن (مخلص کاشی ؎) تصدیع در تدارک سر ما حصر مکش ؛ داری چو سرکہ و تلخی دردسر مکش ؛ وارستہ گوید کہ اسم مصدر است بمعنی بالا **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بقول منتخب دریافتن چیزی رفتہ را فارسیان بمعنی تلاش و انتظام استعمال این می کنند و معاصرین عجم ہم۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار

(ب) **تدارک دیدن** بمعنی انتظام کردن نوشتہ (اردو) الف تدارک بقول آصفیہ تدبیر۔ بندوبست۔ انتظام (ب) انتظام کرنا۔

(الف) **تداوی** بقول بہار خود را بچیزی وا دار کردن (ملا طغرا ؎) اگر سنبل از ضعف دل شد سقیم ؛ تداوی بعنبر کند از شمیم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین بمعنی درمان کردن مطلق و فارسیان بمعنی مطلق درمان استعمال این می کنند و این را با مصدر کردن مرکب کردہ

(ب) **تداوی کردن** را بمعنی درمان کردن استعمال کردہ اند چنانکہ از سند ملا طغرا پیدا است (اردو) الف درمان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ علاج۔ چارہ۔ معالجہ دوا۔ دارو (مومن ؎) درد ہے جان کے عوض ہر رگ و پے مین ساری ؛ چارہ گر ہم نہیں ہونیکے جو درمان ہوگا ؛ (ب) علاج کرنا۔

تدبیر بقول بہار نیکو اندیشیدن می فرماید کہ خصم بند و ولایت کشای از صفات اوست

و بالفظ آوردن و دادن و ساختن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است
بالفتح و کسر موحده فارسیان استعمال این بترکیب الفاظ فارسی می کنند و بدون ترکیب بمعنی
حاصل بالمصدر یعنی (۱) اندیشه و فکر و (۲) موقع هم مستعمل و بیان مرکبات این در ملحقات
می آید مخفی مبادکه معنی دوم مجاز معنی اوّل است (ظهوری سه) هوس گنج برآورده زتعمیر مرا
ترک تدبیر علم کرده به تدبیر مرا ؛ (اردو) (۱) تدبیر بقول آصفیه - عربی - مؤنث - علاج
چاره - درمان - فکر - اندیشه - غور و تامل - کوشش (۲) موقع - مذکر -

تدبیر آوردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی فکر و تامل کردن در کاری است (نظامی سه) دران غم که تدبیر چون آورد ؛ کزان سایه
خود را برون آورد ؛ (اردو) تدبیر کرنا -

تدبیر اندیشیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی تدبیر کردن است (انوری سه) چون کنم تدبیر کاری چون کنم ؛ چون دل تدبیر اندیشیم
نماند ؛ (اردو) تدبیر کرنا - دیکھو تدبیر آوردن -

تدبیر دادن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی موقع دادن و این مجاز است
متعلق به معنی دوم تدبیر (علی خراسانی سه)
بس سراسیمه بود از دم تیغ شه دین ؛ دشمنش
را ندهد حادثه تدبیر فرار ؛ (اردو) موقع دینا

(۱) (الف) **تدبیر داریدن** مصادر اصطلاحی
(ب) **تدبیر داشتن** صاحب آصفی ذکر
ب کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که از سندش مصدر الف پیداست و هر دو
بمعنی تدبیر مهیا بودن و صاحب تدبیر بودن
است (عالی شیرازی سه) طپیدن سوختن

در خاک و خون غلطیدن و مردن ؎ بحمد اللہ کہ در د عاشقی تدبیر ہا ؎ دارد ؎ مخفی مباد کہ تعریف داریدن و داشتن بجالش بیان کنیم (اردو) صاحب تدبیر ہونا۔ مدبر ہونا۔

(الف) **تدبیر ساختن** استعمال۔ صاحب (ب) **تدبیر سازیدن** آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از نیز نیش گزاش مصدر ب پیداست و تعریف ساختن و سازیدن بجالش می آید ہر دو بمعنی تدبیر کردن است (سعدی ؎) چہ تدبیر سازم چہ درمان کنم ؎ کہ از غم بفرسود جان در تنم ؎ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدبیر سگالیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فکر تدبیری کردن است (معزی نیشاپوری ؎) ضمیر تو چو سگالد خجستہ تدبیری ؎ خدای جل جلالہ چنان کند تقدیر ؎ (اردو) تدبیر کی فکر کرنا۔ ارادہ تدبیر کرنا۔

تدبیر شناس اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی مردم عاقل و حکیم و دانا۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ صاحب لطائف بربان فکر این (تدبیر شناسان) بہمین معنی کردہ و صاحبان انند و گوید (تدبیر شناسندگان) را بہمین معنی آوردہ کہ موافق قیاس است (اردو) عاقل۔ حکیم۔

تدبیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی تدبیر ساختن و نمودن است (سنجر کاشی ؎) دریغ و درد کہ دم بخود لبی تدبیر ہا ؎ کزین طلسم بر آئیم نشد زہی تقدیر ؎ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدبیر کسی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر فعل تشنیع یعنی تو اہلت نمودن **مؤلف** عرض کند کہ دیگری از محققین اہل زبان

ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد و معاصر عجم ہم بر زبان ندارند. مشتاق سند استعمال ایم باشیم (اردو) تو اطلت کرنا۔

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ مثل صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ شر الٰہ تدبیری ادا کند و باوجود آن در مقصود خود ناکام ماند و خصوصاً بحق کسی کہ باوجود تدبیر معالجہ میرد نیز گویند (فکر صد سال می کند بندہ ٭ مرگ بر فرق می زند خندہ ٭) (اردو) دکن میں کہتے ہیں "لاکہ تدبیر کی مگر تقدیر نے ایک نہ چلنے دی" اس کہاوت کا استعمال اس شخص کے حق میں ہوتا ہے جو ہر قسم کے تدابیر معالجہ کے باوجود جان بحق ہو۔

تدبیر گر اصطلاح۔ بقول بہار وانند بمعنی نیکو اندیش (میر معزی سہ) آباد بر ان کلک کہ بخت لقب دارد ٭ تدبیر گر دولت تصویر گر دوران ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این صاحب تدبیر است و این از قبیل چارہ گر و دانش باشد اسم فاعل ترکیبی (اردو) خیر اندیش۔

تدبیر نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تدبیر کردن است (ناظم ہروی سہ) ہمان بہتر کہ تدبیری نمایم ٭ کہ پاک از گرد این خواری برآیم ٭ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدرنخ بقول مؤید مطبوعہ ای آتش انگشت مؤلف عرض کند کہ در نسخ قلمی ہمین لغت را بہمین معنی آتش انگشت دان تل زرنیخ نوشتہ و در بعض نسخ قلمی (تل زرنخ) در ینجا ہمین قدر کافی است کہ تصحیف مطبع نولکشور است (اردو) دیکھو تل زرنیخ۔

تدرو بقول ناصری بفتح اوّل و ثانی بواو کشیدہ نام مرغی است صحرائی شبیہ بہ خروس در نہایت خوش رفتاری و آن را تذرو نیز گویند و معرب آن تدرج است و بہ تذرو معروف گویند

با درخت سرو رغبتی دارد صاحب محیط بر تدرو حوالهٔ تدرج کرده مؤلف عرض کند که او هرچه بر تدرج نوشت نقلش بر بلدرچین کرده ایم و اشارهٔ این هم بدر انجا موجود (خسرو) آنکه بر بلدی زیر خود تدرو تا پا زده چون پر گشته‌کان زیر سرو پا (اردو) دیکھو بلدرچین ۔

تدرو بهاری | اصطلاح - بقول آنند بحوالهٔ مظهر العجائب از اسمای معشوق است مؤلف عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس نظر بخوش رفتاری معشوق (اردو) معشوق - مذکر ۔

تدرو زرین پر | اصطلاح - بقول مؤید بحوالهٔ قنیه با ضم فارسی مفتوح کنایه از آتش آفتاب مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و لیکن مقصودش غیر از فروغ آفتاب نباشد که آن را آتش نوشت و حق آنست که آفتاب را نام است که رفتار خوشش مثل تدرو است و صفت زرین پر اشاره بخطوط شعاعی اوست و دیگر همه محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

تدری | بقول محیط بالضم همان تودری که می آید مؤلف عرض کند که درینجا همین قدر کافی است که مخفف تودری است بحذف واو (اردو) دیکھو تودری ۔

تدو | بقول برهان بفتح اول و ثانی بواو کشیده (۱) نام مرغی است صحرائی شبیه بخروس در نهایت خوش رفتاری ۔ صاحبان جهانگیری و جامع گویند که بضم دوم (۲) جانوری است سرخ رنگ که بیشتر در حمامها پیدا شود صاحب رشیدی این کرم سرخ رنگ گوید صاحب ناصری باتفاق جهانگیری می فرماید که این را بعربی ابن وردان گویند ۔ خان آرزو در سراج گوید که عجب از صاحب برهان که بمعنی مرغ صحرائی نوشته حالانکه بدین معنی تدرو است بدال و رای مهمله

غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض بر برہان کردہ و قاطع القاطع در جوابش باستناد سروری
سکندری خوردہ کہ صاحب سروری ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بقول بعض معاصرین عجم
خصوصاً از اصفہانیان این مخفف تدرواست کہ می آید وایشان در تلفظ خود رای مہملہ را می اندازند
پس صاحب برہان خطائی نکرد جزین کہ حقیقت لفظ را بمعنی اوّل ظاہر نکرد و ما صراحت
ماخذ معنی دوم بر تذو کنیم کہ بذال معجمہ می آید (اردو) (۱) دیکھو تدرو (۲) دیکھو تذو۔

(الف) **تدویر** بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات در اصطلاح اہل ہیأت فلک کوچک
در شکم فلک بزرگ و علامۂ چلپی تبریزی در تعریف فیل گوید (ے) آفاق بہ تشخیص در وجلوہ گر
آید ہا مجموعۂ اشیاست چہ ارضی چہ سمائی ہا گردون تن و تدویر سر و چشم بعینہ ہا چون کوکب
حلوی کہ کند ذرہ گرائی ہا صاحب آصفی می فرماید کہ گردگر دانیدن چیزی باشد (مقری شاہی
ے) فلک زشکل دوآتش ہمی خورد تدویر ہا قمر ز رفتن کلکش ہمی بود سیارہ ہا **مؤلف** عرض
کند کہ بالفتح وکسر واو و بہر دو معنی بالالغت عرب است فارسیان بترکیب این با مصدر
خوردن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تدویر خوردن** بمعنی دَور کردن و مدوّر شدن استعمال کردہ اند۔ صاحب
بحر و بہار (ب) را بمعنی چرخ زدن آوردہ موافق قیاس است و مجرّد الف در معنی دو
فارسی بمعنی حاصل بالمصدر یعنی دور و چرخ است و بس (اردو) الف۔ دورہ۔
(ب) دور کرنا۔ چکر لگانا۔

تدہ بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثانی بمعنی تنیدہ می فرماید کہ از تنیدن مشتق است

صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وسراج ذکراین کردہ اند (نزاری ع) وسواس بدسگال تو گشتہ کفن بر وے چون تار کرم پیلہ کہ برخود زخود تدہ ٭ مؤلف عرض کند کہ چرا نمی گویند کہ مخفف تنیدہ است بحذف نون ویای تحتانی (اردو) دیکھو تنیدن یہہ اُس کے اسم مفعول کا مخفف ہے۔

فوقانی باذال معجمہ

تذرج بقول برہان بفتح اوّل وثانی و سکون رای بی نقطہ وجیم معرب تذرو است کہ می آید مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این معرب ہم می کنند ازینجاست کہ صاحب برہان ذکراین کردہ (اردو) دیکھو تذرو۔

تذرو بقول برہان وبہار وجامع وسروری وسراج باواو بمعنی تدرج است کہ مرغ صحرائی شبیہ بہ خروس باشد (میرزا رضی دانش ع) پنجہ رنگین ساقی سایہ بر مینا فگند ٭ بر سر سروی تذروی بال خود را باز کرد ٭ مؤلف عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل تدرو است کہ گذشت چنانکہ آدر وآذر و بعضی برانند کہ ہمین اصل است وتدرو بہ دال مہملہ مبدل این۔ خیال ما برخلاف ایشان باشد ما تدرو را اصل می دانیم واین را مبدل ش فارسیان عربی دان ہمان تدرو را بہ ذال معجمہ خوانند واین مسلّم است کہ تذرو لغت عرب نیست وبلحاظ ذال معجمہ لغت فارسی ہم نباشد (اردو) دیکھو تدرو۔

تذرو رنگین اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی آفتاب مؤلف عرض کند کہ غیر از رشیدی دیگری ذکراین نکرد ومشتاق سند استعمال می باشیم وازینکہ آفتاب ہم رفتار خوشی دارد فارسیان این را کنایۃً بدین اسم موسوم کردہ باشند کنایۂ خوشی نیست و (تذرو زرین) بہتر ازین است

که بهمین معنی می آید (اردو) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنے۔ مذکر۔

تذرو زرنیخ اصطلاح۔ بقول برہان و سراج واند کنایه از انگشت و زغال افروخته
صاحب بحر گوید که مرادف تختهٔ زرنیخ است که
گذشت **مؤلف** عرض کند که زرنیخ جوہریست
کانی که ذکرش برار سانیقون گذشت۔
(اردو) دیکھو تختهٔ زرنیخ۔

(الف) تذرو زرّین اصطلاح بقول
جامع و سراج و (جہانگیری و ناصری در ملحقات) کنایه از آفتاب **مؤلف** عرض کند که مرکب
توصیفی و کنایهٔ لطیف است و فارسیان آفتاب را
(ب) تذرو زرّین پر ہم گفته اند که خطوط
شعاعی خورشید زرّین پر را مانند صاحب
برہان (ب) را (۲) بمعنی آتش ہم گفته و صاحب بحر
بر آفتاب قانع **مؤلف** عرض کند که تسامح برہان
است که معنی دوم پیدا کرد موافق قیاس ہم نیست
و لطافتی ہم ندارد و معاصرین عجم ہم پسند نمی کنند۔
و وجه کنایه ہم پیدا نیست (اردو) الف و ب
دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

تذکره خانه اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی مکانی که
از ان برای سفر ممالک پروانهٔ راہداری عطا می شود که ہمین را محکمهٔ راہداری ہم نام است **مؤلف**
عرض کند که قلب اضافت و اصطلاح معاصرین عجم است و موافق قیاس (اردو) وہ محکمہ یا
دفتر جہان سے سفر ممالک غیر کے لئے پروانہ راہداری دیا جاتا ہے۔ مذکر۔

تذرو بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثانی
بواو کشیده جانوریست سرخ رنگ و پرد ار
که بیشتر در حمامها و متوضاهی باشد و آن را بعربی
ابن وردان گویند۔ صاحب سروری صراحة
فرید کند که او را سنگم ہم نام است **مؤلف**
عرض کند که ہمان تذرو بمعنی دوم اوست

گذشت۔ اسم جامد فارسی زبان و این چیزی نباشد کہ معرب اوست یا تصرف عربان فارس کہ دال مہملہ را بہ ذال معجمہ بدل کردند۔ صاحب محیط بر نبات و ردان ہرچہ نوشتہ بالتفلش برد تاتو کردہ ایم صاحب برہان بر سنگم گوید کہ قسمی است از جعل کہ در مقام مرطوب پیدا می شود و بقول بعض کرمی امی گوئیم کہ تاتو اصل است و اسم جامد فارسی زبان و تدو کہ بہ دال مہملہ گذشت مبدّل و مخفّفش کہ الف حذف شد و فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت (اردو) پاتری۔ مؤنّث۔ دیکھو تاتو جس پر کامل بیان ہے۔

فوقانی با رای مہملہ

تمر بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) مرغکیست کوچک و کم سکون و خوش آواز کہ بعربی صعوہ خوانند و می فرماید کہ بہ این معنی با زای نقطہ دار ہم آمدہ و (۲) نقیض خشک و (۳) کنایہ از شخصی کہ باندک چیزی از جا در آید و در قمار منازعت کند با آنچہ باختہ باشد پس گیرد و (۴) کنایہ از مرد ملوث و فاسق ہم۔ صاحب سروری بر معنی اوّل و دوم قانع و صاحب ناصری معنی چہارم را گذاشت صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید (۵) برای تفضیل نیز آمدہ چون خوشتر و بہتر۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر چہار معنی اوّل الذکر نسبت معنی اوّل می فرماید کہ صحیح بدین معنی تشر بہ زای معجمہ است چنانکہ قوسی آوردہ صاحب تحقیق الاصطلاحات می طرازد کہ (۶) بمعنی شرمندہ (صائب سہ) عاشق گستاخ سازد منفعل معشوق را ٭ شمع با آتش زبانی ہا تر پروانہ است ٭ صاحب فدائی بذکر معنی دوم نسبت معنی چہارم می گوید کہ چون پارسای خود پسند را کہ ہمیشہ نماز کند برای آنکہ مردم بہ بینند و با و گرویدہ شوند۔

خشک می گویند ہر کس کہ چنان نباشد او را تر گویند و نیز (۷) بہم چالاک۔ صاحب خندان بائش
می فرماید کہ بمعنی پنجم لغت سنسکرت ہم۔ بہار بذکر معنی دوم گوید کہ چون ابر تر و اشک تر و بوسہ
و شربت تر و شعر تر و شکر تر و کافور تر و کباب تر و نالہ تر و (۸) بمعنی تازہ و آبدار و صاف
و پاکیزہ و نسبت معنی پنجم می طراز و کہ کلمہ تر علم تفصیل است در فارسی با کلمہ کہ لحوق او شود
صورت ترکیب افاد و معنی مبالغہ کند و بذکر معنی ششم گوید کہ مجاز است و با لفظ آمدن و شدن و
کردن مستعمل و تر آوردن متعدی آن۔ صاحب محیط ذکر این بمعنی اول نکرد و بر صعوہ گوید کہ گنجشک
کوچک است کہ بفارسی تیزدک و سنگانہ گویند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و دوم
اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن و استعمال مرکبات این در ملحقات می آید
(اردو) (۱) دیکھو سنگانہ۔ صاحب آصفیہ نے صعوہ پر لکھا ہے۔ اسم مذکر۔ ایک چڑیا کا
نام جسکی لمبی دم۔ ہر وقت اور جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے جسکو اللہ میاں کی دموئن
کہتے ہین۔ (۲) تر۔ بقولہ گیلا۔ بھیگا ہوا (۳) اوچھا۔ بقولہ۔ تنگ ظرف۔ کمینہ۔ سبک وضع۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ اوچھا شخص اُس شخص کو کہتے ہین جو صبر و تحمل سے کام نہ لے
اور ذراسی بات پر الجھ جاے (۴) تر دامن۔ دکن مین مرد ملوث اور فاجر و فاسق کو کہتے
مین (۵) تر۔ بقولہ۔ زیادہ۔ افزون۔ بڑھا ہوا (۶) شرمندہ (۷) چالاک (۸) تر۔ بقولہ تازہ۔

تر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و وارستہ
(۱) بتنگ آمدن (ندیم اصفہانی سہ) تر آمد یار از
سیل سر شک من ندانستم ؛ کہ خواہد ساخت جام

خون فشانم ماجرا امشب ؛ بہار گوید کہ (۲)
بمعنی خجالت کشیدن است (محسن تاثیر سہ)
شوخی اگر نہ خون دلم از نیم نگہش ؛ گل در چمن

ترآمده از شوخ و شنگیش ۴ **مؤلف** عرض کند
که معنی اوّل مجاز معنی دوم باشد (اردو)
(۱) تنگ آنا بقول آصفیہ عاجز آنا۔ ناچار ہونا
دق ہونا۔ (۲) خجل ہونا۔ نادم ہونا۔

ترآوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی
و بہار متعدی ترآمدن **مؤلف** عرض کند که ما این را
خلاف محاورهٔ فرس دانیم استعمال این از نظر نگذشت
و بدون سند استعمال مجرد قول محققین مند تراد
اعتبار را نشاید (اردو) (۱) تنگ کرنا
(۲) شرمندہ کرنا۔

ترا بقول برہان بفتح اوّل بر وزن سرا (۱) دیوار بلند و رفیع را گویند مانند دیوار خانهٔ بادشاہ
و دیوار قلعه و کاروان سرا و دیواری را نیز گویند که در پیش چیزی کشند یعنی سدی و دیواری که
با کاه و گل و گلابه استوار کرده باشند و (۲) بضم اوّل ترکیبی باشد از لفظ تو و را که در محاورات
و کنایات واو را می اندازند و (۳) بمعنی خود را۔ صاحبان جہانگیری و جامع بر معنی اوّل قانع
و شعر بعیش مجرد دیوار رفیع و بلند است (رضی الدین نیشاپوری ؎) زبیم تیغ جہانگیر ہمچو خورشیدش
۴ ہمیشه ماه ترا بسته باشد از خرمن ۴ صاحب سروری در معنی اوّل با جہانگیری متفق و در
معنی دوم و سوم با برہان (نظامی ؎) گفت با من فروش باغ ترا ۴ تا دہم روشنی چراغ
ترا ۴ صاحب ناصری بر ذکر معنی اوّل و سوم قانع و برای معنی سوم از نظامی سند آورده
که بالا مذکور شد۔ خان آرزو در سراج این را بهر سه معنی آورده و در چراغ ہدایت میفرماید
که بمعنی دوم کلمهٔ خطاب است بمعنی مفعول و گاہی مضاف الیه نیز آمده درین صورت
حرف را بمعنی برای خواهد بود۔ ترا به بر دارش بهار نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که معنی
اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم ضمیر مخاطب منفصل و معنی سوم نتیجه

دوم است و آن اصل نیست واصل ہمان معنی دوم است (اردو) (۱) بلند دیوار مؤنث (۲) تجھے۔ تجھکو (۳) اپنے آپ کو۔

تراب بقول برہان وجامع بفتح اول بر وزن شراب (۱) بمعنی ترشح وتراویدن و کم کم چکیدن آب وشراب وروغن وامثال آن از کوزہ وسبو ومشک وامثال آن و (۲) بمعنی حیلہ بزبان آوری ہم وبضم اول بعربی خاک را گویند۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول گوید کہ بمصدر این ترابیدن است (مولوی معنوی ؒ) خموش آب نگہدار ہمچو مشک دراست ٭ ور از شگاف بریزی تراب معیوبی ٭ صاحب سروری بذکر معنی اول بحوالۂ تحفہ می فرماید کہ (۳) بمعنی آبی یا روغنی کہ از ظروف اندک اندک می چکد (امیر معزی ؒ) اگر تراب ز دست تو آید ی بزمین ٭ بجای سبزہ زبرجد بروید ی ز تراب ٭ صاحب ناصری بر رشحہ وچکہ آب قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی چکیدن آب وامثال آن و تراو مبدل این مؤلف عرض کند کہ معنی سوم حقیقی است واین اسم مصدر ترابیدن است کہ می آید وترابش حاصل بالمصدر آنست بمعنی ترشح وتراوش کم غوری بعض محققین وبیخبری از قواعد زبان است کہ معنی اول را قائم کردہ اند ومعنی دوم باعتبار صاحب جامع اسم جامد ہم (اردو) (۱) دیکھو تراوش۔ مؤنث (۲) حیلہ۔ مذکر (۳) وہ پانی جو تھوڑا تھوڑا ٹپکے۔ مذکر

ترا بآب می برم وتشنہ می آرم مثل صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی می زنند کہ مقصود شان از اظہار کمال بی نصیبی است (اردو) دکن میں کہتے ہیں ”ندی کو جائے

اور پیاسا آئے ۔ یہ بدقسمتی کے بیان میں مستعمل ہے ۔

ترابِ آلوده | مصطلحات ۔ بقول بہار بمعنی خاک آلوده (صائب ؎) بوسه از تشنه لبی سینه گذارد بر خاک ٭ تا جدا از خط لب لعل تراب آلوده ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) خاک آلوده ۔ آلودۂ خاک ۔ وہ چیز جس پر مٹی لگی ہو ۔ مؤنث ۔

(الف) **ترابد** | بقول برہان بر وزن و معنی ترادد است که مشتق از ترادیدن و تراوش باشد یعنی تراوش می کند و می تراود چه در فارسی با به واو و برعکس تبدیل می یابد صاحب ... بذیل ترادیدن ذکر ...

(ب) **ترابش** | ... گوید که حاصل بالمصدر (ج) باشد صاحب برہان بذکر ...

(ج) **ترابیدن** | گوید بر وزن و معنی تراویدن و ترشح کردن مطلقا ۔ اعم از آب و شراب و روغن و امثال آن از ظروف صاحب سروری بذکر الف می فرماید که مستقبل ترابیدن یعنی آب وغیره تراوش می کند (استاد خسروانی ؎) بخل همیشه چنان ترابد از آن روی ٭ که آب چنان از سفال نونه ترابد ٭ و هم او ذکر ب بمعنی تراویدن کرده یعنی (۱) چکیدن آب از ظروف صاحب بحر (ج) را مرادف تراویدن و کامل التعریف گفته و الف را مضارعش داند صاحب موارد بذکر معنی اول (ج) می نگارد که (۲) ظاهر شدن هم و بهر دو معنی مرادف تراویدن **مؤلف** عرض کند که تراویدن اصل است و (ج) مبدلش به همه معانی تراویدن که بجایش مذکور شود چنانکه آو و آب و آن وضع شد از اسم مصدر تراو که در فارسی قدیم بمعنی قطره آمده و دستوران زردشت تصدیق این می کنند و حقیقت تراو بجایش عرض کنیم

دریجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصادر دن مصادر وضع کردند کہ معنی لفظی این قطرہ کردن و مراد از تراوش کردن باشد و تراوش حاصل بالمصدر آنچہ صاحب سروری الف را مستقبل گفتہ شایان اوست کہ محقق اہل زبان از قواعد زبان خود بی خبر است و نمی داند کہ تراو و مضارع (ج) است کہ شامل باشد بہ معانی حال و استقبال۔
(اردو) الف و ب و ج دیکھو تراویدن جس کا مضارع تراودے اور حاصل بالمصدر تراوش

تراترا اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ ای ملتان و نیاد فاسقان **مؤلف** عرض کند کہ در نسخ قلمی (تواترا) ہمین معنی آمدہ کہ صراحتش نگاہی خودش کنیم تصحیف کتابت مطبع باشد کہ واو درم را بشکل رای مہملہ نوشت (اردو) دیکھو تواترا۔

تراتیزک بقول برہان سبزئی است کہ بہ (تیرہ تیزک) اشتہار دارد و ترہ تیزک نیز گویند و بعربی جرجیر خوانند۔ صاحب ناصری گوید کہ اصل این (ترہ تیزک) است صاحب محیط ذکر (ترہ تیزک) کردہ اشارہ بہ جرجیر کند و بر جرجیر گوید کہ بکسر اول و سکون ثانی و کسر جیم اسم عربی است و بہ یونانی اودمین و بسریانی گرگیر و بفارسی گیکر و گلج و کہرک و کہرل و بہندی ترمرا نامند می فرماید کہ بعضی از عدم تحقیق فارسی آن ترہ تیزک و تخم آن را بہندی ہالون و ہالم نوشتہ اند و حالانکہ این اسمای حرف است بالجملہ دو نوع می باشد نوع دوم را در فارسی زبان ترہ تزک نام است گرم و خشک در دوم و گویند صحرائی آن گرم در سوم و خشک در آخر دوم و بستانی آن گرم در دوم و خشک در اول۔ مہیج باہ و مسخن و ملطف مفتح سدد و مدر بول و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این بہ انداز ہم

بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو انداد۔

ترّاج | بقول برہان بروزن ومعنی درّاج است وآن پرندہ باشد صحرائی کہ شکارش کنند وبخورند صاحب ناصری می فرماید کہ (۱) بضم اوّل مرادف درّاج است و (۲) بفتح اوّل ترجمۂ لفظ آمین کہ بعد دعا بجہت استجابت گویند صاحب سفرنگ در پنجاہ ودومین فقرۂ نامۂ وخشور طہورث) ذکر معنی دوم کردہ خان آرزو ذکر معنی اوّل کردہ می فرماید کہ مبدل درّاج باشد مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل مبدل درّاج است کہ بہ لغت گذشت چنانکہ زردشت و زرتشت و بمعنی دوم لغت زند و پازند (اردو) (۱) دیکھو بلدرچین اور ریچہ (۲) آمین بقول آصفیہ عربی۔ ایک کلمہ ہے جو اجابت دعا کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔

تراز | بقول برہان وجامع وجہانگیری بروزن نماز (۱) رشتۂ ریسمان خام را گویند و (۲) نام درخت صنوبر و (۳) نام شہریست در ترکستان کہ منسوب است بخوبان ومعرّب آن طراز صاحب ناصری بذکر معنی سوم گوید کہ (۴) بمعنی علم جامہ خصوصاً و زینت وآرایش عموماً وبذکر معنی اوّل می فرماید کہ تار ابریشم ہم (قطران [illegible]) از غم ہجر طراز ہمہ خوبان تراز ٭ زرد وباریکم ولرزانم چون تار تراز ٭ (فرخی [illegible]) یاد باد آن شب کان شمسۂ خوبان تراز ٭ بطرب داشت مرا تا بگہ بانگ نماز ٭ (ولہ [illegible]) غزلی خوان چو حلّہ کہ بود ٭ نام خسرو بر دو جانبی تراز ٭ ہیچ شہ را چنین نبود وزیر ٭ مملکت دار وکار ملک تراز ٭ صاحب رشیدی بر معنی سوم وچہارم قانع وگوید کہ بکسر اوّل نیز گفتہ اند ومی فرماید کہ طراز بطای حطّی معرّب آن وبمناسبت علم جامہ مطلق زینت وآرایش را نیز گویند وفرماید کہ در فرہنگ بالفتح بمعنی رشتۂ ریسمان خام

و درخت صنوبر۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین گوید که بقول طوسی طراز بفتح سنجاف جامہ
و طراز آستین و گریبان و آن زینتی است که قبل ازین می کردہ اند و بکسر شہری معروف در ترکستان
که اہل آن بخوبان حسن شہرہ اند و جامہ ہای نیکو در انجا بافند و نقش و نگار و علم نیز آمدہ و پس طراز
بمعنی زینت حقیقت است و معانیش ملمای آن از عالم طپیدن و افعال از باب آن می آید چنانکہ
طرازدہ و طرازہ (انتہی) مؤلف عرض کند که سبحان اللہ چہ خوش تحقیق محقق با نام و نشان
است که ما ہم ہمین نداردہ ایم گوئیم که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم ہم
که صنوبر را نامہ است و حقیقت آن بر ارس گذشت و وجہ تسمیہ نام شہری ہمین یافتہ می شود
که ہمین لغت بمعنی زینت و آرایش بمعنی چہارمش مذکور و مراد از ان نقش و نگار ہم۔ پس
جا دارد که نظر بر خوبرویان این شہر آن را ملقب به تراز کردہ باشند و از ہمین معنی چہارمش
بر سبیل مجاز (۵) معنی رقم ہم پیدا می شود و بدین معنی اسم مصدر ترازیدن است که می آید
و طراز و طرازیدن به طای حطی مبدلش و این تصرف علمای عرب باشد که در فارس سکونت
ورزیدند (قطران ؒ) اگر نگشت ہوا جای آہوان ختن ٭ وگرنہ گشت زمین جای تنگرا
طراز ٭ چو آہوان ختن آن چراست مشک فشان ٭ چو بت گران ترازین چراست منقش
تراز ٭ (اردو) (۱) رشتہ۔ کچا تاگا۔ تار ریشم۔ مذکر (۲) صنوبر۔ دیکھو ارس (۳) اک
شہر کا نام تراز ہے جو ترکستان میں واقع ہے جس کے باشندے حسین ہوتے ہیں۔ مذکر
(۴) زینت۔ آرایش۔ مؤنث۔ نقش و نگار۔ مذکر (۵) تحریر کتابت۔ مؤنث۔

ترازو بقول برہان (۱) آلتی باشد که چیزہا را بدان وزن کنند و (۲) نام برج نہ

کہ از جملہ دوازدہ بروج فلکی است و (۳) عدل و عدالت را نیز گویند و (۴) بمعنی ادراک
و درک هم آمده صاحب ناصری بذکر هر چهار معنی بالا گوید که (۵) بمعنی هم قوت و هم پایه
صاحب فدائی بمعنی اوّل قانع ـ بهار نیز با اوّلش **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان
است و بس (ظهوری ؎) فقر را در پایه داری با غنا سنجیده ام ٭ دو ترازو می زند
موانگ و بسیار ما ٭ **(اردو)** ترازو (۱) بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث ـ کانٹا
تک ـ میزان ـ وزن کرنے کا آله (۲) برج میزان ـ تلا راس ـ (۳) عدل و انصاف
مذکر (۴) ادراک ـ مذکر ـ دیکھو ادراک (۵) هم قوت ـ هم پایه ـ

ترازو برافراختن ـ مصدر اصطلاحی ـ
بقول بحر و بهار بمعنی ترازو نصب کردن
مؤلف عرض کند که معنی این ترازو بلند
کردن است و این عمل از نصب کردن
و آویختن ترازو در مقامی هم پیدا می شود
یا بدست گرفتنش (خواجه نظامی ؎) سپهر
انجمن ساختند ٭ ترازوی انجم برافراختند ٭
(اردو) ترازو لٹکانا ـ کھڑا کرنا ـ

ترازو بر زمین زدن ـ مصدر اصطلاحی ـ
بقول بحر (۱) ابرام و سماجت طلب شدن
بهار بذکر معنی بالا گوید که در حق معشوق عاشق
کش می گویند **مؤلف** عرض کند که ما با اعتراف
بالاتفاق نداریم معنی این (۲) آماده دکانداری
شدن و مجازاً (۳) آماده کار و بار شدن
است ـ عادت است که چون دکاندار آماده
بکار خود شود دکه ترازو را اوّل بر زمین زند
تا صاف و پاک شود و بعد از آن آغاز وزن
کشی شئ زیر بیع کند (سلیم ؎) بدور او
دکان خود فروش چند زند ٭ ز مهر و ماه عبث
بر زمین ترازو را ٭ **(اردو)** (۱) دیکھو

ابرام کردن (۲) دکانداری پر آمادہ ہونا۔
(۳) آمادۂ کاروبار ہونا۔

ترازو بر سنگ زدن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار ظاہرا مرادف مصدر گذشتہ (میرحسن
سے) فلک یک تہ بہ ون اورد ہمسنگش
ہموروئی ؛ مگر زہرہ کنون برسنگ خواہد زد
ترازو را ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ازین شعر
ہم معنی سوم مصدر گذشتہ ظاہر می شود کہ
ہمہ را انجا نوشتہ ایم (اردو) دیکھو ترازو
بہ زمین زدن کے تیسرے معنے۔

ترازو بزمین زدن | مصدر اصطلاحی

بقول انند مرادف (ترازو بر زمین زدن)
کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق خود
ہمہ را انجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو
ترازو بر زمین زدن۔

ترازو و چشمہ داشتن | مصدر اصطلاحی

بقول برہان و (سروری در ملحقات) کنایہ
از زیادتی و سنگینی یک پلّہ ترازو ست از پلّہ
دیگر۔ بہار باتفاق برہان گوید کہ عرب گوید
فیہ عینٌ (شاعرے) چو غنیچی بہ محشر زندہ
گردد ؛ بسنجد طاعتش ایزد بمیزان ؛ چو کم آید
طاعتش گوید خدایا ؛ ترازو چشمہ دارد بگردان ؛
مؤلف عرض کند کہ محققین قوت تعریف
ترا ندہ معنی این مصدر کنایہ الیست از راست
وزن و صحیح نبودن ترازو۔ عادت است کہ
چون در یک پلّہ ترازو سوراخ پیدا می شود وزن
آن از پلّہ دیگر کم شود و نتیجہ لازمی این است در
ترازو خرابی پیدا شود و راستی باقی نماند۔
زاہد با خداوند تعالی ہمین گوید کہ خداوندا آنچہ
طاعت من بہ میزان تو کم نماید وجہ این ہمین
است کہ ترازو نقصانی دارد و بناءً علیہ اغماض
کن (اردو) ترازو مین نقصان پیدا ہونا
اسکی راستی جاتی رہنا۔

ترازو خسیس است ہر سو زیادت یافت

سر فرو برد مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را
بحق کسی زنند کہ در رای خود مستقل نباشد می گویند
کہ آنہا ہمچون ترازوی خسیس ہستی بہر سو کہ زیادت
است سر فرو بری یعنی چنانکہ ترازو بسوی وزن
سر فرو برد تو بغلبۂ دیگران اتفاق می کنی و بہ رای
خود مستقل نمی مانی (اردو) دکن مین کہتے
ہین ع بنا بکو راے کیا ہی ترازو ہے جدھر
اورون کی راے دیکھی آپ اُدھر جھک گئے ۔

(الف) **ترازو دار** اصطلاح ۔ بہار ذکر این از
معنی ساکت (سیفی ع) سنگ گرکہ نزدی ما
ترازو دارم ۔ باز دل ہمچو ترازو نشدی بسیارم
ہم می فرماید کہ ترازو ہیچ میزان را ہم گویند
ازین جہت ما و طرف ایہام پیدا کردہ صاحب
آصفی از ہمین سند - - - -
(ب) **ترازو داشتن** پیدا کردہ او ہم از
معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ
ہمین است تحقیق کہ ہر دو معنی شعر نفہمیدہ اند یا
قوت تعریف ندارند (ترازو داشتن) بمعنی
حقیقی است یعنی بدست داشتن ترازو و آمادۂ
سنجیدن بودن و (ترازو دار) اسم فاعل ترکیبی
است مراد از کسی کہ آمادۂ سنجیدن بود (ظہوری
ع) تا میان دل و جان بخش کنم ذوق حضور
بہ از خدنگ ستمش سینہ ترازو دارد ۔ (اردو)
الف ترازو دار بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین ۔
وہ شخص جسکے ہاتھ مین ترازو ہو اور تولنے پر
آمادہ ہو (ب) ترازو رکھنا ۔ تولنے پر آمادہ ہونا

ترازو روان کردن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و بحر کنایہ از ترازو نصب کردن ۔
مؤلف عرض کند کہ چنین نباشد بلکہ بکار گرفتن
ترازو و از ترازو بکار گرفتن و آمادۂ وزن
بودن (نظامی ع) ترازو بدی ہمّت بروان
می کنم ۔ سبک سنگی خسروان می کنم ۔ (اردو)

تولنے پر آمادہ ہونا۔ ترازو سے کام لینا۔

ترازو زدن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید
کہ چون روستائی در شہر وارد شود بازاریان
ترازوی مس یا برنج بردارند و در قفای
او روان شدہ آن ترازو را باہم زنند تا آوازی
ازان برآید و مردم شہر مطلع شدہ ہنگامہ رشخند
را گرم کنند (ملا سالک قزوینی ع) از پی عقل
جنون گرم ترازو زدن است کہ شہر دیوانہ کند
مردم صحرائی را۔ صاحبان بحر و مصطلحات ہمزبان
بہار یا بہار نقل نگار و راستہ۔ خان آرزو در
چراغ ہدایت ہم ہمین تعریف کردہ۔ مؤلف
عرض کند کہ عادت روستائیان شہر عجم است
کہ چون کسی از پیش دکان بگذرد یک پلہ ترازو
را بر پلہ دیگر زدہ آواز می کنند و این حسن طلب
خریدار است یعنی بیا اینجا و خرید کن شی مطلوب
را چون کسی از اہل قریہ بشہری آید و بہ بازار رود
ازین آواز ترازو پریشان می شود و روستائیان
رشخند کنند۔ ملا سالک یزدی ہمین مضمون را
در کلام خود نظم کردہ و محققین نازک خیال در پے
تعریفش بہ ترکستان رفتہ اند معاصرین عجم با ما اتفاق
دارند (اردو) گاہک کو آواز دینا۔ بلانا۔ دیہاتی
کو پریشان کرنا۔

ترازو شدن مصدر اصطلاحی۔ جہانگیری
و جامع و رشیدی (۱) کنایہ از برابر شدن دو
غنیم باہم در شجاعت و زور۔ صاحب ناصری
بذر معنی اول گوید کہ در بعضی از فرہنگہا (۲)
بمعنی افتادن و (۳) بمعنی پیچیدن و (۴) بمعنی برگشتن
از جنگ مرقوم۔ صاحب ملحقات برہان متفق با
ناصری در ہمہ معانی۔ خان آرزو در سراج بہمین
معنی اول گوید کہ (۵) گذشتن تیر از چیزی و ماندن
نصفی یا نزدیک نصفی ازان بر طرف کاندار
چنانکہ گویند تیرش ترازو شد و ہم او در چراغ
ہدایت می فرماید کہ گاہی بر گذشتن شاخ گاو وغیرہ
از چیزی بوضع مذکور آمدہ (اوحید در توصیف

میان مسجد گوید (ع) کشیده زبر سو بچرخ برین ÷ تراز و شده شاخ گاو زمین ÷ صاحب بحر ذکر معنی اوّل و پنجم کرده و در معنی پنجم نقل خان آرزو فرموده. زلّه بردارش بهار به معنی اول قانع و می فرماید که ــــــــــــــ

ترازو شدن تیر از چیزی | بیرون رفتن و گذشتن یک نصف تیر از نشانه و برین قیاس.

ترازو شدن شاخ و کمان و مژگان | ... شدن آن (مخلص کاشی ع) حاشا که گشد آه دل از زخم جفایت ÷ گر تیر تو گم دیده تراز و نگشید ست (صائب ع) چون کمان هر چند مشت استخوانی گشته ایم ÷ می شود از جوش گرد ون تراز و تیرها ÷ (وله ع) نیم آگاه از زلف بلندش اینقدر دانم ÷ که از دلها تراز و گشته مژگان رسا ... او ÷ و هم او گوید که (تراز ... شدن ...) ادعاست مثل باد ریختن و حال ... نقطیت مشهور و این نوعی از تفنن بود ...

عبدالله خانی (ع) نه خالست آنکه ظاهر از میان آن دو ابرو شده ÷ ز شوخی این کمان پیش از خدنگ از زل تراز و شد ÷ **مؤلف** عرض کند که باعتبار محققین اهل زبان معنی اوّل قرین قیاس و هیچ تخصیص بالشکر نباشد بلکه بمعنی عام برابر شدن باشد و معانی دوم و سوم و چهارم بیان کرده ناصری و ملحقات برهان خلاف قیاس و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معلوم می شود که هر دو محققین از غور کار نگرفته اند و تعریف معنی پنجم درست نیست هیچ خصوصیت با تیر و شاخ و مژگان نباشد بلکه معنی عام دارد یعنی گذشتن چیزی طویل از میان چیزی بقدر نصف اعم از آنکه تیر باشد یا شاخ یا سوزن یا چیز دیگر مماثل آن که ... این مشابه ترازو باشد که نصف آن بایں طرف است و نصف دیگری آن طرف و این ... هم ... معنی اول و آنچه بهار نسبت ... و شدن ... محقق ... شاعری

خیال کردہ تسامح اوست واین (۶) بمعنی حقیقی است یعنی شاعر گوید کہ کمان ابروی او ترازو گردید از ینکہ یک خال میان دو ابرو آمدہ ہر دو ابرو را مشابہ ترازو کرد۔ مخفی مبادکہ در بعض اسناد بالا عوض شدن۔ گردیدن و گشتن مستعمل است عیبی ندارد۔ (اردو) (۱) دو چیزون کا برابر ہونا مساوی ہونا (۲) دیکھو افتادن (۳) دیکھو پیچیدن (۴) بھاگنا (۵) کسی لانبی چیز کا کسی چیز مین سے اسطرح گذرنا کہ نصف اُدہر رہجاے اور نصف ادہر جیسے (ع) جون ناک مین مرغی کا پر آدہا اِدہر آدہا اُدہر ٭ (۶) ترازو بنجانا جیسے آپ کے ابرو ترازو بن گئے مین ٭

ترازو شکستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ در سندش ترازو شکن مستعمل کہ بمعنی چیزی است ترازو را بشکند (اسم فاعل ترکیبی) بمعنی حقیقی پس معنی این مصدر ہم حقیقی است (نظامی ع) زنان را ترازو بود سنگ زن ٭ بود سنگ مردان ترازو شکن ٭ (اردو) ترازو توڑنا

(الف) ترازو کردن استعمال۔ صاحب

(ب) ترازو کردن تیر آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ترازو قرار دادن (فطرت مشہدی ع) در ہمان گرمی کشد بر سیخ نخچیر را ٭ ناوک شست صاف او ترازو کردہ است ٭ بہار ذکر (ب) کردہ گوید کہ متعدی ترازو شدن تیر کہ مثالش در مبحث (بر سیخ کشیدن) گذشت مؤلف عرض کند کہ بیچارہ از ہمان سند فطرت این مصدر را اصطلاحی پیدا کردہ است می گوئیم از وکہ ہیچ خصوصیت تیر درین نیست و تعمیم الف کافیست فتأمل (اردو) ترازو کردینا۔ ترازو توار دینا۔

(الف) ترازو گردیدان استعمال۔ صاحب

(ب) ترازو گردیدن تیر از چیزی

(ج) ترازو گشتن

آصفی ذکر این کرده بذیل آن (ب) را نقل
کرد **مؤلف** عرض کند که این همان است
که بر (ترازو شدن) تیر از چیزی گذشت و
سند این هم با سند ج همدرانجا مذکور و صراحت
تعریفش همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو
ترازو شدن تیر از چیزی۔

(الف) ترازو نهادن مصدر اصطلاحی

بقول بهار کنایه از ترازو نصب کردن (خواجه
نظامی ے) بزرگان ایران بفرهنگ او ﴿
ترازو نهادند بر سنگ او ﴿ می فرماید که جناب
خیر الله محققین در شرح این بیت می فرماید یعنی
ترازو نصب کردند بر امید سنگ دو قرار یعنی
خواستند که موازن و مقلد او شوند و عقل و فراستش
که او دارد ایشان را هم حاصل باشد یا آنکه
ترازوی امتحان در دست داشتند و
سنگ خرد هر یکی را امتحان می نمودند۔ چون نوبت
بر عقل وی رسید۔ ذآن راز بر دست خردهای
خویش یافتند دانستند که ترازوی قیاس ما تحمل
نمی تواند کرد و خواهد شکست۔ ترازو از دست
افگندند و ازان اندیشه باز آمدند۔ (انتهی) جناب
بحر بهر زبان بهار در معنی نصب کردن ترازو۔
مؤلف عرض کند که بیچاره یا خیر الله محققین
ذوق زبان ندارد از بیجاست که معنی شعر را
نفهمیده و هرچه در دلش می آید می نگارد عادت
دکانداران است که همیشه سنگ ترازو معنی اوزان
را بجائی محفوظ کنند بالای آن ترازو می نهند
شاعر نازک خیال در کلام خود همین نقش را صورت
بسته می فرماید که بزرگان ایران ترازو را بند
گرفتند و خواستند که سنگ ترازو را در ترازو گرفته
وزن فرهنگ ممدوح کنند هرگاه پیش از این
امتحان از فرهنگش واقف و مطمئن شدند ترازو
را بر سنگ ترازو گذاشتند و از امتحان باز آمدند

این است حقیقت این مصدر اصطلاحی کہ بمعنی
از دست نہادن ترازو ست نہ قائم کردن و

(ب) **ترازو نہادن برکسی** آمادہ امتحان
از شدن است (نظامی ۵) سنجیدہ ترازو
نہہد برکسی کس ٭ در پلہ ماغر دل و خرد وار گران
است ٭ مؤلف عرض کند کہ درین اصطلاح
البتہ بمعنی قائم کردن ترازو پیداست ولیکن
از کلام نظامی کہ بر الف گذشت این معنی را
پیدا کردن مستنم است بر نظامی (اردو)
الف ترازو رکھدینا (ب) امتحان پر آمادہ ہونا

ترازوی آہنین دوش اصطلاح ۔ بقول
بحر و مؤید واند بمعنی ترازوئی کہ دستہ او آہنین
باشد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و ترکیب
توصیفی است (اردو) وہ ترازو جسکی ڈنڈی
لوہے کی ہو ۔ مذکر ۔

ترازوی انجم اصطلاح ۔ بقول بحر و ملحقات
برہان و بہار و مؤید واند اسطرلاب **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ ایست موافق قیاس (اردو)
اسطرلاب ۔ عربی ۔ وہ آلہ جس سے آفتاب اور
ستاروں کی بلندی معلوم ہوتی ہے ۔ مذکر ۔

ترازوی پولادسنجان اصطلاح ۔ بقول برہان
رشیدی و بحر و (ناصری و سروری و ملحقات)
کنایہ از نیزہ و سنان مبارزان است (نظامی
۵) ترازوی فولادسنجان بمیل ٭ ز رکفہ کفہ
ہمی راند سیل ٭ بہار گوید کہ فرید علیہ ترازوی
پولادسنج است کہ ترکیب توصیفی است و
ترازو کنایہ از نیزہ کہ صورت ترازو دارد
وحق آنکہ در وسط آن جای قبض می باشد
و ہر دو طرف آن را کہ یکی را بزبان ہندی پھل
خوانند و دوم بوری بدو کفہ ترازو مناسبت
است و می توان گفت کہ الف و نون درین
ترکیب علامت جمع است و پولادسنج کنایہ از
مردم مباشر با سلحہ چنانچہ در لفظ پولادسنج گذشت
و برین تقدیر ترازوی پولادسنجان کنایہ از نیزہ

مبارزان بود **مؤلف** عرض کند که در خیال با
مرکب اضافی است و نیز الاوسنجان معتبر لاو ثان
و مبارزان بجایش مذکور شد و نیزه و سنان را
ترازو ازین نام شد که مبارزان بر وسط چوب لش
دست گذارند نصف در پائین باشد نصف
بالا (اردو) نیزه۔ مذکر۔

ترازوی چرخ اصطلاح۔ بقول بحر و
ملحقات برہان و مؤید وانند کنایه از برج میزان
مؤلف عرض کند که کنایه الیست لطیف و
موافق قیاس (اردو) برج میزان۔ مذکر۔

ترازوی زر اصطلاح۔ بقول برہان
و جامع و ملحقات ناصری و بہار وانند و رشیدی
و بحر کنایه از آفتاب **مؤلف** عرض کند که ترازو
یک پله ہم می باشد از ینجاست که این کنایه لطیف
قرار یافت (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے
معنے۔ مذکر۔

ترازوی زہره از گرانی ستارگان

انشکند مثل۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی
ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند که معاصرین عجم ازین ساکت و غیر از
ہر دو محققین بالا دیگری نسبت کنایه ترازوی
زہره چیزی نه نوشت۔ خیال می کنیم که ترازوی
زہره کنایه باشد از برج میزان۔ فارسیان استعمال
این بجائی کنند که مقصود شان این باشد که شخص
موزون بکاری از ان کار خسته نمی شود و با سانی
کند (اردو) دکن مین کہتے ہین نئے کاردان
اپنے کام سے نہین تھکتا۔

(الف) **ترازوی سنگ زدن** مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار مثل ترازوی قلب و
آن را تنہا سنگ زن نیز گویند۔ صاحبان بحر
عجم وانند ہمین معنی بر - - - - - - - - -

(ب) **ترازوی سنگ زن** نوشته اند
و طرز تحریر و تعریف بہار و سندش ہم تقاضای
آن می کند که ما در الف تسامح کاتب خیال کنیم

مؤلف عرض کند که ب موافق قیاس و اسم
فعول ترکیبی و مراد از ترازوئی که پاسنگ در آن
زنند از ینکه قلب است (خواجه نظامی ؎)
زنان را ترازو بود سنگ زن ٭ بود سنگ مردان
ترازو شکن ٭ هم او می فرماید که بعضی از محققین برآنند
که درین بیت بمعنی مذکور نیست زیرا که در مصرع
دوم بیان زور و دلیری است پس معنی بیت
آن باشد که ترازوی زنان را سنگ زن است
یعنی زنان همین قدر زور دارند که ترازو بردارند
و ترازو اینها را سنگ می زند و سنگ و قدر
مردان چنانست که ترازو را می شکند یعنی زن
چنان باید و مرد چنین پس این انشائی است در
صورت اخبار **مؤلف** عرض کند که بهار از ب
بوسیلهٔ همین سند نظامی معنی ترازوی قلب که پیدا
کرده ایجاد بنده را ماند اگرچه گنده ترازوئی
سنگ زن ترازوی قلب را نگویند بلکه ترازوئی
را گویند که دران بضرورت پاسنگ کشیده باشند
نه بوجه قلب ترازو و نظامی علیه الرحمه در صفت
نزاکت و سبکی وزن زنان بمقابلهٔ مردان گوید
که اگر مرد در ترازو نشیند از وزن سنگینش ترازو
بشکند و چون زن در ترازو نشیند بنظر سبکی زنان
بدون پاسنگ ترازو بصحت نیاید و این انتهائی
مبالغه در اظهار سبکی و نزاکت است که ترازو
بوجه سبکی شان از حالت اصلی خود هم بلند می شود
و بدون پاسنگ بحالت اصلی نیاید لطف معنی را
غیر از سخن سنج دیگری نداند (اردو) وہ ترازو
جس میں کمی ضرورت سے پاسنگ رکھے ہوئے ہوں۔ مونث

ترازوی عدل اصطلاح - بقول بحر (۱)
ترازوئی که بسنجیدن در هر دو پله آن کمی و بیشی
نباشد صاحبان آنند و غیاث متفق با بحر **مؤلف**
عرض کند که بدون سند استعمال این معنی را تسلیم
نکنیم ظاهرا (۲) ترازوی عدل عدل باشد که
تشبیه عدل با ترازو درست است که فریقین
را مساوی داند و فصل خصومت کند و این [illegible]

فارسی باضافت تشبیهی است بمعنی عدل مثل ترازوست
واگر بدون سند این معنی را پیدا کنند غلط نباشد
ولیکن پسند خاطر ما نیست تا ذوق زبان ندارد
(اردو) (۱) سچی ترازو۔ مؤنث (۲) عدل۔ مذکر

ترازوی فلک اصطلاح۔ بقول بحر و آنند
میزان **مؤلف** عرض کند که کنایه ایست و منتخب
و مرکب اضافی که برج میزان به فلک است۔
(اردو) برج میزان۔ مذکر

ترازوی فولاد سنجان اصطلاح۔
بقول جامع ہمان ترازوی پولاد سنجان که گذشت
مؤلف عرض کند که پولاد اصل است و فولاد
مبدلش دیگر ہیچ پس این مبدل آن چنانکه پیل
و فیل و سپید و سفید (اردو) دیکھو ترازوی
پولاد سنجان۔

ترازوی قلب اصطلاح۔ بقول بہار
و بحر ترازوئی که یک طرفش کم بود و طرف دیگر
زیاده **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی مراد
از ترازوی پاسنگ خور که وزن یک پله اش با
پله دیگر مساوی نباشد (واله ہروی خطاب به آفتاب
؎) ای گرده ترازو نمایان ؛ میزان و حمل دو
کفه آن ؛ سنجیده دغل ہمیشه بازوت ؛ قلب
است بہر دو سر ترازوت ؛ مخفی مباد که از الفاظ
سند بالا ترازوی قلب پیدا نیست ولیکن از
مضمونش ترازوی قلب را پیدا توان کرد۔
(اردو) جھوٹی ترازو۔ ناقص ترازو۔ پاسنگ
دار ترازو۔ مؤنث۔

ترازوی قیامت اصطلاح۔ بقول بہار
و آنند ترازوئی که روز قیامت اعمال مردم
بدان سنجند (میرزا صائب ؎) مہیا شود دلا
در عشق انواع ملامت را ؛ که سنگ کم نمی باشد
ترازوی قیامت را ؛ **مؤلف** عرض کند که
کنایه باشد از انصاف قیامت ۔ آنانکه ذوق
سخن ندارند می دانند که در قیامت ترازوئی
قائم شود و نمیدانند که عدالتی قائم شود که بی ترازو

کار ترازو کند از انصاف (اردو) قیامت
کا انصاف۔ مذکر۔

ترازوی نارنج اصطلاح۔ بقول بہار
وانند۔ اطفال جہت بازی از پوست ترنج
ولیمو وغیرہ ترازوئی می سازند (ملا جامی ع)
بر مہ آن روز ترنج ذقنش می چربید٭ کہ بہ بازیچہ
ز نارنج ترازوی ساخت٭ مؤلف عرض
کند کہ لفظاً سند بکارش نمی خورد و معنیً از ان
ترازوی نارنج پیدا توان کرد (اردو) نارنج
کی ترازو جو لڑکے کھیلنے کے لئے بناتے ہیں۔ مؤنث

ترازوی نظم اصطلاح۔ بقول بحر و بہار
کنایہ از علم عروض کہ اوزان و بحور شعر از ان
معلوم می شود مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) علم عروض۔ مذکر۔

ترازیدن بقول بہار بفتح اول (۱)
ساختن و (۲) آراستن (عرفی ع) زمانہ
گفت تو پرویز و من ترنج زرم٭ بکام خود
ترازم چنانکہ میدانی٭ (حوالہ ہروی ع) اسپ
حسن اگر میدان ترازد بہر کین جوئی٭ نہ بینی از
سر شوریدہ خالی سنانی را٭ صاحب بحر بذکر
معنی بالا می فرماید کہ کامل التصریف است و
مضارع این ترازد صاحب موارد ہم این را
بمعنی دوم آوردہ می فرماید کہ حاصل بالمصدر
این تراز مؤلف عرض کند کہ تراز کہ گذشت اسم
مصدر این است نہ حاصل بالمصدر و حاصل بالمصدر
این ترازش باشد و در زبان فارسیان (۳) بمعنی نوشتن
ہم (کمال اسمعیل ع) فلک ز شرم پر تیر بر نہد سر گرد
کہ نوک خامہ بندہ شود مدیح تراز٭ صاحب موارد صراحت
مزید کند کہ در عرف بطا حطی می نویسند تا شبہہ نشود
بہ براز ار بای موحدہ کہ ہم بمعنی آرایش است مخفی مباد
کہ معنی دوم اصل است و معنی اول و سوم مجاز آن (اردو)
(۱) بنانا (۲) بناؤ کرنا سنوارنا (۳) لکھنا۔

ترّاس صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم گوید کہ بمعنی مہتابی و مقام بلند بی سقف است

و در انگلیسی زبان ٹریس نامندش **مؤلف** عرض کند که مفرّس دانیم که تای هندی بدل شد
به فوقانی و فوقانی بدل شد به الف (اردو) چبوتره. مذکر۔

تراش بقول برهان و جامع بفتح اوّل بروزن نواش (۱) طمع و توقع و (۲) تراشیده را گویند
صاحب سروری گوید که معروف و مقصودش از معنی دوم باشد که همین معروفست و می فرماید
که (۳) بمعنی اخذ و گرفتن هم (۴) تراشنده و (۵) امر به تراشیدن صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل نسبت معنی دوم می طرازد که بمعنی تراشیدن چیزی (ظهوری سلمه) در تراش اهل داغ خوش
دلخراش افتاده اند پادی کنم تو او ره خود را در تراش دگیرم یک صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع
وارسته بمعنی اوّل و دوم قناعت فرموده همان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل معنی دوم را
تراشیدن و تراشیده گوید **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم مصدر تراشیدن است که می آید
و معنی دوم تراشیده و تراشیدن نباشد بلکه بقول معاصرین عجم **لغت قدیم** است بمعنی شوق عجب
است که محققین بالا این معنی را ترک کرده اند بخیال اینکه همین تراش حاصل بالمصدر تراشیدن
هم است بمعنی تراشیده نوشتند و درین صورت هم تراشیده غلط است می بایست که تراشیدگی
نویسند و آنانکه تراشیدن را داخل معنی دوم کرده اند مقصودشان همان حاصل بالمصدر است
نه مصدر و بمعنی سوم هم اسم جامد و اسم مصدر دانیم که بمعنی اختراع است و مصدر تراشیدن از
همین معنی است صاحب ناصری تعریف خوشی نکرد و بمعنی چهارم تراش نمی آید تا آنکه با اسمی
مرکب شود چنانکه بت تراش که اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی پنجم امر حاضر تراشیدن است۔
(اردو) (۱) طمع. توقع. مؤنث (۲) تراشا ہوا. تراشیدگی. مؤنث. شوق. مؤنث. صاحب

آصفیہ نے تراش پر فرمایا ہے۔ مؤنث۔ کاٹ۔ قطع و برید۔ کاٹ چھانٹ۔

تراش پاشیدن برکسی مصدر اصطلاحی

بقول بہار و آنند و آصفی قرار دادن چیزی کہ در اصل نبودہ باشد (زلالی خانساری ۹)

بجود مسعود شاہی بر تراشند ؏ تراش رنگ بر محمود پاشند ؏ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی سوم است و با مصدر پاشیدن مستعمل کہ محاورۂ زبان است (اردو) تراشے ہوئے مضمون کو کسی سے منسوب کرنا۔

تراش زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و آنند بمعنی (۱) تراشیدن و (۲) نشر دادن (مولوی عبد الرزاق فیاض ۵) خط راز دیگر تراش و جہان در ندامت ؏ مصحف سفید گشت و نشان قیامت است ؏ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل تراشیدن محاورۂ فارسیان است و معنی دوم ہم درین شعر یافتہ نمی شود بلکہ تراش پیدا کردن است بمعنی اختراع متعلق بہ معنی سوم تراش و اگر بمعنی دوم بیان کردہ بہار ہم گیریم و مضمون مصرع دوم سند تائید آن من وجہ می کند و برای معنی اوّل مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) دیکھو تراشیدن (۲) موندھنا۔

تراش کردن استعمال۔ بقول بہار و بحر و آنند عبارت ازان است کہ مانند چیزی کہ خواستہ باشند بسازند و آن چیز کہ ساختہ شود بعینہ مانند منقول عنہ گردد **مؤلف** عرض کند کہ تعریف بالا خوب نیست متعلق است بمعنی سوم تراش و ترجمہ اش اختراع است کہ در ساختن چیزی اختراع خود را ہم دخل دہند (اردو) اختراع کرنا۔

تراشہ بقول برہان بفتح اوّل و رابع (۱) بمعنی آخر تراش است کہ تراشیدہ شدہ و (۲) آنچہ از تراش برآمدہ و (۳) ہلال واری از خربزہ و ہندوانہ را نیز گویند صاحب جامع بذکر معنی اوّل و دوم نسبت معنی سوم گوید کہ قاچ باشد۔ صاحب

سروری بمعنی اوّل قانع. صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل گوید که آنچه هنگام تراشیدن قلم و چوب فرو
ریزد (شعر) گر این مقلد دگر ... و در جهان
آید بتراشهٔ قلمت راید بر باید بخان آرزو
در سراج ذکر معنی دوم و سوم کرده گوید که از
تراشیدن است مؤلف عرض کند که نه خیر
های نسبت بر تراش زیاده کرده اند و تراشه و
تراشیدن هر دو از تراش پیدا شود (اردو)
(۱) تراشی ہوئی چیز اور (۲) اُس کا برادہ (۳)
خربزہ یا تربز وغیرہ کی قاش۔ دیکھو برش۔

تراشه چین | اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ریزه
چین (طالب آملی س) خورشید رخش بخواب
دیدم بو صد همچو قمر تراشه چین داشت (نجیب الدین
جرباد قانی س) دلش چو بحر و صد ابر نواله ده
بکفش هزار چو دریا تراشه چین دارد (کمال
اسمعیل س) تراشه چین کمالش سپهر بی سرو پا
بو نواله خوار نوالش جهان بی بن و بار (**مؤلف**
عرض کند که اگرچه معنی لفظی این همان تراشهٔ بی کار را
بردارنده و حاصل کننده است ولیکن مجازاً بمعنی
زله ربا و خوشه چین باشد یعنی کسی که از دیگری فیض
حاصل کند (اردو) زلہ ربا۔ اسم مذکر مراد از
خوشہ چین۔

تراشیدن | بقول بحر بر وزن و معنی (۱) خراشیدن
و (۲) ہموار کردن و (۳) انگیختن و (۴) انگاشتن
و (۵) توقع طمع داشتن و (۶) ساختن و (۷)
بازیچه دگر دان می فرماید که کامل التصریف است
و مضارع این تراشد صاحب مؤید بذکر معنی ہفتم
این قدر اضافه کند که بمعنی (۸) بهم رسانیدن و
(۹) بریدن و (۱۰) ستردن و (۱۱) قرار دادن
و سیم او تراش را حاصل بالمصدر گوید۔ استعمال
این ترکیب فارسی در ملحقات می آید **مؤلف** عرض
کند که از معنی اوّل تراشیدن قلم مقصود باشد که
تعریفش درست نیست و خراشیدن برای آن
بکار نمی خورد و اسم مصدر این همان تراش است

آیجا ایش گذشت و طبوذ ما معانی [illegible] معنی پنجم و ششتم و نہم و دہم مستعمل است و دیگر معانی مجازی از (اردو) (۱) چھیلنا (۲) ہموار کرنا (۳) [illegible] کرنا (۴) لکھنا (۵) جمع کرنا (۶) بنانا (۷) ایجاد کرنا (۸) حاصل کرنا (۹) [illegible] (۱۰) موزوں ہونا (۱۱) قرار دینا ۔

تراشیدن آشنا مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل تراشیدن بمعنی بہم رسانیدن آشنا (قدسی ؎) زچوب خشک خوبان می تراشند آشنا قدسی ٭ مگر چون زلف شان از شانہ ہر سو مجرمی دارد مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم تراشیدن است (اردو) آشنا پیدا کرنا ۔

تراشیدن بخود مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل تراشیدن گوید کہ بمعنی قرار دادن بخود است کہ معنی یازدہم تراشیدن باشد (زلالی ؎) بخود مسعود شاہی بر تراشید ٭ تراش رشک بر محمود پاشید ٭ مؤلف عرض کند کہ از سندش مصدر بہ تراشیدن پیداست (اردو) اپنے آپ کو قرار دینا جیسے زید نے اپنے آپ کو متکبر قرار دیا ۔

تراشیدن خامہ مصدر اصطلاحی بمعنی درست کردن خامہ بہ تراش مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اول تراشیدن (ظہوری ؎) کو ظہوری خامہ تراش و ورق در ہم کش ٭ آرزوی مدحت تولار خان خوش غالب است (اردو) قلم چھیلنا

تراشیدن خط مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر ۔ تراشیدن موی نو دمیدۂ رخسار مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم تراشیدن و ہیچ خصوصیت خط ندارد با موی ہم استعمال توان کرد (اردو) خط رخسار کو مونڈنا ۔

تراشیدن رزق مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل تراشیدن) بمعنی بہم رسانیدن رزق مؤلف عرض کند متعلق بہ معنی ہشتم

تراشیدن است (صائب ے) امی تراشم رزق
خود چون ماہ از پہلوی خویش ٭ می کنم تا بست
ممکن حفظ آب روی خویش ٭ (اردو) رزق
پیدا کرنا۔ حاصل کرنا۔

تراشیدن سخن مصـ۔ اصطلاحی۔ صاحب
سوارد بذیل تراشیدن گوید کہ بمعنی فراہم کردن
سخن است **مؤلف** عرض کند کہ نہ خیر۔ این
را تعلق است بمعنی ششم تراشیدن کہ سخن
ساختن باشد (محسن تاثیر ے) از سخن حاصل
او آئینہ سان دست تہی است ٭ سادہ لوحی کہ
تراشد سخن از روی سخن ٭ (اردو) بات
بنانا۔ بات پیدا کرنا۔

تراشیدن طعنہ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
طعنہ زدن **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ متعلق
بمعنی ہفتم تراشیدن دانیم (ظہوری ے) از بان
تیشۂ فرہاد ہمچنان تیز است ٭ ہنوز طعنہ تراشان
از برای پرویز است ٭ (اردو) طعنہ مارنا۔

تراشیدن وفا مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بہم
رسانیدن مہر و وفا باشد **مؤلف** عرض کند کہ
متعلق بمعنی ہشتم تراشیدن (ظہوری ے) اگر
مہر و وفا باید تراشید ٭ بہ از فرہاد بودن منفعتی نیست ٭
(اردو) مہر اور وفا پیدا کرنا۔

تراشیدہ اصطلاح۔ بقول فدائی (۱) ہر چیز
کہ از تراشیدگی و پرداخت رنگین و ہموار شدہ باشد
و (۲) ہر سخنی کہ با سنجیدگی گفتہ شود (۳) ہر
مردیکہ از دانش پرورش یافتہ خداوند خوبیہای
ستودہ شدہ باشد۔ صاحب انند این را (۴)
مرادف تراشہ گوید صاحب نوادر گوید چون خامۂ
تراشیدہ و ناخن تراشیدہ و سُم تراشیدہ و می فرماید
کہ حکیم الملک محمد حسین شہرت این را بمعنی تراشہ
بستہ و این محل نظر است (ے) مہ نو کہ بر آسمان
جای اوست ٭ تراشیدۂ ناخن پای اوست
٭ **مؤلف** عرض کند کہ در اصل اسم مفعول مصدر
تراشیدن است و بمجاز معانی بالا پیدا کردہ

(اردو) (۱) بذریعہ تراش درست کی ہوئی چیز جیسے جوہر تراشیدہ (۲) سنجیدگی سے کی ہوئی بات۔ مؤنث (۳) تعلیم یافتہ شخص مذکر (۴) دیکھو تراشہ۔

تراق بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار آواز بلند **مؤلف** عرض کند کہ ابن لغت ترکی زبان یافتہ می شود ولیکن لغات ترکی ازین ساکت ما این را فارسی جدید خواہیم کہ در زبان معاصرین عجم است بتحقیق نشد کہ از کدام زبان مفرس کردہ اند قیاس غالب ہمین کہ مفرس از ترکی است کہ در ترکی زبان تاراق فرق سر را گویند و بامعنی دوم تراک ہم متعلق می نماید کہ بکاف عربی عوض قاف می آید (اردو) بلند آواز۔ مؤنث۔

تراک بقول برہان و جامع بفتح اول و رابع ساکن بر وزن ہلاک (۱) بمعنی چاک و شگاف و (۲) آوازی را گویند کہ از شکستن یا شگافتہ شدن چیزی بگوش رسد و (۳) صدای رعد را نیز گفتہ اند و طراق عربی آنست۔ صاحب جہانگیری بمعنی اول و دوم قانع (حکیم خاقانی ؎) بر دل شیر و پلنگ افتد آنگاہ تراک ؛ کز کشست تو بر آید زکمان تو ترنگ ؛ (فرخی ؎) تا دل شنود خصم تو زسینۂ خویش ؛ چو از کمان تو آید بگوش خصم تراک ؛ صاحب سروری ہم ذکر معنی اول و دوم کردہ۔ صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید کہ مصدرش ترکیدن و فرماید کہ طراق معرب این است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی گوید کہ اغلب کہ معنی سوم مجاز باشد **مؤلف** عرض کند کہ بہر سہ معنی اسم جامد فارسی زبان۔ و یکی از معاصرین عجم گوید کہ ترک بمعنی چاک و شگاف اصل است و تراک اسم صوت شگاف است فارسیان تراک را بمعنی اول ہم استعمال کردہ اند بخیال ما ترک اسم مصدر ترکیدن است (اردو) (۱) چاک۔ شگاف۔ مذکر۔ (۲) تراق بقول آصفیہ

مذکر کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز چاخ (۳) رعد کی آواز۔ مؤنث۔

ترانگبین اصطلاح۔ بقول انند و مؤید بفتحتین باکاف فارسی موقوف (۱) شیرۂ کہ از خار
شتر خار بر آید مانند شہد کذا فی الشرفنامہ و در مدارک مذکور کہ (۲) آسمان ہیجو برف می بارید
بر قوم موسی علیہ السلام وقت صبح و آن را بتازی من می گویند۔ صاحب محیط گوید کہ معنی آن
عسل تر و بعربی عسل الحاج نیز گویند و یونانی سخارون و بہندی شکر جواسا و بانگریزی مینا آف دی
دریٹ و آن شبنمی است از آسمان بر اشجار خار شتر در ملک شام و خراسان و ماوراء النہر و گیلان
و گرجستان و ہمدان و نواح آن می نشیند و منعقد می گردد گرم تر در اول و گویند معتدل در حرارت
و رطوبت و برای حفظ صحت نیکو و نافع محرور و معتدل مزاج و یابس المزاج و مسکن تشنگی و ملین
سینہ و حلق و مرطب آن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از ترنج و
انگبین و (۲) اطبا از ترنج و انگبین ہم شربتی سازند کہ دافع صفرا است و این اصل است و
بمجاز آن را نام شد (**اردو**) ترنجبین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث (۱) ایک قسم کی شکر
ہے جو اکثر درخت خار (اونٹ کٹارا) کے کانٹون پر شبنم کی طرح خراسان مین گر کر جم جاتی ہے۔
مسہل مین اکثر کام آتی ہے (۲) افشردہ لیمو جسین کھانڈ ڈالکر پیتے ہین۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ
اطبا ترنج اور شہد سے بناتے ہین۔

ترانہ بقول برہان و جامع بر وزن بہانہ (۱) جوان خوش صورت و شاہد تر و تازہ و صاحب
جمال و باصطلاح اہل نغمہ (۲) تصنیفی است کہ آن سہ گوشہ داشتہ باشد۔ ہر کدام بطرزی یکی بیتی
و دیگری مدح و یکی دیگر تلا و تلالا و در لغت نقش و صورت و دو بیتی سرود و نغمہ را خوانند (۳)

دہن خوانی وطنز وخوش طبعی بود (۴) بدخوئی وحیلہ روئی ہم۔ صاحب سروری بر معنی اول ودوم
قانع ونسبت معنی دوم گوید کہ دوبیتی سرود باشد وبس (ہفت پیکر ۲) ہر نسفتہ دری دری
می سفت ہا ہر ترانہ ترانہ می گفت ہا (استاد فرخی ۵) از دل آویزی وتری چون غزلہای شہید
ہا از غم انجای وخوشی چون ترانہ بوطلب ہا صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ
دوبیتی یعنی رباعی ونغمہ وخوانندگی ومی فرماید کہ بعضی این لغت را بالضم اول مخفف توران دانند
یعنی خوبان منسوب بہ توران۔ صاحب رشیدی ہم بر معنی اول ودوم قناعت کردہ وصاحب
جہانگیری ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج بحوالہ برہان ذکر ہمہ معانی کردہ بہار بذکر
معنی دوم گوید کہ موج از تشبیہات اوست وبالفظ بستن وبلند کردن وزدن وسرودن
وسنجیدن وگفتن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است ومرکب می نماید از لفظ
ترو انہ یعنی منسوب بہ تر وتازگی ومعنی دوم وسوم مجازش ومعنی چہارم البتہ بامجاز ہم تعلق ندارد
نظر باعتبار صاحب جامع کہ صاحب لسان است اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱)
تر وتازہ لڑکا۔ خوش جمال۔ خوش صورت۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے ترانہ پر فرمایا ہے۔
(۱) لغوی معنے جوان رعنا (۲) نغمہ۔ گیت۔ ایک خاص قسم کا گیت جسکو عوام تلانہ بولتے ہیں۔
ایک خاص لے یا سُر (۳) ظرافت۔ خوش طبعی۔ مؤنث (۴) بدخوئی۔ مؤنث۔ حیلہ۔ مذکر۔

ترانہای خزانگی اصطلاح۔ بقول بحر و
انند وغیاث ترانہ ہای عمدہ وترانہ ہائی کہ پادشاہی
یا امیری تصنیف کردہ باشد مؤلف عرض کند
کہ اول کسی کہ این اصطلاح را نوشت صاحب
غیاث است دیگر ہر دو محققین نقلش برداشتہ اند
وما این را خلاف ذوق زبان دانیم ومحققین

صاحب زبان ازین ساکت بدون سند استعمال
این را پسند نکنیم (اردو) وہ عمدہ ترانے
جن کے مصنف امرا یا پرت معین۔ مذکر۔

ترانه برخاستن مصدر اصطلاحی۔ بآغاز
شدن ترانه مؤلف عرض کند که موافق قیاس
است (ظهوری ؎) بیا ساده دلیم نقش بستند
به ناسخ بنشین ترانه برخاست ۞ (اردو) ترانہ آغاز ہونا

ترانه بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی آغاز شدن و سروده شدن
ترانه باشد موافق قیاس (حسن مشهدی ؎)
از گل بسینه بلبل هزار خار شکست ۞ کنون ترانه
یوسف بهاری بندد ۞ (اردو) ترانہ گایا جانا

(الف) ترانه پرداختن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت
و مقابل آن ترانه پرداز بحواله بهار نوشته
گوید که ترانه پرداز و ترانه ریز هر کدام معروف

مؤلف عرض کند که ----

(ب) ترانه پرداز کسی را گویند که ترانه آغاز
کند و کنایه از مطرب و سراینده ترانه باشد
و الف بزبان نیست (اردو) ب مطرب
ترانہ گانے والا۔

ترانه ریز اصطلاح۔ بقول بهار مرادف
ترانه پرداز مؤلف عرض کند که اسم فاعل
ترکیبی است کنایه از مطرب (نثر ظهوری)
جا بجا بلبل اوراق درختان به هوای او ترانه ریز
(اردو) دیکھو ترانہ پرداز۔

(الف) ترانه زدن مصدر اصطلاحی۔
(ب) ترانه زن صاحب آصفی ذکر
الف کرده از معنی ساکت بهار ب را مرادف
ترانه پرداز گوید مؤلف عرض کند که الف
بمعنی ترانه سرودن است و ب اسم فاعل
ترکیبی (سلمان ساوجی ؎) سودای زلف
خشکم بر باد داد حاصل ۞ مطرب بزن ترانه ساقی

بسیار بادہ ﷺ (میرخسرو سہ) از نوای تر ترانہ
ترنان ﷺ ہر دو تن خاستند نازکنان ﷺ (اردو)
الف ترانہ گانا ب دیکھو ترانہ پرداز۔

(الف) **ترانہ ساختن** مصدر اصطلاحی
(ب) **ترانہ ساز** صاحب آصفی
ذکر الف کردہ از معنی ساکت بہار نسبت
(ب) گوید کہ مرادف ترانہ پرداز است **مؤلف**
عرض کند کہ الف بمعنی ترانہ تالیف کردن است
و ب اسم فاعل ترکیبی بمعنی ترانہ پرداز (ب)
را با الف تعلق نیست بلکہ تعلق دارد با ترانہ
سازیدن کہ بمعنی سرودن ترانہ است (باقر
کاشی سہ) خوش نم زدیدہ مطرب امشب رواں
ساخت ﷺ یا رب چہ درد داشت کسی کان
ترانہ ساخت ﷺ (ظہوری سہ) گریہ رقاصی
تواند کرد ﷺ با یہای ترانہ ساز آید ﷺ (اردو)
الف ترانہ تصنیف کرنا (ب) دیکھو ترانہ پرداز

(الف) **ترانہ سرا** اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **ترانہ سرائیدن** بہار مرادف ترانہ
پرداز صاحب آصفی ذکر ترانہ سرودن کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف
اسم فاعل ترکیبی است و ب بمعنی ترانہ سرودن
والف را با ب تعلق است نہ با (ترانہ سرودن)
(اردو) الف دیکھو ترانہ پرداز۔ (ب)
ترانہ گانا۔

ترانہ سنجیدن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ مرادف ترانہ سرائیدن است (طالب
آملی سہ) لبم بعشق نہ سنجد ترانۂ زنہار ﷺ ولی
ز اشک من این مدعا برون آید ﷺ (اردو)
دیکھو ترانہ سرائیدن۔

ترانہ شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و
بہار مرادف افسانہ شدن کہ شہرت گرفتن است
(اسیری لاہجی سہ) در کسوت اغیار چو بنمود رخ
آن یار ﷺ این قصہ در آفاق جہان گشت ترانہ ﷺ

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است اگرچه در سند استعمال (ترانہ گشتن) است عیبی ندارد (اردو) مشہور ہونا۔

ترانہ شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی سماعت کردن ترانہ (صائب ؎) بشنو ز من ترانہ عبرت فزای را ٭ گر مردی ای سپند نگہدار پای را ٭ (اردو) ترانا ستنا۔ سماعت کرنا۔

ترانہ گشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترانہ شدن است کہ گذشت و سند این ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو ترانہ شدن۔

ترانہ گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تصنیف ترانہ کردن است چنانکہ سخن گفتن (نظامی ؎) ہر نہ سفتہ دری دری می سفت ٭ ہر ترانہ ترانہ می گفت ٭ (اردو) ترانہ تصنیف کرنا۔ ترانہ کہنا۔ جیسے شعر کہنا۔

تراو بقول برہان بسکون واو بمعنی تراوش کہ از تراویدن و ترشح کردن باشد صاحب نوادر بذیل تراویدن ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی رشحہ و چکیدہ **مؤلف** عرض کند کہ ما بر (ترابیدن) اشارہ این کردہ ایم کہ در فارسی قدیم بمعنی قطرۂ آب آمدہ و درینجا عرض کنیم کہ ہمین است ماخذ مصدر (تراویدن) کہ می آید و تراوش حاصل بالمصدرش بمعنی تراویدگی پس صاحب برہان تسامح کرد کہ این را بمعنی تراوش نوشت و فرقی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر نکرد و آنچہ می فرماید کہ این از تراویدن است غلط است تراویدن مرکب شد ازین البتہ می توانیم گفت کہ این امر تراویدن ہم ہست (اردو) قطرہ۔ مذکر۔

تراود بقول برہان بروزن عداوت مشتق از تراویدن و تراوش یعنی آب و شراب و امثال آن تراوش می کند صاحب سروری گوید کہ مستقبل تراویدن است (مصرع) از کوزہ ہمان برون تراود کہ درست ... مؤید ہم مستقبل گوید **مؤلف** عرض کند کہ ہر سہ محققین با نام و نشان و خصوصاً یکی از اہل زبان و دیگری مؤید الفضلا ما را معاف دارند کہ ما اینہا را از قواعد زبان بیخبر دانیم تراود مضارع مصدر تراویدن است نہ مستقبل و در مضارع و مستقبل فرق نکردن کار محققین نیست آنچہ صاحب برہان این را مرادف تراوش داند او بی خبر است از فرق مصدر و حاصل بالمصدر و لمنی داند کہ حاصل بالمصدر اشتقاق ندارد برخلاف آن مصدر و از تعریف برہان پیداست کہ او این را حاصل داند و حق آنست کہ این مضارع است و لیس و ضرورت بیان این نبود کہ مصدر این تراویدن می آید (اردو) ٹپکے ۔ تراویدن کا مضارع

(الف) **تراوش** بقول بہار مرادف تراویدن و فرماید کہ بمعنی چکیدن است و بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ تقصیلش جز این نباشد کہ ....

(ب) **تراوش کردن** بمعنی (۱) چکیدن آمدہ (صائب سہ) نیست در دست سبوی من عنان اختیار ٭ راز عشق از دل تراوش گر کند معذور دار ٭ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود تراویدن و تراوش را یکجا نقل کردہ گوید کہ زہیدن آب و مانند آن **مؤلف** عرض کند کہ ما فدائی را دیدہ ایم و نمی دانستیم کہ از قواعد زبان خود بیخبر است الف حاصل بالمصدر است نہ مصدر و ب موافق قیاس ولیکن (۲) بمعنی ظاہر شدن ہم کہ مجاز معنی اوّل است بہار در پیروی اہل زبان

سکندری خوردہ است (اردو) الف۔ چراو۔ تقاطر۔ ترشح۔ ب (۱) ٹپکنا۔ (۲) ترشح
تراوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مؤنث۔ ٹپکاؤ۔ جھڑنا۔ ظاہر ہونا۔

تراول بقول برہان و جامع و سراج بکسر واو بروزن شاغل برگ گیاہیست نامعلوم صاحب مؤید گوید کہ بزای معجمہ عوض رای مہملہ ہم آمدہ و بتقدیم واو بر الف ہم مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ازین ہرسہ ساکت و ہرچہ محققین بالا نوشتہ اند صراحت مزید آن نتوانیم کرد (اردو) تراول ایک قسم کی گھاس کا نام ہے۔ مؤنث۔

تراویدن بقول برہان و جہانگیری و جامع بروزن دواویدن (۱) بمعنی چکیدن و تراوش کردن آب و شراب و امثال آن صاحب بہار این قدر بیفزاید کہ بمعنی اول تراب ہم یعنی ترشح صاحب بحر عجم می فرماید کہ بمعنی ترشح کردن و کم کم چکیدن آب و روغن و امثال آن از کوزہ و سبو و مشک و مانند آن و (۲) بسوی محسوسات عقلیہ ہم اسناد کنند تا دلالت کند بر کثرت آن (غنی ع) صفای حسن بتان می تراود از دل ما بلہ و می فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این تراود۔ بہار این را مرادف تراوش نوشتہ چنانکہ بمعنی دوم ذکرش کردہ ایم و ہم او در لوازم این را مرادف ترابیدن نوشتہ۔ صاحب موارد بذکر معنی اول و دوم می فرماید کہ بمعنی (۳) بر آمدن ہم چون (تراویدن آتش) و تراوش و تراوا را حاصل بالمصدر این گفتہ مؤلف عرض کند کہ معنی سوم و بمعنی دوم داخل است و تراوا ہم این مصدر است چنانکہ بجایش نوشتہ ایم و حاصل بالمصدر و ترابیدن کہ گذشت مبدل این چنانکہ آو و آب (اردو) (۱) قطرہ قطرہ ٹپکنا (۲) ظاہر ہونا (۳) نکلنا۔

تراویدن آتش مصدر اصطلاحی۔ صاحب

موارد بذیل تراویدن ذکراین کرده مؤلف عرض کندکه در ممدوده بر (آتش تراویدن از تیزی) گذشت (اردو) دیکھو آتش تراویدن زتیزی۔

تراویدن از زبان مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکراین کرده گوید بمعنی برآمدن از زبان باشد (عرفی ؎) حاکم که از تکفیر من کافر شوند ٭ گر تراود از زبانم بس فی دلقی سواه ٭ مؤلف عرض کندکه موافق قیاس است (اردو) زبان سے ٹپکنا۔ زبان سے نکلنا

تراویدن تبسّم مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد ذکراین کرده مؤلف عرض کندکه این همانست که بر (تبسّم تراویدن) گذشت۔ (اردو) دیکھو تبسّم تراویدن۔

تراویدن تجلّی مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن این رابمعنی ظاهر شدن تجلّی نوشته مؤلف عرض کندکه موافق قیاس است (زلالی ؎) تجلّی می تراود از لب بام ٭ همه درعکس ساقی می رود کام ٭ (اردو) تجلّی ٹپکنا۔ ظاہر ہونا۔

تراویدن جوانی مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن این رابمعنی ظاهر شدن جوانی نوشته مؤلف عرض کندکه موافق قیاس است (ظهوری ؎) جوانی می تراود از لب بام ٭ جهان پیر برنائی رسانداست ٭ (اردو) جوانی ٹپکنا۔ جوانی ظاہر ہونا۔

تراویدن حاجت مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکراین بمعنی ظاهر شدن حاجت کرده مؤلف عرض کندکه موافق قیاس است (ظهوری ؎) ظهوری راست خواهد شدکه از خود ٭ نگاه عرض حاجت می تراود ٭ (اردو) حاجت ظاہر ہونا۔

تراویدن خروش مصدر اصطلاحی۔ صاحب

موارد بذیل تراویدن ذکراین بمعنی برآمدن خروش
کرده **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(میرزا بیدل ؎) خروش ناتوانی می تراود
از شکست من ؛ زبان سرمہ آلود است موی
خویش چینی را ؛ (اردو) آواز نکلنا۔

تراویدن خیال مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد ذکراین بمعنی برآمدن خیال کرده **مؤلف**
عرض کند کہ ظاہر شدن خیال است (قاسم مشہدی
؎) شام ہجر از بس خیالش می تراود از دلم ؛
ہر ورق در جیب تا بگذاشتم تصویر داشت ؛
(اردو) خیال ٹپکنا۔ ظاہر ہونا۔

تراویدن درد مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد ذکراین بذیل تراویدن بمعنی برآمدن درد
کرده **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر شدن درد است
(قاسم مشہدی ؎) ز اعضایم تراویده چنان
درد ؛ کہ چون رنگ از رخم گشتہ عیان درد
؛ (اردو) درد ظاہر ہونا۔

تراویدن ذوق مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل تراویدن ذکراین بمعنی برآمدن ذوق
کرده **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ظاہر شدن ذوق
است (طالب آملی ؎) الا زاری شد جہان از
کشتہ ناز و ہنوز ؛ می تراود ذوق خون از خنجر جلاد
من ؛ (اردو) ذوق ٹپکنا۔ ظاہر ہونا۔

تراویدن راحت مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل تراویدن ذکراین بمعنی برآمدن راحت
کرده **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ظاہر شدن راحت
است (ظہوری ؎) بہ نیش غمزه دل در خریداریستش ؛
ز رایش سینہ راحت می تراود ؛ (اردو)
راحت ٹپکنا۔ راحت ظاہر ہونا۔

تراویدن رقم مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
ظاہر شدن و برآمدن رقم است **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) نتراود ز قلم
خبر رقم حسرت آب ؛ نامہ تشنہ لبان جملہ بیک
مضمون است ؛ (اردو) لکھا جانا۔

تراویدن زہر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن زہر است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ے) شہد نصیحتا چو نیفتاد سودمند × زہری برون تراود اگر از سخن مرنج × مخفی مباد کہ اگرچہ از سند بالا (زہر برون تراویدن) پیداست ولیکن زہر تراویدن ہم محاورۂ زبان است (اردو) زہر ٹپکنا۔ زہر ظاہر ہونا۔

تراویدن نالہ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بر آمدن نالہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ے) این نالہ ام از کام و زبان بر نتراود × گر زور دتو بر ہم نفشارد جگرم را × مخفی مباد کہ اگرچہ از سند بالا (بر تراویدن نالہ) پیداست ولیکن (تراویدن نالہ) ہم محاورۂ زبان است (اردو) نالہ ٹپکنا۔ نکلنا۔

تراہی بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن تباہی بمعنی میوہ نوبادہ و نو رسیدہ۔ صاحب جہانگیری بر نوبادہ قانع (سعدی ے) بود بوستان بان بایوان شاہ × تراہی ولی ہم ز بستان شاہ × خان آرزو مذکر این گوید کہ بعض را ابتدا این اشتباہ است **مؤلف** عرض کند کہ این اشارہ باشتباہ رشیدی است و ما این اشتباہ را لغو دانیم کہ محقق اہل زبان اعنی جامع تصدیق این معنی می کند۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پہلا میوہ۔ مذکر۔

ترایان بقول برہان و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج بر وزن اناردان نام مرض اسہال است۔ صاحب مؤید گوید کہ بہندی ہنس و نام مرض اسہال **مؤلف** عرض کند کہ نظر باعتبار صاحب جامع کہ اہل زبان و محقق زبان خود است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) اسہال کا مرض۔ مذکر۔

ترایدن بقول برہان وجہانگیری بایای حطّی بروزن ومعنی تراویدن وتراوش کردن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است ومضارع این تراید صاحب موارد ہم این آورده غالب دہلوی بر برہان اعتراض کرده این را غلط پنداشته وتراویدن را صحیح انگارد وصاحب قاطع القاطع جواب بار دمی دہد ولی بہ حقیقت نمی برد. یک جواب دندان شکن که غالب را مغلوب می کند ہمین که واو در فارسی زبان بہ تحتانی بدل می شود چنانکه انگور وانگیر وانگول وانگیل پس این مبدل تراویدن است وماخذ تراویدن بجای خود مذکور پس وجہی نیست که بر قول موارد وبرہان وجہانگیری وبحر غالب را ترجیح باشد شک نیست که محققین صاحب زبان یعنی سروری وناصری وجامع این را ترک کرده اند مؤلف عرض کند که ما در محاوره فرس استعمال این ندیدیم ولیکن در صحت این لغت تاملی نیست (اردو) دیکھو تراویدن کے پہلے معنے

ترب بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وبای ابجد (۱) مکر وحیله وزرق وتزویر و(۲) گزاف و(۳) زبان آوری وبضم اوّل (۴) معروف است که عربان فجل خوانند. صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع. صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید که صاحب فرہنگ بمعنی تراوت ہم آورده که آن ترف نیز نامند وبذکر معنی چہارم می فرماید که قسمی از سبزی است که بیخش نازک وسفید باشد که ہم برگ وہم بیخش خورند ہاضم طعام وبغایت مشتہی است (الوسفی طبیب ۵۵) ترب نیکو باشد از بہر سعال ٭ بول راند چشم را روشن کند ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل وسوم ذکر ترف ہم کرده. صاحب رشیدی بر معنی اوّل قناعت فرموده صاحب جامع ذکر معنی اوّل ودوم فرموده. صاحب محیط می فرماید که بشیرازی تربزه وبسریانی مغالا

وبرومی دقیون وبفرنگی برغالس وبیونانی افاتیس وابابوس وبعربی فجل وبہندی مولی نامند۔ و
بقول جالینوس مسخن ومجفف در درجۂ دوم اما ترب صحرائی قوی‌تر وطبع آن گرم وتر در اول ومنافع
بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که همین است حقیقت معنی چهارم وآنچه صاحب سروری اشارهٔ
ترف کرده صراحتش بر (ترپ) می آید که بہای فارسی است وآن را با این لغت هیچ تعلق نیست
و ما بهمه معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم مخفی مباد که ما در معنی سوم بیان کردهٔ برہان تاملی داریم
که لفظ زبان آوری را بی محل استعمال کرده وبمعنی اصطلاحی غور نکرده وظاہر المقصودش از معنی
دوم باشد (اردو) (۱) مکر وحیلہ۔ مذکر (۲) لاف وگزاف مؤنث۔ دیکھو بلند پروازی (۳)
زبان آوری۔ مؤنث۔ شاعری صاحب آصفیہ نے زبان آوری بمعنی شاعر کہا ہے (۴) مولی۔ بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی جڑ کا نام جسے کھاتے ہین۔ عربی مین فجل۔ فارسی مین ترب
مزاجاً اول درجہ مین خشک دوم مین گرم۔

تربالی بقول برہان وجہانگیری ورشیدی بروزن جنگالی نام عمارتی است بسیار عالی بنا
کردهٔ اردشیر بابک در شرقی شهر گور که از شہرہای فارس است وجور معرب آنست گویند که بر
سر آن بنا آتشکدهٔ ساخته بودند ودر برابر شہر کوہی است واز ان کوه آبی به آن آتشکده می آید
صاحب جامع ذکر این کرده۔ صاحب ناصری بنقل قول برہان گوید که آنچه درین لغت مرقوم شد
از فرہنگ‌ہا نقل افتاد دران چند خطاست اول آنکه طربال بطای حطی عربی وبمعنی عمارت
عالی که بنا کنند یعنی ہر کوه وسنگ وہر پارهٔ از کوه وسنگ بزرگ وبلند بود که از کوه پیش آمده
وبرآمده باشد ودیوار دراز وبلند وچینهٔ بالائین دیوار است طرابیل السام صومعای ملک شام

وایںکہ نوشتہ اند نام آن شہر گون است ہم خطاست جور است وآن نام قدیم شہر فیروز آباد بودہ و در جور مرقوم خواہد شد **مؤلف** عرض کند کہ اگر تصریح ناصری را صحیح دانیم طای حطی بدل شدہ بہ فوقانی چنانکہ در اکثر لغات دیدہ شد و یای نسبت در آخر تر بال آمدہ (اردو) تر مالی ایک عمارت عالی کا نام ہے جو اردشیر کی بنا کیے ہو۔ شہر گون مین واقع ہے۔ مؤنث۔

تربامان بقول برہان بروزن مشتاقان یونانی نام گلی است لاجوردی و برگہای آن دراز می باشد و گل و شاخ و برگ آن ہمہ تلخست وآن راغافث بروزن آفث نیز گویند و بجای بای ابجد یای حطی ہم آمدہ۔ صاحب محیط برغافث گوید کہ اسم عربی است و بیونانی اوقطاریون (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ما بر اوقطاریون صراحت کامل کردہ ایم (اردو) دیکھو اوقطاریون۔

تربت بقول بہار بالضم خاک و مجازاً بمعنی گور و بالفظ شگافتن و کشادن مستعمل (ظہوری ؎) از زہر کینۂ خسرو ہنوز از تربت شیرین ٭ گیاہ تلخ می روید پی فرہاد می لرزد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بتای مدورہ لغت عربست بمعنی خاک واین تصرف فارسیان است کہ تصرف در رسم الخط کردہ بتای دراز نوشتند و بمعنی گور استعمال کردند و استعمال این بترکیب فارسی در ملحقات مذکور شود (اردو) تربت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ قبر۔ گور۔ مزار (ثاقب ؎) مانگنا گو ہے برا پر جو ملے مانگے سے ٭ اپنی تربت کے لئے کوچۂ جانان مانگون ٭

تربت خانہ اصطلاح۔ بقول بہار مقبرہ (حکیم زلالی ؎) ایاز از شبنم مژگان وضو کردہ ٭ بہ تربت خانۂ محمود رو کردہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت خانۂ تربت است (اردو) مقبرہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر جای قبر۔ قبرون کا مقام۔

تربت خوردن | مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر (تربت خوردن بیمار) کرده می گوید که چون بیماری از دوا زائل نشود خاک تربت امام رضی اللہ عنہ بہ نیت شفا می خورانند (تاثیر اصفہانی سہ) نہ گرد سرمہ باشد جلوہ گر زان نرگس جادو ٭ ز خاک تیرہ بختان خوردہ تربت چشم بیمارش ٭ مؤلف عرض کند کہ این بمعنی خاک خوردن است و بلحاظ استعمال فارسیان خاک مزار خوردن و از ینکہ خاک مزار مبارک امام علیہ السلام را خاک شفا نام است مومنین بیمار خاک تربت علیہ السلام می خورند و در ہند رسم است و عجبی نیست کہ این رسم عجم ہم باشد کہ کہ بعجم مرحومی بیمار شود و از دارو صحت پذیر نشود او را خاک تربت مرحوم می خورانند و خیال ایشان است کہ غم مرحوم باختلاط پذیرد و بیمار تندرست شود پس ہمین است ماخذ تربت خوردن (اردو) قبر کی مٹی کھانا۔

تربت شگافتن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ شگافتن تربت بمعنی حقیقی است (طالب آملی سہ) تربت شگافم ار بہم سودن دستی ٭ در حوصلۂ مرگ من افسوس نگنجد ٭ (اردو) قبر کھولنا. قبر کو توڑ کر دینا۔

تربت گشادن | مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (حافظ شیرازی سہ) بگشای تربتم را بعد از وفات بنگر ٭ کز آتش درونم دود از کفن برآید ٭ (اردو) قبر کھولنا۔

تربد | بقول برہان و جامع بکسر اول و ثالث و سکون ثانی و دال ابجد (۱) نام شہریست غیر معلوم وبضم اول و ثالث (۲) دوائیست معروف کہ اسہال آورد و باین معنی بکسر اول و ثالث ہم آمدہ و (۳) چوب و نی خالی را نیز گویند. صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ ہمانا ترمذ را بہ تصحیف تربد خواندہ اند درین صورت معلوم است کہ شہری غیر معلوم خواہد شد بر خلاف ترمذ کہ شہریست

معروف در ماوراء النہر و بملاحظۂ ترتیب حروف تہجی در محل خود می آید۔ خان آرزو در سراج بذکر
ہر سہ معنی بالا گوید کہ تحقیق آنست کہ ہمان دوای مشہور است کہ بہترش مجوف و خالی بود چنانکہ
از کتب طبیہ بوضوح می پیوندد۔ صاحب محیط بر تربد می فرماید کہ بسریانی طوربد و بیونانی فوطر
و بہندی نسوت و ناک پتر نامند بہترین آن مجوف سفید باطن۔ گرم در اول سوم و خشک در آخر
آن خشکی آن زیادہ از گرمی و تجفیف آن قوی و در طعم آن اندک قبض و منافع بی شمار دارد (الخ)
مؤلف عرض کند کہ حقیقت معنی اول بوضوح نہ پیوست۔ باور دارد کہ ہمان ترمد باشد کہ صاحب
ناصری ذکرش کردہ و این مبدل آن باشد چنانکہ غرم و غرب۔ بدین وجہ کہ صاحب جامع کہ صاحب
زبان است تصدیق این لغت کردہ است ما این را غلط ندانیم و نسبت معنی سوم خیال ما
این است کہ اسم جامد باشد بر سبیل مجاز چنانکہ خیال خان آرزوست (اردو) (۱) تربد ایک
شہر کا نام۔ مذکر۔ دیکھو ترمد (۲) تربد ایک دوا کا نام جسکو ہندی مین نسوت اور ناک پتر کہتے
ہین۔ مؤنث (۳) نے۔ مؤنث۔

تربرہ — بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی بروزن غرغرہ نام نوعی
از انگور است۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم
باشد (اردو) انگور کی ایک قسم کو فارسیون نے تربرہ کہا ہے۔ مذکر۔

(الف) تربز (ب) تربزہ — بقول برہان و جہانگیری و جامع و سراج بفتح اول و ضم ثالث (۱) ہندوانہ
و (۲) خیار و بادرنگ و (۳) بضم اول ترب را گویند کہ بعربی فجل خوانند
(نیاز الدین بخشی ۵) آنچہ نہ بینید نمودن کہ چہ؟ تربزہ بی مزہ بودن کہ چہ؟ بہار بر معنی اول

الف قانع (ملاطغرا) بود تخم دنیا و دین کاشتن یاد و ترتر بیک دست برداشتن از
صاحب محیط بر ترب همین قدر نوشته که اسم ترب است مؤلف عرض کند که ما ذکر ترب بجایش
کرده ایم و آنچه صاحب محیط بهندوانه نوشته ما قلمش بر بابای شیخی کرده ایم و خیالش
نسبت معنی اوّل باد رنگ نوشته ایم و ما این هر دو لغت را اسم جامد فارسی زبان دانیم و در
ترکیب الف لفظ مرکب است با تر تر بمعنی بارد و تر بمعنی بخشش که زمین است و معنی
ترکیبی این زمین تر دارنده و بالنده در زمین تر و در ترب یای نسبت باشد یعنی منسوب بزمین
تر و ... می خواهد ترب را اصل دانیم و این مخفّفش (اردو) (۱) دیکھو بابا شیخی (۲)
دیکھو باد رنگ (۳) دیکھو ترب ۔

| ترسه | بقول برهان و جهانگیری و جامع بر وزن مدرسه قوس قزح را گویند صاحب رشیدی
... باشتم ... هر دو و ... خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا می فرماید که ترسه هم بمعنی
معنی آمده و این مخفّف آنست بحذف موحده مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او و این
اسم جامد فارسی قدیم است معاصرین عجم این را لغت ترند و پاترند گویند (اردو) قوس قزح
دیکھو اغلیسون ۔

| ترسی | بقول محیط بکسر تای فوقانی و سکون
رای مهمله و کسر موحده و سین مهمله و سکون تحتانی
اسم باد رنگ است مؤلف عرض کند که تعریف
باد رنگ بجایش گذشت و شک نیست آن
بسیار سرد است و این مرکب است با تر بمعنی
بارد و بس بمعنی بسیار و یای نسبت یا زائد
ظاهر اسم جامد فارسی زبان و موافق قیاس
می نماید و آنچه استعمال این بکسر موحده بیان

بقاعدۀ خود با مصادر فرس مرکب کردند و در رسم الخط ہم تای مدورہ را بہ تای دراز بدل کردند
و بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تعلیم استعمال کردند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) از تربیت
خود دیم فارغ ؛ یادش ما را ز ما گرفتہ است ؛ (اردو) تربیت ۔ عربی ۔ مؤنث ۔ تعلیم ۔ تادیب ۔

(الف) **تربیت باشیدن** | مصادر اصطلاحی
(ب) **تربیت بودن** | صاحب آصفی ذکر
ب کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ برا
الف است (شفای اصفہانی ے) تربیت گرنہ
اینچنین باشد ؛ حال این ہر دو عکس این باشد ؛
مؤلف عرض کند کہ ہر دو بمعنی تربیت حاصل
شدن است (اردو) تربیت ہونا ۔

تربیت پذیرفتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی تربیت حاصل کردن و از سندش تربیت
پذیر بمعنی حاصل کنندۀ تربیت اسم فاعل ترکیبی
ظاہر است علتی ندارد (عرفی ے) فلان مربی و
من تربیت پذیر این بس ؛ از فضل خود چہ زنم
لاف ہای طولانی ؛ (اردو) تربیت پانا ۔ ترب
پذیر ہونا ۔

تربیت خواستن | استعمال ۔ بمعنی حقیقی خواہش
تربیت کردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس باشد (ظہوری ے) تربیت خواہی بسعی
دل رسان خود در العشق ؛ مرحمت بنگر کہ گر بیگانہ
آمد خویش رفت ؛ (اردو) تربیت چاہنا

تربیت دادن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی تربیت کردن و تعلیم دادن است
(انوری ے) اگر مسعود ناصر تربیت داد ؛ عیاضی
را بخلعت ہای فاخر ؛ (اردو) تربیت
کرنا ۔ تعلیم دینا ۔

تربیت کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کہ معنی تعلیم دادن است (صاحب ے) اگر از سختی ایام شود آدم نرم ﴿ گر روی من تربیت سیلی استاد کند ﴿ (جمال اصفہانی ے) اگر نگرند لطف تو اہل ہنر را تربیت ﴿ بر بساط اشرفت کے دم زدی چون من گدا ﴿ (اردو) تربیت کرنا تعلیم دینا۔

تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق نا اہلان زنند و گویند کہ نا اہل بہ تربیت ہم اہل نشود چنانکہ گویند (ع) ناکس بہ تربیت نشود ای حکیم کس ﴿ (اردو) صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے ''کبھی گڑ میٹھے سے گھوڑا ہوتا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں '' کم ظرف کو تربیت لا حاصل ہے۔

تربیت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تربیت کردن است کہ گذشت (کوکب مازندرانی ے) از پہلوی دل روشن شدم ہمچون صدف ویران ﴿ نمودم قطرہ را تربیت سیلاب خود کردم ﴿ (اردو) تربیت کرنا دیکھو تربیت دادن۔

تربیت یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن تربیت است و موافق قیاس و بمعنی حقیقی (عزت شیرازی ے) از نیاز آن شاخ گل سامان رنگ و بو دہد ﴿ چون نہالی تربیت یابد ثمر نیکو دہد ﴿ (اردو) تربیت پانا۔ تعلیم پانا۔

ترپ بقول برہان بفتح اول بر وزن چرب کشک سیاہ را گویند و بہ ترکی قراقروت۔ صاحب جامع گوید کہ بعربی طرق و مصل نامند۔ بہار گوید کہ قروت سیاہ است (طاہر وحید در تعریف سبزی فروشے ے) از وی دید چون آن لب نوشخند ﴿ سیہ پوش چون ترپ گردید قند

؏ صاحب رشیدی می طرازد که ترف و تریک و تریه هم به همین معنی باشد کشک سیاه را نام
است. صاحب محیط ذکر این نکرد و کشک سیاه را هم نه نوشت و ترف و تریک و تریه را هم
ترک کرد و طرثوث را هم نیاورد و بر مصل گوید که اسم عربی است و گویند عجمی و به اصفهانی قارا
و بفارسی قراقوروط و به ترکی قروطا نامند و آن بقول شیخ از آب پنیر می سازند و چنین هم نامند
و گویند آن مائیت دوغ است و بفارسی کشک و بعربی مصل نامند سرد و خشک در دوم
مسکن حدت صفرا و خون و تشنگی و حرارت معده و جگر و اسهال صفراوی و منافع بسیار دارد
(الخ) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پنیر کا پانی جسکو فارسی میں
کشک بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) تریک | **(ب) تریه** بقول برہان الف بروزن کشتک و ب بروزن حرفه همان ترپ را گویند که گذشت صاحبان
رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند. و صاحب
سروری ذکر الف کرده گوید که معرب این طرثوث
باشد (مولوی معنوی ؎) چو نوشیدم ز تمام جنس
تر و گوسپید چون سیرم ز چو تریک و تیش گر و م گران
شیرین بر بستم ؏ **مؤلف** عرض کند که مزید علیه بیان
ترپ است بزیادت کاف و های هوز دیگر
هیچ (اردو) دیکھو ترپ۔

ترت بقول انند بحوالۂ مؤید و کشف اللغات و فارسی زبان بالفتح بمعنی پریشان و مرت متابع
آنست مثل دغل و مغل و قریش و دوریش مترادف این باشد **مؤلف** عرض کند که طالب
سند استعمال می باشیم از نظر ما نگذشت و محققین اهل زبان از بیان ساکت و معاصرین عجم تحقیقیم
(اردو) پریشان۔

تر ترک | بقول برہان وجہانگیری وجامع بفتح اوّل وفوقانی بروزن شب پرک (۱) نام مرغکی
است که آن را در ماوراء النهر دختر صوفی می گویند وبعربی صعوه وبضم اوّل وفوقانی (۲) جائیست
در کوه چهل مقام شیراز که مردم به انجا روند وسنگی در زیر خود نهاده از بالا الغزیده بپائین آیند
وبکسر اوّل وفوقانی (۳) مردم سبک دبی تمکین را نامند صاحب سروری نسبت معنی اوّل گوید که
ترندک است وذکر معنی دوم وسوم کرده صاحب ناصری ذکر معنی اوّل کرده نسبت معنی سوم
گوید که در برہان وجہانگیری آمده والله اعلم ونسبت معنی دوم می فرماید که فقیر مؤلف در ایام
سکونت شیراز از انجا بادیده ولی نام آن کوه را چهل مقام نشنیدم کوہی است قریب باغ دلگشا
که مرقد شیخ مصلح الدین سعدی در دره آن واقع وآن را سرسرک گویند وبجای تا سین آورند
چه بلفظ شیرازی سریدن بمعنی لغزیدن است. خان آرزو در سراج بذکر ہر سه معنی بالا می فرماید
که ظاہرا در ترنرک وترندک تصحیفی شده والعلم عندالله سبحانه مؤلف عرض کند که این الہام
است به محقق ہند نژاد ماتحقیق جامع را که محقق زبان خود است معتبر تر از خان آرزو دانیم
واین لغت را بہر سه معنی اسم جامد فارسی زبان خوانیم. تراندک بمعنی صعوه می آید وترنرک بجای
خودش باشد این لغت را باوجود آنکه محققین زباندان اسم جامد تسلیم کرده اند تصحیف خیال
کردن کار ہند نژادان نیست. تعریف صعوه بر تراندک درہمین ردیف می آید (اردو)
(۱) دیکھو تربدک (۲) شیراز میں ایک مقام کا نام۔ مذکر (۳) سبک۔ ہلکا شخص۔

ترتک | بقول سروری بضم ہر دو تا وسکون رای مہمله در نسخهٔ میرزا تذرو باشد واو را
تورنگ وجور بور ریز گویند. می فرماید که در مؤیّد بجای رای مهمله زای معجمه آمده ودر فرہنگ

بمعنی کبک آوردہ۔ صاحبان جہانگیری و جامع ذکر این کردہ اند۔ صاحب رشیدی گوید کہ صحیح ترنگ مخفف تورنگ است ۔ خان آرزو در سراج ذکر قول محققین گوید کہ تحقیق آنست کہ تدرو است چنانکہ فوسی گوید مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط بر کبک صراحتی کردہ دران اشارۂ ترنگ نیست پس خیال ما ہم ہمین است کہ باتفاق محققین این اسم جامد تدرو است (اردو) دیکھو تدرو۔

ترت و مرت بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری دیگر بروزن ہرج و مرج اتباع لغت از اتباعست بمعنی تاخت و تاراج و زیر و زبر و پراگندہ و پریشان و بنیان رفتہ و نقصان آمدہ و از ہم افتادہ (حکیم سنائی ؎) ای بسا باد و بوش انگیزان ٭ ترت و مرت از دعای سکینان ٭ (محمد ہندو شاہ ؎) عالمی کردی ز تاب تیغ تیز ٭ ترت و مرت ٭ کشوری کردی ز سہم تیر پران تار و مار ٭ صاحب رشیدی گوید کہ مرادف تار و مار است خان آرزو در سراج با محققین بالاتفق۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار این را بہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو تار و مار۔

ترتیب بقول ا ٭ نہادن چیزی بر موضع آن چیز و بالفظ دادن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی راست کردن درجۂ ہر چیز و گذاشتن ہر چیز در مرتبۂ خود۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند و آنچہ استعمال این بترکیب است در ملحقات می آید (اردو) ترتیب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ ذیل بندی۔ صف بندی۔ درستی۔ انتظام۔ آراستگی۔ مؤلف عرض کرتا ہی کہ کسی کام کو درستی اور سلیقہ سے کرنا کا حاصل بالمصدر۔

ترتیب دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرتّب کردن و سلسلہ بسلسلہ نہادن و مجازاً بمعنی آراستہ کردن (سنجر کاشی ؎) آنچہ برشاہدان حسن رواست ٭ جملہ ترتیب دادہ براندام ٭ (اردو) ترتیب دینا۔ بقول آصفیہ رابط دینا۔ سلسلہ وار رکھنا۔ سجانا۔ ٹھیک ٹھکانے سے چننا۔ قطار رچانا۔

ترتیب ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن است کہ گذشت (کمال اصفہانی ؎) ہمین سازد فلک ترتیب خیل ٭ بندگانش را ٭ ز ماہ چاردہ طاسک ز زلف تیرہ شب پرچم ٭ (اردو) مرتب کرنا۔ دیکھو ترتیب دادن۔

ترتیب کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترتیب دادن و ساختن و نمودن است (نظامی ؎) سلاحی ملک وار ترتیب کرد ٭ بجوشن برا زتیغ ترکیب کرد ٭ (اردو) ترتیب دینا۔ مرتّب کرنا۔ دیکھو ترتیب دادن۔

ترتیب نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن و کردن و ساختن است (نظامی ؎) زہی قدرت کہ در عبرت فزودن ٭ چنین ترتیب ہا داند نمودن ٭ (اردو) ترتیب دینا۔ مرتب کرنا۔

ترتیب نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترتیب دادن است کہ گذشت (ابوالفرج رونی ؎) ترتیب ملک و قاعدۂ دین و رسم و داد ٭ عبد الحمید احمد عبد الصمد نہاد ٭ (اردو) ترتیب دینا۔

ترتیزک بقول بہار مخفف ترہ تیزک (ملا فوقی یزدی ؎) سخن ترتیزک بستان قلمسر

؛ سخن طوطی ہندستان شکر است ؛ **مؤلف** عرض کند که صراحت کامل این بر تره تیزک می آید۔

(اردو) دیکھو تره تیزک و تره تندک۔

ترجمان بقول برہان بر وزن نردبان (۱) شخصی را گویند که لغتی را از زبانی بزبان دیگر
تقریر نماید می فرماید که در قاموس ہم باین معنی نوشته و (۲) نیازی را نیز گویند که بعد از گناه و
تقصیر گذرانند۔ صاحب جامع ہم ذکر این کرده (حکیم خاقانی **لہ**) اہل زبان را بزبان خرد
از ملکوت و ملکم ترجمان ؛ صاحب ناصری گوید که اصل این در فارسی زبان (تر زبان) بود
و آن را نیز معرب کرده (تر زفان) کردند و ترجمان لفظ عربی است۔ وارسته گوید که در فارسی
این را تیواک گویند و ذکر معنی دوم ہم کند (مجدالدین علی قوسی **ےہ**) کار بہ قانون ساقی کن در
ایام بہار ؛ ترجمان داری نہی گر بر زمین پیمانه را ؛ صاحب سواد السبیل ترجمان
را معرب خیال می کند از یونانی ترگموس۔ بہار نقل قول مجدالدین علی قوسی کند
که ترجمان در السنه و افواه بفتح تا و ضم جیم مستعمل اما از ہیچکدام ائمه لغت مسموع نشده و می تواند
که بفتح اول و ضم ثالث فارسی باشد۔ بہار صراحت مزید کند که بالفظ دادن و کشیدن
و گرفتن مستعمل۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع۔ صاحبان رشیدی و سراج
این را ترک کرده اند و صاحب انند این را لغت عرب گفته بالفتح و ضم جیم بمعنی فصیح و تیز
زبان و خوش تقریر و کسی که دانندهٔ دو زبان باشد که صاحب یک زبان را بصاحب
دیگر زبان بفہماند و فرماید که معرب تر زبان و ضم جیم از ان است که زبان بضم اول است
و بفتح نیز آمده و بعد معرب کردن این لفظ مصدر و افعال و اسما از ان اخذ کردند۔ صراحت مزید

فرماید که از رسالهٔ معربات ملا عبد الرشید رشیدی و در کشف و مدار و منتخب نیز بضم جیم است و در مؤید
بفتح جیم و در صراح بضم و فتح جیم بمعنی تیلماچی و نسبت معنی دوم گوید که بمعنی تاوان نیز آمده (الخ)
مؤلف عرض کند که آنانکه این را معرب ترزبان گرفته‌اند کار از تحقیق نگرفته‌اند و هیچ تعلق از
ترزبان ندارد و ما این را معرب هم نگوئیم بلکه لغت عربی است و صاحب منتخب صراحت نگاشته
اعراب این کرده است که بضم اول و سوم و فتح هر دو و فتح اول و ضم سوم آمده و نمیدانیم که فارسیان
درین لغت چرا اینقدر کاوش کرده‌اند و خواسته‌اند که اصل این را ترزبان قرار دهند و ترزبان
را چه تعلق است با ترجمانی محققین نامدار اعنی رشیدی و خان آرزو خوب کردند که این لغت
را ترک کردند که لغات عرب در موضوع شان داخل نیست. فارسیان این لغت عرب را بترکیب
خود استعمال کرده‌اند که در ملحقات می آید و بمعنی دوم این لغت نسبت فارسیان مجازاً
بمعنی تاوان استعمال کرده یعنی جرمانه و تاوان یا تعهد [illegible] ادا می شود آن در حقیقت
ترجمهٔ این می کند که مترکب تصور اند و بس (اردو) (۱) ترجمان بقول آصفیه عربی. اسم
مذکر. مترجم ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے والا (۲) تاوان. مذکر. دیکھو بری.

(الف) ترجمان باشیدن استعمال. صاحب آصفی ذکر ب

(ب) ترجمان بودن کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سندش مصدر الف پیدا می شود که بمعنی حقیقی است
(رافعی نیشاپوری ـه) چون سخن نیکو بود باشد خرد را ترجمان ٭ چو زبان شیرین بود باشد روان را ترجمان ٭ (اردو) مترجم ہونا.

ترجمان دادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تاوان دادن است متعلق بمعنی دوم

ترجمان (ظہوری ؎) گفتمش افراسیاب دہر گشتم
منفعل ٭ خواندمش نوشیروان عدل دادم ترجمان
٭ (اردو) تاوان دینا۔

ترجمان داشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی است
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری
؎) چہ آسودم کہ ناصح دید و انصاف
لب بستمش ٭ نصیحت ہای بیجا کرد چندین ترجمان
دارد ٭ (دانی ؎) خجل باش اندکی از صید
پنہان غیر را دیدم ٭ حسرت گردم کند افگن نگاہت
ترجمان دارد ٭ مخفی مباد کہ از شعر اوّل ترجمان
بمعنی لفاظی و سخن پروری یافتہ می شود و این
مجاز باشد و بہ اصول ما این ہر دو اسناد متعلق
بہ ترجمان داریدن است نہ داشتن و بحث
داریدن و داشتن بجای خودش می آید (اردو)
مترجم رکھنا۔ لفاظی کرنا۔ سخن پروری کرنا۔
بات بنانا۔

ترجمان شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی حقیقی مترجم شدن است (لولوی مشہدی
؎) توئی کہ خنجر تو شد مکان آتش و آب ٭ زبان
رمح تو شد ترجمان آتش و آب ٭ (اردو)
مترجم ہونا۔

ترجمان کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی پیدا کردن ترجمان باشد (ظہوری ؎)
عشقم دلیر ساختہ در شکوہ اینچنین ٭ لطف توہم
مگر بکشد ترجمان من ٭ (اردو) مترجم پیدا کرنا

ترجمان گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی قرار دادن مترجم است و کار ترجمہ
گرفتن (طغرا ؎) بر مسندش اگر نفشاند گل نشاط
٭ گیرد صبا ز بلبل تصویر ترجمان ٭ (اردو)
مترجم قرار دینا۔ ترجمہ کا کام لینا۔

(۱) **ترجمہ** صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ

بفتح اول و ثالث گردانیدن زبانی بزبان دیگر و بقول منتخب زبانی کہ زبان دیگر شود مؤلف عرض کند کہ ہمین است حاصل بالمصدر و فارسیان بہمین معنی استعمال این کنند و با مصادر خود ہم مرکب سازند چنانکہ ----

(۲) ترجمہ کردن | بمعنی مصدری است یعنی گردانیدن زبانی بزبان دیگر (اثر شیرازی ؎) ای صحف صنع ترا ترجمہ با سرخی کردہ ٭ قلم نامیہ از لالہ و گل بستان ٭ (اردو) (۱) ترجمہ [illegible] ترجمہ (۲) ترجمہ کرنا۔

ترجیح | بقول بہار افزونی دادن و افزونی کردن منیع باید کہ با لفظ دادن و داشتن و کردن و نہادن العبلہ مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست و فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این میکنند و با مصادر فارسی مرکب کردہ ملحقات می آید (اردو) ترجیح بقول آصفیہ مؤنث۔ غلبہ۔ افزونی۔ فوقیت۔

ترجیح دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فوق عطا کردن است (صائب ؎) ہر کہ دید از بادۂ لعلی لبامان شیشہ را ٭ می دہد ترجیح بر لعل بدخشان شیشہ را ٭ (اردو) ترجیح دینا۔

ترجیح داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فوق داشتن و فائق بودن است (شیخ ابوالفضل) ہر چند سخن دران باب ناکردن بر سخن کردن ترجیح داشت ٭ (اردو) ترجیح رکھنا۔ مرجح ہونا۔

ترجیح کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ترجیح دادن است (سیفی اسفرنگی ؎) ای کہ ترجیحی نکردی خویشتن را بر فلک ٭ ما نمی دیگر نمی دانم جز انسانی ترا ٭ (اردو) ترجیح دینا۔ (دیکھو ترجیح دادن۔)

ترجیح نہادن | استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف ترجیح دادن است (انوری ؎) آنکه گردون را بر و ترجیح نتواند نهاد ٭ عقل کل در ترجیح معنی خبر که در تقدیم ذات ٭

(اردو) ترجیح دینا۔ دیکھو ترجیح دادن۔

ترجیح بند | اصطلاح۔ بقول بحر چند غزل متفق الوزن و مختلف قوافی است که در آخر هر یک فردی ذو القافیه که بحسب معنی با بیت سابق مناسبتی دارد مکرر آرند۔ صاحبان انند و غیاث گویند در اصطلاح آنکه شاعر چند بند در بحر موافق و بقوافی مختلف تصنیف نماید و بعد هر بند یک بیت معین را که متفق الوزن و مختلف به قوافی هر دو بند باشد بار بار بیارد بشرطیکه آن بیت مکرر بمضمون بیت آخر هر بند مربوط باشد **مؤلف** عرض کند که تعریف بالا درست نیست حقیقت بند بر معنی پانزدهم و هشتم بیان کرده ایم که بیتی را گویند که شعرا بعد از چند بیت به ردیف و قافیه دیگر بیاورند پس بند نام همان بیت آخر است و ترجیح بند نام این قسم اشعار باشد که در ان بعد از چند اشعار متفقی یا مردّف اعادهٔ بیت واحد شود و مجازاً آن را هم ترجیح بند گویند که در بند بیتی دیگر آرند که ردیف یا قافیهٔ آن خلاف اشعار باشد و اتحاد بحر در همه لازم است (اردو) ترجیح بند بقول آصفیه۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی بند کو پھر بیان کرنا۔ اصطلاح عروض میں جب شاعر چند ایسے اشعار جو بحر میں موافق اور قافیہ میں مختلف ہوں بیان کرتا اور ہر ایک بند کے بعد ایک اسی وزن اور مختلف قافیہ کی معین بیت اسطرح بار بار لاتا ہے کہ بیت ہر بند کی بیت آخر کے مضمون سے مربوط ہو تو اُسے ترجیح بند کہتے ہیں **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ محقق دہلوی نے بند اور اشعار بالا سے بند کو اپنی تعریف میں ملا دیا ہے۔ بند اُسی بیت کا نام ہے جو چند اشعار کے

بعد قافیۂ مختلف سے لائی جاے اور اشعار بالاے بند کا نام بند نہین ہے اور اس مجموعہ کا نام ترجیع بند ہے۔

ترحّم بقول بہار بخشودن و مہربان شدن حی فرماید کہ بالفظ آمدن و فرستادن و کردن بصلۂ بر مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بخشش و مہربانی و رحم با مصادر فرس استعمال می کنند (ظہوری ؎) دانستہ بر لب گلہ انگشت می نہم ٭ پیداوش از برای ترحم بہانہ الیست ٭ (اردو) ترحّم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کرپا۔ مہربانی۔ ترس۔ خوف خدا۔

ترحّم آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رحم آمدن (مخلص کاشی ؎) اگر بہ پرسشم آن بیوفائی آید ٭ ترحمش زچہ بر حال مائی آید ٭ (اردو) رحم آنا جیسے "میرے حال زار پر انکو رحم نہین آتا" یہ دکن کا استعمال ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے اور رحم کرنا یا رحم کھانا کو لکھا ہے۔

ترحّم بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترحم آمدن است (سعدی ؎) فقیرم بجرم گناہم مگیر ٭ غنی را ترحم بود بر فقیر ٭ (اردو) دیکھو ترحم آمدن۔

ترحّم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رحم کردن است (عالی شیرازی ؎) عشق دارد با دل سوزان ترحم بیشتر ٭ خون خورد آتش چو اشکی از کباب آید برون ٭ (اردو) رحم کرنا۔

ترحّم دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سندش برای ترحم شنیدن است و ہردو بمعنی رحم یافتن (جمال اصفہانی ؎) منصبی را چه کنی خواجه که از بہر نااہل + گه تعرض کشی و گاه ترحم بینی + (اردو) رحم پانا۔

ترحم فرستادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی رحم کردن و فاتحه خواندن است (سعدی ؎) چو نوبت رسد زین جہان غربتش + ترحم فرستند بر تربتش + (اردو) رحم کرنا۔ فاتحه پڑھنا۔

(الف) ترحم فشان / **(ب) ترحم فشاندن** مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی ساکت و از سندش الف پیداست **مؤلف** عرض کند که ب محاورهٔ زبان نیست و الف بمعنی رحم کنان و پر از رحم مستعمل (عرفی ؎) ہر نفس گرم ترحم فشان + وز اثر گریه تبسم چکان + (اردو) رحم کرنے والا۔ پر از رحم۔

(الف) ترحم کردن / **(ب) ترحم نمودن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی رحم کردن است (سلیم ؎) ای کاش ز رحم سینهٔ ما وا کند کسی + شاید ترحمی به دل ما کند کسی + (آرزوی اکبرابادی ؎) ای غنچهٔ حیا که تبسم نموده + بر بیکسی دل که ترحم نموده + (اردو) رحم کرنا۔

ترخ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی و خای نقطه دار (۱) گیاہی است غیر معلوم و (۲) ترنج را نیز گویند و آن میوه ایست معلوم که پوست آن را مربا کنند صاحب سروری بر معنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر ہردو معنی گوید که قومی بمعنی اول بفتحتین آورده۔ صاحب محیط که محقق مفردات است می فرماید که ترجمهٔ گیاه است و ذکر معنی دوم نکرد **مؤلف** عرض کند که حقیقت معنی اول معلوم شد۔ ہیچ یکی از محققین بالا غور نکرده که گیاہی

خاص دانست و حقیقت معنی دوم بر باتس عرض کرده ایم و این بهر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان است (اردو) (۱) گھانس ـ مؤنث (۲) ترنج ـ مذکر ... باتس ـ

ترخان بقول ... و جهانگیری و جامع ـ بوزن مرجان (۱) شخصی باشد که پادشاهان قلم تکلیف از و بردارند و بر تقصیر و گناهی که کند مواخذه نکنند و (۲) نوعی از سبزی که با طعام و بغیر طعام خورند و (۳) نام ابونصر فاریابی و (۴) قومی از ترکان چغتائی حکیم نزاری قهستانی ... گر صد خون بیک غمزه بریزی کس نمی پرسد ـ مگر تر لیج ترخانی ز سلطان الغیان داری ... طعمه ع) می نهم از شاخ ترخان زلف بر روی پنیر ـ می کشتم از برگ نعناء و همه بر ابروی نان صاحب سرورنا معنی سوم را ترک کرد ـ صاحب ناصری نسبت معنی اول این قدر صراحت می کند که لقبی است از القاب سلاطین ترکستان که ایشان را خان گویند و بکسی دهند که هر وقت خواهد بی احضار بحضور پادشاه رود و نسبت معنی دوم می فرماید که مخفف (تره خوان) است و صاحب منتخب گوید که لغت خراسان است و عرب آن را معرب کرده طراخنه جمع بسته اند و می فرماید که لغت ترکی مغربی است نه خراسانی و نسبت معنی سوم گوید که لقب معلم ثانی ابونصر فارابی است که از مشاهیر حکماست ـ صاحب رشیدی هم معنی سوم را ترک کرد ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می طراز د که در عرف حال بمجاز بمعنی (۵) مسخره نیز مستعمل و وجه مناسبت ظاهر و بذکر معنی سوم گوید که تحقیق آنست که ترخان درینجا به همان معنی اول است چه یکی از اجداد قوم ترکان مذکور بدین لقب موسوم شده که قوم مذکور بدین لقب ملقب شد و همچنین بزبان خراسان (۶) بمجاز هر سردار را گفته اند و نسبت معنی چهارم گوید که لقب ابونصر نیست بلکه لقب پدر یا اجداد

اوست چنانکه در تاریخ حکما مسطور و آن هم ظاهر بهمان مناسبت است چه ابونصر از فاراب بود که شهریست در اقصای ترکستان و صحیح آنست که این لفظ فارسی نیست بلکه ترکیست بسبب اختلاط ترکان با ایرانیان در فارسی شائع. صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار ذکر معنی اول کرده می فرماید که این عهده ایست ترکی و صاحب بول چال هم بحوالهٔ معاصرین عجم ذکر معنی اول کرده • مؤلف عرض کند که از لغات ترکی اینقدر متحقق که لغت ترکی است و صاحبش بمعنی چهارم قانع و معنی اول معتبر دانیم که لقبی یا خطابیست و شک نیست که معنی سوم و چهارم هم تعلق دارد از معنی اول چنانکه خان آرزو صراحتش کرده و معنی پنجم و ششم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر بدست آید مجاز معنی اول دانیم حق آنست که این معنی پیدا کردهٔ خان آرزوست که صراحتش بر ترخانی می آید و قیاس هرچه می خواهد همین که اگر سند استعمال بدست آید بمعنی تمسخر باشد نه مسخره. حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که صاحب محیط آن را ترک کرده و لیکن متحقق است که این بمعنی پنجم تبرخون است و آن را ترخون هم گفته اند و صاحب محیط بر طرخون ذکر کرده و ما حقیقت این را بر معنی پنجم تبرخون نوشته ایم و بدین معنی مبدل ترخون دانیم که واو بدل شد بالف چنانکه ورج و وارج (اردو) (۱) ترخان ترکی مین ایک خطاب ہے جس کا پانے والا بادشاہ کے روبرو بے روک ٹوک چلا جاتا تھا اور اس کو سزا معاف تھی۔ مذکر (۲) دیکھو تبرخون کے پانچوین معنے (۳) ابونصر فارابی کا لقب بھی ترخان تھا۔ مذکر۔ (۴) جغتائیون کے ایک قوم کا نام بھی ترخان ہے۔ مؤنث (۵) مسخرہ۔ مذکر (۶) سردار۔ مذکر

ترخانی بقول بہار (۱) مرادف معنی اول ترخان و (۲) طنز و تمسخر (محسن تاثیر ؏) کار با ترخانی و طنز و مزاح افتاده است * خدمت صد ساله و فضل و هنر منظور نیست * خان آرزو در چراغ

ہدایت ذکر این کردہ صاحب فدائی کہ یکی از معاصرین علمای فارس بود می فرماید کہ نزدیکان تخت خسروی
را بر ترازان شدنی نیست و آن چنانست کہ ہر کہ بران پایہ سرافرازی یافت بی بازیافت در ہر جا
چہ بارگاہ و چہ ہواری می تواند پیش شاہ برود **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت معنی اول و پنجم ترخان
بجایش گذشت۔ کم غوری بہار است کہ این را مرادفش بمعنی اوّل گفت کہ آن لقب و خطاب
است و این بیای نسبت صاحب خطاب ترخان۔ نسبت معنی دوم عرض می شود
کہ طنز و تسخر را گویند ما می گوئیم کہ بمعنی مسخرہ نہ تسخر و ترخان البتہ بمعنی تسخر باشد بر سبیل مجاز کہ صراحتش
ہم در انجا کردہ ایم۔ وحق آنست کہ معنی دوم پیدا کردۂ خان آرزوست از سند محسن تاثیر و تاثیر
ترخانی را بمعنی اوّلش استعمال کردہ۔ بہار نقل نگار اوست و صاحب فدائی ذکر معنی دوم نکرد
و ما ہم معنی دوم را تسلیم نکنیم **(اردو)** (۱) صاحب خطاب ترخان (۲) مسخرہ۔

ترخنہ بقول برہان و جامع و انند بفتح اول و ثانی بر وزن شلخنہ نوعی از ماہی بغایت عریض و
پہنا دار و این ماہی در رودخانۂ اندلس می باشد و آن شہریست در حدود مغرب **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب محیط ذکر این نکرد۔ اسم جامد فارسی زبان است **(اردو)** مچھلی کی ایک
قسم جو زیادہ عریض ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ اردو میں اس کا خاص نام معلوم نہ ہو سکا۔

ترخرہ بقول جامع و برہان بفتح اول و سوم نوعی از ترب صحرائی۔ صاحب انند صراحت
مزید کند کہ نوعی از بدران است و تخم آن را بیونانی قردمانا و قرطمانہ گویند **مؤلف** عرض کند
کہ ترب بجایش گذشت و بدران ہم **(اردو)** دیکھو ترب اور بدران۔

ترخنیہ خان آرزو در سراج بحوالہ رشیدی گوید کہ نوعی از طعام و ماحضر کہ مردم فقیر بجہتہ زمستان

سازند و آنچنان بود که گندم ملغور کرده با ادویهٔ گرم در آب جوشانند تا نیک پخته شود و قوام گیرد بعد
ازان گاه گلوله ساخته در آفتاب خشک کنند و هنگام حاجت قدری ازان بکار برند و گاهی وقت
جوشاندن غوره داخل کنند تا محتاج قاتق نشود و بخاطر میرسد ظاهراً ترفینه است که بمعنی آش ترش
مستعمل است ازینجاست که این در فرهنگهای معتبره دیده نشد **مؤلف** عرض کند که لغت عربی
و ترکی نیست۔ فارسی تسلیم نکنیم تا آنکه سند استعمال فارسیان پیش نشود همه محققین اهل زبان ازین
ساکت بخیال ما این تحریف ترخینه است که می آید (اردو) دیکھو ترفینہ اور ترخینہ۔

ترخنده بقول برهان و جامع بر وزن شرمنده بمعنی (۱) طعنه و طنز بیهوده و (۲) مکر و حیله
و فرمایند که باین معنی بجای خای تخذ۔ فا و قاف هر دو بنظر آمده۔ صاحب بحر گوید که (۳) بمعنی خندهٔ
شادی و خنده و از بهر تخجیل غیر نیز بهار گوید که خنده زدن بقصد خجالت دادن کسی صاحب ناصری
بذکر معنی اوّل و دوم گوید که محرّف ترفنده باشد **مؤلف** عرض کند که خای معجمه به فا بدل نشود بر خلاف
این فا به خا بدل شود چنانکه فلاده و خلاده و آنچه به قاف اوّل می آید همین ترخنده باشد که خای
معجمه به قاف تبدیل بیابد چنانکه چخماخ و چقماق بر خلاف این فا به قاف بدل نمی شود و صراحت
تا خدش همه را انجا کنیم۔ آنچه صاحب بحر ذکر معنی سوم کرده است موافق قیاس است و موجد
معنی بهار معلوم می شود و صاحب بحر نقل نگارش ازینکه همه محققین اهل زبان ازین ساکت اند
مشتاق سند استعمال می باشیم (خنده تر) بمعنی خندهٔ خوب بجایش می آید اگر این را قلب اضافت
بمعنی سوم دانیم۔ می توان ولیکن تخصیصی که به تعریفش بیان شده محتاج سند است (اردو)
۱ و ۲ دیکھو ترفنده (۳) خوشی کی ہنسی۔ مؤنث۔ یا وہ ہنسی جو کسی دوسرے کو خجل کرنے

کے لئے ہانسینا۔

ترخوانہ بقول برہان و ناصری با واو معدولہ بروزن مردانہ۔ نوعی از طعام کہ مردم فقیر وعام بجہتہ زمستان سازند و آن چنانست کہ گندم را لغور کنند و با داروہای گرم در آب بجوشانند تا نیک بپزد و قوام گیرد و قدری آب غورہ دران ریزند و اگر میسر باشد شیر گوسفند و آن را گلولہ ہا سازند و خشک کنند و بوقت حاجت قدری ازان بجوشانند و بخورند۔ صاحب جہانگیری بذکر این می فرماید کہ ترخینہ ہم بہ ہمین معنی می آید و صاحب جامع ہم بانش۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ ترینہ ہم بہ ہمین معنی باشد **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم گوید این مرکب ترخوان و ہای نسبت۔ ترخوان قلب اضافت خوان تر است یعنی خوان نعمت و فقرا غذای مرکب خود را منسوب بہ آن کنند و ترخینہ کہ می آید مبدل این کہ الف حذف شد و واو بدل شد بہ تحتانی چنانکہ انگور و انگیر (اردو) فقرا کی ایک خاص غذا۔ مؤنث۔

ترخون بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع بروزن ملعون (۱) مردم خونی و تونی و بی باک و دزد و اوباش را گویند و (۲) چوب بقم را نیز گفتہ اند کہ چیزہا بدان رنگ کنند و (۳) داروئی باشد کہ آن را (عاقر قرحا) خوانند و (۴) سبزی ہست معروف کہ با طعام و حاضری خورند گویند چون تخم سپند را در سرگہ کہنہ بیاغارند مدتی تا طبع و مزاج آن بگیرد و بعد ازان کہ بکارند ترخون بر آید و معرب آن طرخون است۔ قوت باہ را نقصان دارد (خواجوی کرمانی ط) تو تر خان و ترخون زجوہر تو خواجو ٭ دل از غم چو خانی و رخ زر خانی ہا (حکیم اسدی طـ) گیاہا بد از خون ترخون شدہ ٭ دل خارہ زیر و زبر خون شدہ ٭ صاحب سروری

بر معنی چهارم قانع و می فرماید که بدین معنی طرخون معرب این است بطای حطی. صاحب ناصری بر معنی اول و دوم و سوم قناعت کرده. خان آرزو در سراج بذکر هر چهار معانی صراحت کند که آنچه ترخون بهمین معنی چهارم گذشت تصحیف است و نسبت معنی سوم گوید که نام تره ایست که هم آنرا عاقرقرحا نام است و نسبت معنی دوم میفرماید که بدین معنی تبرخون گذشت و این تصحیف باشد صاحب محیط ترخون میفرماید که فارسی طرخون است مؤلف عرض کند که صاحب محیط آنچه بر طرخون نوشته ما در اخلش بر معنی پنجم تبرخون و (ارن شیر) کرده ایم و صراحت معنی دوم بر بقم گذشت و حقیقت عاقرقرحا بر الگرا مذکور رحالا عرض می شود نسبت معنی اول که این مخفف (ترنخوان) است و بس و ملحقات این معنی بر سبیل مجاز (اردو) (۱) خونی ـ چور ـ نڈر ـ اوباش (۲) دیکھو بقم (۳) دیکھو الگرا (۴) دیکھو تبرخون کے پانچوین معنے۔

ترخلینه بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری بر وزن کشلینه بمعنی ترخوانه (مولوی معنوی ؏)

چون بروی زین جهان سوی خرابات جان ✱ در عوض می بگیری مزه ترخلینه ✱ مؤلف عرض کند که این مبدل ترخوانه باشد که صراحتش همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو ترخوانه۔

تردامن اصطلاح ـ بقول برهان و جهانگیری و سروری و بحر و بهار و (جهانگیری و ناصری و ملحقات) کنایه از فاسق و فاجر و بدگمان و عاصی و مجرم و گنه گار و آلوده معصیت و معیوب و ملوث (مجیر الدین بیلقانی ؎) تردامنی که تنگ وجود هست گوهرش ✱ دریا نشسته خشک لب از دامن ترش ✱ خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده. غالب دهلوی در قاطع برهان بر برهان اعتراض کند که بدگمان را چرا داخل معنی کرد صاحب قاطع القاطع جواب بارده می دهد مؤلف عرض کند که اعتراض غالب حق بجانب اوست و دیگر محققین صاحب زبان و زبان دان

ہم معنی بدگمان با بذیل تردامن . نوشتہ اند و
تردامن اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ دامن
او از جرم و گناہ آلودہ است (اردو) فاسق
فاجر . گنہ گار . مجرم . [illegible]

تردامنی اصطلاح . [illegible] موید و انسد [illegible] بمعنی گناہگاری مؤلف عرض کند کہ صراحت
قائل بر تردامن کردہ ایم و این بزیادت یای
مصدری است صاحب روزنامہ ہم بحوالہ سفرنامہ
ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) تردامنی
[illegible] گنہگاری .

تردد بقول بہار آمد و شد کردن [illegible] ناصرالدین شاہ
قاچار گوید کہ بمعنی آمد و رفت باشد مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست بفتح اول و دوم
و تشدید دال مہملہ مضموم بمعنی بیان کردہ بہار [illegible] استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با
مصادر خود کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تردد بقول آصفیہ عربی . اسم مذکر آمد و رفت

تردد کردن استعمال . صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی آمد و رفت کردن است (صائب سہ)
ہر گ باز نمانند سالکان ز طلب ❊ ہمیشہ تردد
نخود می کند بخواب نفس ❊ (اردو) آنا جانا
آمد و رفت رکھنا .

(الف) **تردست** اصطلاح . الف
(ب) **تردستی** بقول برہان و بحر بر وزن سرمست [illegible] چیست و چابک را گویند
و ب بقول شان بروزن سرمستی . جلدی و چالاکی
صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر الف کردہ و
صاحب جامع الف را ہم آوردہ صاحب ناصری
بذیل الف اشارہ ب ہم فرمودہ و صاحب
سروری در ملحقات از سراج الدین راجی سند
آوردہ (سہ) ❊ تردستی اگر بصورت پسندی
❊ از ان صورت گل معنی دمیدی ❊ خان آرزو

ہم متفق با برہان۔ بہار گوید کہ درین ترکیب لفظ تر بمعنی چست و چالاک۔ غایتش کنایہ از کسی است کہ عمل بدست کند چون نقاش و مصور و امثال آن (ظہوری سہ) از بحر شود بخشک نعل معبر ؏ در فن سبک رویش تر دستی ہین ؏ (صائب سہ) زاہدان خشک می ترسند از برق فنا ؏ ما برین آتش ز تر دستی کباب افگندہ ایم ؏ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود نسبت ب می طرازد کہ آن تیز دستی و چالاکی ہاست کہ بازیگران و چشم بندان ہنگام نمودن ہنر خود بکار می برند و صاحب رہنما ہم بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار این را بمعنی مطلق چالاکی آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ الف کنایہ موافق قیاس است و ب بزیادت یای مصدری بر الف (اردو) الف بقول آصفیہ چست۔ تیز۔ ہوشیار۔ جلدی سے کام کرنیوالا دیکھو کشکول کے تیسرے معنے (ب) چالاکی۔ مؤنث۔

تر دستی نمودن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار چالاکی کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) چالاکی کرنا۔

ترد ک بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری بر وزن مردک کرم گندم خوار صاحب برہان می فرماید کہ باین معنی با زای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب سروری صراحت مزید کند کہ بزای معجمہ عوض رای مہملہ ہم۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی بہای فارسی عوض تای فوقانی و زای عجمی عوض رای مہملہ ہم گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ پژدک بہ بای فارسی اول و زای فارسی دوم باشد اصلست حیف است کہ بجایش مذکور نشد و ترد ک مبدلش کہ بای فارسی بدل شد بہ فوقانی چنانکہ تخم و تخم و زای عجمی بدل شد بہ زای ہوز چنانکہ ژند و زند و این مبدلش چنانکہ برنغ و برنغ (اردو) وہ کیڑا جو گیہون مین پیدا ہوتا ہے۔ مذکر۔

تر دماغ اصطلاح ۔ بقول بہار تازہ دماغ (ملّا طغرا صہ) ز فوّارہ ئی در کف آوردہ باغ ؛ کہ از نغمۂ او شود تر دماغ ؛ صاحب بحر گوید کہ سر خوش و نیم مست مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تازہ دماغ ۔ اور تر دماغ بھی کہہ سکتے ہین ۔

تر دماغ شدن استعمال ۔ بہار بذیل تر دماغ نقل سند این کردہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی تازہ دماغ شدن است و سندش ہم بجا (اردو) تازہ دماغ ہونا ۔

تر دماغی استعمال ۔ صاحب انند ذکر این کردہ و صاحب بحر بذیل تر دماغ گوید کہ بمعنی حالت عقل و شعور و فرحت و سرور و مستی معتدل و تازگی مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ تر دماغ زیادہ کردہ اند موافق قیاس است (اردو) فرحت ۔ مستی ۔ تازگی ۔ مؤنث ۔

تر دہ بقول برہان و جامع و ناصری و رشیدی بر وزن پردہ (۱) قبالۂ باغ و خانہ و امثال آن و (۲) اجرت آسیا کردن گندم و مزد آسیا تیز کردن ہم و فرماید کہ باین معنی با زای منقطہ دار ہم بنظر آمدہ صاحب جہانگیری بذکر ہر دو معنی گوید کہ بمعنی اوّل ترزدہ ہم آمدہ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی می فرماید کہ این مخفف ترزدہ معلوم می شود کہ می آید مؤلف عرض کند کہ درست است (اردو) (۱) قبالہ ۔ مذکر ۔ وہ کاغذ جو کسی مکان کی سند ہو (۲) چکّی چلانے کی یا پسائی کی اجرت ۔ مؤنث ۔

تر زبان اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و سراج بر وزن ہمزبان (۱) بمعنی زبان آور و شخصی کہ گرم گفتگو شود و سخنہای تر و تازہ گوید و (۲) بمعنی ترجمان کہ گذشت ۔ بہار گوید کہ بمعنی خوش زبان و در ین ترکیب لفظ تر بمعنی چالاک و چست بلکہ بدین معنی مرکب نیز آمدہ غالباً کنایہ از کسی کہ سخن با آب و تاب گوید و بذکر معنی دوم گوید کہ ترجمان معرب آنست (ظہوری سہ)

بگو قاصد ارزانی این ترزبانی ٭ که زلال وصال از خبر می تراود ٭ صاحب ناصری در ملحقات بر معنی اوّل قانع و هم او بر لغت ترجمان نوشته که این عربی است واصل آن در فارسی ترزبان است صاحب رشیدی ذکر این با ترجمان کرده و در استعمال گوید که بمعنی خوش زبان و اشارهٔ معنی دوم هم فرماید و ترزفان را که می آید مرادف این قرار دهد مؤلف عرض کند که معنی اوّل اصل است و معنی دوم را مجاز توان گفت برین قیاس که ترجمان هم ترزبان می باشد نه هر ترزبان ترجمان - اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) ترزبان - وہ شخص جو خوش بیان ہو (۲) دیکھو ترجمان -

(الف) ترزبان داریدن و داشتن بچیزی

(ب) ترزبان شدن

(ج) ترزبان گردیدن و گشتن

استعمال - الف بمعنی گویا کردن و ب و ج بمعنی خوش بیان شدن و ترجمه کردن (ظهوری سه) تشنگی را ترزبان دار و همان در شکر جود ٭ ابر رحمت گرچه در کار گیا تقصیر کرد ٭ (عرفی سه) تو هم ز حرف تنک مایه ترزبان نشوی ٭ بگو که صورت این مژده از چه معنی زاد ٭ (ظهوری سه) ترزبان گردیده خضر از العطش گویان تست ٭ زاد در راه تغته جانی آب حیوان برگرفت ٭ مؤلف عرض کند که هر سه موافق است (اردو) الف ترزبان کرنا جیسے ٭ آپ کے کرم نے مجھ کو آپ کی شکرگزاری مین ترزبان کیا ب و ج ترزبان ہونا -

ترزبانی استعمال - ابوالبحر بمعنی خوش بیانی مؤلف عرض کند که یای مصدری بر ترزبان زیاده کرده و اندیس وجهی نیست که معنی ترجمانی ازین پیدا نگردد و خیال ما که بر ترجمان ظاهر کرده ایم همین است که ترجمان مخصوص بمعنی ترجمه باشد و ترزبان معنی ترجمان ندارد و تائید خیال ما ازین تعریف ترزبانی می شود (اردو) ترزبانی

(۳۶۶)

لکھ سکتے ہیں بمعنی خوش بیانی مؤنث ۔

ترزبانی داشتن استعمال بمعنی ترزبان بودن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری سے) شکر دیدہ تر زبانیٔ دارم کہ زہر گریہ طراوت دہ شکر خند است (اردو) ترزبان ہونا۔ ترزبانی رکھنا ۔

(الف) **ترزدہ** بقول برہان وجہانگیری و وانند وجامع وسروری وناصری بروزن سرزدہ مرادف معنی اول تردہ و بفتح ثانی بر وزن تبرزہ ہم آمدہ (شمس فخری سے) قاضی گردون چو دیدہ عدل وملک ورای او بمملکت را نامہ ابد بستہ بنامش ترزدہ ۔ صاحب رشیدی گوید کہ حالا بحذف رای مہملہ تزدہ مستعمل است مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است واز سند بالا استعمال با مصدر بستن یعنی ۔۔۔

(ب) **ترزدہ بستن بنام کسی** بمعنی قبالہ کردن بنام او وسند ملکیت دادن بنامش (اردو) الف دیکھو تردہ کے پہلے معنے ب قبالہ لکھدینا ۔

ترزفان اصطلاح بقول جہان وجہانگیری وجامع و رشیدی وسروری وناصری مرادف ترزبان بہردو معنی (حکیم سوزنی سے) وصف تو آنست کز زفان تو گفتم وین بیان راست ترزفان بیانم ۔ مؤلف عرض کند کہ مبدل ترزبانست وبس کہ موحدہ بہ فا بدل شد چنانکہ زبان وزفان (اردو) دیکھو ترزبان ۔

ترزین بقول مؤید مطبوعہ بالفتح آرامیدہ گردانیدن مؤلف عرض کند کہ تصحیف وتحریف مطبع نولکشور است ودر دیگر نسخ قلمی یافتہ نمیشود ولفظ با معنی نسبتی ندارد وناقابل قبول ۔ و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) ناقابل ترجمہ ۔

ترس بقول برہان ورشیدی بضم اول وسکون ثانی وسین بی نقطہ (۱) بمعنی سخت ومحکم می فرمایند کہ در عربی سپر را گویند کہ ترکان قلقان خوانند و بضم اول وثانی (۲) زمین

سخت و باین معنی بفتح اول وضم ثانی ہم گفتہ اند و (۳) بفتح اول وسکون ثانی معروف است کہ خوف
وبیم باشد (شیخ نظامی ۵) بروسینۂ ہیچ پولادترس ٭ حدیث تو نوشدیش خود مپرس ٭ صاحب
جہانگیری بمعنی اول قانع وصاحب جامع بمعنی اول ودوم وصاحب سروری بمعنی دوم قناعت
فرمودہ صاحب ناصری بذکر ہمہ معانی بالامی فرماید کہ در شعر نظامی (پولادترس) قلب اضافت
ترس پولاد است ما می گوئیم کہ ایجاد بندہ را ماند وتہمت بر نظامی کہ لغت زبان خود را ترک
کردہ از لغت عرب کار گرفت۔ صاحب سخندان گوید کہ در سنسکرت تراس بمعنی سوم ترس آمدہ
بہار بر معنی سوم قناعت کردہ می فرماید کہ بالفظ خوردن وکردن مستعمل خان آرزو در سراج غیر از
معنی دوم وسوم ذکر معنی اول نکرد مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول معرب است از لغت عرب
کہ بمعنی سپر بود وفارسیان بمعنی مطلق سخت استعمال کردند ومعنی دوم مجاز است کہ زمین سخت
را ہم گویند ومعنی سوم ہم معرب از لغت سنسکرت است کہ الف را حذف کردند واختلاف
اعراب نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است وہمین است بمعنی سوم اسم مصدر ترسیدن کہ بجالش می آید
(ظہوری ۵) بہ بستان نبردم رخ زرد خود را ٭ کہ از ترس رنگ خزان بر نپرد ٭ (اردو)
(۱) سخت (۲) سخت زمین۔ مؤنث (۳) خوف۔ ڈر۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے ترس کو اردو کے
استعمال میں بمعنی خوف لکھا ہے۔ اسم مذکر۔

ترسا بقول برہان وجامع بروزن تنہا بمعنی (۱) ترسندہ وبیم زدہ وواہمہ کنندہ و (۲) نصرانی
و آتش پرست ہم۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معانی نسبت معنی دوم گوید کہ بتازی راہب گویند
(وصال شیرازی ۵۲) صبح کہ رہبان این کبود کلیسا ٭ بر سر گیتی کشید چادر ترسا ٭ می فرماید کہ صاحب

جهانگیری بمعنی آتش پرست گفته و آن خطاست زیراکه ترسا پیروان حضرت مسیح را نام است
و آتش پرست را گبر خوانند چنانکه سعدی گوید (ع) گبر و ترسا وظیفه خور داری ؛ (ظهوری
۵۵) گاهی از عشق سخت می ترسم ؛ شیخ دین چندگاه ترسا ماند ؛ صاحب فدائی که یکی از علمای
معاصر عجم بود گوید که بمعنی پیرو عیسی است خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی کرده **مؤلف**
عرض کند که ما اتفاق داریم با صاحب ناصری که فرق گبر و ترسا ظاهر کرده و لیکن فارسیان
بمجاز آتش پرست را هم گویند و بمعنی اول بالف فاعلی است از قبیل دانا و بینا (اردو)
(۱) ڈرنے والا (۲) ترسا بقول آصفیہ۔ رومی۔ اسم مذکر۔ نصرانی۔ آتش پرست۔

ترسابچه اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ کشف (۱) پسر نصرانی که آتش پرست است و دین عیسی علیه السلام (۲) در اصطلاح سالکان مرشد کامل و پیر مکمّل را گویند و وجه تسمیهٔ مرشد کامل به ترسابچه آن معنی که در ولادت معنی نسبت کامل او به کامل دیگر که متصف بصفت ترسائی و تجرد و انقطاع بوده باشد می رسد و آن کامل را باز به کاملی دیگر بطناً بعد بطنٍ که طریق اولیاء الله است تا سلسله منتهی به حضرت رسالت پناه محمد مصطفی صلی الله علیه الصلوٰة والسلام می شود علم وراثت جز باین طریق میسر نمی گردد **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت بچهٔ ترسا است و معنی اول لفظی است و معنی دوم اصطلاحی و میتوان در معنی دوم ترسا بمعنی ترسنده هم گیریم (اردو) (۱) پسر نصرانی۔ مذکر (۲) مرشد کامل۔ مذکر۔

ترساختن استعمال۔ بمعنی حقیقی تر کردن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس (ظهوری ۵۵) از خوی سعی جبه ساخته تر ؛ تا بکا ماند آبروی هنر ؛ (اردو) بھگونا۔ تر کرنا

ترسازاده اصطلاح۔ بقول انند بمعنی همان

(۳۹۶)

ترسا بچہ کہ گذشت (فیضی ؎) حریف آن مسیحا مشربم گر ساغر عشرت ۂ بہ ترسازادہ نوشد شراب پرتگالی را ۂ (ظہوری ؎) ترسکاری رانمی ارزد دست طرہ گیر ۂ پنجہ شیخ حرم در زلف ترسا زادہ بود ۂ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت زادہ ترسا موافق قیاس است (اردو) دیکھو ترسا بچہ۔

ترس استودان اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی و ثالث و ہمزہ مفتوح و سین دیگر موقوف و فوقانی بواو رسیدہ و دال بہ الف کشیدہ بنون زدہ۔ دعای زند و پازند خواندن فارسیانست۔ سہ روز بر سر دخمہ میت بواسطۂ آنکہ گویند چون روح از قالب مفارقت نماید سہ شبانہ روز بر سر قالب خود می باشد و او را درین سہ شبانہ روز ترس و بیم بسیار است لہذا درین سہ روز بر سر دخمہ او نسک خوانند تا روح از ان ایمن گردد و معنی ترکیبی این لغت خوف قبر است چہ ترس بمعنی خوف و بیم و استودان دخمہ و مقبرہ را گویند خان آرزو در سراج گوید کہ ترس معلوم و استودان نسک خواندن فارسیان است و معنی ترکیبی این خوف قبر است **مؤلف** عرض کند کہ معنی مجازی این نسک خوانی است و بس (اردو) آتش پرستون کی دعا جو قبر پر تین دن تک پڑھتے ہین۔ مونث

ترسان صاحب نوادر ذکر این بذیل ترسانیدن کردہ گوید کہ مرادف ترسندہ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) اسم حال است از ترسیدن کہ می آید بہار غور نکرد کہ این چہ چیز است و (۲) امر حاضر است از ترسانیدن فاتل (اردو) (۱) ڈرنے والا۔ ترسان بھی اردو مین مستعمل ہے (۲) ڈرا۔ ڈرانا کا امر حاضر۔

ترسان دل را چہ پیری و چہ عشرت مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کہ فارسیان این مثل رابحق شخص ترسندہ می زنند مقصود ہمین است کہ دل خوف زدہ را عقوبت و پری ہر دو یکسان است (اردو) دکن مین کہتے ہین "ڈرپوک اپنے سایہ سے بھی ڈرتا ہے"

ترساندن صاحب موارد ذکر این کردہ گوید کہ (ترسانیدن) ہم مرادف این است بمعنی بیم کردن (کامل التصریف) کہ مضارع ترساند باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعدی ترسیدن است گر می آید (قاسمی س) قاسما آن ہمہ گستاخ نگاہ توچہ شد؛ غالباً غمزۂ او چشم ترا ترساندہ است (اردو) ڈرانا۔

ترساندن چشم مصدر اصطلاحی بقول وارستہ متعدی ترسیدن چشم است کہ بمعنی نفرت کردن از دیدن چیزی است و سند قاسمی را نقل کند کہ بر (ترساندن) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن این مصدر فضولی است و ہیچ ضرورت تخصیص با چشم ندارد و اصل این ہمان ترساندن است (اردو) دیکھو ترساندن

ترسانیدن بقول بحر و موارد و نوادر بالفتح متعدی ترسیدن (کامل التصریف) و مضارع این ترساند **مؤلف** عرض کند کہ باشارۂ این بر (ترساندن) کردہ ایم (اردو) دیکھو ترساندن۔

ترس برافتادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ خوف و بیم عائد حال شدن است و بیا (فردوسی س) برافتاد ترس اندرین لشکرم؛ ندانم کہ تیمار او چون خورم (اردو) ڈر اور خوف لاحق ہونا۔

ترس خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خوفناک و مبتلای خوف شدن (طغرا س) سپہدار زہ آنقدر ترس خورد کہ آئینہ مسلسل نشان

عنان تافتن جان سپردہ ۔ (اردو) ڈرنا ۔ مبتلائے خوف ہونا ۔

ترسک بقول ناصری و انند با تا و سین مضموم و سکون کاف عربی (۱) بمعنی سنگ ریزہ درگل کہ در میان نہر آب و اطراف نہر بسیار صلب و محکم شدہ کہ با کلنگ و فولاد آن را می شکنند و بعضی از آن سنگ آسیا بیا زند و بسیار دوام می کند و آنچہ بسیار صلب و محکم نشدہ و زود شکند آن را سکنج گویند صاحب مؤید می فرماید کہ (۲) بالضم و فتح سوم پرندہ ایست سبز فام **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و برای معنی دوم طالب سند استعمال باشیم کہ مجرد بیان مجمل صاحب مؤید اعتبار را نشاید و صاحب محیط ازین لغت ساکت است (اردو) (۱) وہ پتھر کے گول ٹکڑے جو نہرون اور ندیون سے برآمد ہون ۔ مذکر (۲) ایک پرندہ جس کا رنگ سبز ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

(الف) **ترسکار** بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند بر معروف قانع و ہر دو از کلام میر خسرو سند دہند (ب) ہمہ جا ترس خویشتن یارم دارد ۔ بر در خویش ترسکارم دارد ۔ و ظہوری در کلام خود ----- (ب) **ترسکاری** آوردہ (ب) ترسکاری را نمی ارزید دست طرہ گیری ۔ پنجہ شیخ حرم در زلف ترسا زادہ بود ۔ **مؤلف** عرض کند کہ الف آنکہ ہر کار بخوف کند یعنی دائما خوف خدا پیش نظر دارد و ب باضافۂ یای مصدری بمعنی خدا ترسی (اردو) الف خوف رکھنے والا ۔ دل میں خوف خدا رکھنے والا ۔ ب خدا ترسی ۔ مؤنث ۔

ترس کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خوف کردن است (عماد کرمانی ب) نہ خوفی از اثر آہ خستہ کردی ۔ نہ ترسی از گذر

اشک سائلی کردی ۔ (اردو) خوف کرنا ڈرنا

(الف) ترسگر | اصطلاح ۔ صاحب فرہنگ بشرح لبستی فقرۂ (نامۂ خسرو گلشاہ) گوید کہ بفتح تای فوقانی وسکون رای مہملہ وسکون سین مہملہ و فتح کاف فارسی وسکون رای مہملہ ہیبت کہ از دیدنش ترسی در دل آید ۔۔۔۔

(ب) ترسگری | بقولش ہیبت واحتشام ۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی الف خوف دہندہ وکنایہ از شخص مہیب و ب بزیادت یای مصدری است بمعنی ہیبت واحتشام (اردو) الف مہیب بقول آصفیہ عربی ۔ خوفناک ۔ خطرناک ۔ ہیبت ناک ہیبت دینے والا ۔ ڈراونا (ب) ہیبت ۔ مؤنث ۔

ترسّل | بقول بہار مکاتیب کہ برای اطفال بہم چسپانیدہ دہند تا سواد روشن گردد ۔ (سعید اشرف سہ) رحل خطّش راز در چہرۂ مصحف در کنار ۔ وز سر زلف خم اندر خم ترسّل در بغل ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ لفظ عربی است و آن چیزیست کہ پارۂ از نظم ونثر فراہم آوردہ بخطوط مختلف نویسند و اطفال دبستان را برای خواندن دہند تا از ہر قسم خط و عبارت مطلع شوند و در ہندوستان مرسوم است کہ مکاتیب [illegible] الخطوط والمطالب را باہم پیوستہ باطفال دہند تا سواد ایشان روشن شود و آن را ملاطفہ گویند و از شعر استادان ہمین معنی مستفاد می شود زیرا چہ زلف را تشبیہ بہ ترسّل دادہ اند واین معنی دوم مناسب ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب ترسّل بہ تشدید سین مہملہ را بمعنی نامہ را از خود انشا کردن نوشتہ واز ینکہ فارسیان در استعمال خود تصرف در معنی کردہ اند ما این را مفرس دانیم (اردو) خطوط کا وہ مجموعہ جو ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑ کر لڑکون کو پڑہنے کے لئے دیتے ہین تا کہ مختلف طرز تحریر اور مضامین مختلفہ سے وہ واقف ہو جائین ۔ مذکر ۔

ترسم بقول بہار یعنی می اندیشم و فرماید کہ بعد از وی مثبت و منفی ہر دو آید۔ خواہ جملہ اسمیہ بود خواہ جملہ فعلیہ (خواجہ شیراز ؎) ترسم کہ صرفہ نبرد روز باز خواست ؛ نان حلال شیخ ز آب حرام ما ؛ (ولہ ؎) ترسم کہ اشک در غم ما پردہ در شود ؛ وین راز سر بہفتہ بعالم سمر شود ؛ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ از ترسیدن کہ می آید صیغہ واحد متکلم مضارع است کہ افادہ معنی حال و استقبال کند یعنی می ترسم و خواہم ترسید۔ محقق نامور شاید این را اسم جامد خیال کردہ ورنہ قائم کردن این ضرورت نداشت (اردو) مین ڈرتا ہوں۔

ترسناک بقول بہار و انندش نقل نگار معروف **مؤلف** عرض کند کہ مرادف خوفناک و بیمناک موافق قیاس است (ملا عبداللہ ہاتفی ؎) نہ ایم از ہجوم عرب ترسناک ؛ ز بسیاری وحش صحرا چہ باک ؛ (اردو) خوفناک۔ دیکھو بیمناک۔

ترسو بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی خوفناک **مؤلف** عرض کند کہ این محاورۂ معاصرین عجم است بزیادت واو نسبت چنانکہ ہندو (اردو) ڈرپوک بقول آصفیہ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا۔ دیکھو بددل کے پہلے معنے۔

ترسہ بقول برہان و جامع (۱) بفتح اوّل قوت واہمہ را گویند و (۲) بضم اوّل قوس قزح صاحب جہانگیری معنی دوم را بفتح اوّل و سکون دوم گفتہ از معنی اوّل ساکت صاحب رشیدی بذکر معنی دوم این را مرادف ترلبہ گوید کہ گذشت۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی دوم می فرماید کہ ترلبہ و تربلیہ و سرلبہ و سرولیہ مرادف این۔ خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع **مؤلف** عرض کند کہ ما بر ترلبہ نوشتہ ایم کہ اصل است و این مخفف آن

بمعنی دوم و معنی اوّل این مجاز معنی دوم می نماید که قوّت واہمہ ہم ہمچون قوس قزح بلند شود و جا دارد که برای معنی اوّل این را مرکب از ترس و ہای نسبت گیریم که واہمہ ہم قریب به ترس است و آنچه به سین اوّل می آید مبدل این باشد ہمچون تیز و تیز یعنی سترَبہ مبدل ترَبہ و سروبیہ مبدل ترَبیہ که موحّدہ ہم به واو بدل می شود چنانکه آب و آو و ترَبیہ بجایش مذکور نشد ازینکه اہل لغت ازان ساکت اند و نظر باعتماد ناصری آن را فرید علیہ ترَبہ دانیم (اردو) (۱) قوّت واہمہ۔ مؤنّث۔ واہمہ کی قوّت (۲) دیکھو ترَبہ۔

ترسیدن | بقول بحر بالفتح (۱) بیم کردن و (۲) واہمہ کردن و (۳) آزردہ گردیدن بسبب ظرافت کردن کسی (کامل التصریف) و مضارع این ترسد (ظہوری ؂) ازان ترسم که طوق گردنم گردد رگ گردن ٭ نکردم حلقهٔ بہر گوشش خود فرمان نیوشی را ٭ صاحب غیاث که یکی از علمای معاصر عجم بود گوید که خوف کردن و بیمزدہ شدن است صاحب موارد ذکر معنی اوّل گوید که (۴) نفرت کردن ہم چون ترسیدن چشم و دیدہ از چیزی که در ملحقات می آید و صاحب انوار بر معنی اوّل و چہارم قانع مؤلّف عرض کند که ہمان ترس که گذشت اسم این مصدر است فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند که به اصول ما اصلی است ازین که اسم مصدر این لغت فارسی زبان است و معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و معنی سوم و چہارم را ہم مجاز دانیم و ترسندگی حاصل بالمصدر این است (اردو) (۱) ڈرنا (۲) وہم کرنا (۳) آزردہ ہونا (۴) نفرت کرنا۔

ترسیدن چشم از چیزی | مصادر اصطلاحی

ترسیدن دیدہ از چیزی | بقول بہار نفرت

کردن چشم از دیدن وی می فرماید که ترسانیدن
چشم متعدی آنست ۔ صاحب بحر بر ترسیدن چشم
قناعت کرده و وارسته ہمزبانش (باقر کاشی
ے) بسکه از خوبان ملامت دیده ام ؎ چشم
من از عاشقی ترسیده است ؎ (میرزا رضی
دانش ے) بسکه در کثرت سرای دہر وحشت دیده ام ؎ چشم ترسید است از جمعیت مژگان ہم
(طالب کلیم ے) بسکه می بیند زما دیوانگی ؎
دیدهٔ داغ جنون ترسیده است ؎ (ولہ ے)
دیدهٔ بیدل چنان از چشم می ترسد کلیم ؎ چشم
داغ من ز مرہم آنچنان ترسیده است ؎
مؤلف عرض کند که معنی خوف کردن چشم از دیدن ہم توان گفت (اردو) مشاہدے سے
آنکھ کا نفرت کرنا خوف کرنا ۔

ترش بقول بہار بفتحتین و بسکون دوم معروف (سنجر کاشی ے) رو ترش کرد انہ
سوال بوسه و لب پیش داد ؎ داد شفتالو چو دندانم ز آلو کند شد ؎ صاحب مؤید گوید که
چنانکه مزهٔ سرکه صاحب فدائی ہم ذکر این کرده صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که در کلام
صائب بسکون دوم ہم مستعمل (ے) در جواب تلخ زادن ترش روئی می کنند ؎ چون شود
در عہد این بی حاصلان سائل سفید ؎ مؤلف عرض کند که ترجمهٔ این در عربی حامض است
و این لغت فارسی زبان است بہر دو اعراب مذکور و صاحب غیاث ہم بہر دو اعراب نوشته
(اردو) ترش بقول آصفیہ ۔ فارسی کھٹّا ۔ حامض ۔

(الف) ترشابه | **(ب) ترشاوه** الف و ب بقول ناصری بضم (۱) سماق را گویند
و آن معروف است که از ان آش پزند و خورند
و آن آش را سماج گویند صاحب رشیدی بر
ب گوید که سماق است صاحب غیاث بر سماق
گوید که بالضم و تشدید میوهٔ باشد ترش مؤلف

عرض کند کہ صاحب محیط بر سیاق ہرچہ نوشت
ہا نقلش بر تتری کردہ ایم و معاصرین عجم (۲)
میوہ را گویند عموماً کہ آب ترش دارد ہمچون
لیمون و نارنج و امثال آن مخفی مباد کہ ب
مبدل الف است چنانکہ آب آو (اردو)
الف و ب (۱) دیکھو تتری (۲) ترشا یہ دکن
مین اُس میوے کو کہتے ہین جو ترش ہو جیسے لیمو
نارنگی وغیرہ۔

ترشدن بقول برہان (۱) کنایہ از اعراض
کردن و (۲) آزردہ گردیدن بسبب ظرافت
صاحب جامع بر معنی دوم قانع۔ صاحب
سروری در ملحقات گوید کہ معروف کنایہ از
اعراض شدن بسبب شرمندگی از ظرافت و ہزل
و امثال آن (شاہ طاہر ؒ) ترشو دلالہ چو
بر داغ دل بہ نوش ٭ زیر لب خندہ زند غنچہ
و نرگس چشمک ٭ صاحب ناصری در ملحقات
می فرماید کہ کنایہ از اعراض کہ بسبب شرمندگی
و ہزل روی دہد۔ صاحبان بحر و سراج و رشیدی
ہم با نش وارستہ بر مجرد منفعل شدن قانع مؤلف
عرض کند کہ (۳) بمعنی حقیقی است یعنی تر گشتن
در آب یا خوی و امثال آن و معنی دوم مجاز آن
و ما تعمیم وارستہ را پسند می کنیم و معنی اول بیان
کردۂ برہان لغو است کہ قوت تعریف نداشت
و بالفاظ تعریف کرد کہ معنی خاص قائم شد۔
(اردو) (۱) اعراض کرنا (۲) آزردہ ہونا
شرمندہ ہونا (۳) بھیگنا۔ تر ہونا۔

ترشدن چشم مصدر اصطلاحی۔ آب در
چشم آمدن از رنج وغیرہ ذلک۔ مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است (ظہوری ؒ) تا نہ بیند
رہ و تر شد چشمش ٭ دیدہ در راہ تو یا نتوان
کرد ٭ (اردو) آبدیدہ ہونا۔ آنکھ مین پانی
آنا۔ دکن کا استعمال ہے۔

(الف) ترش رخسار اصطلاح۔ الف
(ب) ترش رخسارہ بقول بحر ناخوش و

(۴۵۷۰)

بیدماغ مرادف ترش رو۔ بہار برب گوید کہ مرادف
الف (میرخسرو ے) ملک را بود زنگی پاسبانی
٭ ترش رخسارۂ کج مج زبانی ٭ مؤلف عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ترش
رو۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ناخوش
بیدماغ۔ ناراض۔ مکدر۔

(۱) ترش رو (۱) بقول بحر مرادف ترش
(۲) ترش روی رخسار۔ بہار بزیادت تحتانی
آخر مرادف (۱) گوید (حافظ شیراز ے) ای
دل تو شاد باش کہ آن یار تندخوی ٭ بسیار ترش
روی نشیند ز بخت خویش ٭ صاحب فدائی
نسبت (۲) گوید کہ یک گونہ درہم کشیدگیست
چہرۂ مردم را کہ نشانۂ خشم و بد دلی است مؤلف
عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است موافق
قیاس مرادف ترش رخسار و (۲) بزیادت
یای مصدری یعنی ناخوشی و بی دماغی ایست
موافق قواعد فارسی (طالب آملی ے)
ترش روئی ہای صبرم تلخی حسرت فزود ٭
امداد صفرائی کند لیموی من ٭ (اردو)
دیکھو ترش رخسار۔ (۲) ترش روئی بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدمزاجی۔
دماغی۔ چڑچڑاپن۔

ترش شیرین اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و آ
واند طعمیکہ از امتزاج ترشی و شیرینی بہم رسد
و آن را مینخوش و بتازی مُز (بضم میم و تشدید
زای معجمہ) خوانند (مولانا امام الدین ریاضی
ے) در تبسم بہ جنبش جبین است ٭ چون
شوخش چہ ترش شیرین است ٭ مؤلف
عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف (اردو) وہ مزہ جس میں
ترشی اور شیرینی شامل ہو۔ مذکر۔

ترشک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بضم اول بر وزن اردک (۱) نام پرندہ ایست
سبز رنگ و (۲) برگ گیاہی است ترش مزہ صاحب سروری بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ

(۳) نام دو قسم میوہ نیز. صاحب ناصری ذکر معنی اول کردہ و نسبت معنی دوم گوید کہ این را
ترش گیا ہم خوانند. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید کہ ترتنک بہر دو فوقانی است
و می فرماید کہ تصحیف ترنگ معلوم می شود کہ بجای تای دوم نون باشد یعنی طائری و ذکر معنی
دوم ہم فرمودہ. صاحب محیط ذکر این معنی اول نکردہ و از مجرد پرندہ سبز رنگ حقیقتش ظاہر
نمی شود و ہم او بر ترتنک ہم ذکر پرندہ سبز کردہ و بر ترشک گوید کہ انبہ را گویند و ذکر انبہ بجای
گذشت و خیال ما این است کہ معنی سوم متعلق بہ ہمین است. و نسبت معنی دوم بر حماض سیر ناید
کہ بیونانی طوطاقن و اغریون و بفارسی ترشہ و سرخ بامی و الیمون و بلغت شگابن ترشہ داش
و بہندی چوکا نامند و بزبان فرنگی بستانی آن را اشلیہ کیانم و بری آن را اشلیہ یاتم گویند
بقول شیخ سرد و خشک در دوم و بقول بعضی سرد در اول و خشک در دوم و قسم ترش او بعض
تر و آنچہ بسیار ترش نیست غذائیت زیادہ دارد و این شبیہ بہ کاسنی بستانی است و ہمہ اقسام
آن قاطع صفرا است ولیکن مضر بہ صدر و تعلیق آن بر بازوی چپ بالخاصیت مانع آبستن زن
است و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ در وجہ تسمیہ این کاف تصغیر یا لفظ ترش
مرکب است و انبہ را ہم ترشک گفتند کہ ترشی خفیف دارد (اردو) (۱) ایک سبز رنگ
پرندہ. مذکر جسکو فارسیون نے ترشک کہا ہے افسوس ہے کہ اسکی مزید تعریف معلوم نہ ہو سکی
(۲) چوکا. دیکھو اشکیل حشیم. (۳) دیکھو انبہ.

(الف) **ترش کردن** استعمال. صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت. **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این ظاہر است و از سندش (مصدر) ....

(ب) ترش کردن رو پیداست بمعنی ناخوش شدن (سنجر کاشی ــه) رو ترش کرد از سوال بوسہ ولب پیش داد ۞ داد شفتالو چو دندانم زآلو کند شد ۞ (اردو) الف کھٹا کرنا ب ترش رو ہونا۔ ناراض ہونا۔

ترش گیا اصطلاح۔ بقول برہان گیاہی است ترش خصوصاً و ہر گیاہ ترش را توان گفت عموماً خان آرزو در سراج بدون ہای ہوز آخرہ ذکر (ترش گیا) کردہ گوید کہ گیاہی است و غالباً ترشک و ترش گیا و ترشک یکی باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری بر ترشک اشارۂ این کردہ کہ مرادف آنست و ما صراحت کامل ہمدرانجا کردہ ایم۔ ترہ را گیاہ گفتن خبری دہد ازینکہ محققین بالاغور نکردہ اند مخفف ترش گیاہ است بحذف ہای ہوز آخرہ (اردو) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے۔

ترشہ بقول برہان بضم اول و ثانی و فتح ثالث (۱) نام میوہ ایست و (۲) رستنی باشد کہ تخم آن را بہ عربی بزر الحماض و حب الرشاد خوانند و اگر قدری ازان تخم در خرقہ زن بر بازوی چپ بندد ما دام کہ با خود دارد آبستن نشود صاحب جامع بذکر معنی اول نسبت سعی دوم گوید کہ عرب آن را حماض گویند۔ صاحب سروری بر میوۂ معروف قانع و گوید کہ ترشہ تیز نامند صاحب ناصری بنقل قول برہان فرماید کہ ترشک ہم بمعنی دوم می آید صاحب رشیدی بر ترشہ و ترشہ می فرماید کہ میوۂ معروف کہ بعربی حماض گویند مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط آنچہ بر حماض نوشتہ ما ذکرش بر معنی دوم ترشک کردہ ایم و تسامح صاحب جامع معلوم می شود کہ ترجمۂ این بمعنی اول حماض نوشت و آنچہ ہمہ محققین بر معنی اول نام میوہ نوشتہ اند مقصود شان از ہمان انبہ باشد کہ اشارۂ آن بر معنی سوم ترشک گذشت و در وجہ تسمیۂ این آمدہ

نسبت بالفظ ترش مرکب شده دیگر هیچ (اردو) (۱) دیکھو ابنه (۲) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے

ترشیز بقول ناصری دانند بضم اول وکسر سوم نام شهریست از بلاد خراسان مشتمل بر دیهات وقری وقصبات . پای تخت آن را سلطانیه گویند که حاکم نشین آنجاست سمت شرقی آن ارض اقدس ومشهد مقدس حضرت سلطان خراسان صلوات علیه است وجنوب آن ولایت تربت حیدریه سمت قبلهٔ آن ولایت طبس گیلکی است وغربی آن پائین ولایت سبزوار شمال آن ولایت نشاپور است وشهر ترشیز واقعست در اواسط شهرهای معروف خراسان اتفاق عجبی است که قرب وبعد آن نسبت بهمه شهرهای تساوی دارد وقنوات ونهرهای جاریه ودهات بسیار دارد وبسیار خوش آب وهواست میوجات آن ولایت به آن لطافت وخوبی بهیچ جای دیگر نیست چنان معلوم می شود که پادشاهان ایران آنجا را تختگاه کرده بودند وگشتاسب درانجا با زردشت ملاقات نموده وسرو کشمیر را درانجا کشته بود گویند ترشیز از بناهای گشتاسب بن لهراسب است **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه این بوضوح نه پیوسته ۱۲ (اردو) ترشیز بلاد خراسان سے ایک مشهور شهر کا نام ہے ۔ مذکر ۔

ترشینک بقول برهان بروزن گل چینک رستنی باشد بوستانی که بعربی تماض گویند وتخم آن را بزر التماض خوانند صاحب جامع گفته که مرادف معنی دوم ترشه که گذشت خان آرزو در سراج هم بر تماض قانع **مؤلف** عرض کند که فارسیان بر لفظ ترش یاء ونون نسبت با کاف تصغیر مرکب کرده همان ترشه و ترشک را نام نهادند وما اشاره این بقول ناصری بر ترشه کرده ایم وحقیقت این را بر ترشک نوشته ایم (اردو) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے

ترصدا بقول بہار و بحر وانند مرادف ترنم کسی کہ صدا سیراب داشتہ باشد (ملا طغرا سے) شدہ خطبہ خوان بلبل ترصدا ٭ گرفتہ زمنقار در کف عصا ٭ مؤلف عرض کند کہ فارسیان در صفت صدا تر را آوردہ اند و کنایہ باشد از آواز خوش دیگر ہیچ و این قلب اضافت صدای تر و اسم فاعل ترکیبی ہم (اردو) خوش آواز۔

ترغ بقول برہان و جامع بضم اول و ثانی و سکون غین منقطہ دار اسپی باشد سرخ رنگ کہ آن را گہر خوانند۔ صاحب ناصری ذکر این بحوالۂ برہان کردہ گوید کہ در دیگر فرہنگ ہا نیافتیم خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان گوید کہ در فرہنگہا نیست اغلب کہ ترکی باشد و شہرت ابقاش دارد و ظاہر الہجۂ اہل ایرانست مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است برہان جامع را ندید و می گوید کہ در فرہنگہا نیست صاحب جامع محقق اہل زبان است و بقول صاحب لغات ترکی (توروق) لغت ترکی است بمعنی اسپ کمیت پس فارسیان این را مفرس کردند تو واو دوم حذف و قاف را بغین معجمہ بدل کردند چنانکہ چناق و چناغ و آروق را آروغ انیست حقیقت این لغت کہ محقق نامور بہ پیرایۂ تحقیق اصل حقیقت را در نیافت (اردو) کمیت۔ دیکھو بور کے پہلے معنے۔

ترغازہ بقول جہان بروزن اندازہ (۱) غالب و صاحب حکم و سرکش و کسی کہ آرزوی غالبیت حکمہا و سرکشی کند و (۲) سرکشی کردن ہم۔ صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری بر معنی اول قانع (مولوی معنوی سے) ہمین کو شتم بجا مدشی ولیکن زین شکر نوشی ٭ گرفتم زین شکر نوشی گرفتم خوی آن غمزہ ٭ کہ کنو اکنت مخفیا و قد احببت ان اعرف ٭

برای جان مشتاقان برغم نفس ترغازہ ؎ خان آرزو ہم در سراج بر معنی اوّل قناعت کرده
مؤلف عرض کند کہ مقصود برہان از معنی دوم سرکشی باشد کہ حاصل بالمصدر است از
(ترغازہ کردن) طرز بیانش درست نیست و باہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم۔
(اردو) (۱) وہ شخص جو سرکشی کرے۔ سرکش (۲) سرکشی۔ مؤنث۔

(الف) ترغاق بقول برہان بفتح اوّل بروزن چقماق پاس داشتن شبہا و خبردار بودن
و بضم اوّل ہم آمدہ۔ صاحب رشیدی این را مرادف ترغاک گوید کہ می آید و می فرماید کہ اگر این
لغت فارسی است پس قاف از استعمال متاخرین است چہ قاف در اصل فرس نیامدہ و
(ب) ترغاک بقولش بالضم پاسی کہ در شب دارند تا دزد دست نیابد (مظہر ؎)
بر درگہ میمون تو در نوبت ترغاک ؎ میران وجہان بر عدد ریگ برابر ؎ صاحب
سروری ذکر الف و ب ہر دو کردہ صاحب جامع بر الف قانع۔ خان آرزو در سراج
بذکر الف گوید کہ ترکی باشد یا استعمال متاخرین عراق مؤلف عرض کند کہ الف لغت ترکی
نیست۔ لغات ترک ازین ساکت و ب اصل و اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین
فرس و متاخرین بر سبیل تبدیل استعمال الف ہم عرض ب کردہ اند چنانکہ کند و قند و کم و لقم
و کسط و قسط و معنی ہر دو پاسبانی است (اردو) الف و ب پاسبانی۔ نگاہبانی حفاظت مؤنث

ترغدہ بقول برہان و سروری و ناصری و سراج بادال ابجد بر وزن طبقہ (۱) گرفتہ شدہ
و ترنجیدہ ہر عضوی و بندی و مفصلی کہ بسبب دردمندی و آزار حرکت نتوان کرد گویند
ترغدہ شدہ است و بر وزن محکمہ ہم آمدہ کہ بفتح ثالث باشد (منجیک ؎) زبس

کوب از زمانه یافت دشمنت ؛ ہمہ اعضای او گشته ترغده ؛ صاحب جهانگیری بذکر معنی بالا گوید که باوّل مفتوح و بثانی زده و غین مکسور (۲) نوعی از زردآلو صاحب جامع بذکر معنی اول گوید که مرادف ترغنده هم که بهمین معنی بزیادت نون می آید مؤلف عرض کند که ترکیدن و ترقیدن بمعنی شگاف شدن می آید و ترکنده اسم فاعلش فارسیان استعمال اسم فاعلش را بحذف نون و تبدیل کاف عربی بغین معجمه کردند چنانکه کشکاو و غشکاو و تبدیل خفیف در معنی بر سبیل مجاز است و نسبت معنی دوم صراحت کامل خواص و طبیعت بر لغت ترغش کنیم که بعد ازین می آید و از ینکه زردآلوی پخته می ترکد بدین اسم خواندند (اردو) (۱) وه عضو جس مین درد هو۔ مذکر (۲) دیکهو ترغش۔

ترغش بقول برهان و جامع و ناصری و سراج و رشیدی بکسر ثالث بروزن ورزش نوعی از زردآلو مؤلف عرض کند که صاحب محیط هرچه بر زردآلو نوشته با نقلش بر آلوی زرد کرده ایم و این اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکهو آلوی زرد۔ مذکر۔

ترغنده بقول جامع همان ترغده که گذشت مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این با صراحت ماخذ هم در آنجا کرده ایم که آن مخفف این است (اردو) دیکهو ترغده۔

ترغو بقول برهان و جامع و (جهانگیری در ملحقات) بروزن بدگو نوعی از بافتهٔ ابریشمی است سرخ رنگ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول محققین فرماید که ترنو بمعنی پارچهٔ سخت و باریک گذشت و اغلب که یکی ازین دو تصحیف باشد و لهذا صاحب رشیدی که جمیع لغات جهانگیری آورده این را نه نوشته مؤلف عرض کند که مرکب یافته می شود از ترغ که اسپ کمیت را نام

است و واو نسبت چنانکه هندو ۔ اسم جامد فارسی قدیم است و تربو را ہیچ تعلق ازین نیست

(اردو) ایک ریشمی لال رنگ کا کپڑا ۔ مذکر ۔

ترف بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری بروزن برف کشک سیاہ را گویند و آن را بعربی مصل و بہ ترکی قراقروت خوانند و کشک سفید و پنیر خشک را نیز (حکیم سوزنی ؎) تشبیب این قصیدہ بہتر نقد ترف طعم ٭ مخلص بمدح او شدہ طعم ترف فند ٭ صاحب جامع گوید کہ ہمین است ترپ کہ بجایش گذشت (خاقانی ؎) ترف عدو ترش نشود زانکہ بخت او ٭ گاویست تنگ شیر ولیکن لگد زنست ٭ مؤلف عرض کند کہ ما صراحت کامل این ترف کردہ ایم و این مبدل آنست چنانکہ سپید و سفید (اردو) دیکھو ترپ ۔

ترفاس بقول برہان و ناصری و جامع دانند بضم اول و سکون ثانی و فا بہ الف کشیدہ بسین بی نقطہ زدہ نوعی از کماۃ است و آنرا ہبکل نیز گویند و آن رستنی باشد کہ از زیر خیمہا و جاہای نمناک بروید صاحب محیط بر ترفاش بہ شین معجمہ می فرماید کہ ہمان فطر است و بر فطر گوید کہ بکسر فا و بضم نیز و بسکون طاء مہملہ و رای مہملہ بفارسی سماروغ و شما و کلاہ زمین و کلاہ باران و بسریانی فطر و برومی موکوطیس و بیونانی اونطرتیا و بعربی بنات الرعد و بہندی پہین و کہمبی و آن نباتی است کہ در زمین نمناک و عقب بارش در بعضی بلاد زمین منشق شدہ بر می آید و بشکل نصف بیضۂ مرغ کہ واژگون باشد بی برگ و گل انواع دارد ۔ ماکول آن سرد در سوم گویند سرد در دوم ۔ محدث امراض شدید البرد مثل خدر و فالج و رعشہ و سکتہ ۔ جہت بیاض چشم و تقویت باصرہ و بجرب بلک نافع (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است

ذکر این برا کارس ہم گذشت (اردو) دیکھو اکارس۔

ترفان بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وناصری ومؤید بروزن دربان مخفف ترزفان است کہ ترجمان وشخص زبان آور باشد مؤلف عرض کند کہ ترزفان مبدل ترزبان بجایش گذشت و ما حقیقت معنی ترزبان بجایش نوشتہ ایم در ینجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان در محاورہ زای ہوز را حذف کردند (اردو) دیکھو ترزبان۔

ترفبا بقول برہان وسروری وناصری بفتح اول وسکون ثانی وثالث وبای ابجد بالف کشیدہ آش را گویند کہ قاتق آن قراقروت باشد چہ ترف بمعنی قراقروت و با بمعنی آش است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس می باشد (اردو) وہ آش جو قراقروت سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

ترفروش اصطلاح۔ بقول برہان وسراج کنایہ از کسی است کہ بظاہر خود را خوب وانماید و بباطن بد باشد صاحب جامع ذکر این بذیل تر کردہ۔ صاحبان سروری وجہانگیری و ناصری ذکر این در ملحقات کردہ اند (حکیم سنائی ع) کم شنیدم چو تولت انبانی ٭ ترفروشی کہ خشک جنبانی ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است (اردو) گندم نما جو فروش۔ بقول صاحب آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو اپنے آپ یا کسی چیز کو ظاہری ٹیپ ٹاپ سے رکھے اور در حقیقت ویسا نہو۔ مکار۔ فریبی۔ دغاباز۔ عیار۔ چالاک۔ دھوکے باز۔

ترفنج بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری وسراج بفتح اول بروزن شطرنج راہ باریک ودشوار را گویند (شیخ روزبہان ع) رہ دوزخ خوش ونغز و وسیع است ہارہ مینوسست

بس دشوار و ترفنج ؛ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و لبس و حالا بر زبان
معاصرین عجم مستعمل نیست (اردو) نازک راستہ۔ تنگ راستہ۔ دشوار گزار راستہ۔ مذکر۔

(الف) ترفند قول برہان الف بر وزن فرزند و ب بر وزن شرمندہ بمعنی (۱) محال
(ب) ترفندہ و بیہودہ و دروغ و تزویر و مکر و حیلہ و بذیل ب گوید کہ بجای حرف ثالث
قاف ہم بنظر آمدہ و (۲) بمعنی ترس و بیم ہم (حکیم سنائی ؒ) نزد من قبلہ دو دست عقل و ہوا از
ہر چہ زین دو بر دن ہمہ ترفند ؛ صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری بر معنی اوّل قانع
صاحب ناصری ذکر معنی اوّل الف کردہ می فرماید کہ بکاف عوض فا ہم می آید خان آرزو بذکر
ہر دو بمعنی اوّل گوید کہ بلی سرا ترفند بمعنی تزویر است و ترکند بکاف بمعنی بیہودہ و ہرزہ **مؤلف**
عرض کند کہ این تفریق در معانی غیر موجّہ اصل این (ترقندہ) بہ قاف و ہای ہوز در آخر اسم فاعل
مصدر ترقیدن است کہ می آید و ب مبدّلش کہ قاف بہ فا بدل شود چنانکہ چاق و چاف و آنچہ
بہ خای معجمہ اوّل گذشت ہم مبدّلش چنانکہ برق و برخ و آنچہ بکاف اوّل می آید ہم مبدّل آن
چنانکہ باق و باک و الف مخفف ب و معنی اوّل مجاز باشد از معنی حقیقی ترکندہ نسبت معنی دوم
ب بمشتاق سند استعمال می باشیم۔ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید کہ ترفند بفا بمعنی سخن ہای
بی اصل است باقی ہمہ لغو۔ صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی دادہ ما ہم تائیدش کنیم کہ
نظر باتفاق ہمہ محققین در معنی اوّل الف و ب خصوصاً باعتبار محققین اہل زبان در صحت لفظ
کلامی نیست و فضولی غالب در اعتراض است (اردو) الف (۱) بیہودہ جھوٹ (مکر
حیلہ۔ مذکر) (ب) (۱) دیکھو ترفند (۲) ڈر خوف۔ مذکر۔

ترقینہ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وجامع وناصری وسراج بروزن کشکینہ آشی را گویند کہ قاتق آن را قراقروت کردہ باشند (مولوی معنوی سے) من ہست ابدباشتم نیست زباغ رزہا من لقمۂ جان خوردم نی لقمۂ ترقینہ ؎ مؤلف عرض کند کہ آش قراقروت است وبس مرکب از ترف کہ مبدل ترب است ویا ونون وہای نسبت (اردو) قراقروت سے بنائی ہوئی آش۔ مؤنث۔

ترقانیدن بقول بحر بفتحتین متعدی ترقیدن کہ می آید (کامل التصریف) ومضارعش ترقاند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است وصراحت ماخذ بر ترقیدن می آید (اردو) دیکھو ترقیدن یہہ اس کا متعدی ہے۔

ترفندہ بقول برہان بروزن شرمندہ مرادف معنی اول ترفندہ کہ بہ فاگذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ این ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ترفندہ کے پہلے معنے۔

(الف) ترقہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار یعنی (۱) آتشبازی خاص کہ آواز مثل تفنگ کند وہم او بر - - - - - - -

(ب) ترقہ انداختن گوید کہ (۱) آتش دادن بہ ترقہ و (۲) شور وغل کردن صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بذکر معنی بالا گوید کہ الف (۲) یعنی چیزی کہ از فلزات مثل کلاہ کوچک سازند وبر بالای دستۂ تفنگ بجائی خاص کہ برای او معین است می نہند وچون ضرب تفنگ براو افتد۔ آتش ازو داخل بارود وبندوق سر شود مؤلف عرض کند کہ این را در اردو (بندوق کی ٹوپی) خوانند والف اسم جامد فارسی جدید است اصل این تراقہ بود مرکب از تراق وہای نسبت

الف حذف شدہ ترقہ ماند (اردو) الف (۱) پٹاخا۔ بقول آصفیہ اردو۔ اسم مذکر۔ پڑاکا ایک قسم کی آتشبازی (۲) بندوق کی ٹوپی (ب) پٹاخا چھوڑنا (۲) شور و غل کرنا۔

ترقی بقول بہار و انند بلند شدن۔ می فرمایند کہ با لفظ خواستن و دادن و کردن مستعمل و معکوس و واژون از صفات او ست۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست بہ تشدید قاف و بقول منتخب۔ ببالا بر شدن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر در ترکیب فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) ترقی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بلندی برتری۔ مؤنث۔

ترقی خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کشایش و بلندی خواستن است (تاثیر اصفہانی ے) دل عاشق ترقی در دیار عشق می خواہد ؎ عقیق ما امید نیکنامی از زمین دارد ؎ (اردو) ترقی چاہنا۔

ترقی دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بلند کردن و فزون کردن (ایماے اصفہانی ے) کی ترقی می تواند داد احوال مرا کہ می برد بالا سپہر دون ہمی سال مرا ہلال (اردو) ترقی دینا۔ بلند کرنا۔ زیادہ کرنا۔

(الف) ترقی داریدن **(ب) ترقی داشتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بحالت ترقی بودن و قریب است بمعنی ترقی کردن (تاثیر ے) گہر را در صدف نشو و نما تاثیری می باشد ؎ اگر دارد ترقی پاک طینت در وطن دارد ؎ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر داریدن است از ینجا کہ الف را قائم کردہ ایم وحقیقت داریدن بجاے

خودش عرض کنیم (اردو) حالت ترقی میں
ہونا۔ ترقی کرنا۔

ترقیدن بقول بحر بفتحتین از ہم جدا شدن و
چاک گردیدن۔ می فرماید کہ کامل التصریف است
و مضارع این (ترقد) صاحب موارد ذیل
ترکیدن ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی شق شدن
است **مؤلف** عرض کند کہ تراک بمعنی آواز
شکستن یا شکافتہ شدن چیزی بجالیش گذشت
و طراق معرب آن فارسیان طراق را بہ تبدیل
طای حطی بہ فوقانی تراق کردند چنانکہ بغلتاق
و لغتاق و بحذف الف اسم مصدر این قرار
دادند و بقاعدۂ مصادر جعلی بترکیب یای
معروف و علامت مصدر دن مصدر سے
ساختند (ترقیدن پوست بدن) و (ترقیدن
زبان) مرضی است کہ صاحب اکسیر اعظم ذکرش
کردہ ترکیب نام این امراض از ہمین مصدر
است (اردو) ترکنا۔ چاک ہونا۔

ترقی کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی بلندی حاصل کردن (فدائی
شیرازی ع) فلک سر سبزت ارساند
مرید بید مجنون شو کہ ہر پندار ترقی می کند
سر بزمین دارد (اردو) ترقی کرنا۔

ترقی معکوس اصطلاح۔ بہار ذکر
این بذیل ترقی کردہ گوید کہ معکوس از
صفات ترقی است **مؤلف** عرض
کند کہ این محاورۂ معاصرین عجم است بجق
کسی زنند کہ عوض ترقی تنزل پذیرد (اردو)
ترقی معکوس۔ دکن مین اُس تنزل کو کہتے
ہین جو ترقی کے پیرایہ مین ظاہر ہو مثلاً زید
کو عہدے کی ترقی ملی اور تنخواہ مین ترقی
ہوئی لیکن اس ترقی سے اُن کا مرتبہ کم
ہو گیا یا اور کوئی نقصان پہنچا تو کہتے ہین یہ وا
یہہ تو ترقی معکوس ہے یا یعنے تنزل ہے۔

ترقین بقول برهان به وزن تمکین بلغت نبطی (۱) خطی است که محرران در بعض محل
سیاق و حرف بی کشند و بمعنی باطل کردن عبارتی باشد از دفتر و حساب دیوانی ۔
بهار گوید که (۲) رقم کردن و نزدیک بهم نوشتن سطرهای کتاب و لفظ و اعراب و (۳)
آرایش دادن کتاب را و نسبت معنی اول گوید که سیاه کردن موضع از دفتر حساب تا گمان
نشود که این جا را سپید گذاشته اند برای نوشتن حساب و فرماید که صاحب نفائس الفنون
گوید که خط کشیدن بر حساب نوشته تا ظاهر شود که نوشته در حساب آمده بود و بعد از آن
گردانیده شد (سنعانی بمی ۵) دفتر فضل ترا تیر ست یک ترقین طراز ؛ مجلس عیش
ترا ناهید یک رامش گری ؛ (انوری ۵) کرده ترجیح حشو اشعارت ؛ بازرسیت
دیگران ترقین ؛ وارسته هم ذکر این کرده گوید که الترقین تسوید الموضع لئلا یتوهم انه ابیض
لئلا یقع فیه الحساب مؤلف عرض کند که لغت عربیست و صاحب منتخب ذکر این کرده
فارسیان استعمال این بمعنی اول کرده اند که برای این لغتی دیگر در زبان خود ندارند و برای
دیگر معانی استعمال این از نظر ما نگذشت مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) سطر
تحریر سے کسی عبارت یا حرف پر لکیریں کھینچنا یا اسکو سیاہ کر دینا۔ کاٹ دینا (۲) الفاظ اور
اعراب اور سطروں کو درآورده اور گنجان لکھنا (۳) کتابت کو آرایش دینا ۔

(۳۴۸۱)

ترقی نمودن استعمال ۔ مرادف ترقی
کردن که گذشت مؤلف عرض کند که موافق
قیاس است (ظهوری ۵) ترقی کی نما
خویش را در کار رندیها ؛ که خود را در بلای
درد روز افزون بینداز د ؛ (اردو) دیکهو
ترقی کردن ۔

ترقی واثرون اصطلاح۔ بہار ذکر این بجملہ ترقی کرده گوید که واثرون از صفات اوست مؤلف عرض کند که این مرادف ترقی معکوس	است که گذشت معاصرین عجم این را هم بر زبان دارند و صراحت کامل بر ترقی معکوس گذشت (اردو) دیکھو ترقی معکوس۔

ترک بقول برہان بفتح اوّل و ثانی و سکون کاف (۱) خندقی را گویند که بر دور حصار و باغہا و قلعہ و امثال آن بکنند و (۲) نام رودخانہ ایست نزدیک بدربند شیروان و (۳) حلوای از قند و نشاستہ و تخم ریحان پزند و (۴) دختر بکر و دوشیزه و (۵) صدای رعد و (۶) آوازی که از شکستن و ترکیدن چیزی آید و (۷) رخنہ و تراک باشد و (۸) صغر تر هم که نقیض خشک است و (۹) بسکون ثانی کلاه خود باشد یعنی کلاه آهنی که در روزهای جنگ بر سر نهند و بعربی مغفر خوانند و (۱۰) بخشہا و سوزہای کلاه و خیمہ و امثال آن و (۱۱) گذاشتن و گذشتن و ترک دادن و خلاصی از تعلقات جسمانی و خواهش نفسانی گشتن از ماسوی اللہ بجذبات حقانی و فرماید که باین معنی عربی است و (۱۲) نام قصبہ ایست از مضافات آذربایجان و بضم اوّل و سکون ثانی (۱۳) معروف است که نقیض تازیک باشد و گویند ترکان از اولاد یافث بن نوح اند و (۱۴) ولایت ترکستان اسم بطریق مجاز ترک گویند و (۱۵) کنایہ از مطلق معشوق و غلام (خواجہ عمید لویکی ؎) قدرت لشت باغبان ربع ز عیش مزرعی ؎ فیض بحر سبع را ساختہ گرد او ترک ؎ (فردوسی ؎) بمارہ برآرم بشمشیر و گنج ؎ زریقال ناکس نیایم برنج ؎ چو باشد ستارہ بہ پیش ترک ؎ بزرگان ترکان ستانند چک ؎ (اطعمہ ؎) تخم ریحان این ترک برد دست ؎ از دلم غصہ خط دلبر ؎ (فردوسی ؎) یکی تیغ زد بر سر ترک او ؎ که ز

ترک جان گفت و جان ترک او ؏ (کلامی اصفهانی ۱۰۵ھ) خیمه نه ترک گردون سائبان جاه تست
؏ قطب ها بر هر طرف چون میخ و گوهر چون طناب ؏ (میر رضی ارتیمانی ۱۰۱۱ھ) در کلاه فقر می باید
سه ترک ؏ ترک دنیا ترک دین و ترک سر ؏ (استاد دقیقی ۳۴۱ھ) اکنون فکنده بینی از ترک تامین
؏ کمجند گاه زیر پی آهوان سمن ؏ (حافظ ۷۹۱ھ) اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را ؏
بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را ؏ صاحب جهانگیری ذکر معنی اوّل تا چهارم و نهم و دهم
و دوازدهم کرده صاحب جامع معنی اوّل تا هفتم و نهم و دهم و دوازدهم تا پانزدهم نوشته
صاحب رشیدی ذکر اکثر معانی کرده معنی پنجم تا هشتم و معنی یازدهم را ترک کرد. صاحب سروری
معنی سوم و نهم و دهم و یازدهم و سیزدهم و چاردهم و پانزدهم را نوشته صاحب ناصری
معنی پنجم تا هشتم و معنی یازدهم و چاردهم را ترک فرموده خان آرزو در سراج معنی هشتم و پانزدهم
را ترک کرده و در چراغ هدایت می فرماید که (۱۶) مجاز المعنی آنچه در کتاب از سهو مانده باشد و بر
کنار صفحه نویسند (تاثیر ۱۱۶ھ) گم گشته زنگی دهنش همچو میانش ؏ ترکیست از آن مصحف رخسارهٔ
دلهاش ؏ صاحب مؤید بذکر بعض معانی گوید که در دستور بمعنی پرکاله کلیم آمده. که مرادش از
معنی دهم است نه چیزی دیگر. بهار بذکر معنی یازدهم گوید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن و
گفتن مستعمل صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار بمعنی هفتم قانع و صاحب [illegible]
بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش مؤلف عرض کند که معنی هفتم بر تراک هم گذشت و ما همه معانی
این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و در معنی هشتم کاف تصغیر است و از معنی دهم پاره های
پارچه کلاه و خیمه باشد که آن را باهم دوخته کلاه و خیمه و امثال آن درست کنند و معنی

نہم و یازدہم لغت عربست و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید و معنی سیزدہم اصل است گویند کہ ترک نام ابن یافث بن نوح است کہ سلسلۂ ترکان باو می رسد از ینجاست کہ نام این قوم ترک شد و معنی چہاردہم مجاز آن و معنی پانزدہم ہم بمجاز باشد کہ حسن ترکان معروف (ع) سعد یار وز ازل حسن بہ ترکان دادند و معنی شانزدہم نہ آنست کہ خان آرزو ازسنا تاثیر پیدا کرد بلکہ ازہمان سند ترک بمعنی مقامی در کتابست کہ بذریعۂ پارچہ کاغذ درمیان کتاب وقت مشاہدہ برای نشان مقام می دارند و بازانرا نجا دور کنند گویا عدم و وجود آن یکسان است و تاثیر ہمین را با دہن یار تشبیہ دادہ اگر خان آرزو معنی شعر را بہ نزاکت شاعر می فہمید در تعریف معنی شانزدہم غلطی نمی کرد (اردو) (۱) خندق۔ مؤنث۔ (۲) ترکمانی ندی کا نام ہے جو متصل شروان واقع ہے۔ مؤنث (۳) ایک خاص قسم کے حلوا کو فارسیوں نے ترک کہا ہے۔ مذکر (۴) باکرہ عورت۔ مؤنث (۵) بجلی کی کڑک۔ مؤنث (۶) ہر چیز ٹوٹنے کی آواز۔ مؤنث (۷) دیکھو تراک کے پہلے معنے (۸) وہ چیز جسمین خفیف تری ہو۔ مؤنث (۹) خود۔ دیکھو بیضۂ فولاد (۱۰) ٹوپی یا ڈیرے کے وہ ٹکڑے جن کو ملا کر سینے سے ٹوپی تیار ہو جاتا ہے۔ مذکر (۱۱) ترک۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ واگذاشت۔ فروگذاشت دست برداری۔ چھوڑنا کا حاصل بالمصدر۔ (۱۲) ایک قصبہ کا نام ترک ہے جو مضافات آذربایجان مین واقع ہے۔ مذکر۔ (۱۳) قوم ترک۔ مؤنث (۱۴) ترکستان۔ مذکر (۱۵) ... (۱۶) وہ مقام جہان اوراق کتاب مین ایک پرچہ کاغذ یا تاگے کے ذریعے پڑھنے کے وقت رکھتے ہین اور بعد ضرورت وہ پرچہ نکال لیتے ہین۔ مذکر۔

ترکاری | بقول بہار بمعنی ارد اور ترطیب صاحب بحر می فرماید کہ از دیاد ترتیب است مؤلف عرض کند کہ مرکب است از ترکار و یای مصدری و کنایہ ایست موافق قیاس و بخیال ما معنی این برودت رسانی است و تعریفی بیان کردہ بہار بہتر از صاحب بحر عجم است کہ از و تسامح راہ یافتہ (تا با طغرا) ترکاری نکہت بید مشک ہ نگر د دماغ گل والا ہ خشک ہ (اردو) برودت رسانی - مؤنث - سرد کرنے کا عمل بالعکس

ترک اشقر | اصطلاح - بقول ملحقات برہان و بحر و (مؤید بحوالہ قنیہ) کنایہ از کوکب مریخ است مؤلف عرض کند کہ بالضم و مرکب توصیفی باشد (اردو) مریخ - مذکر - دیکھو اختر بجسم -

ترکان چرخ | بقول برہان و بحر و مؤید و بہار و جامع و سراج کنایہ از سبعہ سیارہ کہ زحل و مشتری و مریخ و آفتاب و زہرہ و عطارد و ماہ است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و ترک بمعنی آخر اوست و معنی لفظی این محبوبان چرخ توان گرفت (اردو) سبعہ سیارہ - دیکھو انجم گردون پیما -

ترکانی | بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی و سراج بر وزن قربانی بالاپوشی را گویند از جنس فرجی کہ زنان ترک می پوشند (شرف شفروہ ۵) چون رفت خبر سوی ملک شاہ ہ حالی ز طرب کفن بہ بخشید ہ ترکان بموافقت در آمد ہ ترکانی پیرہن بہ بخشید ہ مؤلف عرض کند کہ بیای نسبت بمعنی منسوب بہ ترکان است و کنایہ از ملبوسی خاص (اردو) ترکانی اس بالا پوش کا نام ہے جو ترک عورتین پہنا کرتی تھین - مؤنث

ترکانیدن | بالفتح - بقول بحر متعدی ترکیدن می فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این ترکاند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و صراحت ما غذا این بر ترکیدن می آید (اردو)

ترکانا ترکنا کا متعدی۔ دیکھو ترکیدن۔

ترکِ بدخو اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای محبوب مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و موافق قیاس که محبوبان بدخو باشند (اردو) محبوب معشوق

ترکتاز بقول جہانگیری و ناصری به اوّل مضموم (۱) تاخت آوردن به بی خبری و بیک ناگاه بر سبیل تاراج و غارت۔ صاحب سروری بذکر معنی بالا گوید که بمعنی جولان نیز۔ صاحب رشیدی می‌فرماید که بمعنی تاخت بی خبر است و هم او بجای دیگر گوید که (۲) بمعنی غارت گر است۔ خان آرزو در سراج می طرازد که بمعنی تاخت ترکان باشد و بمجاز بمعنی مطلق تاخت مستعمل و بحوالۂ رشیدی ذکر معنی دوم کرده گوید که مشهور بمعنی اوّل است۔ بہار بذکر معنی اوّل می فرماید که بالفظ آوردن و بردن و داشتن و زدن و کردن مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که ما اتفاق داریم با خان آرزو و رشیدی که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دوم و بمعنی اوّل قلب اضافت تازِ ترک (ظہوری ؎) غمزه در اقلیم جان بیدادگر و آنچه کرد ٭ این زمان از زخم ترکِ ترکتازش تازگیست ٭ (اردو) (۱) دیکھو تاخت (۲) غارت گر۔

ترکتاز آرمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی نشدن ترکتاز است یعنی واقع نشدن تاخت (واصف بخاری ؎) ترکتاز الم و شام غم و صبح طرب ٭ آرمیدست و رسیدست و دمیدست امروز ٭ (اردو) تاخت واقع نہونا۔

ترکتاز آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تاخت آوردن است (طالب آملی ؎) سپہدار غمش در سینه ام زان ترکتاز آرد ٭ که تسخیر بلاد آئین بود لشکر پناہان را

(اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتاز بر داشتن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی برپا کردن ترکتاز و تاختن بمعنی سوزش (سالک قزوینی ؎) عشق چون ترکتاز بر دارد ٭ نی بسوار ند آسمان فرسان ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر بر داریدن است و (براریدن) مرادف بر داشتن بجائش می آید کہ صراحت ماخذ ہمدر انجا کنیم (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتاز بردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترکتاز کردن است مرادف معنی سوم تاختن (قاسمی گونابادی ؎) بلاد عجم را شدم چارہ ساز ٭ بہ بزم عرب می برم ترکتاز ٭ (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتاز زدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترکتاز کردن و معنی سوم تاختن ۔ (مخلص کاشی ؎) قربان آن زمان کہ نگاہش بہ تیغ ناز ٭ بر قلب عاشقان زند از عشوہ ترکتاز ٭ (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتاز کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت و صاحب سروری در ملحقات گوید کہ بمعنی تاخت کردن باشد (صادق شیرازی ؎) عبیر آمودہ دیدم جیب و دامان گل و سنبل ٭ صبا خوش ترکتازی کردہ است امروز بر رویت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتازی بقول برہان و جامع بر وزن مرغبازی (۱) تاخت آوردن بشتاب و تعجیل و بی خبری و ناگاہ بر سبیل تاراج و غارت و (۲) بمعنی جولان کردن ہم ۔ خان آرزو در سراج

گوید کہ بمعنی غارت گری است ۔ بہار این را مرادف ترکتاز گوید و صاحب بحر ہمزبان او **مؤلف** عرض کند کہ ترکتاز بمعنی غارت و غارت گر است و این بزیادت یای مصدری بمعنی غارت گری است حقیقت معنی باعتبار لفظ و سند این در ملحقات می آید فارسیان در استعمال فرق ہر دو نکردند و ہر دو را مرادف یکدیگر دانند۔ معنی دوم مجاز باشد بمعنی حاصل بالمصدر (**اردو**) (۱) غارت گری۔ مؤنث (۲) جولانی۔ مؤنث ۔

ترکتازی آموختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تعلیم غارتگری حاصل کردن باشد (شرف اصفہانی ؎) سر زلفت بہ یغما برد دلہا ٭ سیاہت ترکتازی از کہ آموخت ٭ ۔ (**اردو**) غارتگری سیکھنا۔ غارت گری کی تعلیم پانا ۔

ترکتازی کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ غارتگری کردن است و تاخت و تاراج آوردن (ظہوری ؎) غمزہ شب باز ترکتازی کرد ٭ عجز را عشق چارہ سازی کرد ٭ (**اردو**) غارتگری کرنا۔ دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترک جفا گیر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب نام محبوب است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب توصیفی ولیکن کنایۂ خوب نیست تسامح صاحب انند می نماید کہ (ترک جفا گر) را (ترک جفا گیر) نوشت و معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (**اردو**) معشوق۔ ذکر

ترک جوش اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع و ناصری و سراج باجیم بر وزن سرغ پوش بمعنی گوشت نیم پختہ ۔ صاحب بحر گوید کہ معمول ترکان است (مولوی معنوی ؎) ترک جوشی کردہ ام من نیم خام ٭ از حکیم غزنوی

بشنو تمام ہو صاحبان سروری و جهانگیری ہم در ملحقات آورده اند مؤلف عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس و اسم مفعول ترکیبی (اردو) نیم پختہ گوشت۔ مذکر۔

ترک چرخ اصطلاح۔ بقول بحر مریخ۔ مؤلف عرض کند که ترکان چرخ بمعنی سبعه سیاره بجالش گذشت و این تخصیص با مریخ خلاف قیاس نیست ولیکن غیر از بحر دیگری ذکر این نکرده و ترک فلک بمعنی مریخ و آفتاب می آید (اردو) مریخ۔ مذکر۔ دیکھو اختر نجم۔

ترک چین اصطلاح۔ بقول برهان و جامع و بحر و رشیدی و سراج و بهار و مؤید کنایه از آفتاب عالمتاب مؤلف عرض کند که وجه کنایه لطیف نمی نماید حیف است که سند استعمالش پیش نشد مرکب اضافی است و باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است این را جا داده ایم (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک حصاری اصطلاح۔ بقول برهان و جامع و بحر و (جهانگیری در ملحقات) و سراج و بهار و انند بکسر ثالث و حای بی نقطه (۱) کنایه از ماه و (۲) آفتاب را نیز گویند مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و از ینکه آفتاب و ماه از دور خود حصاری می گشند بدین کنایه موسوم کردند (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے (۲) چاند۔ مذکر۔ دیکھو آیت ایام۔

ترک خرگاهی اصطلاح۔ بقول بهار کنایه از معشوق از ین روی که کار ترکان یعنی سپاهیان نیزه بازی و تیر اندازی در میدان جنگ است و محبوبان آن سپاهیان اند که به تیر مژه و کمان ابرو و شمشیر غمزه باشیفته خود در عین خرگاه جنگ می اندازند و مظفر و منصور می شوند (خواجه نظامی ؎) دران ترک خرگاهی آورد دست به سلاح نقابش ز رخ برشکست ؎ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و صاحبان بحر و انند

هم اتفاق دارند ظاهراً مرکب توصیفی است (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک خطائی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب کنایہ از معشوق است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک خورده اصطلاح۔ صاحب رہنمای الحق سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بالفتح بمعنی دریده شده **مؤلف** عرض کند کہ این اصطلاح جدید معاصرین عجم است کہ از قیاس کم کار گیرند وازینکہ برای ترک پارۂ از کاغذ می دارند ترک خورده را بدین معنی استعمال کردند وجا دارد کہ بمعنی لفظی جدا کرده شده هم گیریم کہ تائید کنایہ می کند (اردو) پھٹا ہوا۔

ترک دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی ترک کردن است صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم با صاحب بحر (صائب ؎) نشست شعلۂ آواز بلبلان صائب ٭ برای خاطر گل ترک آه و نالہ داد (اردو) ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

ترک دلستان اصطلاح۔ بقول انند بالضم وکسر دال مہملہ کنایہ از معشوق **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و دلستان اسم فاعل ترکیبی بصفت ترک (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک دلکش اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب بالضم کنایہ از معشوق **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (ترک دلستان) است موافق قیاس (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترکردن استعمال۔ صاحب آصفی گوید کہ (۱) بمعنی سرشتن چیزی بچیزی نیز **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی تری رسانیدن بچیزی (سلمان ساوجی ؎) آنم کہ باد صبح بزلف گذر کند ٭ مشک ختن بہ خون جگر چہرہ تر کند ٭ برای معنی اول مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) کسی چیز کو

کسی چیز کے ساتھ ملا کر گوندنا (۲) بھگونا۔

(۳۵۸۱) **ترکردن جیحون** مصدر اصطلاحی یعنی آب در جوی آوردن است و خصوصیت با جیحون نیست بلکہ با جوی و نہر و امثال آن ہم استعمال توان کرد (ظہوری ؎) بر لب خشک ما چہ می خندی ہا گر یہ ترکردہ نیل و جیحون را ہا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ندی یا نالہ یا نہر میں پانی لانا۔

(۳۵۸۲) **ترکردن چیزی درکاری** مصدر اصطلاحی یعنی استعمال کردن و شریک کردنش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) خواست شیرین ترکند در کار زہر خویش را ہا عشق اول شور بختان را صلای نوش زد ہا (اردو) شریک کرنا۔ استعمال کرنا کسی چیز کو کسی چیز میں۔

(۳۵۸۳) **ترکردن زبان** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و برہان در لطائف (۱) کنایہ از سخت و زشت گفتن و (۲) لقمہ و ردہان گذاشتن **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول از تر آلودگی مراد است و در معنی دوم معنی حقیقی (اردو) (۱) سخت سست کہنا (۲) لقمہ منہ میں لینا۔

(۳۵۸۴) **ترکردن لب** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خوردن چیزی از مائعات **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) لب تر نمی کند بشراب آن فرشتہ خو ہا تا از دل برشتہ کبابش نمی دہند ہا (اردو) لب ترکرنا۔ پینا۔

ترک روز اصطلاح۔ بقول سروری در لطائف کنایہ از آفتاب (شیخ عطار ؎) ترک روز آمد با زرین سپر ہا ہندوی شب را بہ تیغ افگند سر ہا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک روستایان اصطلاح۔ بقول بحر و برہان و جامع کنایہ از سیر براد و پیاز است

کہ بعربی ثوم و فوم خوانند۔ صاحب محیط ذکر این
نکردہ و بربیر گوید کہ اسم فارسی است و بلغت
زند و پازند ثمش و در انگریزی ایلیم سی ٹالی و
و بعربی ثوم و فوم و تریاق اللحوم و برومی سقوردین
و بہندی لہسن گویند و آن صحرائی و بستانی و کوہی
است۔ مزاج این بقول شیخ گرم و خشک در سوم
و تا چہارم۔ ملیّن و محلل و جالی و مفتّح و مفرح جلد
و منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند
کہ معنی لفظی این معشوق روستایان است کہ فروخت
این بسیار می شود و مثل نمک لابد برای بخت و پز

(اردو) لہسن۔ مذکر۔ دیکھو اسکندر روس کے پہلے معنے

ترکستان استعمال بقول برہان در ملحقات ملک
ترکان باشد **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل ہندستان
و گلستان کہ ستان مرکب شد با ترک و حقیقت
ستان بر استان گذشت (اردو) ترکستان
ترکون کا ملک جیسے ہندوستان۔ مذکر۔

ترک سلطان شکوہ اصطلاح بقول ملحقات
برہان و بحر کنایہ از آفتاب عالمتاب **مؤلف** عرض
کند کہ ترک دریجا بمعنی معشوق است (اردو)
دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔ مذکر۔

ترکش بقول برہان و جامع و ناصری و سروری و بحر بفتح اول و کاف بروزن سرکش مخفف تیرکش
است کہ تیردان باشد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اگر مخفف تیرکیش بود کہ در ہر کلمہ تحتانی باشد
تا و کاف ہر دو مکسور باید و اگر مخفف تیرکش کہ کش ماخوذ از کشیدن بود پس بکسر اول باشد و
حال آنکہ مشہور عوام و خواص بفتح اول و کاف است و این تصرف صاحب برہان را سبب معلوم
نیست۔ صاحب بحر ترکش و تیرکش را مرادف یکدیگر گفتہ۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر
عجم بود ذکر این نکردہ و صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار این را بمعنی خانہ
تیر آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ برہان تصرفی نکردہ و ماخذ خوشی نوشت اگر محاورہ بکسر اول

بفتح بدال کرد خطای برہان نیست اتفاق جامع وناصری وسروری کہ ہر سہ محققین اہل زبانند با برہان است پس خان آرزوی ہندنژاد را کہ می پرسد (ظہوری ؎) پشت ہنمود نصفہای شکیب ؎ ہر نگاہش تیر روی ترکش است ؏ (اردو) ترکش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر تیردان۔ تیر رکھنے کا نلوان۔ تون۔

ترکش انداختن استعمال۔ بہار گوید کہ این را دو وجہ می تواند شد یا از جہت خالی شدن ترکش از تیر بسبب تیراندازی یا از جہت حملہ بر دشمن زیرا کہ وقت جنگ ہرچہ بدست آید بر دشمن انداختہ شود واحتمال دارد کہ ترکش انداختن بمعنی انداختن کیش فدا بود وآن چنانست کہ امرا وسلاطین ترکش مرصع با خود دارند تا اگر حریف قصد ایشان بکند وایشان بر و دست نیابند و بگریزند۔ ترکش مذکور را در راہ بنیدازند تا دشمن مشغول گرفتن آن شود۔ و درین فرصت از جنگ دشمن رہائی یابند (خواجہ نظامی ؎) سواران ہمہ تیر ردہ آختہ کہ گہی تیر وگہ ترکش انداختہ ؏ می فرماید کہ ہیچ جا معنی اول مناسب است (کذا افاد الاستاذ) **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی دور کردن ترکش از بازوی خود (اردو) ترکش پھینک دینا۔

ترکش بستن استعمال۔ بمعنی ترکش را بر بازوی خود قائم کردن بمعنی حقیقی است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (سعدی ؎) ندیدیا روزی کہ ترکش نبست ؏ ز ریکان پولادش آتش بجست ؎ (اردو) ترکش باندھنا۔ ترکش اپنے بازو پر قائم کرنا۔

ترکش جوزا اصطلاح۔ بقول برہان وبحر (۱) ستارہائی را گویند کہ در برج جوزا الصورت ترکش واقع شدہ اند و (۲) تارہای روی

(۵۷۹۴)

ساز ہا را گویند صاحب سروری بر معنی اول
قانع و خان آرزو در سراج ہم بر معنی اول قناعت
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی باشد
و معنی اول حقیقی است و معنی دوم کنایہ باشد
ولیکن محققین اہل زبان از معنی دوم ساکت
اند مشتاق سند استعمال باشیم کہ استعمالش از
نظر ما نگذشت و بگوش ما نخورد (اردو) (۱)
برج جوزا کے ستارے۔ مذکر (۲) تارہای
ساز۔ مذکر۔

ترک شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرش
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
دور شدن است (وحید قزوینی ؎) دیدہ تا
دیدہ جمالش دل و جان ترک شدہ ؛ دلم از
داغ جنون لالۂ صد برگ شدہ ؛ (اردو)
دور ہونا۔

(الف) ترکش دوختن استعمال۔ صاحب
(ب) ترکش دوز آصفی ذکر الف
کردہ از معنی ساکت و سندش (ب) راست
و بہار بذکر ب گوید کہ معروف **مؤلف**
عرض کند کہ الف بمعنی حقیقی سوراخ در ترکش کردن
است و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی
کسی کہ ترکش را سوراخ کند مخفی مباد کہ ب
را با مصدر (ترکش دوزیدن) تعلق است
(سیفی اسفرنگی ؎) ماہ ترکش دوز قربان شد
دل زارم از و ؛ سینہ ہمچون ترکش قمر است
افگارم از و ؛ (اردو) الف ترکش کو
سوراخ کرنا (ب) ترکش دوز اس شخص کو
بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں جو ترکش کو سوراخ

ترکش سہم الغیب اصطلاح۔ بقول بحر و
بہار بلای ناگہانی (محسن تاثیر ؎) کیست
کز غمزۂ تو تیر نہانی نخورد ؛ صف مژگان تو ہمت
ترکش سہم الغیب است ؛ **مؤلف** عرض
کند کہ بخیال ما ہر دو محققین بالا اسکندری خوردہ
اند مجرد سہم الغیب بمعنی بلای ناگہانی توان گرفت

ترکش را داخل اصطلاح کردن دور از تحقیق
و سند محسن تاثیر هم اجازت آن نمی دهد و قیاس
هم همین خواهد (اردو) بلای ناگہانی۔ یا
ناگہانی بلا۔ وہ آفت جو یکایک نازل ہو۔
ترکش قیمه اصطلاح۔ بہار ذکر این کرده
از معنی ساکت و سندش از سیفی همان که بر ترکش
دو ر گذشت **مؤلف** عرض کند که معاصرین
عجم گویند که این مرکب اضافی است و کنایه
از کیسه که فارسیان همچون ترکش به دوش قائم
کنند و گوشت و قیمه و امثال آن که از بازار
خرید کنند در و می اندازند۔ مخفی مباد که قیمه
بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی گوشت
پاره پاره (اردو) وہ جھولنا جو اہل عجم کاندھے
پر لٹکاتے ہیں اور بازار سے گوشت اور قیمہ
اور ترکاری وغیرہ خرید کرکے اس میں رکھ
لیتے ہیں جس کو فارسیوں نے (ترکش قیمہ) کہا ہے۔ تذکیر
ترکش گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی حقیقی ترکش قرار یافتن است (جمال اصفہانی
سه) دل بر دلان ترکش تیر گشته ٭ سر سرکشان
تن زبیدق گرفته ٭ (اردو) ترکش ہونا
ترکش قرار پانا۔
ترکش نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) بمعنی گذاشتن ترکش را از پیش خود
به اراده آنکه من بعد جنگ نه کنند (شیخ شیراز سه)
بینداخت شمشیر و ترکش نهاد ٭ چو بیچارگان
دست بر کش نهاد ٭ می فرماید که جناب خیر المدققین
در شرح این بیت (سه) سلاح سخن بست و
ترکش نهاد ٭ ز جعبه کمان تیر از ترکش گشاد ٭
که (۲) ترکش نهادن عبارت از گذاشتن ترکش
پیش خود چنانکه سپاهیان در وقت غلبه حریف
نشسته تیراندازی می کنند و در بعض نسخ که در
مصرع اول گشاد و در مصرع دوم نهاد واقع
شده غلط است (انتہی) بہار گوید که ممکن است

که نہادن دریجا بمعنی خواستن باشد بر قیاس عذر نہادن۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل ترکش را از خود دور کردن و انداختن بر زمین و بمعنی دوم ترکش را بالای دوش نہادن و قائم کردن است دیگر ہیچ (اردو) (۱) ترکش رکھدینا تیراندازی سے باز آنا (۲) ترکش باندھنا یا ترکش قائم کرنا۔ یعنی تیراندازی پر آمادہ ہونا۔

ترک طنّاز اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ

ترک ظلم پیشہ مظہر العجائب ہر دو از اسمای معشوق است **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی و کنایہ ایست و بس (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترک فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ترک کردن است (فغانی شیرازی ؎)
عشق چون بر لوح ہستی قرعۂ توفیق زد ٭ دیگران را ترک فرمود و رقم بر ما کشید ٭ (اردو) ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

ترک فلک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از کوکب مریخ و (۲) آفتاب بہار و رشیدی و سراج بر معنی اوّل قانع۔ **مؤلف** عرض کند که کنایۂ لطیف برای معنی اوّل است و باعتبار صاحب جامع که صاحب زبان است معنی دوم را ہم تسلیم کنیم اندرینصورت ترک را برای معنی دوم بمعنی شاہد گیریم و برای معنی اوّل سپاہی (اردو) (۱) مریخ۔ مذکر (۲) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی کنارہ کردن و گذاشتن چیزی را (خسرو ؎) گفتی که ترک من کن و آزاد شو زغم ٭ آسان بہ ترک ہمچو توئی کی توان گرفت ٭۔ (اردو) ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔

ترک گردون اصطلاح۔ بقول بحر و بہار کنایہ از ستارۂ مریخ **مؤلف** عرض کند که

مرادف معنی اول ترک فلک است وہیچ خصوصیت
با گردون ندارد برای ہمہ مرادفاتش استعمال
این کنایہ توان کرد چنانکہ ترک چرخ وترک سپہر
وامثال آن (اردو) دیکھو ترک فلک کے
پہلے معنے۔

ترک گرفتن استعمال۔ بقول بحر سرد بمعنی

ترک گفتن ترک کردن کہ گذشت مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎)
تا ترک آشنائی عالم گرفتہ ایم ٭ عالم تمام معنی
بیگانہ منست ٭ (حافظ ؎) حافظ ترک
جہان گفتن دلیل خوشدلی است ٭ تا نہ پنداری
کہ احوال جہانداران چہ شد ٭ (اردو) دیکھو
ترک کردن۔

ترکمان اصطلاح۔ بقول برہان وجامع۔
بمعنی (۱) ترک مانند و (۲) لقب طائفہ ہم
از ترکان بی اعتدال۔ گویند کہ این طائفہ از
اولاد یافث بن نوح است صاحب ناصری
می فرماید کہ نام طائفہ مشہور ومعروف از گرگان
استراباد تا خوارزم وازانجا تا بلخ وبخارا وسمرقند
ومرو وسرخس وبلاد۔ ایشان صحرانشینی کنند و
بہ خیمہ وخرگاہ والاچیق ییلاق وقشلاق گزینند
وچندین طائفہ اند وبعضی ازیشان در آذربائجان
سالہا سلطنت داشتند ودر تواریخ مسطور
است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ چون از اتراک
پایہ کمتر دارند چنین موسوم شدند یعنی مانند ترک
ونظیر این لفظ مسلمان است کہ اول بر اعاظم
اطلاق کردہ اند وبعد ازین معنی وصفی آن از
لحاظ رفتہ بمعنی مطلق مسلم مستعمل شد مؤلف
عرض کند کہ معنی دوم مجاز معنی اول است (اردو)
(۱) مثل ترک کے (۲) ایک قوم کا نام ترکمان
ہے جو مثل ترکون کے ہے اور درجہ مین ترکون
سے کم (مؤنث)

ترک معربد اصطلاح۔ بقول برہان وسراج
وبحر باضافت کاف وبضم میم وکسر موحدہ کنایہ از

مریخ باشد صاحب جامع این را مرادف ترک فلک
بهر دو معنی گیرد یعنی آفتاب را هم داخل معنی کند مؤلف
عرض کند که معنی لفظی این ترک عربده ساز است
و موزون تر برای فلک باشد ولیکن محققین بالا
این را ترک کرده اند و ما این را بمعنی مجرد
مریخ من وجہ درست دانیم تسامح صاحب
جامع باشد که آفتاب را هم نوشت۔
(اردو) دیکھو ترک فلک۔

ترکند / ترکنده بقول برہان بروزن فرزند و شرمنده بمعنی دروغ و تزویر و مکر و حیله و فریب باشد
صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و مؤید و سراج هم ذکر این کرده اند (حکیم
سوزنی ؎) جز مدح تو ترکنده بود ہرچه نویسم * گر دم قلم از یافه و ترکند شکسته * مؤلف
عرض کند که این مبدل ترقند و ترقنده است که گذشت چنانکه باق و باک و حقیقت ماخذ همدر زبانی
مذکور (اردو) دیکھو ترقند اور ترقنده۔

ترکنم پای را مقوله۔ بقول مؤید مطبوعه معنی
از چپ آغاز می کنند و بسوی راست می روند۔
چنانچه سخن گویم و لقمه در دہان کنم مؤلف عرض
کند که این مقوله مهمل تصحیف مطبع منشی نولکشور
می نماید در دیگر نسخ قلمی مؤید یافته نمی شود (اردو)
نا قابل ترجمه۔

ترک نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف
ترک کردن است (محتشم کاشی ؎) تو خود آن
نیستی که مهر بچون من تیره بختی * نمائی ترک اغیار و ز
بیرنگی شوی یار هم * (اردو) ترک کرنا۔

ترک نیمروز اصطلاح۔ بقول برہان و
جامع و بحر و رشیدی و سراج کنایه از آفتاب
جہان آراست مؤلف عرض کند که موافق
قیاس و مرکب اضافی است (اردو)
دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترکون بقول جامع وسروری با اوّل مفتوح وثانی زده وکاف عربی مضموم دوال فتراک باشد (منجیک سه) تا بدر پادشاه عادل فرستند بسته بترکون درون فضول وخطا را ۔ (فلکی شروانی سہ) تا طراز ندالبق ایام را از بہر تو ہمہ پلاس وسایۂ خورشید ترکون ساختہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بکاف فارسی است ودیگر ہر دو محققین بالا بہ کاف عربی آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان برہان وجہانگیری وناصری ہم این را بکاف فارسی می آورند صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ لغت تاتاریست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم وآنچہ بکاف فارسی می آید اصل است واین مبدل آن چنانکہ گشتی وکشتی (اردو) فتراک بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ شکاربند۔ وہ چمڑے کے تسمے جو زین کے دائین بائین جانب شکار یا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہیں (مصحفی سہ) کیا عہد کوئی اس بت سفاک سے باندھے ۔ جو سر کاٹ کے عاشق کا جو فتراک سے باندھے ۔

ترکہ بقول صاحب سواد السبیل کہ محقق معربات است لغت فارسی است بمعنی خود آہنین **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین اہل زبان وزبان دان ذکر این نکرد اگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی بہ زبان دانیم (اردو) خود۔ مذکر۔ دیکھو بمعنی فولاد۔

ترک ہندو خال اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای معشوق **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است وموافق قیاس وہندو خال اسم فاعل ترکیبی است (اردو) معشوق۔ مذکر۔

ترکی بقول ملحقات برہان وانند (۱) منسوب بہ ترک و (۲) اسپ معروف (۳) خارپشت تیرانداز۔ صاحب مؤید ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ

معنی سوم را بحوالۂ زفانگویا می آورد **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل موافق قیاس است ـ یا نسبت و بمعنی دوم مجاز معنی اوّل باشد یعنی مخفف اسپ ترکی که محض ترکی را برای اسپ ترکی استعمال کردند و بمعنی سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و سکوت محققین اہل زبان تعجب خیز است یکی از معاصرین عجم گوید که خارپشت در ترکستان بکثرت پیدا می شود ازینجاست که مثل اسپ ترکی آن را ہم به ترکی موسوم کردند صاحب محیط نسبت خارپشت ہر چه نوشت ما نقلش بر ہمرگ کرده ایم (اردو) ترکی (۱) ترک سے منسوب (۲) ترکی گھوڑا آصفیہ ترکستان کے کمیت کا گھوڑا ـ مذکر (۳) دیکھو خارپشت ـ

ترکیب بقول بہار (۱) پیوستن و برنشاندن چیزی در چیزی می فرماید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عربست بالفتح و کسر کاف ـ صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر خود مرکب سازند که در ملحقات می آید صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاجار گوید که (۲) بمعنی شکل و بجای دیگر می نویسد که (۳) بمعنی لباس است ما عرض می کنیم که این استعمال معاصرین عجم است و بدین معنی اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) (۱) ترکیب بقول آصفیہ عربی ـ اسم مؤنث بناوٹ ساخت ـ تناسب ـ (۲) شکل ـ مؤنث (۳) لباس ـ مذکر ـ

ترکیب آوردن مصدر اصطلاحی رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاجار گوید که بہم پیوستن پارچه ہای ہر چیز **مؤلف** عرض کند که محاورۂ معاصرین عجم است و خلاف قیاس نیست (اردو) ٹکڑوں اور تھگلیوں کو جوڑنا ـ

ترکیب بند اصطلاح ـ بقول بہار مثل ترجیع بند است و فرق ہمین قدر که ہر فردی

ذو القافیہ کہ در ترکیب بند بعد غزل
می آید جداگانہ می باشد۔ صاحب آنند
بحوالۂ غیاث گوید کہ آنکہ شاعر چند بند بجزو وافق
ولقوافی مختلفہ تصنیف نماید و مابین ہر بند بیتی
بعدہ غیر مکرر متفق الوزن و مختلف القوافی
حائل کند **مؤلف** عرض کند کہ تعریفی خوشتر کردہ اند
تعریف این در ترجیع بند گذشت و فرق در
ہر دو ہمین کہ دران شعر سوم مسدس یا شعر پنجم
مخمس در ہمہ اشعار واحد باشد و درین مختلف
(اردو) ترکیب بند بقول آصفیہ۔ ذکر۔
ترجیع بند اور ترکیب بند مین صرف اتنا فرق
ہے کہ اُس مین ایک معین بیت کو ہر بند کے بعد
لاتے ہین اور اِس مین ہر بند کی جداگانہ
ہوتی ہے۔

ترکیب خواستن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ارادۂ ترکیب
کردن (ظہوری ۵) ہمتش ترکیب لفظ کم
نخواست ؎ کاف سرکش ز اختلاف میم باد
؎ (اردو) ترکیب کا ارادہ کرنا۔

ترکیب دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی مرکب کردن است (انوری ۵)
چو از دوران این نیلی دوائر ؎ زمانہ داد ترکیب
عناصر ؎ (اردو) ترکیب دینا۔ بقول آصفیہ
ملانا۔ بنانا۔ مختلف ادویات کو ملا کر ایک خاص
مزاج پیدا کرنا۔

ترکیب کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ (۱) مرکب کردن و (۲) ترکیب عبارت
ظاہر کردن (نظامی ۵) سلاحی ملک وار
ترتیب کرد ؎ بجوشن گر از تیغ ترکیب کرد ؎۔
(اردو) (۱) مرکب کرنا۔ (۲) عبارت کی
ترکیب کرنا۔

ترکیب گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی مرکب شدن است لازم ترکیب دادن
(طغرا ۔) مگو جام را لالہ بیجا گرفت ؛ کہ ہر سبزہ
ترکیب مینا گرفت ؛ (اردو) ترکیب
پانا۔ مرکب ہونا۔

(الف) ترکی تمام شد مثل۔ صاحبان
(ب) ترکی تمام شدن خزینہ و امثال
فارسی ذکر الف کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت و صاحب بحر نسبت ب گوید کہ (۱) غرور
کسی بہ آخر رسیدن و ظاہر گشتن عجز۔ بہار و آنند
ہم این را آوردہ گویند کہ متعدی این (ترکی
تمام کردن) است **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
مثل الف را از ب قائم کردہ اند چون غرور
کسی باقی نماند و او عاجز شود استعمال الف
کنند و ب موافق قیاس (ظہوری ۔) چو در
ترکتازی کنند اہتمام ؛ شود ترکی ترک گمبہ ودنان
تمام ؛ خان آرزو در سراج بر ب می فرماید
کہ (۲) بانتہا رسیدن کاری کہ مہم باشد۔
مؤلف عرض کند کہ ایجاد بندہ باشد اگرچہ
گندہ تا آنکہ سند استعمال این از اہل زبان نظر
نیاید ادعای محقق ہند نژاد اعتبار را نشاید۔
(اردو) الف دکن میں ترکی تمام شد کا
استعمال بطور کہاوت اُس مقام پر کرتے ہیں
جب کہ کسی کا غرور باقی نہ رہے اور کوشش کی
حد ختم ہو جائے (ب) (۱) کسی کا غرور باقی نہ رہنا
عاجز ہونا (۲) کسی مہم کا سر ہونا۔

ترکی چغتائی اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ زبان قبیلۂ
چغتا خان ابن چنگیز خان شاہ ترکستان کہ الی الان
در بعض ممالک ترک رواج آنست **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس باشد (اردو)
ترکی چغتائی ایک خاص زبان کا نام ہے جو چغتا خان
ابن چنگیز خان کے قبیلہ کی تھی اور اب تک بعض

ممالک ترک مین بولی جاتی ہے۔ مؤنث۔

(الف) ترکیدن | **(ب) ترکیده** الف بقول بحر عجمیین (۱) شکستن و (۲) شگافته گردیدن و رخنه شدن و (۳) شگافتن (کامل التعریف) و مضارع این ترکد صاحب مؤید این را مرادف ترقیدن گوید که بجائش گذشت و بمعنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند که اسم این مصدر ہمان تراک است که گذشت فارسیان بحذف الف آن را بایای معروف علامت مصدر دن مرکب کرده مصدر ساختند. صاحب فدائی که یکی از علماے معاصرین عجم بود ذکر ب کرده گوید که این از ترکیدن است یعنی شکسته شدن چیزی بگونه که دو پارچه نگردد و از ہم جدا نشود ما عرض میکنیم که اسم مفعول الف است و معنی اول مجاز باشد و معنی دوم حقیقی ما ست و استعمال این بمعنی سوم بر سبیل مجاز است ولیکن از نظر ما گذشت و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) ٹوٹنا اور توڑنا (۲) شگافته ہونا ترکنا سوراخ ہونا (۳) چیرنا۔ شگاف دینا۔

ترکی ضرب | اصطلاح۔ بقول انند و غیاث نوعی از اصول نواختن ساز **مؤلف** عرض کند که فک اضافت ضرب ترکی و موافق قیاس۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) اصول موسیقی سے بجانے کا ایک طریقہ جس کے موجد ترک ہین۔ مذکر۔

ترکی کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند و رشیدی و سراج و (ناصری و جہانگیری در ملحقات) کنایه از عنف و اشتلم و نافرمانی کردن (شیخ عطار ؎) ز ترکی کردن باد جهنده ؛ به ترکستان فتاد آن نیم زنده ؛ (نظامی ؎) مکن ترکی ای ترک چینی نگار ؛ بیا ساقی چین در ابرو میار ؛ **مؤلف** عرض کند که ترکی را مجازاً بمعنی تعدی و نافرمانی

گرفته اند (اردو) ظلم کرنا ۔ نافرمانی کرنا۔

ترکی ہنر است مقولہ۔ صاحبان مخزن الامثال واشال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان قدیم این مقوله را بحق ظالم استعمال میکردند یعنی چون کسی را بوجه جبر و تعدی او کامیاب امی دیدندمی گفتند که آغا چرا کامیاب نشوی که ترکی هنر است (اردو) دکن مین کہتے ہین "زبردستی کا بیڑا پار ہے" یعنے زبردستی کامیاب کرتی ہے ۔

ترک بقول مؤید خود و مرادف معنی ہم ترک که بکاف عربی گذشت مؤلف عرض کند آن مبدل این چنانکه گند و کند (اردو) دیکھو ترک کے نوین معنی ۔

(۳۶۰۹)

ترگردیدن لب مصدر اصطلاحی۔ یعنی طراوت پیدا کردن لب بسخن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ؎) بشر ہنوز نگردید تر بدشنامم ؛ دعا نه از ته دل می کنم اثر نگست ؛ (اردو) دکن مین لب تر ہونا یعنی بات کرنا مستعمل ہے ۔

ترگشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱) منفعل شدن و آزرده گشتن بسبب اظہار افتادگی کسی ۔ مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی ہم (اشرفی سمرقندی ؎) ز آه سینه من ماند جرم گردون خشک ؛ ز اشک دیده من گشت روی ہامون تر ؛ (اردو) (۱) منفعل ہونا (۲) بھیگنا تر ہونا

ترگون بقول برہان و ناصری واننددر بروزن مجنون دوال و فتراک باشد مؤلف عرض کند که صراحت کافی بر ترگون کرده ایم که بکاف عربی گذشت این اصل است و آن مبدل این (اردو) دیکھو ترگون

ترلال بقول ناصری وانند بکسر تای فوقانی و سکون را نام ملوکی است که بر جانب جنوب شہر کشمیر افتاده و اصل آن تین لال بوده زیرا که از قیمت سه لعل آنجا آباد شد و بلغت کشمیر تین سه را گویند

ولال نام پارسی اصل لعل است ولعل معرب لال واین لغت از لغت کشمیری وپارسی مرکب شد واین بلوک مشتمل بر چہل پارہ قریہ ومزرعہ خوب ودلکشا ست خاصہ قریۂ شیخ زین الدّین کہ مرقد شیخ مذکور مغفور است رحمۃ اللہ **مؤلف** عرض کند کہ این وجہ تسمیہ موافق قیاس است (اردو) ترلال کشمیر مین چند مواضع کا ایک پرگنہ ہے جس مین چالیس مواضع اور مزرعے واقع ہین۔ مذکر

ترلک بقول برہان وجامع بکسر اوّل ولام وسکون ثانی وکاف۔ جامۂ آستین کوتاہ وپیش باز صاحب سروری بر قسمی از قبا قانع (شاعر ؎) ترک خنجر کش لشکر شکن ترلک پوش ؛ بت خورشید بنا گوش ومہ ساغر نوش ؛ می فرماید کہ در فرہنگ جامہ کوتاہ لیشوار آستین کوتاہ باشد صاحب ناصری گوید کہ مرادف ترلیک وصراحت کند کہ این لغت در فرہنگہا نیست ودر برہان بی برہان وردہ ظن غالب اینست کہ پارسی نباشد بلکہ ترکی باشد اما چند بیت بند این در جہانگیری یافتہ می شود (ابن یمین ؎) ترک نیلی قبای ترلک پوش ؛ آفتابی است مشتری در گوش ؛ (؎) شتم بنان ضعیف کہ خیاط روزگار ؛ از بند ترلک تو بدوزد قبای من ؛ **مؤلف** عرض کند کہ قول صاحبان جامع وسروری کہ محققین اہل زبانند اعتبار را شاید ترلک در ترکی زبان بمعنی اجرت است چنانکہ صاحب لغات ترکی آوردہ وصاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست این را نیاوردہ پس در فارسی بودن این تاملی است۔ اسم جامد است ولبس (اردو) وہ قبا جس کی آستین کوتاہ ہون اور آگا کھلا ہوا۔ مؤنث۔ دیکھو ترلیک۔

ترلیک بقول برہان وسروری بکسر اوّل سکون ثانی ولام بہ تحتانی رسیدہ وبکاف زدہ مرادف ترلک است (نزاری قہستانی ؎) معتبر است دماغم ز بوی ترلیکش ؛

ملازمم بدل وجان زدور ونزدیکش ﴿ صاحب ناصری آنچه نوشته ذکرش بر ترلک کرده ایم خان آرزو در سراج گوید که ترلیک اصل است و ترلک مخفف آن که در ہند آن را تلک گویند **مؤلف** عرض کند که ہمان پیشواز است که بجایش گذشت ہندیان ہمان را تلک نامند و صاحب آصفیہ ہم ذکرش کرده (اردو) تلک ۔ بقول آصفیہ ایک قسم کی زنانہ پوشاک ۔ پیشواز ۔ مؤنث ۔

ترمتای بقول برہان وجامع وسراج بضم اول وسکون ثانی ومیم وفوقانی بالف کشیده و بہ تحتانی زده پرنده ایست شکاری بمقدار پیغو از جنس سیاه چشم ۔ صاحب ناصری گوید که ظن غالب این است که لغت ترکی باشد وصاحب جہانگیری پارسی گمان کرده وصاحب رشیدی ترکش کرده (نزاری قہستانی ﴿) نز د سیمرغ جلال رفعتت ﴿ نسر طائر کمتر است از ترمتای ﴿ **مؤلف** عرض کند که لغات ترک ازین ساکت ما باعتبار جامع که محقق صاحب زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم حیف است که از صراحت فرید این پرند قاصریم صاحب محیط ذکر این نکرد (اردو) ترمتاے ایک شکاری پرند کا نام ہے جو سیاہ چشم ہوتا ہے مذکر ۔ صاحب آصفیہ نے ترمتی پر لکھا ہے ۔ اردو ۔ اسم مؤنث ۔ ایک قسم کا شکاری پرند مثل بہری و باز اور شکرا وغیرہ جسکو ترکی مین ترمتا کہتے ہین **مؤلف** عرض کرتا ہے ترکی مین نہین بلکہ فارسی مین ۔

ترمد بدال مہملۂ آخر بقول ملحقات برہان نام شہر یست که سادات آنجا صحیح النسب اند صاحب ناصری گوید که مشہور در خراسان از جملۂ ولایات چغانیان از بلاد ما وراء النہر که قاعدۂ ولایات چغانیان و حاکم نشین آن بلاد است و چغانی رود منسوب به چغانیان (حکیم سوزنی ﴿)

سمرقند یثرب شد و گہ ترمد ہا زگہ ۔ یثرب خرامید سید ۱۲ (حکیم انوری س ۵) گفتم ای بخت
بہشت است سواد ترمد ۱۲ گفت راضی شو از روضۂ رضوان بگیاہ ۱۲ مؤلف عرض کند
کہ تحقیق ناصری اعتبار را شاید کہ محقق صاحب زبان است و ہمین را بذال معجمہ ترمذ ہم خوانند
(اردو) ترمذ ایک شہر ہے خراسان سے ۔ مذکر ۔

ترمذی بقول انند و غیاث بحرکات ثلثہ و کسر میم یا ضم آن و ذال معجمہ منسوب بشہر ترمذ
کہ آنطرف جیحون است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) منسوب بشہر ترمذ

ترمزی بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت
و از سندش معلوم می شود کہ ہمان ترمذی
است کہ بذال معجمہ گذشت ولیکن در سند
سیفی منقول بہ زای معجمہ است **مؤلف** عرض
اند کہ خیال ما این است کہ تحریف کتابت باشد
یا تبدیل چنانکہ بذلہ و بزلہ (س ۵) یک ترمزی
شراب کہ خوردم حکیم وار ۱۲ آمد بجوش بحر دل و در
فغان شدم ۱۲ (اردو) دیکھو ترمذی ۔

ترمس بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و سین بی نقطہ (۱) نام گیاہی است
ترش مزہ کہ در آشہا کنند و (۲) باقلای مصری و شامی را نیز گویند گرم و خشک است در
اول و دوم اگر قدری از ان بخشانند و آب آن را با عسل بخورند کرم ہای بزرگ و کوچک
کہ در معدہ باشد بیرون آرد و بہق و برص را ہم نافع ۔ صاحب جامع باقلای مصری و شامی
را باشین معجمہ گوید صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ ترمش
بہ شین معجمہ مبدل این است صاحب سوال السبیل کہ محقق معربات است گوید کہ این از ترموس
یونانی باشد کہ قسمی است از ماش و صاحب محیط گوید کہ بفارسی باقلای مصری است یا شامی

یا رومی و ہم او ہرچہ بر باقلا نوشت ما نقلش بر باسمر کرده ایم و بر ترمس گوید کہ بیونانی اماریس و
بعالا نوطی و فول طیفو وقیطیاغول و بہندی جھاگر گویند. ساق نبات آن شبیہہ بساق باقلا صحرائی
این قوی تر و بہترین آن سفید تازه و بزرگ دانہ. بقول شیخ گرم در اول و خشک در دوم.
آنچہ در آن تلخی است جالی و محلّل بلا لذع. روی عسر الہضم مولد خلط خام در عروق و منافع
دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است **(اردو)** (۱) ایک ترش
مزہ گھانس جو آش میں شریک کی جاتی ہے. مؤنث (۲) بقول محیط جھالر. دیکھو باقلا. کہا گیا ہے
کہ یہ باقلاے مصری یا شامی یا رومی ہے. مذکر.

ترمس بقول سروری بفتح تا و سین مہملہ و سکون رای مہملہ قوس قزح باشد کذا فی التحفہ می فرماید
کہ بضم تا نیز آمده **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و باعتبار سروری این را
لغت فارسی زبان دانیم و حقیقت قوس قزح بر اغلیسون گذشت **(اردو)** قوس قزح مؤنث
(دیکھو اغلیسون)

ترمش بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث
و سکون ثانی و شین نقطہ دار بمعنی اول ترمس کہ
بسین مہملہ گذشت صاحب سروری فرماید کہ نام
گیاہی کہ آن را تورو ترمس بسین مہملہ نیز
گویند کذا فی المؤید و اصح آنست کہ باقلای
مصریست **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل
آنست چنانکہ گستی و کشتی **(اردو)**
دیکھو ترمس کے پہلے معنے.

ترمشیر بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بفتح اول و ثالث بر وزن اردشیر
نام داروئی است از اجزای اکسیر و کیمیا. صاحب سروری گوید کہ بسین مہملہ ہم آمده **مؤلف**

عرض کند که صاحب محیط ذکر این نکرده حقیقت کال این معلوم نشد که چه چیز است و در دیگر اسناد چه نام دارد (اردو) ایک دوا جو کیمیا کے اجزا سے ہے۔ مؤنث۔ افسوس ہے کہ تعریف مزید نہ ہو سکی۔

ترمک بقول برہان و جامع بکسر اول بر وزن خرسک بمعنی قساوت باشد و آن آنست که چون زحمتی بدیگری رسد برو آسان گذرد و در دل او رحم و شفقت نباشد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) قساوت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ سخت دلی۔ سنگدلی۔ بیرحمی۔ سیاہ دلی جیسے قساوت قلب۔

(الف) ترغش (ب) ترغشت صاحبان برہان و جامع ذکر ب کردہ گویند که بر وزن سرنوشت بمعنی بدکرداری است۔ خان آرزو در سراج ذکر این بحوالۂ برہان کردہ و صاحب جہانگیری در ملحقات الف را آوردہ **مؤلف** عرض کند که الف اصل است مرکب از تر و غش و موافق قیاس و ب مزید علیہ آن بزیادت فوقانی در آخر چنانکہ یاداش و یاداشت و فرامش و فرامشت (اردو) بدکرداری۔ بدروشی۔ مؤنث۔

ترمہ بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی (۱) نمد زین را گویند که تکلتو باشد۔ (۲) ترب را نیز گفته اند که از بقول است و فرماید که بضمہ اول ہم آمدہ صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع و می فرماید که آن را اُدرم و آذرمہ نیز گویند۔ (حکیم سوزنی سے) زین با ترمہ نگہ کن چو خوی گشت سوار ہا تا نیفتی چو شوی جلہ بر و حملہ پذیر ہ صاحبان جامع و سروری و ناصری ہمزبانش۔ صاحب رشیدی گوید که صحیح آترمہ و آدرمہ است صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بودمی فرماید که

(۳) شالی است که در کشمیر و کرمان و مشهد می بافند
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و قول رشیدی
گوید که عجب از وجه زیادتی الف در اوائل
کلمات که در اصل بود. در فارسی زیاده از حد
است درین صورت تغلیط بیجاست و نیز مبدل
را مرادف گفتن خطاست و بذکر معنی دوم بحوالهٔ
برهان همی فرماید که ظاهرا تصحیف است زیراکه
ترا مترتب دیده و آن را ترب خوانده و آن
خطاست چراکه آن و ترتب است بمعنی کر و فر
و این لفظ جدا است **مؤلف** عرض کند که سبحان الله
چه خوش تحقیق است آدرم و آدرمه در ممدود
گذشت و آترمه یا اترمه بمقصوره مذکور نشد
ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی اوّل
و آدرمه مزید علیه این و هم مبدل که الف ممدود
زیاده کردند در اوّل و فوقانی را بدل کردند
به دال مهمله چنانکه زرتشت و زردشت و اگر
آترمه یا اترمه را هم تسلیم کنیم هر دو مزید علیه
این است و نسبت معنی دوم البته مشتاق سند
استعمال باشیم که از نظر ما نگذشت و غیر از برهان
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و نسبت معنی
سوم صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین
شاه قاچار گوید که سنجاف اطراف جامه وار
و بدیل (ترمه و زری) گوید که ترمه قسمی است
از شال صاحب بولچال بحوالهٔ معاصرین عجم
گوید که شال حاشیه دار است ما می گوئیم که
این اسم جامد فارسی جدید معاصرین عجم است
و بس (اردو) (۱) دیکھو آدرمہ کے پہلے
معنے (۲) دیکھو ترب (۳) حاشیہ دار شال [illegible]

ترمه و زری اصطلاح. بقول رهنما بحوالهٔ
سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار شال زربفت
مؤلف عرض کند که ترمه بمعنی مطلق شال
حاشیه دار بجایش گذشت و او عطف است
و بعد از آن زری بمعنی منسوب به زر بیایی نسبت
ضرورت و او عطف نداشت ولیکن محاورهٔ

زبان محتاج قواعد نیست اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) زرین شال۔ مؤنث۔

ترن بقول برہان و ناصری و جامع و رشیدی و سراج بروزن تمین (۱) گل نسرین و نسترن و (۲) بمعنی دشت و بیابان ہم آمدہ صاحب سروری بر معنی اول قانع صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی گوید کہ بمعنی اول مخفف نسترن می نماید صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار می فرماید کہ (۳) بمعنی کالسکۂ دخانی است **مؤلف** عرض کند کہ در ماخذ معنی اول اتفاق داریم با صاحب ناصری و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم مفرس کہ معاصرین عجم لغت انگلیسی (ٹرین) را کہ بہ تای ہندی است بحذف تحتانی و تبدیل تای ہندی بہ فوقانی ترن کردند و بکسر اول و دوم مستعمل است صاحب محیط ذکر معنی اول کردہ گوید کہ نسترن است و بر نسترن گوید کہ نسرین تری است و بر نسرین می طراز دکہ بعض این را لغت عرب و بعضی معنی گویند و بفارسی گل مشکین و در بعض بلاد عنبرین و در اصفہان مشکنیچہ و در ہندی ترن و سیوتی نامند و آن گلی است معروف طبع آن گرم و خشک در دوم منقی و ملطف و گل آن مخصوص بدان و نافع جہت سردی عصب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) (۱) نسترن بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث سیوتی۔ ایک قسم کا خوشبودار سفید گلاب۔ کوجا۔ (۲) جنگل۔ مذکر (۳) ٹرین۔ انگریزی۔ ریل گاڑی۔ مؤنث۔

ترناس بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اول بروزن کرپاس صدا و آوازی کہ بوقت تیر انداختن از چلۂ کمان برآید صاحب جہانگیری می فرماید کہ با اول مفتوح و ثانی زدہ باشد (فردوسی) دل سرکشان پر ز وسواس بود ۞ ہمہ دشت پر بانگ ترناس بود ۞ صاحب رشیدی

گوید کہ در شعر فردوسی سرپاس دیدہ شد بمعنی گذر واللہ اعلم۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا بحوالہ رشیدی گوید کہ او در شعر فردوسی سرپاس بپای فارسی گرفتہ اما تحقیق آنست کہ سرپاش بمعنی گذر است بشین معجمہ چنانکہ سروری است و اینکہ در سین مہملہ نیز آوردہ وہمین مستند اوست تصحیف است چہ لفظ سرپاش کہ سرا پاش پاش کند دلالت صریح دارد کہ بشین معجمہ است **مؤلف** عرض کند کہ محقق نامدار در تحقیق ترپاش و در فکر سرپاش و سرپاس افتادہ این مقام آن نیست وہیچ تحقیق نسبت ترناس ظاہر نکرد حق آنست کہ ترناس باعتماد صاحب ناصری وجامع کہ محقق زبان خود اند اسم جامد فارسی زبان است و اقوال ہر دو معتبر تر از محقق ہندلیست و تصرف در اسناد استادان برای خود کردن فضولی است (حکیم اسدی ع) کمان ابر و باران الماس بود ٭ ہمہ کوہ پربانگ ترناس بود ٭ ما می گوئیم کہ درین شعر سرپاش نمی توان قافیہ شد و اگر سرپاس را بسین مہملہ گیریم معنی شعر لطفی ندارد و گذر را با مضمون مصرع اول لطفی نیست کہ دران ذکر کمان است (اردو) وہ آواز جو تیر چلاتے وقت چلّے سے نکلتی ہے۔ مونث

ترنانہ بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وسراج بروزن مردانہ نانخورش را گویند یعنی ہر چیزکہ آن را با نان توان خورد ہیچو ماست و پنیر و دوشاب و مانند آن و بعربی ادام خوانند (مولوی معنوی ع) سائلی آمد بسوی خانہ ٭ خشک نانی خواست یا ترنانہ ٭ (ولہ ع) چون روند گر دمی رود از بہر کسب و بہر کد ٭ تا خشک نانہ اوشود از شتری ترنانہ ٭ صاحب ناصری بتعریف این ماخذ را ظاہر کند می فرماید کہ چیزیکہ نان را تر کند **مؤلف** عرض کند کہ بہای نسبت آخرہ چیزی کہ منسوب بہ تری نان است مثلاً شوربا و امثال آن مقابل خشک نانہ کہ ون

کلام مولوی معنوی آمده و آن چیز خشک است که با نان خورند (اردو) وہ رقیق چیز جو روٹی کے ساتھ
کھائی جائے۔ جیسے شوربا یا دودھ وغیرہ۔ مؤنث۔

ترنج بقول برهان بضم اول و ثانی و سکون ثالث و جیم (۱) میوه ایست معروف که پوست آن را مربا سازند و بعربی تفاح ... خوانند و (۲) بمعنی چین و شکنج و سخت درهم فشرده و درهم کشیده باشد و (۳) امر به این معنی هم و (۴) بمعنی خشک گردیده و درشت شده هم و بفتح ثانی هم گفته اند و بفتح اول و ثانی (۵) بمعنی فراهم نشاندن. صاحب جهانگیری بر معنی اول و دوم قانع صاحب جامع به ترک معنی سوم متفق با برهان. صاحب رشیدی ذکر معنی اول و دوم و سوم کرده صاحب سروری هم زبان برهان به ترک معنی پنجم (فردوسی سه) اگر تندبادی برآید ز کنج ٭ بخاک افگند نارسیده ترنج ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم می فرماید که (۶) بمعنی محکم بستن میان و تنگ برکشیدن کمربند نیز و امر بدین معنی هم (ناصر خسرو ہ) نحتی به ترنج از قبل و نیست میان سخت ٭ از بهر تن سست میان سخت ترنجی ٭ خان آرزو در سراج ذکر همه معانی بیان کرده برهان کرده. بهار گوید که معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن که بواسطه کثرت چین و شکن که در پوست ترنج است آن را چنین خوانده اند و این مجاز است صاحب محیط بر ترنج هرچه نوشته ما آن را بر باتس بیان کرده ایم **مؤلف** عرض کند که بعض علمای معاصرین عجم گویند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان باشد و معنی دوم مجاز آن و ما می گوئیم همین است اسم مصدر ترنجیدن که بمعنی سخت و درهم کشیدن و گرفته شدن و چین بهم رسانیدن و درشت گردیدن می آید پس معنی چهارم سختی و درشتی است و معنی ششم پیدا کرده ناصری داخل معنی

دوم است کہ چستی و تنگی است و معنی پنجم نیز بر سبیل مجاز متعلق بہ معنی دوم باشد کہ غیر فراہمی و ناہمواری ہم داخل آنست و معنی سوم امر حاضر ہمان مصدر باشد کہ می آید (اردو) (۱) ترنج ۔ مذکر۔ دیکھو بالتس (۲) چین شکن ۔ سختی ۔ درشتی ۔ مؤنث (۳) ترنجیدن کا امر حاضر اور اسکے تمام معنوں پر شامل (۴) ناہمواری ۔ مؤنث (۵) فراہمی ۔ مؤنث (۶) چستی تنگی ۔ مؤنث ۔

ترنجان بقول برہان و انند بضم اوّل معرب ترنگان کہ بادرنجبویہ باشد کہ آن ہم معرب بادرنگبویہ است صاحب محیط گوید کہ نوعی از بادرنجبویہ است کہ بجای سبزی می خورند **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت بادرنجبویہ ہمدر انجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو بادرنجبویہ ۔

ترنجبین اصطلاح ۔ بقول انند بفتح اوّل و ثانی و سکون نون و ضم جیم معرب ترانگبین است صاحب محیط ہم اشارۂ این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر ترانگبین کنیم در ینجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان استعمال این ہم کردہ اند (اردو) دیکھو ترنگبین ۔

ترنج جلد کتاب اصطلاح ۔ بقول بہار و انند صورت ترنج کہ بر روی مقوای جلد کتاب از طلای محلول بر قالب زنند ۔

(محسن تاثیر ؎) و فا ز قید علائق فتاد چشم مدار ہ کہ ترنج جلد کتاب است بوئی دارد ہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و این نقشی است کہ ذریعۂ قالب بر جلد کتاب زنند نہ بر قالب (اردو) ترنج کا وہ زرین نقش جو جلد کتاب پر قالب کے ذریعہ سے کرتے ہیں ۔ مذکر ۔

ترنج در سمور پنہان شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و بحر ۔ نہایت خوبی سمور است کہ ترنج و نارنج در تیغۂ سمور پنہان شود و تیغۂ فرۂ سمور ۔ سمور جانوریست کہ عرب آن را او شع گویند (اشرف ؎) ہمچو

خط مشکینش چنان خوش تیغه افتاده است ؎ که می گردد ترنج غبغب او در میانش گم ؎۔ **مؤلف** عرض کند که از سند بالا (ترنج در سمور گم گردیدن) پیداست و این چیزی نیست و بشکل مصدر اصطلاحی قائم کردن فضولی است از ینجاست که دیگر همه محققین این را قائم نکرده اند (اردو) ناقابل ترجمہ۔

ترنج ذقن | استعمال۔ بقول بہار و آنند ذقن خوبان مثل سیب ذقن **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی باضافت تشبیهی یعنی ذقنی که مثل ترنج است پس ترنج ذقن۔ ذقن باشد (صائب ؎) صائب گزیده شود از میوهٔ بهشت ؎ دستی که با ترنج ذقن آشنا شود ؎ (اردو) ترنج ذقن بقاعدهٔ فارسی زنخدان معشوق کو کہہ سکتے ہیں جیسے سیب ذقن اور سیب زنخدان۔

(الف) ترنج زدن عروس | مصدر اصطلاحی

(ب) ترنج زدن عروس و داماد

صاحب بحر ذکر الف کرده گوید که خان آرزو می گوید که رسمی است در ولایت که چون داماد عروس را بخانه خواهد که بیارد بر سر دروازه داماد بر عروس و عروس بر داماد ترنج می زنند (فغانی ؎) نشان سنگ ستم ساز دش ز محرم راز ؎ عروس و هر کسی را که زد بمهر ترنج ؎ وارسته می نویسد که ترنج زدن و ترنج طلا زدن آنست که در قدیم الایام رسم بود که دختر پادشاهی چون بسن شعور میرسید بر لب بامی بر می آمد پادشاه زاد ہائی که از اطراف بخواستگاری می آمدند پای دیوار حلقه می نشستند هر کرا خوش می کرد ترنج طلا از بالای بام بر سرش می زد و بهمان جوان عقد او می بستند (تاثیر ؎) ای آفتاب دم شب وصل از وفا مزن ؎ زنهار این ترنج طلا را بما مزن ؎ بہار بذکر اقوال بالا بحواله صاحب نگارستان می نویسد که گشتاسپ از پدرش رنجیده در لباس مجهول بروم شتافت دران وقت تورهٔ سلاطین آنجا آن بود که چون دختر را

وقت شوہر شدی ہجوم خلائق را جمع آوردندی تا دختر یکی را منظور ساختہ ترنج طلا بجانب او انداختی قضا را دران ایام ہمین ہجوم بود و دختر قیصر والہ جمال گشتاسب شدہ ترنج بر او انداخت **مؤلف** عرض کند کہ صاحب بحر کہ الف را کہ قائم کردہ در ستاد و اضافہ (بر داماد) در رب فضولی می نماید آنچہ خان آرزو در چراغ ہدایت بیان کردہ است کہ صاحب بحر نقاش کردہ قصد تقیش از معاصرین تعجم نمی شود (اردو) دولھن کا شوہر کو منتخب کرنا

ترنج زر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و (جہانگیری در ملحقات و رشیدی) و سراج (۱) کنایہ از آفتاب عالمتاب بہار گوید کہ (۲) گویند کہ پرویز ترنجی از زر دست افشار ساختہ بود ہرگاہ می خواست باندک زور دست چون موم نرم می شد (عرفی سے) زمانہ گفت تو پرویز و من ترنج زرم بکام خود بطرازم چنانکہ میدانی **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم بلا لحاظ ترنج پید دیرہ حقیقی است و معنی اول کنایہ باشد (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے (۲) سونے کا ترنج۔ مذکر۔

ترنج طلا اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب را نام است بہار گوید کہ مرادف ترنج زر کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ باشد (اردو) دیکھو ترنج زر۔

ترنج طلا زدن مصدر اصطلاحی و آنچہ ہر چہ بر این نوشت ما نقلش بضمن قول بحر بر (ترنج زدن عروس) کردہ ایم و سند این ہم از کلام تاثیر ہمدرانجا گذشت و این مرادف آنست و بس (اردو) دیکھو ترنج زدن عروس۔

ترنج کتاب اصطلاح۔ بقول بحر صورت ترنج کہ بر مقوای جلد کتاب از قالب بزنند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (ترنج جلد کتاب) کہ گذشت و صراحتش ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو ترنج جلد کتاب۔

ترنج منبر اصطلاح۔ بقول بحر و بہار شکلی

که بر منبر بصورت ترنج سازند (ملا طغرا ع)
چون ترنج منبر از لذت ندارد بهره‌ها وعظ من
بشنو بچین بیهوده زین بستان انارها (خاقانی ع)
بجد وهم چون ترنج است ابر من چو سیب دشمن از
کش جوهر حسامت معلول کرده جوهرها الحق
ترنج و سیبی بی چاشنی و لذت‌ها چون سیب نخل
بندان یا چون ترنج منبرها **مؤلف** عرض کند
که ترنج منبر، منبر باشد۔ مرکب اضافی باضافت
تشبیهی **(اردو)** منبر۔ مذکر۔

ترنج مهرگان | اصطلاح۔ بقول برهان
و بحر و سراج و رشیدی و جامع و مؤید و جهانگیری
در ملحقات بمعنی ترنج زر است که کنایه باشد
از آفتاب **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این
ترنج خزان است که مهرگان بمعنی ماه خزان و
آن مدت ماندن آفتاب است در برج میزان
(اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

(الف) ترنجید | الف بقول سروری

(ب) ترنجیدن | بضم تا و را و سکون نون
(۱) بمعنی سخت و نیک درهم شد (ابو العباس
ع) جان ترنجید از غم هجران مرا کو از نسیم
وصل کن درمان مرا‌ها و فرماید که (۲) بمعنی کشیدن
نیز (استاد عنصری ع) بیاراست خود را چو
مردان خنگ کو ترنجید بر بارگی تنگ کو
صاحب برهان گوید که ماضی ترنجیدن است
و هم او ذکر ب کرده گوید که (۱) بمعنی درهم
کشیدن و (۲) کوفته شدن و (۳) چین بهم رسانیدن
و (۴) درشت گردیدن۔ می فرماید که بفتح اول
و ثانی هم آمده صاحب سروری گوید که سخت
نیک درهم شدن و بحواله مؤید گوید که خشک
شدن پوست و جز آن و درشت شدن صاحب
بحر بذکر هر چهار معانی بیان کرده برهان می فرماید
که کامل التصریف است و مضارع این ترنجد
۔ صاحب موارد بر سخت درهم و کشیده شدن
و خشک شدن اعضای آدمی و کشیدن قانع

مولوی معنوی ـــه) شیخ بگفت ای ترنج ازچه
ترنجیدهٔ ٭ گفت من ازچشم بدی شنوم خود جدا
مؤلف عرض کند که اسم این مصدر همان
ترنج است که بجایش گذشت و ما اشارهٔ اینجا
همدر اینجا کرده ایم فارسیان بترکیب با یای معروف
و علامت مصدر رون مصدری ساختند معنی سوم
حقیقی است و معنی اوّل و دوم و چهارم مجاز
آن (اردو) (۱) درہم ہونا (۲) کوٹا جانا۔
(۳) پرشکن ہونا (۴) سخت ہونا۔

ترنجیده بقول برہان و جہانگیری و ناصری
و رشیدی بضم اوّل و ثانی بروزن غژنبیده بمعنی
چین و شکن بهم رسانیده و درهم کشیده (مولوی
معنوی ـــه) سیب گفت ای ترنج ازچه ترنجیدهٔ
٭ گفت من ازچشم بدی نشوم خود جدا ٭ صاحب
جامع گوید که شامل بر همهٔ معانی مفعولی ترنجیدن
که گذشت (شاعر ـــه) جان ترنجیدهٔ و
شکسته دلم ٭ گوئیا از غمی فرو گسلم ٭ مؤلف
عرض کند که محققین فارسی زبان این را
اسم مفعول نمی گویند از ینکه مصدر لازم است
و بقول شان های هوز بر آخر ماضی زیاده شده
افادهٔ معنی مفعولی می دہد (اردو) دیکھو ترنجیدن
یہ اس کے تمام معانی مفعولی پر شامل ہے۔

ترند بقول برہان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج بروزن سمند مرغکی است کوچک
و کم پرواز و متحرک و خوانندہ که او را بعربی صعوه خوانند و بعضی گفته اند نوعی از وطواط است
که بعربی وصع گویند صاحب سروری این را ترجمهٔ وصع داند و وارسته بر صعوه قناعت کرده
(تاثیر ـــه) نخچیر دو چشم باز آن آهوی زند ٭ گر خیل کبوتر است در جوق ترند ٭ بهار
و همزبان وارسته صاحب محیط ذکر این نکرده و بر ترندک گوید که این را بعربی صعوه و بفارسی
سر یحچه و بهندی ممولا گویند مؤلف عرض کند که ما به (ای شه لب جوی) اشارهٔ این کرده ایم

یکی از معاصرین عجم گوید که ترندک اسم جامد فارسی زبان است و ترنده مبدلش و ترند مخفف آن
حیف است که صاحب محیط صراحت کامل بر صعوه نکرد و به جعفر آغون گوید که اسم فرنگی است و
بعربی ابو الملیح و ابو الغسل و طیر الملوک و بیونانی طاطاوس و طراقلوس و طرغلولیس و بفارسی
دم جنبانک و دیچه و بشیرازی مرغک سقا و بهندی ممولا گویند۔ مرغی است قریب به
گنجشک۔ خاکستری رنگ مائل به زردی و سبزی و منقار آن باریک و دم آن اندک دراز
و بران نقطہ های سپید و در موسم سرما بیشتر ظاہر می شود و کم پرواز می کند۔ گرم و خشک
در دوم گوشت بریان آن با ماء العسل جہت شکستن سنگ گرده و مثانه و عسر البول بسیار
نافع و مدر قوی است (اردو) دیکھو (ای شه لب جوی) صاحب آصفیہ نے ممولا
پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ایک چھوٹے پرند کا نام جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے صعوہ پیرچہ
چھانیو۔ دہوبن۔

ترندر بقول برہان در ملحقات همان ترنگ که گذشت صاحبان انند و رشیدی و مؤید هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مزید علیه همان ترند است بزیادت رای مهمله چنانکه شنا و شنار (اردو) دیکھو (اے شه لب جوے)

(الف) **ترندک** الف بقول برہان

(ب) **ترنده** بفتح ثانی و رابع و سکون کاف همان صعوه می فرماید که بکسر اول و ثانی هم درست است صاحبان سروری و جہانگیری و جامع و رشیدی و مؤید و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما بر ترند حقیقت این بیان کرده ایم که همین اصل است و اسم جامد فارسی زبان و ب مبدل این چنانکه

تارک و تارہ یا مزید علیہ ترند۔ مخفی مباد کہ ذکر
(ب) غیر از خان آرزو دیگر کسی از محققین زبان
و اہل زبان نکرد و مجرد بیان محقق ہند نژاد بدون
سند استعمالی اعتبار را نشاید معاصرین عجم ہم بر
زبان ندارند (اردو) دیکھو (ای تشنہ لب بحیی)

ترن راہ افتادن مصدر اصطلاحی۔
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی روان شدن
کالسکۂ بخار است و ترن بدین معنی بجایش
گذشت و راہ افتادن بمعنی روان شدن مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
ٹرین روانہ ہونا۔

ترن عوض شدن مصدر اصطلاحی۔
بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار بمعنی از یک کالسکۂ بخاری بکالسکۂ دیگر سوار
شدن و تبدیل کالسکۂ بخاری است مؤلف
عرض کند کہ ترن بہ ہمین معنی بجایش
گذشت و موافق قیاس است (اردو)
ٹرین بدلنا یعنے ایک ٹرین سے دوسری ٹرین
مین سوار ہونا۔

ترنغمہ اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ترصدا
گذشت بہار گوید کہ کسی کہ نغمۂ سیراب داشتہ
باشد (ملا طغرا ع) بہ ترنغمگی در چمن آشنا
بلبلی افتد از پایۂ اعتبار ء مؤلف عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس
(اردو) دیکھو ترصدا۔

ترنفسی اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف
ترزبانی مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (سعید اشرف ع) اشرف اندیشہ
ازین ترنفسی کن چو حباب ء کابرو سیطرف از
نسیم نفس می گردد ء (اردو) دیکھو ترزبانی

ترنگ بقول برہان بفتح اول بروزن خدنگ
(۱) صدا و آواز کمان بوقت تیر انداختن و (۲)
صدای رسیدن پیکان تیر و خوردن گرز و شمشیر

بانی و (۳) شکستن تیغ و (۴) آواز نواختن
رود (۵) انگیز وجست وخیز و (۶) عرقاب و
۷) تارک سر و (۸) فرق میان سر و (۹)
مطلق زخم خواه زخم شمشیر وکارد خواه دنبل و
مثال آن می فرماید که بمعنی اوّل بکسر اوّل وثانی
هم آمده وبضم اوّل (۱۰) مرغ وخروس صحرائی
ه آن را تذرو خوانند. و (۱۱) بمعنی بندی خانه
و زندان وبکسر اوّل (۱۲) خوب وخوش وزیبا
ونکو. صاحب جامع بذکر همه معانی وبترک معنی
هشتم گوید که مصدر این ترنگانیدن است
ه می آید. صاحب جهانگیری ذکر معنی اوّل ودوم
وچهارم وپنجم وششم وهفتم ودهم تا دوازدهم کرده
و صاحب سروری بمعنی اوّل ودوم وچهارم
وهفتم ودهم ودوازدهم آورده. صاحب
رشیدی ذکر معنی اوّل ودوم وچهارم تا هفتم
ودهم تا دوازدهم فرموده وصاحب ناصری
معنی اوّل ودوم وچهارم تا هفتم ودهم تا

دوازدهم را نوشته. خان آرزو در سراج
معنی اوّل تا هفتم ونهم ودهم ودوازدهم بیان کرده
نسبت معنی سوم گوید که از کلام خوانساری
شکستن شیشه هم پیداست ونسبت معنی نهم
گوید که در برهان مذکور راست ودر دیگر کتب
معتبره دیده نشد. بهار بر معنی اوّل ودوم
وسوم قانع. مؤلف عرض کند که اسم جامد
فارسی زبان است وبه تحقیق ما (۱۳) اسم
مصدر ترنگیدن وترنگانیدن که می آید (نظامی
س ۱) ترنگ کمان رفته در مغز کوه ٭ ز فرقش گذشت
کیا تیر بر سر گروه ٭ (سیف اسفرنگی س ۲) برو آ
زخم گرز گرانش بیک ترنگ ٭ از بالش درنگ
سر کوه زیر خواب ٭ (خوانساری س ۳) چون
ترنگ شیشه در گوش آمدش ٭ دل درون
سینه در جوش آمدش ٭ (ناصرخسرو س ۴) انگشتان
نیز چشم وگوشم ٭ رنگ قدح وترنگ طنبور
را ٭ (شیخ اوحدی س ۵) شب کنی روز روز ر

کارش ہ، ور نولسی بدرج طومارش ہ، بازشعرش بر ترنگانی ہ، بتقاضا قدم بلنگانی ہ، (منصوری ۵۷) زتیغ غصۂ عدوی ترا بریده گلو ہ، زرنگ حادثہ خصم ترا شکستہ ترنگ ہ، (مسعود سعد سلمان ۵۱۲) لاجرم چون چنین گران جانم ہ، ناخوش وناترنگ ونادانم ہ، (اردو) (۱) وہ آواز جو تیر چلانے کے وقت کمان سے نکلے مؤنث (۲) تلوار یا تیر وغیرہ نشانہ پر لگنے کی آواز۔ مؤنث (۳) تلوار یا شیشہ کے ٹوٹنے کی آواز۔ مؤنث (۴) تار کی آواز جیسے طنبور کی آواز۔ مؤنث (۵) کود پھاند۔ مؤنث (۶) غرقاب (۷) تالو۔ مؤنث۔ دیکھو تارک (۸) فرق۔ مذکر۔ مانگ۔ مؤنث (۹) زخم۔ مذکر (۱۰) دیکھو تذرو (۱۱) محبس۔ قیدخانہ زندان۔ مذکر (۱۲) نیک۔ اچھا۔ خوش۔ (۱۳) مصدر ترنگیدن کا اسم بلحاظ اس کے تمام معنون کے ۔

ترنگا ترنگ اصطلاح۔ بقول برہان ہ، و بحر و سروری بفتح اوّل وثانی (۱) صدای انداختن تیر ہا۔ پی دیپی و (۲) آواز چلّہ کمان و (۳) آواز تارہای ساز (مولوی معنوی ۵) سنج درآمد بہ ترنگا ترنگ ہ، زہرہ بیکبارہ فروخت چنگ ہ، صاحب انند بحوالۂ غیاث گوید کہ آواز زدن شمشیر بر چیز سخت است **مؤلف** گوید کہ ہر دو سکندری خوردہ اند قول محققین اول الذکر اعتبار را شاید کہ صاحب سروری ہم داخل آنست کہ محقق زبان خود است۔ چیزی نیست جزین کہ الف وصلی درمیان دو لفظ ترنگ آمدہ چنانکہ رنگا رنگ (اردو) (۱) پے درپے تیر چلانے کی آواز۔ مؤنث (۲) چلّہ کمان کی آواز۔ مؤنث (۳) تارہاے ساز کی آواز مؤنث

ترنگان بقول برہان و ناصری و جامع بضم اوّل بروزن و معنی ترنجان است کہ بادرنگبو و بالنگبویہ باشد و ترنجان معرب آنست و آن را

بعربی بشرح القلب المحزون خوانند خان آرزو
در سراج گوید که این مرکب است از ترنگ که
بدل ترنج است بمعنی میوهٔ معروف و الف و نون
نسبت **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با
خان آرزو (اردو) دیکھو بادرنگبویہ ۔

ترنگانیدن بقول برہان مصدر ترنگ است
و بمعنی (۱) بصدا آوردن چلّهٔ کمان ۔ صاحب بحر
بذکر معنی اوّل گوید که (۲) آواز کردن پیکان تیر
وقت رسیدن بجائی و صدا کردن شمشیر هنگام
خوردن آن بجائی و (۳) آواز کردن شمشیر وقت
شکستن و (۴) آواز کردن تار هنگام نواختن
ساز و (۵) آواز کردن قدح به انگشت زدن
و (۶) انگیز و جست و خیز کردن ۔ می فرماید که مصنّف
این ترنگد (سالم التصریف) صاحب رشیدی بر
ترنگ ذکر ترنگیدن و ترنگانیدن کرده گوید
که مصدر ترنگ است و صراحت معنی مصدری
نکرد (اوحدی ۵) باز شعرش بر ترنگانی بتقاضا جنا
قدم ملنگانی ۶ صاحب موارد می فرماید که این
مصدر متعدی ترنگیدن است که می آید و بر معنی
اوّل قانع و متفق با برہان صاحب نوادر صراحت
معنی نکرد و بر متعدی ترنگیدن قناعت کرده صاحب
مؤید متفق با برہان **مؤلف** گوید که صاحب
بحر در معنی سکندری خورد و ترنگیدن را هم
ترک کرد و همهٔ معانی ترنگیدن را ذیل این نوشت
ما اتفاق داریم با برہان که این متعدی بدو مفعول
ترنگیدن است و شامل بر همهٔ معانی ترنگیدن ۔
مخفی مباد که ترنگ که گذشت اسم مصدر این است
(اردو) دیکھو ترنگیدن یہہ اسکے تمام معنون
پر شامل ہے بحیثیت متعدی بدو مفعول ۔

ترنگبین بقول برہان و جامع و جہانگیری
و ناصری و سراج بر وزن و معنی ترنجبین است
و آن داروئی باشد شیرین گویند مانند بر خار شتر
می نشیند و بعربی منّ گویند (الخ) (سعدی شیرازی
۵) ترنگبین و سالم مده که شربت بجز نمی کند

خفقان فواد را تسکین ؛ **مؤلف** عرض کند که
ما صراحت کافی بر ترانگبین کرده ایم (اردو)
دیکھو ترانگبین ۔

ترنگو | همان تانگو که اشارهٔ این همه در انجا
کرده ایم معہ صراحت ماخذ (اردو) دیکھو تانگو

ترنگیدن | صاحب سروری ذکر ترنگ کرده
گوید که بمعنی صدا کند تار روی سازها و مثل آن
(مولوی معنوی ؎) دم از چنگ غمت گشت
چو چنگ ؛ نه خروشد نه ترنگد چه کند ؛ وهم او
نسبت این گوید که (۱) صدا کردن شمشیر و گرز
و تبر در وقت زدن بر جای و (۲) صدا زدن
زه کمان در تیراندازی و چاشنی و (۳)
صدا کردن تار روی سازها (ادمانی ؎)
زکوب گرز و ترنگیدن حسام بود ؛ فضاے
معرکه همچون دکان آهنگر ؛ صاحب رشیدی
ذکر این بالفظ ترنگ بلا صراحت معنی مصدری
کرده صاحب نوادر ذکر هر سه معانی فرموده
و صاحب موارد همزبانش **مؤلف** عرض کند
که اسم این مصدر همان ترنگ که بجایش گذشت
و ترنگانیدن متعدی بدو مفعول یعنی برآوردن
صدا از شمشیر و امثال آن و چله و تار ساز و ترنگد
مضارع این (اردو) (۱) تلوار یا تیر وغیرہ کا کسی شے
پر لگ کر آواز کرنا (۲) تیر یا تلوار یا گرز وغیرہ
چلتے وقت آواز کرنا۔ (۳) کسی باجے
کے تار کا آواز کرنا ۔ جیسے سارنگ کا
تار آواز کرتا ہے ۔

ترنّم | بقول بهار سرود کردن می فرماید که بالفظ رستن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت
عرب است و بقول منتخب بمعنی سرائیدن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر
خود کنند که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) رخساره بر فروخته باغ از گل قدح ؛ با عندلیب
باش که مست ترنّم است ؛ (اردو) راگ ۔ نغمہ ۔

ترنّم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند سرائیدن است (ناظم ہروی ے) زلیخا داشت با خود این ترنّم ٭ کہ آمد شاہ خندان چون تبسم ٭ (اردو) گانا۔

(الف) ترنّم رستن مصدر اصطلاحی۔
(ب) ترنّم روئیدن صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو بمعنی پیدا شدن ترانہ (ظہوری ے) ترنّم روید از کام و زبانی ٭ کہ با آہ و فغانی ہمدم افتد ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ ترنّم روئیدن است از ینجاست کہ ب را قائم کردہ ایم۔ (اردو) راگ پیدا ہونا۔

ترنّم شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ترنّم پیدا شدن است (ظہوری ے) کند ماتمی نوحہ گر ہمچو ہس ٭ ترنّم شود چون برآرد نفس ٭ (اردو) ترنّم پیدا ہونا۔ راگ پیدا ہونا۔

(۱) ترنّم شناختن استعمال۔ صاحب آصفی
(۲) ترنّم شناسیدن ذکر الف کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقف بودن از موسیقی (نظامی ب ے) ترنّم شناسان دستان نیوش ٭ ز بانگ مغنی گرفتند گوش ٭ (اردو) راگ سے واقف۔ فن موسیقی سے واقف ہونا۔

ترنّم فشان اصطلاح۔ بقول بہار و بحر کنایہ از بسیار سرایندہ (ملا طغرا در تعریف قلمدان ے) صنم پیکران از لباس زری ٭ ترنّم فشان وقت جولانگری ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بہت گانے والا۔

ترنّم فشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بسیار سرودن باشد سندش ہمان کہ بہ ترنّم فشان گذشت (اردو) بہت گانا۔

ترنم کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند سرودن است (حسن غزنوی ؎) شاید کہ بنازد شعر کند مدح تفاخر ٭ شاید کہ بدین مدح کند عقل ترنم ٭ (اردو) گانا ۔

ترنم گری اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار عجم بمعنی سرودن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نغمہ سرائی است حاصل بالمصدر سرودن ہر دو محققین بالا بر نزاکت معنی مصدر و حاصل بالمصدر غور نکردہ اند و صاحب انند نقل نگار ہر دو ۔ (ملا طغرا ؎) چکاوک ز حسن ترنم گری ٭ ز مشتاق خود می ستاید پری ٭ (اردو) گانا کا حاصل بالمصدر نغمہ سرائی ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں مؤنث

ترنم نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سرودن است (فغانی شیرازی ؎) ہر جا کہ از پی تو فغانی کشیدہ آہ ٭ مستانہ رفتہ و ترنم نمودہ ٭ (اردو) گانا ۔

ترنند بقول ملحقات برہان ترجمۂ تموج است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم این را بفتح اول و فتح نون سوم دانند لیکن بر زبان ندارند ۔ (اردو) تموج ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ مذکر ۔ موج زنی ۔ جوش ۔ تلاطم ۔

(الف) **ترنواز** اصطلاح ۔ بقول بحر مطرب تر دست **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا اسم فاعل ترکیبی است و ہم او ---------

(ب) **ترنوازی** را بمعنی (۱) خوش خوانی و (۲) بمجاز خوش زبانی نوشتہ ۔ بہار ذکر معنی اول صراحت مزید کند کہ خوش خوانی مطرب است (حکیم زلالی ؎) ز دی رود در روان ٭ در پردہ سازی ٭ گوش خشک مغزان ترنوازی ٭ و نیز فرماید کہ معنی دوم از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ کہ عبارت از کار خوب کردن است

تروده صاحب مؤید مطبوعہ بحوالہ ادات گوید کہ بمعنی ترده باشد در دیگر نسخ قلمی ہم با فتحہ می شود **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما (ترزده) را کہ گذشت بہ تصحیف کتابت چنین نوشتہ واللہ اعلم۔ دیگر کسی از محققین زبان دان و اہل زبان ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش می شد ما این را فرید علیہ ترده بزیادت واو خیال می کردیم۔ معاصرین عجم ازین بیخبر (اردو) دیکھو ترده۔

تروشه بقول برہان و جہانگیری و جامع بضم اول و ثانی بواو رسیده و فتح شین نقطہ دار (۱) نام میوه۔ صاحب رشیدی گوید کہ مرادف ترشہ کہ میوهٔ معروف است و بعربی حماض صاحب ناصری بذکر قول برہان و رشیدی می فرماید کہ تره ایست ترش مزه ترجمۂ حماض و ہمین است ترشہ خان آرزو در سراج می فرماید کہ (۲) مراد از میوهٔ معروف ترنج است و ترشہ بحذف واو کہ گذشت مخفف این ضمن کہ رستنی است **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل بر ترشہ کرده ایم کہ مخفف این باشد آنچہ خان آرزو نسبت معنی دوم ترنج گوید موافق قیاس معلوم می شود (اردو) (۱) دیکھو ترشک (۲) دیکھو ترنج۔

ترومیده بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و رشیدی بفتح اول و واو مجہول و میم مکسور بر وزن صبوحیده بمعنی (۱) آمیختہ و (۲) اندوختہ و صاحب برہان فرماید کہ بکسر اول بر وزن نکوہیده ہم آمده صاحب سروری این را مرادف تروہیده بہ ہای ہوز عوض میم گوید بہر دو معانی بالا۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو می فرماید کہ اغلب کہ ازین ہر دو یکی تصحیف است **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است بخیال ما و اتفاق

معاصرین عجم تروہ کہ می آید اسم جامد فارسی زبان است بمعنی جفت و زوج فارسیان از ہمین اسم جامد مصدری ساختند بترکیب یای معروف و علامت مصدر در آن جفت شدن و ترویدن مبدلش چنانکہ باسرہ و باسرم ہر دو مصدر حالا متروک التصریف است و از کتب قانون زبان خارج و بر زبان معاصرین عجم ہم نیست و تروہید و تروہیدہ ماضی مطلق ہر دو و بزیادت ہای ہوز آخرش افادۂ معنی مفعولی کند یعنی زوج شدہ و بہ معانی بالا بر سبیل مجاز است و بس (اردو) (۱) ملا ہوا (۲) جمع کیا ہوا۔

ترون صاحب آصفی گوید کہ اسم زیرہ باشد و برزیرہ می فرماید کہ بکسر اوّل اسم فارسی است و بعربی کمون معرب از کاموں یونانی یا کمون سریانی و نیز بعربی سنوت و بیونانی کرمیتون و کومون و برومی اسقیقوس و در انگریزی کیومن و بہندی نیز زیرہ و جیرہ نامند و آن تخم نباتیست از بادیان باریکتر گرم در دوم و خشک در سوم۔ دران تحلیل و تنقیح سدد و تقطیع و تجفیف و تلطیف و قبض است و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بعض معاصرین عجم ترون را ہم فارسی قدیم دانند کہ اسم جامد است (اردو) زیرہ۔ فارسی۔ اسم مذکر کمون۔ ایک خوشبودار باریک تخم کا نام جو اکثر گرم مصالحہ مین پڑتا ہے۔

تروند بقول برہان و جامع بر وزن فرزند (۱) میوۂ نورس و نوباوہ را گویند و (۲) بمعنی مکر و حیلہ و تزویر و دروغ و فریب صاحبان سروری و ناصری و رشیدی بمعنی اوّل قانع۔ خان آرزو این را مرادف ترفند و تروندہ گفتہ می فرماید کہ بمعنی اوّل مرکب است از تر بمعنی تازہ و وند کہ کلمۂ نسبت است و بمعنی دوم مبدّل ترفند **مؤلف** عرض کند

ماخذ بیان کردہ اش درست است و مانند ترفند بجایش عرض کردہ ایم (اردو) (۱) نیا میوہ۔ مذکر۔ دیکھو نورس اور نوباوہ (۲) دیکھو ترفند کے پہلے معنے۔

ترونده بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن ارزندہ بمعنی ترونده (معروف و معنوی سه) ترونده یا نیخبان بہرہ و وخیر آگی پیما او بینه میوہ ہای تازہ ... که ولی کزنی خورد بو (ابن یمین سه) میوہ شیرین کجا مرد تستانا تازہ شاخ ہوا زری تخم مپاش و شمنان آید پدید زان جہان آزادہ شاخی آنچنین ترونده ہم ز بخت خرو نسرو نشان آید پدید۔ صاحبان رشیدی و ناصری و سروری و سراج این را مرادف ترفند گفته اند صاحب ناصری بر معنی اول دلیل ... عرض کند کہ مزید علیہ ترفند است بمعنی اول و نزدیک ترفند و بمعنی آوش (اردو) دیکھو ترونده۔

ترووه بقول برہان و ناصری با واو مجہول بر وزن انبوہ جفت را گویند و ... می فرمایند کہ بر وزن شکوفہ نیز باین معنی آمدہ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ ... ترووه ... بذکر برہان گوید کہ ہیچ یک سند ندارد قابل اعتماد نباشد ... را دخل تمام است از ... در شرفنامہ توروه و در لسان الشعرا توره بقوم است مؤلف عرض کند کہ ہمین است تحقیق محقق با نام و نشان کہ تصحیف بر زبان ... است با اعتبار ناصری و جامع کہ ہر دو محققین صاحب زبان و مشفق با برہان ... این لغت را صحیح دانیم (اردو) جفت۔ مذکر۔ طاق کا مقابل۔

تروه بقول برہان و جامع و سراج بر وزن انده بضم ثالث و نیز بر وزن سرفہ ہر دو مرادف ترووه باشد مؤلف عرض کند کہ مخفف ترووه است کہ گذشت (اردو) دیکھو ترووه۔

تروهید بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و سروری بفتح اول و ہای ہوز مکسور

بروزن صبوحید بمعنی اندوخته و آمیخته. صاحب برهان می فرماید که بکسر اول هم درست است مؤلف عرض کند که ما تحقیقت این را بر ترومیده بیان کرده ایم (اردو) دیکھو ترومیده۔

ترویج بقول بہار بمعنی رواج دادن (ظہوری سے) از رونق کار غم ظہوری ہ ترویج و این کیاد دادیم ہ صاحب منتخب گوید که روانی دادن متاع و درم را **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بمعنی رواج فارسیان با مصادر فرس بترکیب فارسی استعمال این می کنند که در ملحقات می آید (اردو) رواج. بقول آصفیہ. مذکر. دیکھو بازار کے تیسرے معنے۔

ترویج دادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که رواج دادن است و سند این بر ترویج از ظہوری گذشت (اردو) رواج دینا۔

تره بقول برہان بفتح اول و تخفیف ثانی (۱) دندان ہای کلید را گویند و (۲) گیاه تیزی که بر سر دانه ہای جو و گندم در خوشه می باشد ہ فرماید که باین دو معنی بزای فارسی ہم آمده و بتشدید ثانی (۳) ہر سبزه که با طعام خورند عموماً و (۴) گندنا را گویند خصوصاً و باین معنی به تخفیف ثانی ہم درست است. صاحب جامع بر معانی سوم و چہارم قانع. صاحب سروری گوید که ہمه معانی مرادف تژه که بزای فارسی می آید. صاحب ناصری بر معنی سوم قناعت فرموده می افزاید که رسم است بر خوان ملوک که تره اول بود و حلوا آخر (کمال اسمعیل سے) گرچه در خدمت صدر تو ہنرمندانند ہ وین تہی باره دل و زحمت خاطر باشند ہ لیک رسم است که بر خوان ملوک ایام ہ تره اوّل بود و حلوا آخر باشد ہ (ابن یمین سے) بہای تره یک روزه خوان ہمت اوست ہ ہزاران ذخیره که در بحر و کان بود مخزون ہ صاحب رشیدی ہم بر معنی سوم

قانع۔ خان آرزو بنقل قول رشیدی گوید که بمعنی مطلق سبزیست چنانکه قوسی گفته و لہذا شاہ تره
نام داروئی است و نسبت معنی چہارم گوید که در بعض بلاد بدین معنی مستعمل **مؤلف** عرض
کند که معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد مبدل تژه که زای فارسی بدل می شود با رای مہمله
و ہمین است مثال اوّلش و معنی دوم مجاز معنی سوم و معنی سوم مرکب است از تر و ہای نسبت
و کنایه باشد از ہر سبزه که بالطعام خورند بمعنی لقولات و معنی چہارم مجاز که ذکرش بر اخریط کرده ایم
آنچه خان آرزو این را بمعنی مطلق سبزی نوشته از ذوق زبان کار نگرفته بلکه بر معنی حقیقی
رفته (اردو) (۱) کنجیون کے دندانے۔ مذکر۔ دیکھو تره (۲) وه تیز پتیان جو جوار گیہون
کے خوشون پر ہوتی ہین۔ مؤنث (۳) ترکاری۔ مؤنث (۴) دیکھو اخریط۔

ترّہات بقول برہان بضمّ اوّل و فتح و تشدید ثانی بر وزن امہات بمعنی بیہوده و ہرزه
و خرافات و مہملات می فرماید که گویند عربی است۔ صاحب جامع ذکر این کرده گوید که ظاہراً
عربی است۔ صاحبان انند و غیاث گویند که جمع ترّہه۔ لغت عربی است که بمعنی باطل آمده
غالب دہلوی در قاطع برہان گوید که لغت فارسی است مرکب از تره و آت که لفظی است
بمعنی مثل و مانند اما تره پودینه و گندنا و امثال آن را گویند که بطریق تفنّن خورند لاجرم
کلمات نشاط انگیز را ترّہات گویند یعنی جز انبساط خاطر مدعای دیگر در ضمن آن مضمر نیست صاحب
قاطع القاطع جوابش داده و تردیدش کرده **مؤلف** عرض کند که ترّہات بمعنی بیان کرده
غالب دہلوی مستعمل نیست و نه لفظ فارسی باشد شک نیست که لغت عرب است که فارسیان
استعمالش کرده اند و قول صاحب جامع ہم ہمین که محقق زبان است پس برہان خطائی نکرده

کہ ذکرش کردہ واشارہ بلغت عرب ہم نمود البتہ لغت عرب در برہان خارج از موضوع برہان است ولیکن خطائی فاحش نیست کہ ذکرش راگناہ دانیم فضولی غالب دہلوی است وآرمی ہو رین بحث مغلوب است (اردو) خرافات۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ خرافت۔ بیہودہ باتین۔ یاوہ گوئی۔ ہرزہ درآئی۔

ترۂ بیابانی استعمال۔ بقول محیط اقسیوس را نام است وہم او براقسیوس می فرماید بفتح ہمزہ وسکون قاف وفتح سین مہملہ وضم یای تحتانی وسکون واو اقیسوس ہم گویند بیونانی ومعنی اینجا حدقی است بجہت مشابہت این نبات بحدقہ انسان وآن رابفارسی ترۂ بیابانی نام است منافع آن قریب بمنافع افیوس وازین معلوم می شود کہ این ہمان افیوس است و در افیوس گوید کہ آن نباتی است مابین شجر وگیاہ وبسیار بلند نمی شود وساق آن زغب دار وباریک ودو یا سہ عدد شبیہ بحبوب اذخر گرم وخشک در دوم حار حاد۔ لذاع مقی ومسہل وآشامیدن اعلای بیخ آن مقی قوی ومنافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) ترۂ بیابانی ایک پودے کا نام ہے۔ مؤنث۔

ترۂ تندک اصطلاح۔ بقول برہان ترۂ تیزک راگویند وآن سبزی باشد کہ بعربی جرجیر خوانند صاحب انند نقل بردارش **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این را بر انداو بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو انداو۔

ترہ تیزک اصطلاح۔ بقول انند مرادف ترہ تندک کہ گذشت۔ صاحب محیط ہم ذکر این کردہ می فرماید کہ اسم جرجیر است **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ برجرجیر نوشت ماذکرش بر ترا تیزک کردہ ایم (اردو) دیکھو ترا تیزک اور ترہ تندک۔

ترۂ خراسانی استعمال۔ بقول برہان کشنی باشد

ترش مزه واو را در خراسان ساق ترشک خوانند چه ساق آن بسیار ترش می باشد و در عربی البقلۂ حامضه گویند سرد و خشک است و قابض صاحب ناصری هم ذکرش کرده مؤلف عرض کند که ما حقیقت این بر اوقیمن عرض کرده ایم (اردو) دیکھو اوقیمن۔

تره در کوره بریانست مقوله۔ بقول بحر و بهار دانند در جائی که چیز خوردنی یافت نشود و هر طعام سهل حکم بریان دارد چون تره که صورت بره پیدا کند مؤلف عرض کند که موقوف قیاس و معاصرین عجم هم بر زبان دارند (اردو) وہم کہتے ہیں "بھوکے کو دلیا ہی پلاؤ ہے"۔

ترۂ شیر اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری و ناصری و سراج با شین منقوطه و او و یای حطی و رای بی نقطه۔ ترۂ باشد شبیه به تبرخون لیکن بغایت تلخ مؤلف عرض کند که وجه تسمیۂ این متحقق نشد و تبرخون بجایش مذکور گشت۔ مخفی مباد که خیال ما این است که (تره تیزک) را کاتبین به تصحیف نوشتند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو تبرخون۔

تره گربه اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و ناصری همان باد رنجبویه که گذشت و گربه را باین تره محبت بسیار است مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و نسبت (اردو) دیکھو بادرنجبویه۔

تره میر اصطلاح۔ صاحبان سروری و جهانگیری گویند که تره ایست که بتازی ایهقان خوانند صاحب جامع گوید که خردل صحرائی است صاحب رشیدی می فرماید که این تره دراز می شود و شگوفه سرخ دارد و برگش پهن و خورده می شود صاحب محیط بر خردل بری گوید که آن را بستان گویند و هم او بر ایهقان می فرماید که جرجیر بری است و هرچه بر جرجیر نوشت ما ذکرش بر تره تیزک کرده ایم مؤلف عرض کند که خیال ما این است

که تره تیز را کاتبین تصحیف کرده اند و محققین غوری بران نکرده واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ (اردو) دیکھو ترہ تیزک ۔

ترہ میرہ اصطلاح ۔ بقول ناصری و برہان و سراج و مؤید بکسر میم و سکون یا و فتح راسبزی است که بتازی آن را ایہقان گویند **مؤلف** عرض کند که ہمان (ترہ میر) است که گذشت ہای ہوز در آخر این زائد و درینجا ہم خیال ناامین است که ترہ تیزہ باشد ولیکن ہمہ محققین متفق در املای اینند و وجہ تسمیہ بوضوح نہ پیوست (اردو) دیکھو ترا تیزک ۔

ترہندہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سراج بروزن شرمندہ ہر چیز آراستہ و باطراوت باشد (خواجہ عمید لویکی ؎) شد زمین معدلت آراستہ ترہندہ باز ٭ چون رسید خسرو سیارگان روی فلک ٭ صاحب ناصری بذکر این گوید که ازین شعر چنان بخاطر می رسد که صاحبان فرہنگ خبط و خطا کردہ اند و ترہندہ را مرادف آراستہ دانستہ اند و شاعر گفتہ باشد در مدح ممدوح که ممدوح خسرو سیارگان و ہندرا بفلک تشبیہ کردہ باشد و اگر غیر این باشد و آراستہ و ترہندہ مرادف باشند شعر ناقص گردد **مؤلف** عرض کند که اگر خیال ناصری را درست دانیم ہای ہوز را از ہندہ حذف باید کرد درین صورت البتہ معنی شعر درست می شود قطع نظر از شعر بالا نسبت ترہندہ گوئیم که باتفاق ہمہ محققین بالا که دران صاحب جامع محقق زبان خود ہم شامل است این اسم جامد باشد و بظاہر بصورت اسم فاعل یافتہ می شود و مصدر این که حالا متروک است ترہیدن بہ ترکیب لفظ ترہ که منسوب بہ تراست بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن بمعنی تر شدن واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) طراوت دار اور آراستہ چیز ۔ مؤنث ۔

تری بقول برہان وجامع بر وزن کری (۱) رطوبت را گویند و با تحتانی مجہول (۲) دیوار بلند وسدی که در پیش چیزی کشند. صاحب جہانگیری این مرادف (ترا) گوید که بمعنی دیوار رفیع گذشت صاحب ناصری بذکر ہر دو معانی بالا بہ حوالہ برہان گوید که در رشیدی اصلا نیامده و صاحب رشیدی بر (ترا) اشارهٔ این ہم کرده گوید که امالہ تراست بمعنی بلند صاحب مؤید بر معنی دوم قانع. وارستہ گوید که (۳) بمعنی بیدماغی و ناخوشی و (۴) ظرافت (میر الہی ہمدانی سلہ) دل بی حوصلہ را تاب ظرافت نبود ٭ از تری داغ شود آیینہ گر فولاد است ٭ (سعید اشرف سلہ) از تری ہای جہان است مکدر دل ما ٭ ہمچو آیینہ که از نم ز صفا می افتد ٭ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم کرده و در چراغ ہدایت می فرماید که بمعنی (۵) درشتی وسختی و آزردگی است (اشرف سلہ) با تریہای حسودان چرب نرمیہا کنم ٭ جامهٔ روئین بود آسیب باران را علاج ٭ و می فرماید که ظاہر اتر آمدن از ہمین عالم است پس بمعنی آزردگی انسب باشد مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است بیای نسبت مقابل خشکی و نسبت معنی دوم جا دارد که الف (ترا) را بہ تحتانی مبدل دانیم چنانکه حساب وحسیب که غیر از امالہ چیز دیگر نیست و در شعر اول سعید اشرف ہم ما تری را بمعنی اول گیریم مقصود شاعر از تری ہای جہان است و برای معنی سوم پیدا کردهٔ وارستہ سند دیگر خواہیم که استناد او از ہمین شعر اشرف است معنی چہارم را ہم غیر از سند درست ندانیم که پیدا کردهٔ محقق ہند نژاد است بدون سند استعمال و این معنی از ہر دو اسناد میر الہی و اشرف پیدا نیست و با معنی پنجم پیدا کردهٔ خان آرزو ہم اتفاق نداریم که ماخذش شعر دوم اشرف است و در آن ہم تریہای دشمنان بمعنی سرد مہریہای

دشمنان است نہ آزردگی (اردو) (۱) تری خشکی کا مقابل۔ مؤنث (۲) بلند دیوار۔ مؤنث (۳) ناخوشی۔ مؤنث (۴) ظرافت۔ مؤنث (۵) درشتی۔ سختی۔ آزردگی۔ مؤنث۔

تریاق بقول بہار مرادف تریاک (۱) بالکسر مرکبی است معروف کہ تریاق فاروق قسم اعلای آنست۔ می فرماید کہ ہر دو کلمۂ یونانی است و معرب و بعضی مطلق پادزہر وا ہم ذکر این کردہ۔ صاحب سواء السبیل گوید کہ معرب و تیریاکی در یونانی دوائی است برای دفع زہرہا اکسیر۔ صاحب محیط می طراز د کہ تریاق افیون را گویند **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و صراحت افیون بجایش گذشت (ظہوری ۱) ؎ زدافعی فراقم پتریاق وصال در عراق است (اردو) (۱) تریاق بقول آصفیہ معرب۔ اسم مذکر۔ زہر مہرہ۔ فاد الزہر۔ ایک خاص قسم کی معجون جو شہد اور دیگر ادویات نباتی و حیوانی سے زہر کے دفع کرنے کے لئے بناتے ہیں۔ تریاق فاروق بھی یہی ہے۔ دیکھو افیون

تریاق پارسی اصطلاح۔ بقول بحر پازہر صاحب برہان بر (تریاق فارسی) گوید کہ آہن را در عربی حجر التیس نامند معاصرین عجم برزبان دارند صاحب محیط ہم این را پادزہر گفتہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و صراحت پازہر بجایش گذشت (اردو) دیکھو پازہر۔

تریاق ترکی اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و انند و محیط مومیائی را گویند و آن انسانی و کانی ہر دو باشد **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر مومیائی می آید درینجا ہمین کافی است کہ مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو مومیائی۔ مؤنث

تریاق روستائی اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و انند سیر بر ز ر پیاز است کہ بعربی ثوم

وفوم خوانند مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است۔ اصراحت کافی بر (اسکندروس و ترک روستایان) کردہ ایم (اردو) ہن مذکر۔ دیکھو اسکندروس کے پہلے معنے۔

تریاق فارسی اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و انند ومحیط ہمان تریاق پارسی گہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است۔ (اردو) دیکھو تریاق پارسی اور پادزہر۔

تریاک بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وناصری وسروری و وارستہ بفتح اول بر وزن افلاک (۱) پادزہر می فرمایند کہ معرب این تریاق است و (۲) افیون وصاحب برہان گوید کہ بکسر اول ہم آمدہ (حکیم سنائی ؒ) یک جہان زیر گنبد افلاک ؛ کام پر زہر و خانہ پر تریاک ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ بعض محققین کہ بالفتح گفتہ اند محل نظر است چراکہ معرب این تریاق دلالت صریح دارد بر مکسور الاول مؤلف عرض کند کہ این اسم زبان یونانی است پس در بالفتح بودنش محل تاملی نیست معض فارسیان کہ این را بالکسر خواندہ اند تفرس باشد واز ہمین تفرس تعریب واقع شدہ پس کسر معرب دلیل آن نباشد کہ ... تلفظ بالکسر باشد (اردو) (۱) تریاک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو تریاق (۲) دیکھو افیون۔ مؤنث۔

تریاک آفریدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن تریاک است بمعنی حقیقی۔ (سعدی ؒ) تریاک در زبان رسول آفرید حق ؛ صدیق را چہ غم بود از زہر جانگزا (اردو) تریاق پیدا کرنا۔

تریاک اکبر اصطلاح۔ بقول برہان در ملحقات) وبحر کنایہ از پازہر ست کہ عاشق تا

به معشوق دهد **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی
این تریاک بزرگ و معزز است یعنی آن تریاق
فرضی و شاعرانه که عاشق برای دفع زهر چشم
معشوق بکار برد (اردو) تریاک اکبر بقاعدۂ
فارسی کہہ سکتے ہیں وہ تریاک جو عاشق معشوق
کو دیتا ہے۔ مذکر۔

تریاک بردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بردن درینجا بمعنی تلاش کردن است و این تصرف
محاورہ باشد چنانکه عرفی گوید (ع) کنون
اگر نرسی کی رسی بفریادم ٭ مرا چو جان بلب آید
کجا برم تریاک ٭ (اردو) تریاک ڈھونڈتے پھرنا

تریاک بریدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار بمعنی (۱) نشاء افیون زائل شدن است
و (۲) تریاک گذاشتن صاحب بحر بمعنی دوم
قانع وارستہ ہمزبانش (اشرف (۱) رباعی)
یاران کشید تیغ جدائی را ٭ مهجور رسانید من
خاکی را ٭ دشوار تر از بریدن شاہ رگ است
٭ تریاک اگر برید تریاکی را ٭ (غنی (۲) ع)
یک لطف نمایان تو در حق من این بود ٭ کز
وعدۂ تریاک تو تریاک بریدم ٭ (شفیع اثر
(ع) بریدن از تو برنگ بریدن تریاک ٭
رساندہ است بلب جان ناتوان مرا ٭ **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
(۱) افیون کا نشہ زائل ہونا (۲) افیون ترک
کرنا۔ چھوڑ دینا۔

تریاک خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار و بحر (۱) در تریاک خود کوشیدن (میرزا
طاہر وحید (ع)) بمن گفتنی ای آفتاب غلام
٭ که افیون حلال است و صهبا حرام ٭ چنانم
حدیث تو از کار برد ٭ که خواہم ازین غصہ
تریاک خورد ٭ **مؤلف** عرض کند که مجازاً
بمعنی (۲) افیون خوردن است که معنی حقیقی
است و حق آنست که تریاک زہر است الا معدلے

اقل کہ زہر نیست پس معنی اول من وجہ درست
است کہ تریاک خوردن زہر خوردن باشد۔
(میرزا اسمعیل ایما ؎) ترک خواہشہا کند گر
تلخ کامی باک نیست ٭ چارۂ زہر خواہی خوردن
تریاک نیست ٭ (محمد قلی سلیم ؎) محبت کرد
از بس تلخ بر من زندگانی را ٭ اگر زہرم نمیداد
آسمان تریاک می خوردم ٭ (اردو) (۱)
زہر کھانا (۲) افیون کھانا۔

تریاک رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار و انند تکلیف شدن بہ تریاک **مؤلف**
عرض کند کہ ذوق سخن ما را اجازت نمی دہد کہ
این را تسلیم کنیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند
مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) افیون
سے حالت نشہ میں ہونا۔

تریاک روستایان اصطلاح۔ بقول
رشیدی بمعنی سیر کہ برادر پیاز است۔ صاحبان
جہانگیری و ناصری و رملحقات ہم ذکر این کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد ازینکہ روستایان
سیر را ہمچون تریاک بکثرت می فروشند کہ سیر خوران
ہمچو تریاک خوران زنہار ترکش نمی کنند بوجہ اینکہ
گویند سیر بسیار ہاضم است و عموماً زیر استعمال
خاص و عام ہاست کافی باسکندر روس گذشت (اردو)
دیکھو اسکندر روس۔

تریاکی بقول انند و غیاث (۱) بمعنی افیونی کہ
عادت خوردن افیون دارد و (۲) نام شاعری
مؤلف عرض کند کہ معنی اول بیای نسبت است
و بمعنی دوم تخلص شاعریست نامش (اردو)
(۱) دیکھو افیونی کے پہلے معنے (۲) تریاکی ایک
شاعر معروف کا تخلص ہے۔ تذکرہ۔

(الف) تریاکی چیزی شدن مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از مالوف و معتاد
چیزی شدن و ہم او گوید کہ

(ب) تریاکی چیزی کردن بمعنی مالوف
و معتاد چیزی کردن (ملا طغرا در تعریف گل کوکنار

ھ) شقائق از ان برلب جو شدہ ٭ کہ تریاکی صحبت
و شدہ ٭ (میرزا معز فطرت ھ) در نداقم سخن
تلخ گوارہ گردید ٭ تا لب لعل تو تریاکی دشنام
کردہ ٭ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند۔
مؤلف عرض کند کہ مجاز از معنی حقیقی تریاک
است کہ تریاک ہم تریاکی را مالوف و معتاد
خودش می کند **(اردو)** الف کسی چیز یا کام
کا عادی ہونا (ب) کسی چیز یا کام کا عادی کرنا

تریان بقول برہان بکسر اول بر وزن گریان
طبق چوبین و طبقی را نیز گویند کہ از شاخ بید بافند
می فرماید کہ بر وزن مرجان ہم آمدہ صاحبان
جہانگیری و رشیدی گویند کہ مرادف ہمان تریان
کہ گذشت۔ صاحب جامع بر طبق بید قانع۔ صاحب
سروری از شمس فخری سندی آوردہ (ھ)
زحل بہ مطبخت از کشت زار چرخ آرد ٭ بقول
برطبق مہ بصورت تریان ٭ می فرماید کہ تربیان
بفتح تا و سکون رای مہملہ و کسر با نیز بدین معنی آمدہ
اما در رسامی فی الاسامی تربنیان بوزن گریبان بمعنی سبد
عریض است صاحب ناصری گوید کہ مرادف تریان
و تربیان۔ خان آرزو در سراج منیر گوید کہ این مخفف
یکی از انہا **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم
با او **(اردو)** دیکھو تربنیان۔

(الف) **تریت** بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون تحتانی و فوقانی (۱) ریزہ کردن
نان در میان دوغ و شیر و شربت و آبگوشت و مانند آن و ہم او ----------
(ب) **ترید** را بہ ہمین معنی آوردہ۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو گوید کہ ہمین را اشکنہ نیز گویند
و بتازی ثرید خوانند (اسحق اطعمہ الف ھ) روغنی کز پاچہ جمع آوردہ پیر کلّہ پز ٭ کفچہ کفچہ
بر تریت شیر دان خواہم فشاند ٭ (مولوی معنوی ب ھ) بس کن و این سر تنور بنہ ٭ تا کہ نانہا
را ترید کنند ٭ صاحبان جامع و سروری و جہانگیری ہم ذکر ہر دو کردہ اند (اسحق ب ھ)

آنکه شعرم که از عشق ترید یا چه ها تا بخوردش ندهم بر منش انکاری هست که خان آرزو در سراج
ثریده هر دو می فرماید که ثرید بثای مثلثه معرب ترید است مؤلف عرض کند که الف مبدل
ب باشد چنانکه زردشت و زرتشت و بخیال ما (۲) اسم مصدر تریدن است که می آید بمعنی
گسستن و بهر دو معنی اسم جامد فارسی زبان باشد. (اردو) الف و ب (۱) روٹی کو ٹکڑے
ٹکڑے کرکے دودھ یا شربت یا شوربے وغیرہ میں ڈالنا کا حاصل بالمصدر (۲) گسستن، ٹوٹنا

تریدن بقول برهان و ناصری بفتح اول بر
وزن و معنی (۱) آشامیدن و بیرون آوردن باشد
و (۲) بضم اول بمعنی رسیدن صاحب بهار گوید که بمعنی اول
با زای منقوطه هم آمده صاحب جهانگیری بذکر
معنی اول می فرماید که با اول مضموم رسیدن. صاحب
جامع بذکر معنی اول نسبت معنی دوم رسیدن
نوشته. صاحب رشیدی بهر دو معنی با برهان متفق
و می فرماید که مرادف نوردیدن است و اصح معنی
کشیدن ثریدن است که در باب نون و فصل
زای فارسی بیاید. صاحب سروری بر معنی اول
قانع و صراحت کند که با زای معجمه نیز آمده صاحب
مؤید هم بر معنی اول اکتفا کرد و خان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که درین بچند وجه
تأمل چرا که تریدن بمعنی اول بمعنی شرمنده شدن
است و تصور تصمیم پس مرادف آن نمی تواند شد
و نیز درین صورت مخفف بود نه مرادف و تژیدن
به زای منقوطه در آتش هم هنگام آمده پس احتمال دارد
که نشیدن به نون و زای فارسی نیز آمده باشد والله
اعلم بحقیقة الحال. صاحب بحر باتفاق برهان در
هر دو معنی می فرماید که سالم التصریف است که غیر از
ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده و سهو او ذکر تزیدن
به زای معجمه دوم عوض رای مهمله بهر دو معنی بالا
هم کند صاحب سوار د بذکر معنی اول می فرماید که
صحیح به زای تازیست چرا که مخفف توزیدن است

و ذکر معنی دوم هم فرموده و هم او بذیل توریدن
به رای مهمله سوم ذکر این المعنی دوم کرده صاحب
نواد رهم بانش و بذیل توریدن این را المعنی دوم
آورده و گوید که مخفف اوست **مؤلف** عرض
کند که بمعنی اول مرکب است از تریدن که گذشت
بزیادت علامت مصدر (دن) و حذف یک دال
از دو دال جمع شده و بمعنی دوم مخفف توریدن
که می آید و آنچه بهر دو معنی بالا به زای هوز باشد
مبدل این چنانکه برنغ و برغ آنانکه بمعنی دوم راریدن هم
رسیدن نوشته اند تصرف کاتبین باشد صراحت کامل
معانی برتزیدن می آید (**اردو**) (۱) کھینچنا۔ باہر
لانا (۲) رم کرنا۔ وحشت کرنا۔

تریز بقول برهان بکسر اول و ثانی و سکون تحتانی مجهول و زای نقطه دار (۱) شاخ جامه
و قبا را گویند و آن دو مثلث باشد از دو طرف دامن جامه و (۲) بال و پر مرغان را هم
گفته اند۔ صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع و می فرماید که تیریز هم آمده (مولانا ملک قمی
سه ۵) ای ازل بر قد تو چست قبای ۞ ابدت دامن کشان در پای ۞ هفته ات هفت بند
پیچ و راست ۞ شش تریز است و شش جهت بر راست ۞ صاحب جامع بذکر هر دو معنی بالا نوشته
که مخفف تیریز است و این قدر اضافه کند که بفتح اول هم آمده بر وزن نذیر۔ صاحب رشیدی بر
معنی اول اکتفا فرموده۔ خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی بحواله برهان کرده می فرماید که آنچه
صاحب برهان تریز بهر دو رای مهمله بمعنی و بر وزن نذیر آورده ظاهر اغلط است که همان نذیر
عربی را چنین خوانده اند و این از عجائب است **مؤلف** عرض کند که البته در بعض نسخ برهان
تریز بهر دو رای مهمله بمعنی نذیر نوشته و لیکن در بعض نسخ تریز متروک است تا بجدیکه خیال می کنیم
تریز لغتی در فارسی بهمان نیست و آنچه صاحب جامع این را بکسر اول بر وزن شبیر دانسته

جہت اظہار فتح اول بر وزن نذیر نوشته دران صراحت معنی نذیر کرده نه تریز را بمعنی نذیر
آورده ازہمین صراحتش بعض کاتبین مطابع و محققین ہم در بعض نسخ برہان بغلط فہمی خود تصرف
بیجا کرده تریز را بمعنی دیگر بمعنی نذیر قائم کرده اند ۔ باقی ہمال لغت زیر تعریف اسم جامد فارسی
زبان است و مخفف تیریز و معنی دوم مجاز معنی اول (اردو) (۱) ملبوس کی کلی جو مثلث
ہوتی ہے ۔ مؤنث (۲) پرندون کے پر اور پھوٹے ۔ مذکر ۔

(الف) **تریشه** بہار ذکر این کرده از معنی ساکت و سند علی قلی بیگ ترکان پیش می کند تا
معنی تریشه از و پیدا کنیم (۵) جلدی بہ تن خسته این زار نماند است ۔ تراج غمت بسکه کشید است
تریشه ۔ صاحب فرہنگ اندرائی که یکی از علمای معاصر عجم بود می طرازد که آن خرده چوبہاست
که ہنگام تراشیدن چوبہا و تیرہا از دم تیشه یا رنده می ریزند و آن را که از دندانہای اره می ریزد
خاک اره گویند **مؤلف** عرض کند که الف اسم جامد فارسی زبان است و از سند با لامصدر ۔
(ب) **تریشه کشیدن** بمعنی پوست چوب از تیشه یا رنده با برآوردن باشد (اردو) الف
لکڑی کا پوست ۔ مذکر (ب) لکڑی کا پوست نکالنا ۔

تری کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر ظرافت کردن است **مؤلف** عرض کند که بجز کسی از محققین زباندان و اہل زبان ذکر این مصدر اصطلاحی نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و صاحب بحر که ہندنژاد است سند استعمال این پیش نکرد واستاد ماست و خیلی تحقیق پسند بود عجبی نیست که استعمال این در کلام فارسی دیده باشد حیف است از نظر ما گذشت و بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) ظرافت کرنا ۔ تمسخر کرنا ۔

ترنیان بقول برهان بروزن نریمان طبق پهن چوبین وطبق وسبد پهنی را گفته اند که از شاخهاے باریک چوب بید بافند می فرماید که بکسر تحتانی هم آمده که بروزن سختیان باشد صاحبان جامع و رشیدی و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که با اشارهٔ این بر ترنیان کرده ایم که به نون سوم گذشت (اردو) دیکھو ترنیان ـ

ترینه بقول برهان بروزن قرینه (۱) نوعی از قاتق که مردم نامراد و فقیر در آش های آرد کنند و طریق ساختنش آنست که نان تنور نیم پخته را ریزه ریزه کرده با فلفل و زنجبیل و زیره و سیاه دانه کوفته و سبزیها ریزه کرده مانند شلغم و چقندر و گندنا و پودینه و امثال آن مجموع را در تغار می کنند و سرکه و دوشاب بر بالای آن ریزند و مشت بسیاری زنند تا خوب خمیر شود و در آفتاب نهند و همچنین تا چهل روز بدین دستور هر روز سرکه و دوشاب در ان ریزند و برهم زنند و در آفتاب نهند تا بقوام آید و بعد از چهل روز قرصها از ان سازند و خشک کنند و در وقت احتیاج قرصی از ان در آب گرم اندازند تا نرم شود و قاتق آش کنند و (۲) اقسام سبزیها را نیز گویند و (۳) طعامی باشد که آن را با گوشت و گندم و سرکه بپزند که آن را بعربی جوشیه خوانند صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و دوم کرده نسبت معنی دوم گوید که انواع سبزیها را نامند. ترهٔ بادام و ترهٔ تیزک و بادرنجبویه و ترب و گندنا و امثالهم صاحب ناصری بذکر هر سه معنی نسبت معنی سوم می فرماید که به ترخوانه و ترخینه گذشت صاحبان سروری و رشیدی و جامع ذکر هر سه معانی فرموده اند خان آرزو در سراج گوید که ظاهر المخفف ترخینه است که گذشت و بمناسبت ترشی این را نیز می گفته اند **مؤلف** عرض کند که ماخذ بیان

قرین قیاس می نماید (حکیم سنائی ۔ ۱ ص) ترینہ گر نخورد مرد سفلہ پیش از مرگ ٭ پس از وفات چہ لذت
ز تربۂ حلواش ٭ (ناصر خسرو ۔ ۲ ص) شکر چہ نہی بخوان اندر نداری ٭ بخوان اندر مگر سرکہ ترینہ ٭
بخیال ما ترکیب این لفظ با لفظ تر معنی خود ش و یا و نون و ہای نسبت یافتہ می شود نظر باعتبار محققین
اہل زبان بہر سہ معنی درست دانیم (اردو) (۱) دیکھو ترفینہ و ترخوانہ (۲) سبزیون کے اقسام
مذکر (۳) ایک قسم کی غذا جو مثل حلیم کے گوشت اور گیہون سے پکاتے ہین ۔ مؤنث ۔

ترِیو بقول برہان و جامع با واو مجہول بر وزن بدخو پارچہ سفید باریک ۔ صاحب سروری
بحوالۂ نسخۂ میرزا معنی بالا را نوشتہ بحوالۂ فرہنگ نظم قواس گوید کہ جامۂ باریک کہ بدن از زیر
آن نماید و یکی از اکابر استعمال این کردہ (ص) نا باز نماید چو می از شیشۂ صافی ٭ ساقی تن
گلرنگ خود از جامہ تریو ٭ صاحب ناصری ذکر این بحوالۂ برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ
ترکیب لفظ تری با واو نسبت معلوم می شود چون ہندو (اردو) وہ باریک کپڑا جس کے
پہننے سے جسم نظر آئے ۔ مذکر ۔

ترِیوہ بقول برہان و جامع و سروری و رشیدی و ناصری و سراج بفتح اول و رابع کہ واو
باشد و کسر ثانی و سکون تحتانی مجہول راہ پشتہ پشتہ ناہموار و پست و بلند را گویند (لطیفی ص)
چون باز پرندہ بر گریوہ ٭ چون باد روندہ بر تریوہ ٭ (شہیدی در صفت اسپ ص)
بر گریوہ راہ چون چہ چون عقاب اندر ہوا ٭ بر تریوہ راہ چون چہ ہمچو بر صحرا شمال ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ (اردو) ناہموار راستہ نیچا اونچا راستہ مذکر

فوقانی با زای ہوز

تز | بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) کل و کچل را گویند یعنی سری که زخم یا جای زخم
در آن باشد و (۲) نام مرغکی است خوش آواز و کم سکون و بیشتر در گلستان ہا می باشد و آن را
بعربی صعوه بگویند و (۳) دندانه کلید و (۴) برگ نوبرآمده از درخت صاحبان رشیدی و
جہانگیری معنی چہارم را ترک کرده (حکیم سوزنی ۱) نخواہم مغز گوز از بہر آن را ؎ که مغز گوز
خوردن سر کند تز ؎ (استاد رودکی ۲) بس لطیف آید بوقت نوبہار ؎ بانگ رود و بانگ
کبک و بانگ تز ؎ (شاعر ۳) دہکار بی دہست و شتربان بی شتر ؎ پالان بی خر است و کلید
تہی ز تز ؎ صاحب سروری بر معنی دوم و سوم قانع. صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا معنی
سوم را غلط دانسته و معنی چہارم را بحواله برہان نقل کرده می فرماید که در رشیدی نیست. خان آرزو
در سراج معنی اول و دوم را آورده نسبت معنی سوم گوید که صاحب جہانگیری بمعنی سرگشتن
و دندانه کلید نوشته و رشیدی آن را غلط گفته گوید که صحیح نژ به نون و زای فارسی و رای خود قائم
کند که نژ به نون و زای عجمی است در جہانگیری ہم بدین معنی است و چون ہیچ یکی سند ندارد جزم بر
تصحیف ہیچ یک نمی توان کرد و بیتی که بسند معنی کچل آورده در جہانگیری سند معنی سرگشتن است
و معنی صاحب رشیدی در بیت مذکور من حیث الطلب درست نمی شود و می فرماید که در برہان بمعنی
برگ نوبرآمده آورده و قوسی بدین معنی به زای فارسی گفته و صحیح ہمین است **مؤلف** عرض کند
که نژ به زای فارسی بمعنی دوم و چہارم می آید ما آن را اصل دانیم و این را باعتبار محققین صاحب
زبان مبدلش چنانکه تَند و تُند و بمعنی اول و سوم اسم جامد فارسی زبان است آنچه خان آرزو
بحث ہای بیکار بمیان آورده و معنی سرگشتن را بحواله برہان نوشته فضولی اوست که در ہیچ

نسخہ برہان فرہنگ مخفی مباد کہ صاحب محیط نسبت معنی چہارم گوید کہ آن را بہندی کونپل گویند
و نسبت معنی دوم ہرچہ برصفحہ نوشتہ ما ذکرش بر معنی اول تر کردہ ایم (اردو) (۱) وہ سر
جو گنجا ہو۔ مذکر (۲) دیکھو تر کے پہلے معنے (۳) کنگھی کے دندانے۔ مذکر۔ (۴) کونپل دیکھو انگوسر

تزاو بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ و بہ واو زدہ نام مبارزی بود تورانی کہ
داماد افراسیاب بودہ و گیو او را زندہ گرفت و بانتقام برادرش بقتل آورد و می فرماید
کہ بازای فارسی ہم آمدہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ (فردوسی ؎) چنین گفت با
گیو جنگی تزاو ٭ کہ تو چون عقابی و من چون چکاو ٭ صاحب انند نقلش برداشتہ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی این لفظ معلوم نشد و آنچہ بازای فارسی می آید اصل است و این مبدّلش
کہ مستعمل شد چنانکہ ژند و زند (اردو) تزاو ایک تورانی پہلوان کا نام ہے جو افراسیاب
کا داماد تھا۔ مذکر۔

ترنگ بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری بضم اوّل و فتح فوقانی بر وزن مرغک تفنگ
دہن را گویند و آن چوبی باشد میان خالی بدرازی نیزہ کہ با گلولۂ گل تیر و زنبور گنجشک و امثال
آن را بدان زنند۔ صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا ذکر معنی بالا کردہ (از ناصری ؎) جان
خصم از تیر سیمرغ انگشت بر شاخ عمر ٭ باد لرزان و طپان چون گنجشک از ترنگی ٭ صاحبان
رشیدی و مؤید و سراج ہمین لغت را بہ نون سوم عوض فوقانی آوردہ اند **مؤلف** عرض کند
کہ غیر ازین ہر سہ محققین آخر الذکر ہمہ محققین بالا این را بہ فوقانی سوم گفتہ اند و قول ناصری
و جامع و سروری کہ ہر سہ صاحب زبانند معتبر تر از محققین ہند نژاد اگر سند استعمال بہ نون

سوم پیش شود مبدلش دانیم چنانکه تختو و تخنو (اردو) وہ خالی نلی جس کے ذریعہ سے ٹمی کی
گولیان چڑیون پر مارتے ہین۔ مؤنث۔

ترزده بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثالث
که دال ابجد باشد وسکون ثانی (۱) مطلق اجرت
راگویند عموماً و اجرت راست کردن آسیا را
خصوصاً و (۲) قبالۂ خانه و باغ و امثال آن
صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اوّل قانع
وجہانگیری با ترزده ہم ذکر این کرده صاحب
ناصری بر ذکر معنی اوّل قناعت کرده گوید که به رای
مہملہ غلط است و ہمین را به زای فارسی ہم آورده
که می آید. خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی
می طرازد که آنچه به رای مہملہ گذشت تصحیف
این باشد **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مبدل
ترده است که گذشت چنانکه برغ و بزغ
و بمعنی دوم مخفف ترزده که بجایش مذکور شد
(اردو) (۱ و ۲) دیکھو ترده۔

(الف) **ترزیق** بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات اشعار بی معنی معقول نما چنانچه علاء الدوله
قزوینی در ترجمۂ نسیم استرابادی گفته و صاحب بحر ------
(ب) **ترزیق بیان** را بمعنی کاذب و دروغ گو آورده صاحبان غیاث و انند ہم بانش
و صاحب انند نسبت الف گوید که لغت عرب است بمعنی ریا و نفاق و دروغ **مؤلف**
عرض کند که فارسیان الف را که لغت عرب نیست بشکل لغت عرب بمعنی خاص استعمال کرده اند
ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این قسم اشعار بی معنی معقول نما را نیز گفته ایم که ہزل است
و یکی ازان ہدیۂ ناظرین می کنیم (المؤلفه ۵) سخنوران بلبّ بدور آتش سنگ بہ روان بحر منافع
نہند خسرو تنگ بہ ب مرکب فارسی زبان است (اردو) الف وہ اشعار جو بی معنی ہون

مذکر (ب) جھوٹا۔ کاذب (۱!) دری الف ۵) بھیجا خدا نے خالق اکبر پہ فاتحہ ۴ یعنے نبی کے خاص پیمبر پہ فاتحہ ۴

ترزغ بقول برہان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی و غین نقطہ دار چوب تاغ را گویند و آن ہیزمی است کہ آتش آن بسیار بماند و بضمّ اوّل ہم بنظر آمدہ صاحب ناصری ذکر این بحوالہ برہان کردہ۔ خان آرزو ہم بحوالہ برہان ذکر این فرمودہ گوید کہ این تصحیف است چہ بدین معنی در فرہنگہای معتبرہ نیست۔ توغ را کہ بمعنی تاغ باکہ توغ مبدّل آن چنانچہ قوسی نوشتہ چنین خواہند است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزوی ہندنژاد باشد و ما باعتبار شہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو تاغ کے پہلے معنے۔

ترزف بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و فای سعفص (۱) ریحانی باشد کہ از کشک سازند و (۲) بمعنی تری و تازگی ہم گفتہ اند و (۳) نعمت و آسایش را نیز گویند و فرماید کہ بضم ثانی ہم بنظر آمدہ۔ صاحب جامع بر معنی دوم و سوم قانع۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ این تصحیف و خطاست و صحیح بہ رای مہملہ چنانکہ گذشت و نسبت معنی دوم و سوم گوید کہ در کتب معتبرہ اثری ازین معانی نیست و صحیح بہ رای مہملہ لغت عربی است **مؤلف** عرض کند کہ ما بمعنی اوّل این را مبدّل ترف دانیم کہ بجایش گذشت چنانکہ بہ غ و بزغ شک نیست کہ غیر از برہان و جامع دیگری ذکر این نکرد و ما این را غلط ندانیم ازینکہ معاصرین عجم این را بدین معنی لغت فارسی قدیم گویند و ازینکہ فارسیان لغت عرب ترف را کہ بہ رای مہملہ است بہ تبدیل رای مہملہ بہ زای معجمہ بمعنی دوم و سوم استعمال کردہ اند و صاحب جامع ہم این لفظ را آوردہ پس این را

بمعنی اوّل مجاز معنی دوم دانیم و نسبت معنی دوم و سوم هم باعتبار صاحب جامع این را مبدّل لغت عرب و مفرس می شماریم (اردو) (۱) دیکھو ترف (۲) تری۔ تازگی۔ مؤنث (۳) نعمت آسایش۔ مؤنث۔

ترفان بقول برہان و جامع بفتح اوّل و فای بالف کشیده بر وزن ہیسان مخفف ترزفان است که ترجمان باشد خان آرزو و سراج بحوالۂ برہان ذکر این کرده و صاحب انند ہم آورده **مؤلف** عرض کند که باعتبار جامع که که محقق صاحب زبان است این را مخفف ترزفان دانیم و بحث کامل همدرانجا مذکور (اردو) دیکھو ترزفان۔

ترک بقول بہار بضم اوّل (۱) معروف و فرماید که لغت ترکی است و (۲) بمعنی ترکش۔ (سنجر کاشی ؎) فوج صد بوالہوس از ناوک آہی شکنم ؍ ترک سینه پر از ناوک دلدوز من است آراسته ہمزبان بہار۔ صاحب غیاثی که یکی از علمای معاصر عجم است نسبت معنی اوّل صراحت کند که بالہرد و پیش بمعنی آرایش و آراستگی و آئین باشد صاحب لغات ترکی ذکر این بمعنی اوّل کرده۔ **مؤلف** عرض کند که فارسیان استعمال این بمعنی اوّل در زبان خود ہم کرده اند و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ استناد کلام سنجر کاشی یکی از معاصرین عجم گوید که ما این را بہ رای ہلہ مخفف ترکش دانیم که فارسیان قدیم ترک ترکش را می گفتند پس اندرین صورت در شعر سنجر غلطی کتابت باشد (اردو) (۱) ترک۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ ترتیب۔ انتظام۔ ضابطه لشکر۔ (۲) دیکھو ترکش۔

ترلب بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری و سراج بسکون ثانی بر وزن

مطلب ۔ دنبهٔ برشته شده را گویند که بر روی آشهای آرد ریزند (منوچهر در صفت لاخشه که نوعی از آش آرد است می گوید ع) از چشمهٔ مهتاب کن خم ها ؤ ز قرصهٔ آفتاب بنه خوان ها ؤ دو غش خوش و روغنش مروق ها ؤ پیه اندک ترلیش فراوان ها ؤ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بکرے یعنی دنبے کی وہ دم جو بھون کر اسکی چربی کو آش مین شریک کرتے ہین ۔

ترزم بقول برهان و جامع و سروری و انند بفتح اوّل بر وزن عزم میغ را گویند و آن بخاری و ابرتنکی باشد که بر روی زمین پهن شود و این را بعربی ضباب خوانند صاحب برهان می فرماید که باین معنی بجای حرف اوّل نون و بجای حرف ثانی زای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که از قبیل شبنم که بهندی آن را گهر گویند ۔ اسم جامد فارسی زبان و صاحب منتخب بر ضباب گوید که تریها مانند شبنم افتد (اردو) گهر بقول آصفیه ہندی ۔ اسم مؤنث شبنم ۔ وہ بخارات جو سردی کے موسم مین صبح اور شام کو دھند کا عالم کر دیتے ہین ۔ کہاسا ۔

ترزندره بقول برهان و جامع بر وزن سمندره مرغکی است که او را بعربی صعوه گویند جناب سروری بحوالهٔ لسان الشعرا ذکر این کرده ۔ خان آرزو در سراج گوید که غالباً تصحیف ترندره است که در فصل رای مهمله گذشت و می تواند که بر عکس باشد و ثانی اقوی چه تزره بزای معجمه بدین معنی آمده و آن را مخفف دانیم **مؤلف** عرض کند که تره برای مهمله هم بدین معنی گذشت و ترندره برای مهمله هم پس تره را مخفف ترندره هم توان گفت پس ازین هر دو یکی را هم اقوی نمی توان گفت ما هر دو را اسم جامد فارسی زبان دانیم که تبدیل رای مهمله بزای معجمه و بر عکس این هر دو آمده چنانکه ببغ و بزغ (اردو) دیکھو ترندره ۔

ترزنگ صاحبان رشیدی و سراج ذکر این کرده اند همان ترنگ است که به فوقانی سوم

گذشت مؤلف عرض کند که تعریف واشارهٔ این همه را اینجا کرده ایم (اردو) دیکھو ترنگ ۔

تزوال بقول برہان وناصری بروزن جوال برگ گیاه را گویند و بازائی فارسی ہم آمده مؤلف عرض کند که ہمان اصل باشد واین مبدلش چنانکه زند و ژند و آنچه به رای مهمله بهمین معنی گذشت مبدل این چنانکه بزغ و برغ (اردو) دیکھو تروال ۔

تزویر بقول بہار بیاراستن ونیکو گردانیدن و راست کردن چیزی کذا فی الکنز و در دروغ ظاہر کردن کذا فی المنتخب مؤلف عرض کند که لغت عرب است فارسیان بمعنی مکر و فریب ہم استعمال کنند که مجازًا معنی دروغ است و باصادر خویش که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) مرشدی کو که غم چو مئی خالص داد ؏ وا دبس توبه زسالوسی وتزویر مرا ؏ (اردو) تزویر ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی اسم مؤنث ۔ مکر ۔ فریب ۔

تزویر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی مکر و فریب کردن است (حافظ شیراز ؎) می خور که شیخ و حافظ و مفتی و محتسب ؏ چون نیک بنگری همه تزویر می کنند ؏ مخفی مباد که سند بالا به تحقیق ما سند (تزویر کندن) است و صراحت کردن و کندن بجایش می آید (اردو) مکر یا فریب کرنا ۔ تزویر کرنا بھی کہہ سکتے ہین ۔

تزیدن بقول برہان وجامع بروزن وزیدن بمعنی بیرون کشیدن و برآوردن صاحب بحر گوید که بروزن و معنی تریدن است که گذشت (سالم التعریف) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید ۔ صاحب موارد توزیدن را اصل داند و این را مخفف آن و این را کامل التصریف گوید و مضارع این تزد و بقولش (۱) فراہم آوردن و اندوختن و (۲) برکشیدن کینه و (۳)

فرو بردن و فرو کردن و (۴) گذاردن و (۵) تاختن و تاراج کردن و (۶) خواستن و (۷) جستن
مؤلف عرض کند کہ ما بر توجہت بیان تفصیلی این مصدر و ماخذ این کردہ ایم خان آرزو
در سراج این را مرادف تریدن گفتہ (اردو) (۱) جمع کرنا (۲) انتقام لینا (۳) چھینا (۴)
ادا کرنا (۵) لوٹنا (۶) چاہنا (۷) ڈھونڈنا دیکھو موارد مین توختن اور توزیدن اور تزیدن ۔

تزیک بقول برہان در ملحقات بفتح اوّل مخفف تازیک است کہ غیر عرب و ترک باشد **مؤلف**
عرض کند کہ ما بہ تازیک صراحت کامل کردہ ایم (اردو) دیکھو تازیک ۔

تزئین بقول بہار آراستن فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است
فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی زینت با مصادر فارسی می کنند کہ در ملحقات
می آید (اردو) تزئین ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ آراستگی ۔ آرایش ۔ زینت ۔

تزئین دادن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی زینت کردن است (آصف طہرانی
۵) ادب ملاحظہ می کردہ ام کہ تا غایت ؛ باندازہ
ثنای تو شعر را تزئین ؛ (اردو) زینت دینا
آراستہ کرنا سنوارنا ۔

تزئین کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ مرادف تزئین دادن است کہ گذشت ۔
(معزی نیشاپوری ۵) مسافری تو و گرد جہان
مسافروار ؛ ہمی شوی و جہان را ہمی کنی تزئین
؛ مخفی مباد کہ ازین سند مصدر (تزئین کندن)
پیداست و تعریف کردن و کندن بجالش می آید
(اردو) دیکھو تزئین دادن ۔

تزئین یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کہ لازم تزئین کردن است بمعنی زینت یافتن و آراستہ شدن (فصیحی ہروی ے) ای روئے ترا	ترجمہ در دین مصحف ۂ وز خال تو خطت یافتہ تزئین مصحف ۂ (اردو) زینت پانا. آراستہ ہونا.

فوقانی بازای فارسی

تژ بقول برہان و جامع و ناصری بکسر اوّل و سکون ثانی (۱) برگ درخت نو برآمدہ وگیاہ نو رسیدہ را گویند و آن را بعربی حقل خوانند و (۲) مرغکی باشد حقیر جثہ و آواز حزینی ہم دارد و عربان آن را صعوہ گویند. صاحب جامع بالفتح گوید. صاحب جہانگیری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل نوشتہ باید کہ برگ گیاہ نو برآمدہ و بالفتح باشد. صاحبان رشیدی و سروری بر معنی اوّل قانع. خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ صاحب برہان در معنی دوم غلط کردہ کہ آن معنی تز است کہ بہ زای تازی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما قول صاحبان جامع و ناصری را کہ ہر دو محققین اہل زبانند معتبر تر از خان آرزوی ہندی نژاد دانیم و این را بہر دو معنی بالاصل گیریم و تز را مبدل این چنانکہ ژند و زند مخفی مباد کہ این ظاہرا بمعنی اوّل مخفف تژاول است کہ می آید (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تز کے چوتھے اور دوسرے معنے۔

تژاو بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری و سراج بفتح اوّل وثانی بالف کشیدہ و بواو زدہ نام داماد افراسیاب مرادف تزاو کہ بہ زای تازی گذشت (حکیم فردوسی ے) چنین گفت با گیو جنگی تژاد ۂ کہ تو چون عقابی و من چون چکاو ۂ **مؤلف** عرض کند کہ این اصل است و آن کہ بہ زای تازی گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند۔

(اردو) دیکھو تژاد۔

تژاول بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی بہ کسر واو بہ وزن ہاہل بمعنی تروال است کہ برگ گیاہ باشد خان آرزو گوید کہ ہمین لغت بہ رای مہملہ عوض زای فارسی ہم گذشت وصحیح بہ زای فارسی و تژ کہ بہ ہمین معنی مذکور شد مخفف این است **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین تژاول را گیاہ خاص قرار دادہ وازین لفظ معلوم می شود کہ آن مرادف این است وآنچہ بہ زای تازی گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند وآنچہ بہ رای مہملہ مذکور شد مبدل تژاول چنانکہ بزغ وبرغ (اردو) دیکھو تژ کے پہلے معنے۔

تژدک بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی با دال ابجد بر وزن لغرک کرم گندم ضائع کن را گویند خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ بہ ہمین معنی تردک بہ رای مہملہ دوم ہم گذشت ویکی ازین ہر دو تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر تردک کردہ ایم وہمین اصل است وآن مبدل این (اردو) دیکھو تردک۔

تژدہ بقول برہان وجامع بفتح اوّل و دال ابجد کہ ثالث باشد (۱) مزد گندم آسیا کردن و (۲) اجرت آسیا ساختن وتیز نمودن آسیا و (۳) دندانہ ہای کلید و (۴) غنچہ گل و (۵) غنچہ زدن برگ باشد از درخت یعنی سر بر آوردن از درخت۔ صاحب سروری بر معنی اول و دوم قناعت فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ رای مہملہ دوم بمعنی دوم گذشت وبہ زای ہوز دوم ہم بخیال ما این اصل است وآنچہ بہ زای ہوز گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند وآنچہ بہ رای مہملہ گذشت مبدلش چنانکہ بزغ وبرغ این است حقیقت معنی اوّل

و دوم و بہ دیگر معانی این اسم جامد فارسی زبان است دلہن (اردو) (۱) چکّی میں گیہوں پیسنے کی اجرت۔ مؤنث (۲) چکّی بنانے اور رہانے کی اجرت۔ مؤنث (۳) کنجی کے دندانے۔ مذکر (۴) گلاب کی کلی۔ مؤنث (۵) کوپل۔ مؤنث۔

ترژر این ہمان است کہ تعریفش بر تجر گذشت و اشارۂ این بقول رشیدی ہمدرانجا کردہ ایم بخیال **مؤلف** این اصل است و اسم جامد فارسی زبان بمعنی خانۂ زمستانی و آن مبدل این چنانکہ کژک و کجک (اردو) دیکھو تجر کے پہلے معنے۔

ترژم بقول برہان و جامع بفتح اوّل بر وزن عزم میغ را گویند و آن بخاری باشد ملاصق زمین و بکسر اوّل ہم آمدہ۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان می گوید کہ تصحیف و خطاست و اصل نژم بہ نون اوّل باشد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است اتفاق دارد با برہان و ما باعتبارش این لغت را صحیح دانیم جا دارد کہ در مولد و مسکن صاحب ناصری استعمال این نباشد و آنچہ بہ نون می آید مبدل این چنانکہ نجتو و نخنو و آنچہ بہ زای ہوز گذشت ہم مبدل این چنانکہ ژند و زند (اردو) دیکھو تزم۔

ترژوال بقول برہان و جامع بر وزن احوال برگ گیاہ را گویند۔ صاحب سروری می فرماید کہ بہ رای مہملہ ہم بہمین معنی گذشت و تراول بر وزن ہلاہل ہم **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است اصل و آنچہ بہ زای ہوز گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند و آنچہ بہ رای مہملہ مذکور شد مبدلش چنانکہ بزغ و برغ و آنچہ بہ تقدیم الف بر واو گذشت قلب بعض تروال و لیکن طرز تعریف محققین در تعریف تراول اختلافی پیدا کردہ است کہ آن را گیاہ خاص قرار دادہ وفق آ بحقیقت

ن هم بمعنی عام برگ گیاہ معلوم می شود حیف است که این تسامح شان لعبد از وقت بنظر آمد (اردو) دیکھو تزوال اور تروال ۔

ژوک بقول جامع و مؤید بر وزن کوک کرم گندم خوار مؤلف عرض کند که همین لغت بدال مهمله عوض واو به همین معنی گذشت و صاحب جامع هم ذکرش کرده ظاهر است تصحیف و تحریف ثابت معلوم می شود ولیکن از ینکه محقق صاحب زبان هر دو را آورده جا دارد که این را مبدل ن دانیم که دال مهمله به واو بدل می شود چنانکه بید و بیو (اردو) دیکھو تژدک اور تروک ۔

ژه بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اول و ثانی (۱) غنچهٔ درخت و (۲) غنچهٔ گل باشد (۳) دندانهٔ کلید و (۴) چوب بزرگی هم که اطراف چوبهای سقف خانه را بران نهند و (۵) بهای سر تیزی که بر سر دانه‌های گندم و جو در خوشه می باشد صاحب جهانگیری بر معنی دوم و سوم قانع بدین صراحت که معنی سوم را مطلق دندان گوید. صاحب رشیدی بر معنی دوم و چهارم ناعت کرده نسبت معنی چهارم صراحت کند که شهتیر است (کذا فی السامی) صاحب سروری فرهنگ معانی دوم و سوم و چهارم و پنجم فرموده . خان آرزو در سراج گوید که در جهانگیری بمعنی غنچه و دندانهٔ کلید آورده و تحقیق آنست که بمعنی برگ نو و دندانهٔ کلید را بشباهت گفته اند لیکن به زای تازی ست که گذشت و بجز آنکه برہان ذکر معنی چهارم و پنجم هم فرموده مؤلف عرض کند که همین است اصل اسم جامد فارسی زبان و آنچه به زای معجمه دوم بچند معانی این آمده مبدل این است چنانکه ژند زند دیگر هیچ (اردو) (۱) کلی ۔ مؤنث (۲) گلاب کی کلی ۔ مؤنث (۳) کنجی کے دندانے مذکر (۴) شہتیر ۔ مؤنث ۔ (۵) وہ تیز رُوان جو گیہون یا جو کے خوشون مین دانون پر ہوتا ہے ۔

فوقانی باسین مہملہ

تس بقول برہان و جہانگیری و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) طپانچہ و سیلی و بضمّ اوّل (۲) بادی کہ از راہ پائین بی صدا رہا شود و (۳) آب دہن بجانب کسی انداختن۔ صاحب بہار عجم گوید کہ بعضی بمعنی سوم لغت عربی دانند (رودکی ؎) رخ اعدات از تس نکبت بود ہمچو تیر و شبہ شباہ آمد ہا صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم قانع صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم می فرماید کہ بضمّ تا خیو بجانب کسی انداختن (کذا در نسخہ میرزا) (حکیم لامعی جرجانی ؎) دست بخیو ترکن و بر دست تسی دہ ہا وانگہ ببر و ریش براو رت فرو مال ہا صاحب ناصری ہم معنی سوم را ترک کرد وارستہ بذکر معنی دوم گوید کہ (۴) بعضی بمعنی براز گویند (لطغرا در ہجو لوچی ؎) دائم ز پی کندم تر از خویش رود ہا مانند تسی کہ از پس سندہ بود ہا و ذکر معنی سوم ہم می فرماید بصراحت لغت عرب خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم و سوم کردہ۔ بہار بر معنی دوم و چہارم قناعت فرمود **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است بہ ہمہ معانی۔ ما می دانیم کہ معنی چہارم اصل است کہ از پس براز گرفتند و معنی دوم مجاز آن و بہ دیگر معانی ہم اسم مستقبل۔ صاحب انند تس را لغت نہ گفت و معنی سوم ہم نہ نوشت و صاحب منتخب ہم تس را نیاورد صاحب مؤید ہم تس را بذیل لغات عرب نگاشت و بذیل لغات فرس بر ذکر معنی سوم قانع۔ گویا این را بمعنی سوم ہم لغت فارسی داند صاحب منتہی الارب ہم تس را نیاورد ما این را بمعنی سوم ہم لغت فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) طمانچہ۔ مذکر (۲) گوز۔ مذکر۔ پاد (۳) تھوک۔ مذکر (۴) براز۔ مذکر۔ گُہ۔ نجاست۔

تساچہ بقول برہان در ملحقات بر وزن خفاچہ نہنگ را گویند و می فرماید کہ بشین معجمہ ہم

آمده صاحب مؤید هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اگر لغت فرس است چنانچه صاحب مؤید بذیل لغات فرس آورده وجهی نبود که دیگر محققین زباندان و صاحب زبان این را ترک کنند مشتاق سند استعمال باشیم لغات ترکی هم ازین ساکت صاحب محیط بر نهنگ گوید که اسم فارسی است و بعربی تمساح و بهندی مگر و مگرمچهه. حیوانی است دریائی. مزاج آن گرم در دوم و خشک در سوم. شدید الحرارت و گوشت آن غلیظ و ردی الکیموس و محرک باه و مضرت ها وارد (الخ) (اردو) نهنگ. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. مگرمچهه. ناکو. گهڑیال. شیر دریا. شیر آبی۔

تسامح بقول ملحقات برهان (۱) بمعنی تغافل و اغماض و چشم پوشی و (۲) بمعنی ملایمت و نرمی بپاس خاطر کسی. **مؤلف** عرض کند که تسامح لغت عرب است بقول انند بمعنی آسان گرفتن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدرش استعمال این کرده اند و معنی دوم اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که مفترس باشد (اردو) (۱) تسامح. مذکر. تغافل. اغماض. سهل انگاری (۲) ملائمت. نرمی. مؤنث۔

تسبیح بقول بهار (۱) بپاکی یاد کردن خدا را و (۲) بمعنی سبحه. مجاز است می فرماید که بالفظ آویختن. پیچیدن و بالفظ فرمودن و کردن بمعنی اشتغال به تسبیح فرمودن و بالفظ گردانیدن و گسستن و گسیختن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده بمعنی اول عربی است چنانکه صاحب منتخب آورده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و بمعنی دوم مفترس باشد که فارسیان بدین معنی استعمالش کرده اند که در ملحقات این می آید ظهوری

ے) غلطش اشک ہمہ تسبیحی است ؎ پیچش آہ ہمہ زنار است ؎ (اردو) تسبیح۔ بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث (۱) سبحان اللہ کہنا (۲) سو دانون کی مالا۔ سبحہ۔

تسبیح آویختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سند استعمال پیش نکردہ و ظاہر بمعنی داشتن تسبیح آویزان درست باشد (اردو) تسبیح لٹکائے رہنا یعنی تسبیح ہاتھہ مین رکھنا اس طرح کہ لٹکی ہوئی ہو۔

تسبیح پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرفتن تسبیح در دست است (سعدی شیرازی ے) روی طبع از خلق پیچ ار مردی ؎ تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ ؎ (اردو) تسبیح ہاتھہ مین رکھنا۔

تسبیح چشم بلبل اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند سبحہ کہ مہرہ ہای آن خالہای گرد غیر رنگ خود داشتہ باشد۔ نزدیک ہم مانند چاہ کہ چشم بلبل کہ قسمی از پارچہ است (محسن تاثیر ے) گر یہ ام در آستین تسبیح چشم بلبل است ؎ تا کدامین شاخ گل را دست بر دامن زدم ؎ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی و این تسبیحی کہ اکثر از کربلای معلی می آرند کہ در دانہ ہای سیاہ عقیق البحار میخہای باریک نقرہ کنند۔ نشان سپیدش در دانہ سیاہ خوشنما می باشد (اردو) وہ تسبیح جس کے سیاہ دانون مین سفید نقطے ہون جو میخہای نقرہ سے قائم کرتے ہین۔ مؤنث۔

تسبیح دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عطا کردن تسبیح (کمال اسمعیل اصفہانی ے) بر چرخ سعد اکبر کش مشتری است نام ؎ داد از پی بشارت تسبیح و طیلسان ؎

(اردو) تسبیح دینا۔ تسبیح عطا کرنا۔

تسبیح ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ درست کردن تسبیح باشد بمعنی حقیقی۔ (لسانی شیرازی ؎) میان زہد و رندی عالمی دارم ندانم ہ کہ چرخ از خاک من تسبیح یا پیمانہ می سازد ہ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر تسبیح سازیدن است و تعریف ساختن و سازیدن بجای خودش می آید (اردو) تسبیح بنانا۔

تسبیح ساز استعمال۔ بقول بہار بمعنی آنکہ سبحہ را سازد (میرزا طاہر وحید ؎) چہ گویم من از مہر تسبیح ساز ہ کہ رو بیم بود سوی او در نماز ہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) تسبیح ساز کہہ سکتے ہیں۔ تسبیح بنانے والا۔ مذکر۔

تسبیح سال اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و وارستہ۔ رشتۂ سالگرہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس و کنایہ ایست کہ رشتۂ سالگرہ ہم از گرہ ہای سالانہ صورت تسبیح پیدا می کند (صائب ؎) چہ حاجت است بہ تسبیح سال عمر مرا ہ کہ می شود بیک انگشت این حساب تمام ہ (اردو) رشتۂ سالگرہ مذکر۔ وہ رشتہ جس مین سالگرہ کی گرہین ڈالی جاتی ہین۔

تسبیح ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی گرفتن و حاصل کردن تسبیح باشد (ظہوری ؎) بر مہرت ای برہمن دیگر در دعوی مزن ہ تسبیح را بستان ز من تسلیم کن زنار را ہ (اردو) تسبیح لینا۔ حاصل کرنا۔

تسبیح شدن استعمال بمعنی تسبیح قرار یافتن است **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی و موافق قیاس باشد (ظہوری ؎) تسبیح بت

توشد ظہوری ؎ پیز زنار بریدنی ضرور است ؎ (اردو) تسبیح بنجانا۔

تسبیح شکستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خراب کردن و پاره پاره کردن سبحه باشد (حبیب اصفہانی ؎) سجد خراب کردم و میخانه ساختم ؎ تسبیح را شکستم و پیمانه ساختم ؎ (اردو) تسبیح توڑنا۔ ضائع کرنا۔

تسبیح شمار اصطلاح۔ بقول بہار وبحر و آصفی یعنی زاہد **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی شمار کننده دانه ہاے تسبیح زاہد است (صائب ؎) غافل مشواز حلقۂ تسبیح شماران ؎ زان دام بیندیش که از دانه گذارند ؎ (اردو) زاہد۔

تسبیح فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی گوید که اشتغال به تسبیح فرمودن است (حافظ شیرازی ؎) سراسر بخشش جانان طریق لطف و احسان بود ؎ اگر تسبیح می فرمود گر زنار می آورد کو۔ **مؤلف** عرض کند که معنی آن استعمال تسبیح کردن است (اردو) تسبیح پھیرنا۔

تسبیح کربلائی اصطلاح۔ بہار گوید که سبحه که از خاک کربلا سازند (محمد قلی سلیم ؎) بدر کوی بی وفایان دانی شریک من چیست ؎ چون پیش اہل کوفه تسبیح کربلائی ؎ **مؤلف** عرض کند که یعنی منسوب به کربلا است و موافق قیاس۔ (اردو) خاک کربلاے معلی سے بنی ہوئی تسبیح

تسبیح کردن استعمال۔ صاحب آصفی گوید که اشتغال به تسبیح کردن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس (زلالی خوانساری ؎) بود رنده مؤذن در خرابات ؎ کند تسبیح گریه در مناجات ؎ مخفی مباد که در سند بالا مصدر کندن است نه کردن و ما تعریف ہرکی یکجا پیش کنیم (اردو) دیکھو تسبیح فرمودن۔

تسبیح کسی گفتن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که عبادت او کردن و بندگی نمودن
است (خواجوی کرمانی ے) توحید تو
خواند بسحر مرغ سحر خوان ؛ تسبیح تو گوید همچن
بلبل شیدا ؛ مخفی مباد که سند بالا متعلق
به مصدر گردیدن است نه گفتن و تعریف
هر یکی بجایش می آید (اردو) تسبیح پڑھنا
یہہ دکن کا محاورہ ہے، صاحب آصفیہ
نے تسبیح پھیرنا لکھا ہے۔ اس مصدر فارسی
کا ترجمہ کسی کی عبادت کرنا۔

تسبیح گردانیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی استعمال تسبیح کردن و خواندن
اسمای پاک بر تسبیح (صائب ے) منه
زنهار دل بر مهلت صدساله دنیا ؛ که آخر
می شود چندانکه یک تسبیح گردانی ؛ (اردو)
تسبیح پھیرنا۔ بقول آصفیہ مالا جپنا۔

تسبیح گسستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی تسبیح شکستن است که گذشت
(سلمان ساوجی ے) قالب را شکسته و پیمانه ساختیم
؛ تسبیح را گسسته و زنار کرده ایم ؛ مخفی مباد
که لازم و متعدی هر دو آمده (اردو) دیکھو
تسبیح شکستن۔

تسبیح گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف مصدر گذشته (صائب ے)
سد عقده زهد خشک بکارم فکنده بود ؛ ذکرش
بخیر باد که تسبیح من گسیخت ؛ (اردو) تسبیح
ٹوٹ جانا۔ تسبیح توڑنا۔

تسبیح گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که همان تسبیح کسی گفتن است که بجایش گذشت
و سند خواجوی کرمانی که همدرانجا مذکور شد

سند این است و بس (اردو) دیکھو تسبیح کسی گفتن ۔

تستی بقول برہان و جامع و انند بضم اول و سکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ بمعنی تو بودی و توئی یعنی دیگری بغیر از تو نہ بودہ و نیست صاحب جامع گوید کہ این مخفف تو استی یعنی تو بودی و توئی مؤلف عرض کند کہ از قبیل دیدستی و شنیدستی موافق قیاس (اردو) تو ہی ہے ۔

تسخر بقول برہان با خای نقطہ دار بر وزن لشکر بمعنی سخرگی و تمسخر گوید کہ عربی است صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب نہ نوشتہ بذیل لغات فارسی گوید کہ فارسیان این را بدین معنی استعمال کردہ اند و صاحب انند این را ترک کردہ و صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را بہ تشدید خای معجمہ مصدر عربی گوید و بمعنی رام کردن و بی مزد کار فرمودن مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند اگر سند استعمال پیش شود ما این را مفرس دانیم (اردو) سخرگی ۔ مؤنث ۔ تمسخر ۔ ظرافت ۔

تسخیر بقول بہار رام کردن و بی مزد کار گرفتن مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح و کسر خای معجمہ لغت عرب بہ ہمین معنی است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی استعمال این کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ۵) خوبان عجب کہ خیل ہم اراد ہند شان ٭ تسخیر ملک دل بہ تطاول حوالہ است ٭ (اردو) تسخیر ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ تابع کرنا ۔ فرمان بردار بنانا ۔ محاصرہ کرنا ۔ گھیرنا ۔ قابو مین لانا ۔ کسی کے دل کو اپنے جانب مائل کرنا ۔

تسخیر ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مطیع کردن است (حزین ؎) کند جذبهٔ هر ذره ام تسخیر می سازد ؛ جهان یکسر تجلی گاه دلدار است پنداری ؛ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر سازیدن است که بجایش می آید و مرادف ساختن (اردو) مسخر کرنا۔ مطیع کرنا۔

تسخیر فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی

تسخیر کردن ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مطیع و فرمان بردار کردن باشد و بقبضهٔ خود آوردن (وحشی بافقی ؎) بیک حمله که فرمود آن جهانگیر ؛ ز مشرق را فرمود تسخیر ؛ (کلیم همدانی ؎) باین دماغ که از سایه احتساب کنم ؛ چه لائق است که تسخیر آفتاب کنم ؛ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر کردن است که بجایش می آید مرادف کردن (اردو) مسخر کرنا۔ فتح کرنا۔ اپنے قبضہ میں لانا۔

تسک بقول برهان و جامع و جهانگیری و ناصری بضم اوّل و فتح ثالث که سین است و دیگرا بر وزن اورک گیاهی است دوائی که آن را بعربی بنفسج الکلاب خوانند۔ خان آرزو در سراج گوید که آتش سگ هم باین معنی صاحب رشیدی این را بکاف فارسی نوشته گوید که این را شاهبانت نیز گویند۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر بنفسج الکلاب گوید که بهاین شاهبانج است و به شاهبانک می فرماید که آن را شاتک و فابانک و شابانک نیز گویند که معربش شاهبانج و سابانج و شاهفانج است و بعربی قسوة الکلاب و ریحان الشیطان و بفارسی جوان اسپرغم و بشیرازی آتش سگ و بفارسی بنفشهٔ سگ و بفارسی قدیم جوز و سیرم نامند گرم و خشک در دوم و مشابه قیصوم در قوت۔ جهت صرع و منع سیلان از آب دهان خصوصاً اطفال را

و تحلیل ریاح شکم انسان و زخمہا نافع و بدل آن در منفعت صرع وغیرہ مرزنجوش **مؤلف** عرض
کند کہ ما اتفاق داریم با رشیدی کہ این بکاف فارسی است و مرکب است از تس و سگ۔
سگ بمعنی اوست و تس بمعنی آب دہن گذشت گویند کہ چون سگ این را خورد آب دہن او
کم شود واللہ اعلم مابر (آتش سگ) ہم اشارۂ این کردہ ایم **(اردو)** دیکھو آتش سگ۔

تسعیر بقول بہار بعین مہملہ نرخ نہادن و فارسیان بمعنی (۱) نرخ استعمال کنند (شفیع اثر
ے) گہ زیاران می شود تسعیر نازل از چہ رو پ شد زاشکم حسن گندم گون جانان قیمتی پ خان
آرزو در چراغ ذکر این بند شعر بالا کردہ (ظہوری ے) ہیچ درکشت وفا توقیر نیست پ
ریع اگر باشد گہر تسعیر نیست پ **مؤلف** عرض کند کہ در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی نرخ
نہادن و آتش افروختن است بخیال ما (۲) فارسیان استعمال این بمعنی کم قیمتی و ارزانی نرخ ہم
کردہ اند و ہمین معنی از کلام ظہوری ہم پیدا می شود **(اردو)** (۱) نرخ۔ مذکر (۲) نرخ کی ارزانی
کم قیمتی۔ مؤنث۔

تسکت بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی صحرای پر از درختان۔
مؤلف عرض کند کہ فارسی جدید و متحقق نشد کہ ماخذ این از کدام زبان است۔ اسم جامد
فارسی معاصرین عجم دانیم و این قدر متحقق کہ لغت تازی نیست یکی از معاصرین عجم این را بالکسر گوید
(اردو) جھاڑی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بن۔ جنگل۔ خاردار درختوں کی جگہ۔

تسکین بقول بہار آرام دادن می فرماید کہ با لفظ دادن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند
کہ لغت عرب است بالفتح و کسر کاف عربی و بقول منتخب بمعنی آرام دادن فارسیان بمعنی سکون

و آرام استعمال این با مصادر خود کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) در عشق مزاج من دگر شد ٭ تسکین دلم بہ اضطراب است ٭ (اردو) تسکین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تسلی۔ تشفی۔ آرام۔ اطمینان۔

تسکین بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تسلی دادن و اطمینان بخشیدن۔ (شاپور طہرانی ے) آرزوی وصل بہر اضطراب دل خوش است ٭ گرچہ تسکینی نہ بخشد جان غم فرسودہ را ٭ (اردو) تسکین عطا کرنا۔ تسلی دینا۔ اطمینان بخشنا۔

تسکین بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سکون و آرام و راحت بودن است (خسرو ے) یا رب چہ بود امشب و مہمان من کہ بود ٭ تسکین جان بی سر و سامان من کہ بود ٭ مخفی مباد کہ سند بالا بکار آصفی نمی خورد۔ سخن فہمی محقق سند نژاد خوب معلوم شد (اردو) تسکین ہونا۔

تسکین چیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تسکین حاصل کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) ندارد ظہوری چرا اضطرابی ٭ کہ در خاطرش وصل تسکین نہ چیند ٭ (اردو) تسکین حاصل کرنا۔

تسکین خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ راحت و آرام طلب کردن است (محتشم کاشی ے) خواستم تسکین سپند آتشت کردی مرا ٭ ای قرار جان و دل با بیقراران این کنند ٭ (اردو) تسکین چاہنا۔

تسکین دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اطمینان قلب و راحت و آرام عطا کردن است

(شاپور طهرانی ؎) بجان آمد دلم زین نالہ ہای بی اثر امشب ✿ اجل کو تا کہ تسکینم دہد بی درد سر امشب ✿ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ تسکین رسیدن است و رسیدن مرادف دادن کہ بہ احتش بجای خودش می آید (اردو) تسکین دینا۔ راحت و آرام عطا کرنا۔

تسکین شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ راحت و آرام حاصل شدن است (حزین ؎) دروغی بستہ قاصد از زبان یار می خواہم ✿ کہ تسکین دل پر اضطراب از وی شود مارا ✿ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر شودن است کہ بجای خودش می آید (اردو) تسکین ہونا۔

تسکین کدہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند از عالم تجلی کدہ مؤلف عرض کند کہ مقامی کہ ازان تسکین حاصل شود (میرزا رضی دانش ؎) کعبہ تسکین کدہ دیر تسلی گاہ است ✿ نالہ سر کن ہمہ جا خانۂ فریادرس است ✿ (اردو) مقام تسکین۔ مذکر۔

تسکین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تسلی دادن است (صائب ؎) غم نیز زبی تابی ما روی نہان کردہ ✿ صائب بچہ تسکین دل زار توان کرد ✿ (اردو) دلاسا دینا۔ بقول آصفیہ۔ تسلی دینا۔ تشفی دینا۔ طمانیت بخشنا۔

تسکین گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ تسکین حاصل کردن است (حیدر کاشانی ؎) تا ز آتش غم بیدل نالان آخر ✿ تا زیر و زبر نیافت تسکین نگرفت ✿ (اردو) تسکین پانا۔

تسکین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض

کند که مرادف مصدر گذشته (شہیدی قمی -
ع) چہ شد یارب کہ امشب دردمن تسکین
نمی یابد ٭ زبی تابی سرم می گردد و بالین نمی یابد
٭ مخفی مباد که یابیدن مرادف یافتن است
که بجای خودش می آید و سند بالا متعلق از و است
(اردو) تسکین پانا ۔

(الف) تسلّا
(ب) تسلّی
بہار ٭ گر (ب) گوید که دلخوشی یافتن و خوش عیش شدن و بذیل آن
(الف) را آوردہ می فرماید که فارسیان استعمال الف هم کردہ اند
(سنجر کاشی ع) گرز آنکه درین خجسته مطلب ٭ اقبال توام دہد تسلّا ٭ بنشینم و بر مراد خاطر
٭ آسودہ ز قیل و قال دنیا ٭ می فرماید که بمعنی دلخوش و خوش عیش مجاز است و بالفاظ داد
و داشتن و شدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که ب لغت عرب است بفتحتین و
تشدید لام مکسور و بقول منتخب بمعنی خورسند شدن فارسیان بمعنی دلاسا و تسکین استعمالش
کنند و الف مفرس است و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید (ظهوری ع)
ز موجهای خبر گوش تشنه گردد ٭ اگر برای تسلیش چشم تر نپرد ٭ (اردو) (الف و ب)
تسلّی ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو تسکین ۔

تسلّی آمدن
استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
حاصل شدن تسکین است (آرزوی اکبرآبادی
ع) ز خط تسلّی این جان بیقرار آید ٭ چو نامه
که زیاری بسوی یار آید ٭ مخفی مباد که سند آرزو
هند نژاد چیزی نیست معاصرین عجم البتہ بر زبان
دارند (اردو) تسلّی ہونا ۔

(۱) تسلّی بخش شدن
(۲) تسلّی بخشیدن
استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر ب
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که

از سندش الف پیداست و بهردو در استعمال
است بمعنی دلاسا دادن (شاپور طهرانی ۵)
دل و وقت مؤذن خوش که در شبهای بیداری
٭ تسلّی بخش دل از نغمهٔ یا حی شود ما را ٭ مؤلف
عرض کند که سند شاپور متعلق به مصدر شودن
است که بجایش می آید (اردو) (۱) تسلّی
بخش ہونا (۲) تسلّی بخشنا۔

تسلّی بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
بمعنی تسکین بودن است (نقی کمره ۵)
بوصل تسلّی نبود زانکه تمام ٭ گل و سنبل ترا
از جدائی بود ٭ (قاسم گنابادی ع) انار
رومنه دل را تسلّی بود ٭ (اردو
تسلّی ہونا۔

تسلیخ بقول برهان و جامع بالام بر وزن زرنیخ سجاده و جانماز را گویند می فرمایند که
معنی باشین نقطه دار هم آمده صاحب سروری می فرماید که بعد از سین مهمله لام بوزن تبلیخ
باشد (کذا فی المؤید) (شمس فخری ۵) ز بیم محتسب قهر او نهد زهره ٭ بجای چنگ و د
جام مصحف و تسلیخ ٭ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که این لغت چون غیر مشهور است د
اشعار بمناسبت تشبیهه تسبیح خوانده اند و مرکز لام را با تصور کرده اند شمس فخری اصفهانی در لغت
خود که معیار جمالی نام دارد با توبیخ و زرنیخ قافیه کرده علی ای حال تسلیخ در اشعار خواجه
اصح و احسن است از تسبیح (۵) ترسم که روز حشر عنان بر عنان رود ٭ تسلیخ شیخ و خرقهٔ
رند شراب خوار ٭ مؤلف عرض کند که صاحب انند براحت گوید که این لغت فارسی است
وما باعتبار جامع و ناصری این را اسم جامد تسلیم کنیم صراحت ماخذ بر تسلیخ می آید (اردو) جانماز۔ مؤنث۔

تسلّی دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

بمعنی تسکین دادن و دلاسا کردن است (حاجی اسمعیل یحییٰ ؎) بر غم من کند با ہر کسی گرمی ولیکن خود را ؛ تسلی دادہ می گویم کہ استغنائی واند ہے (اردو) تسلی دینا۔

تسلی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مطمئن بودن و تسکین داشتن است (اسیر شہرستانی ؎) ہر گہ آہوی نگاہ تو لنشد رام اسیر ؛ دل خود را بچہ صیاد تسلی دارد ؛ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر داریدن است و شعر بغیش بجا لیش می آید کہ مرادف داشتن باشد (اردو) تسلی رکھنا۔ دکن مین مستعمل ہے جیسے ”تم تسلی رکھو کوئی بات تمھاری راے کے خلاف نہ ہوگی“ اطمینان رکھنا مطمئن رہنا

تسلی ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تسلی کردن و تسکین دادن است (شانی شہدی ؎) بدہ ساقی زدنبال ہم امشب می کہ میدانم ؛ تسلی ساز خاطر جام پی در پی شود ما را ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر تسلی ساز شدن پیداست نہ تسلی ساختن (اردو) تسلی دینا۔

تسلی ساز شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تسلی دادن است و سند این از شانی شہدی بر (تسلی ساختن) مذکور و این مرادف آنست۔ موافق قیاس مخفی مباد کہ در سند مذکور استعمال مصدر (تسلی ساز شودن) است عیبی ندارد و شودن اصل است و شدن مخفف آن (اردو) دیکھو تسلی ساختن و تسلی دادن۔

تسلی شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل شدن تسکین لازم تسلی دادن

وکردن است (ندیم اصفہانی ے) شو وز
گریۂ ظالم تسلی مظلوم ⁂ بر خدا ر گوار است آ
آہن تاب ⁂ (طالب آملی ے) مگر نسیم چمن
ہمرہ آوردو رنی ⁂ مشام شوق تسلی بجذب
بو نشود ⁂ **مؤلف** عرض کند کہ در ہر دو سند
استعمال (تسلی شودن) است و شودن ۔
مصدریست کہ شدن مخفف آن باشد درجای
خودش می آید (اردو) تسکین ہونا۔

تسلی طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی تسکین خواستن است (اسیری قائمی
ے) عشق است تسلی طلب ارنہ دل یعقوب ⁂
از پیرہن یوسف کنعان نکشاید ⁂ (اردو) تسلی چاہنا

تسلی فزودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی است (صائب ے) پیغام و
بوسہ نیست تسلی فزای من ⁂ زیرا کہ اشتیاق
من از این و آن گذشت ⁂ (اردو) تسلی
زیادہ کرنا۔

تسلی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی تسلی دادن و ساختن است (محسن تاثیر تبریزی
ے) در قفس دل را بہ نومیدی تسلی کردہ ام
بوی گل گر بر مشامم می خورد جان میدہم ⁂
(اردو) تسلی دینا۔

تسلی گاہ اصطلاح۔ بقول بہار از عالم
تجلی گاہ چنانچہ در تسکین گدہ گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی مقام تسلی است و سند این
بر (تسکین گاہ) مذکور و موافق قیاس است ⁂
(اردو) مقام تسلی۔ دیکھو تسکین گاہ۔ مذکر

تسلی گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ مرادف تسلی شدن است (صائب ے)
ہمیشہ صبح امیدش ز خاک می روید ⁂ ز مغز سر کہ

تسلّی به استخوان گردید ﷲ (اردو) دیکھو تسلّی شدن ۔

تسلیم بقول بہار گردن نہادن و سلام کردن و سپردن چنانچہ گویند فلانی جان بحق تسلیم کرد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب این را آورده لغت عرب است بالفتح وکسر لام فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر خود می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تسلیم بقول آصفیہ ۔ راضی برضا ہونا ۔ ماننا ۔ سلام کرنا ۔ بندگی آداب **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بمعنی حاصل بالمصدر ۔ رضامندی ۔ اطاعت ۔ مؤنث ۔

تسلیم شدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی راضی برضا شدن (صائب ؎) چون شدی تسلیم سر کام نہنگی ساحلی است ﷲ انتقال آویختن در دامن ساحل چرا ﷲ (اردو) راضی برضا ہونا ۔

تسلیم کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن و اطاعت کردن و مسلم دانستن است (عرفی ؎) برہان دہر سوز عتاب تو می گذشت ﷲ تسلیم در شہوت خلا کرد روزگار ﷲ (صائب ؎) کرد تسلیم من مسند بی تابی را ﷲ ہر سپند یکہ درین انجمن از جا برخاست ﷲ ۔ (ظہوری ؎) زدور می نہد انگشت بر زمین خورشید ﷲ چو پیش رای منیر تو می کند تسلیم ﷲ (اردو) تسلیم کرنا ۔ ماننا ۔ قبول کرنا ۔ اطاعت کرنا ۔

تسلیم نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تسلیم کردن است و سپرد کردن ہم برسبیل مجاز (عالی شیرازی نثر) صد ہزار روپیہ نقد تسلیم خزینہ داران می نمایم ﷲ **مؤلف** عرض کند کہ در سند بالا استعمال مصدر (نمایدن)

است کہ بجایش می آید و آن مرادف نمودن باشد
(اردو) دیکھو تسلیم کرنا۔ سپرد کرنا۔

تسلّی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
مرادف تسلّی کردن است (عالی شیرازی۔ نثر)
ہر دو فریق را تسلّی نمودہ مراجعت فرمود (اردو)
دیکھو تسلّی کردن۔

تسلّی یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
تسکین یافتن است و سکون و دلجمعی حاصل
کردن (عالی شیرازی۔ نثر) باین نعم البدل تسلّی یافتہ
مخفی مباد کہ درین سند استعمال مصدر یابیدن است
نہ یافتن و تعریف ہر دو بجایش می آید (اردو)
تسلّی پانا۔ تسلّی حاصل کرنا۔

تسمہ بقول برہان و جامع بفتح اول بروزن تسمہ (۱) چرم و دوال چرمی باشد و (۲) موی
شانہ کردہ بالای پیشانی نیز۔ صاحب سروری این را مرادف تاسمہ گوید کہ بہمین معنی بجایش
گذشت۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ (۳) باریکہ ایست از چرم کہ شاہان
واپسین خانۂ تیمور گناہگاران را بدان خفہ می کردہ اند۔ خان آرزو و سراج گوید کہ مخفف تاسمہ
ز آنکہ بر دارش بہار می نگارد کہ چرم خام و رشتہ ہای دراز چرم و پوست و موی شانہ کردہ بر افراز
پیشانی **مؤلف** عرض کند کہ ما بہ تاسمہ اشارہ این کردہ ایم کہ این اصل است و آن مزید علیہ
این (اردو) (۱) و (۲) دیکھو تاسمہ (۳) چرمی تازیانہ۔ مذکر۔

(الف) **تسمہ باز** اصطلاح۔ بقول بہار
(ب) **تسمہ بازی** عجم کنایہ از دغاباز
و فریب دہندہ و ہم او ب را بمعنی دغلی آرد
قمار بازی گوید کہ مردم دران بسیار فریب
خورند و می فرماید کہ ظاہرا دوال بازی ہمین است
(ملا طغرا۔ ہ) تسمہ بازی نیست چون سراج

در بازار دہر ہازین اسپی چون بسازد کم بہ پالان خراست ۴ صاحب بحر نسبت ب باتفاق بہار گوید کہ دغلی و دغابازی ۔ وارستہ ہم ذکر ب کردہ و خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ب را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است و ب بزیادت یای مصدری و ظاہر اہمین قدر معلوم می شود کہ کسی کہ از تسمہ بازی می کند یعنی تازیانہ تسمہ بر جسم خود یا پای می زند چنانکہ بعضی از فقرا می زنند و آواز تازیانہ بر می آید گویا فریب و دغا می دہد یعنی تماشائیان از آوازش باور می کنند کہ تازیانہ بر جسمش کاری کند و ضرب می رساند ولیکن در حقیقت چنان نیست ضربی بر جسم نمی رسد از ہمین عمل بر سبیل مجاز بمعنی فریب و دغل مستعمل شد (**اردو**) الف ۔ دغاباز ۔ فریبی (ب) دغابازی ۔ مؤنث ۔ فریب ۔ مذکر ۔

تسمیہ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی تقرر **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربی زبان است بالفتح و کسر میم و فتح تحتانی و بقول منتخب بمعنی نام کردن ۔ فارسیان معاصر عجمی نیست کہ بمعنی تقرر بر سبیل تفریس استعمال این کردہ باشند و ما از زبان معاصرین عجم استعمال این نشنیدیم و در تالیفات زمانۂ حال استعمال این ندیدیم ۔ صاحبان روزنامہ و رہنما ہم ذکر این نکردہ اند (**اردو**) تقرر ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ تعیین ۔ قیام ۔

تس نغمی اصطلاح ۔ بقول بہار و وارستہ (۱) ہرزہ گوئی (طغرا در ہجو بولیجی فقرہ) بدستیاری سندہ گون گمراہی بہ تس نغمی نشستہ ۔ صاحب بحر بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بالضم گوزبی صدا مقابل ضراط و (۳) بمعنی آب دہان **مؤلف** عرض کند کہ مجرد تس بہ ہمین معنی دوم و سوم بجایش گذشت و سندش ہمہ را انجا مذکور ۔ ما آن را اسم جامد فارسی زبان گفتہ ایم در ینجا ہمین قدر

کافی است کہ مرکب است با نفسی بیای مصدری یعنی اوّل بمعنی دوم و سوم بدون سند استعمال

تسلیم نکنیم (اردو) (۱) ہرزہ گوئی ۔ مؤنث (۲) گوز ۔ مذکر (۳) تھوک ۔ مذکر ۔

تسو بقول برہان و جہانگیری و سروری بفتح اوّل و ثانی بواو کشیدہ مقدار وزن چہار جو باشد و یک حصہ از بست و چہار حصۂ شبانہ روز کہ عبارت از یک ساعت بود و یک حصہ از بست و چہار حصۂ چوب گز استادان خیاط و ہمچنین یک حصہ از بست و چہار حصۂ سیر است استادان بقال را و معرب آن طسوج (کمال اسمعیل ؎) با کف دُرپاش تو ہردم زننگ ۔ ابر زند بر رخ دریا تفو ۔ گرچہ مراہست بہ خوار تفضل ۔ نیست زوالتانہ مرا یک تسو ۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ ۔ صاحب ناصری بذکر معانی بالا گوید کہ صاحب رشیدی نوشتہ کہ باین معنی در ہند مستعمل است و حق با اوست خان آرزو در سراج ہمزبان رشیدی **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را معتبر دانیم و در ہند استعمال این محض برای بست و چہارمی حصۂ گز است صاحب منتخب طسوج را بالفتح و تشدید سین ربع دانگ گفتہ کہ مقدار دو حبہ باشد (اردو) تسو ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ گز کا چوبیسوان حصہ ۔ سوا انچ ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی زبان کا لغت ہے اور وقت اور گز اور وزن کے چوبیسوین حصہ کو کہتے ہین ۔

فوقانی با شین معجمہ

تش بقول بہار بالضم بمعنی (۱) تو او را مخفف (تواش) مرکب از لفظ تو بہ صیغۂ خطاب و شین (میر خسرو ؎) اگر در عدم رفتہ باشد فقیری ۔ امید تش از نیمہ راہ خواند ۔ صاحب

برهان این را بفتح اوّل وبسکون ثانی (۲) بمعنی آتش گوید که عربان نار خوانند و (۳) تیشهٔ بزرگی که بدان درخت شگافند و (۴) تیشهٔ درودگران را نیز گفته اند و (۵) بالضم اوّل حرارت و اضطراب که بسبب غم واندوه عظیم در دل کسی پدید آید و بکسر اوّل (۶) عطش و تشنگی و (۷) شپش وآن جانوری باشد خونخوار که بیشتر در سر تریاکی و کوکناری بهم رسد. صاحب جامع می فرماید که بمعنی دوم مخفف آتش است و ذکر معنی سوم هم کرده و معنی پنجم را هم آورده و بمعنی ششم و هفتم (مولوی معنوی ره) موسی اندر درخت هم آتش دید ؁ سبز تر می شد آن درخت از نار خود (حکیم سوزنی ره) ای سوزنی بسوز ن توحید جیب کن ؁ کان سوزنی که از تو تیرها کنند تش خود (پور بهای جامی ره) روزها شد که بنده می آید ؁ بر در و ره نمیدهد چاوش ؁ ایمن از عدل تو زمانه چنان ؁ که نیاید ضرر ز آتش تش ؁ صاحب جهانگیری معنی اوّل و چهارم را گذاشت صاحب سروری ذکر معنی دوم وسوم و پنجم و ششم و هفتم کرده گوید که (۸) کلمهٔ باشد که در وقتیکه ارادهٔ استادن ستور کنند می گویند (عمید لویکی ره) بر پلان بانگ تازیانهٔ تو ؁ در سوار افگنی همه تش تش ؁ صاحب ناصری معنی دوم تا هفتم را آورده صاحب رشیدی همزبان خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم تا پنجم می فرماید که در کلام پور بهاتش را بمعنی حرارت گرفتن شعر را از فصاحت و بلاغت افگندن است چنانکه ذائقهٔ اهل سخن دلالت دارد و مناسبت بمعنی خس و خاشاک ضعیف است اگرچه در کتب معتبرهٔ لغت بدین معنی بنظر نیامده لیکن در هندوستان بضم اوّل و سین مهمله آمده و تبدیل سین مهمله به شین شائع است و بذکر معنی ششم و هفتم می فرماید که بدین معنی در هندی به سین مهمله است پس از عالم توافق باشد و دور نیست که تشنه مرکب باشد از تش

بمعنی مذکور و نون که افادۂ معنی صاحبی کند و یای زائدہ از عالم خان و خانہ و بمعنی تپش مجاز است و طرفہ آنکہ صاحب برہان تپش را از روی تصحیف شپش خواندہ گوید کہ آن جانور کی است خونخوار **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل موافق قیاس و بمعنی دوم مخفف آتش و بمعنی سوم و چہارم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی پنجم مخفف تپش بحذف بای فارسی و بمعنی ششم ما این را تفریس دانیم از عطش کہ عین مہملہ را حذف کردہ طای حطی را بدل کردند بہ فوقانی و جا دارد کہ این را ہم مخفف تپش بحذف بای فارسی دانیم کہ فارسیان بمجاز بمعنی عطش استعمال کردہ اند و بمعنی ہفتم مخفف تپش کہ بمعنی شپش بجاش گذشت بحذف بای فارسی۔ صاحب برہان ہیچ تصحیف نکرد شپش و تپش ہر دو بمعنی واحد آمدہ و معنی ہشتم را باعتبار صاحب سروری تسلیم کنیم (اردو) (۱) تو اسکو جیسے،، تو اسکو چھوڑ دے (۲) دیکھو آتش کے پہلے معنے۔ آگ۔ مؤنث (۳) دیکھو تبر۔ (۴) بسولا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک لکڑی چھیلنے کا اوزار جو بڑھئی کے پاس ہوتا ہے۔ تیشۂ نجار (۵) دیکھو تپش کے پہلے معنے (۶) پیاس تشنگی۔ مؤنث (۷) دیکھو تپش کے دوسرے معنے (۸) تش وہ آواز جو گھوڑے کو کھڑا کرنے کے لئے اہل عجم کرتے ہیں۔ مؤنث۔

(۲ الف) **تشبث** بقول بہار چنگ در زدن و در آویختن در چیزی۔ صاحب آصفی ذکر

(ب) **تشبث زدن** کردہ از معنی ساکت (مخلص کاشی ؎) چو اشک بر مژہ چسپیدہ ام بصد تشویش ٭ کہ الغریق تشبث زند بکل حشیش ٭ **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت عرب است بفتح اوّل و دوم و موحدہ مشدّد مضموم۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این با مصدر زدن کردہ اند بمعنی چسپیدن و در آویختن دیگر ہیچ۔ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق

به معنی زنیدن است که بجایش می آید (اردو) (الف) چمٹنا کا حاصل بالمصدر (ب) لپٹنا

تشبّه صاحب آصفی این را بحوالهٔ بهار مرادف تشبیه گوید **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم موحدهٔ مشدد و بمعنی مانند شدن که فارسیان استعمال این معنی حاصل بالمصدر بامصادر خود کنند که در ملحقات می آید این لازم است و تشبیه متعدی (اردو) دیکھو تشبیہ ۔

تشبّه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مشابه شدن است (بدر چاچی ۵)
سخ مریخ زان سرخ است کو خورشید انور را
تشبه کرد با چتر سفید آل بهرامش
(اردو) مشابہ ہونا ۔

تشبیه بقول بهار مانند کردن چیزی را بچیزی می فرماید که بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده صاحب منتخب ذکر این کرده ۔ فارسیان استعمال این معنی حاصل بالمصدر با مصادر خودی کنند چنانکه در ملحقات می آید (اردو) تشبیہ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ مشابہت ۔ ایک چیز کو دوسری چیز سے مثال دینا ۔ (تشبیہ) آپ فرماتے ہیں کہ اس کی کئی قسمیں ہیں ۔

تشبیه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تشبیه دادن است ۔ (اسیری لاہجی ۵)
تا کرده ام بروی تو تشبیه ماه و خور را
دارم ز روی تو همه دم انفعالها
(اردو) تشبیہ دینا ۔

تشت بقول برهان در ملحقات بر وزن دشت (۱) معروف است که لگن باشد و در عربی طشت با طای حطی خوانند و (۲) مکرسی را نیز گویند که تشت و آفتابه بر آن نهند

صاحب جامع بر معنی اوّل قانع صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید کہ معرب این طست و طشت است صاحب سروری بصراحت معنی اوّل می گوید کہ طبقی دیوار بلند است کہ دست دران شویند (امیر خسرو ؎) تشت طلب کرد و یکی تیغ تیز ؛ تشت وگر کرد بران گنج ریز ؛ و می فرماید کہ در فرہنگ بمعنی لگن نیز آوردہ۔ خان آرزو در سراج با رشیدی متفق در یک معنی **مؤلف** عرض کند کہ تسامح صاحب سروری است کہ لگن را و رای ظرف دست شوئی خیال کرد معنی دوم را مجاز معنی اول دانیم و بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم کہ محققین اہل زبان از ان ساکت اند (**اردو**) (۱) سیلابچی۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ لگن۔ طشت۔ منہ دھونے کا برتن (ناسخ ؎) ماہ کامل تیرے منہ دھونے کی ہے سیلابچی ؛ آفتاب اے ماہ تابان آفتابہ ہوگیا ؛ (۲) وہ چوکی جس پر سیلابچی رکھتے ہیں۔ مؤنث۔

تشت آتش اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و (ناصری در خاتمہ) و سراج و رشیدی کنایہ از خورشید **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست معروف و مرکب اضافی (**اردو**) دیکھو آفتاب کے پہلے معنے۔

تشت آتش بسر دارد مقولہ۔ بقول بحر ای عذر می خواہد چہ در زمان قدیم ہر کس کہ از وجرمی صادر می شد تشت پر از آتش بر سر گرفتہ می استاد و این علامت عجز و انکسار است **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و لیکن در زمانہ سلف این طرز عمل را برای مجرم صحیح پندارند پس معنی این مقولہ ہمین قدر کہ مجرم است فارسیان سلف چون نسبت کسی استعمال این مقولہ می کردند معنی آن ہمین قدر بود کہ فلان کس مجرم است۔ (**اردو**) مجرم ہے۔

تشت از بام افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول برهان وجامع ورشیدی وسراج (۱) کنایه
از رسوا شدن۔ صاحب بحر نیز گوید معنی اوّل می فرماید
که (۲) به ملا شدن راز هم بهار به معنی دوم جامع
(سلیم طهرانی ؎) افتد ز بسکه تشت کسی بر نفس
ز بام ٭ گرد دست [illegible] چو معرکه طاؤس باز شده ٭
صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر ماضی مطلق این
معنی اولش کرده **مؤلف** عرض کند که معنی
دوم اصل است و معنی اوّل مجاز آن که ز افشا
شدن راز رسوائی می شود مخفی مباد که صاحب
سروری در ملحقات ذکر (تشت از بام اوفتادن)
کرده که اوفتادن مزید علیه افتادن است
(اردو) (۱) رسوا ہونا (۲) راز کا افشا ہونا۔

تشت از بام افگندن | مصدر اصطلاحی
بهار گوید که متعدّی مصدر گذشته یعنی فاش
کردن راز (محمد قلی سلیم ؎) رسوائی کوی
عشق چو خورشید محشر زیم ٭ از بام آسمان فلک
افگند تشت ما ٭ صاحبان بحر وانند هم بانش —
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است۔
(اردو) افشای راز کرنا۔

تشت از دامن چرخ افتادن | مصدر
اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده گوید
که مرادف (تشت از بام افتادن) است بمعنی
دومش **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است
(صائب ؎) تشت من چون آفتاب از دامن
چرخ اوفتاد ٭ ساده لوح آنکس که می خواهد
که [illegible] مرا ٭ مخفی مباد که اوفتادن مزید علیه
افتادن است (اردو) دیکهو تشت از بام
افتادن کے دوسرے معنے۔

تشت بلند | اصطلاح۔ بقول برهان وبحر
وجامع ورشیدی وسراج و (صاحبان جهانگیری
وناصری در ملحقات) (۱) کنایه از آسمان است
و (۲) از آفتاب هم **مؤلف** عرض کند که قیاس
مقتضی معنی دوم است و معنی اوّل را باعتبار

محققین اہل زبان بر سبیل مجاز تسلیم کنیم (اردو)
(۱) دیکھو آسمان۔ مذکر (۲) دیکھو آفتاب کے دوسرے
معنے۔ مذکر۔

تشت خان اصطلاح۔ بقول ناصری بمعنی
خانی کہ بران طعام و نان نہند **مؤلف** عرض
کند کہ باعتبار ناصری کہ صاحب زبان است
این را مخفف (تشت خوان) دانیم بحذف واو
کہ می آید (اردو) دیکھو تشت خوان۔

تشتخانہ اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری
وجامع وسراج باخای منقطہ دار بروزن نرم خانہ
(۱) جامہ خواب را گویند از توشک ولحاف ونہالی
ومانند آن وبمعنی (۲) (توشک خانہ) ہم گفتہ اند
وآن خانہ باشد کہ رخت خواب دران نہند و
(۳) خانہ را نیز گویند کہ تشت وآفتابہ دران گذارند
کہ (آفتابہ چی خانہ) ہم نامندش وگاہی از روی
تعظیم (۴) بر ادب خانہ ہم اطلاق کنند کہ عربان
مبرز گویند (اثیرالدین اخسیکتی ۵۵) آنجا کہ تشت خانہ
قدرت کنند باز ہا تن در دہد وطای طالگہ بغرشی
بو (شرف شفروہ ۵۳) شاید کہ تشت وار سرش
شود خضر بو زیرا کہ تشت خانۂ او چرخ اخضر است
بو (امیر خسرو ۵۵) در جمع ہرزہ گویان ار گفت
بد چہ عیب ہا شرمندگی نیرزد در تشت خانہ تیز
بو (والہ ۵۵) دہان پر ہمہ چون چاہ مبرز بو تنگی
چون سفالی تشت خانہ ۔ صاحب سروری
ذکر معنی سوم کردہ گوید کہ در فرہنگ بمعنی لحاف
ونہالی آوردہ وگفتہ کہ گاہ این اسم را بر توشک
نیز اطلاق کنند واین معنی از کلام اخسیکتی مفہوم
شدہ لیکن بخاطر این ضعیف میرسد کہ این معنی خالی
از تکلف نیست واین بیت اخسیکتی شاہد معنی سوم
می تواند بود وذکر معنی چہارم بحوالۂ فرہنگ ہم
فرمودہ صاحب رشیدی ہمزبانش۔ صاحب
ناصری ذکر ہر چہار معانی بالا کردہ ۔ بہار بذکر
معنی چہارم نسبت معنی دوم می فرماید کہ این محل
تامل است **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ باعتبار

جامع ہر چہار معنی را تسلیم کنیم ولیکن معنی اوّل
و دوم ہر دو را خلاف قیاس دانیم و باعتبار
جامع خیال می کنیم کہ مخفف و مبدّل توشک خانہ
باشد کہ واو حذف شد و کاف بدل شد بفوقانی
و این مثال اوّل این قسم تبدیل است و معنی
سوم حقیقی است و معنی دوم بر سبیل مجاز
کہ گاہی در ادب خانہ ہم تشت می باشد (اردو)
(۱) خوابگاہ کے کپڑے۔ مذکر۔ جیسے توشک اور
لحاف اور نہالی وغیرہ (۲) دیکھو توشک خانہ
(۳) وہ کمرہ یا مقام جہان سیلابچی رکھتے ہین
مذکر (۴) پاخانہ۔ مذکر۔

تشت خایہ اصطلاح۔ بقول ناصری۔
نوعی از بازی است کہ خایۂ مرغ را خالی کردہ
بہ شبنم پر کنند و راہش بہ بندند و در ہوای گرم
در تشت نہند و اگر گرم نباشد در زیر تشت
آتش کنند و شبنم مستحیل بہ ہوا شود و بالطبع
میل بہ بالا کند و چندان رود کہ از چشم غائب
شود و بجای شبنم سیماب ہم کنند ہمین اثر دارد (خاقانی
گفتہ ع) اگر علم تشت خایہ ندانستہ بدان کو
صاحب رشیدی و (خان آرزو در سراج) ہم
ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ باعتبار
صاحب ناصری کہ محقق زبان خود است تسلیم
کنیم (اردو) تشت خایہ۔ فارسی مین ایک
کھیل کا نام ہے۔ مذکر۔

تشتخوان اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و بحر و سروری و رشیدی و سراج باخای معجمہ
و واو معدولہ بروزن کیفدان خوانی را گویند
کہ بجہت نان و طعام گذارند مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس یعنی تشتی
کہ مثل خوان است یعنی لگن و درینجا فک
اضافت است (اردو) لگن مثل خوان
کے جس مین کھانے کا سامان رکھتے ہین۔ مذکر

تشت دار اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و بحر و بہار و سراج با دال ابجد بروزن اشکبر

آفتابچی را گویند یعنی شخصی را کہ تشت و آفتابہ نگاہ دارد و پاکیزہ سازد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس۔ (اردو) وہ شخص جو آفتابہ پر مقرر رہے جو ہاتھ منہ دھلواتا ہے اور آفتابہ کو صاف و پاک رکھتا ہے۔

تشتر بقول برہان و جامع بروزن کفتر نام میکائیل است۔ صاحب سروری بذکر این گوید کہ این لغت بہمین معنی در باب موحدہ ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ این اسم میکائیل در فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل بشتر باشد چنانکہ تبکوب و بتکوت (اردو) میکائیل علیہ السلام۔ دیکھو بشتر۔ مذکر۔

تشت زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کوفتن مس و جز آن بہنگام گرفتن ماہ و آفتاب و این رسم ولایت است و در ہندوستان ہنگام آبلہ بر آوردن کودک اگر رعد و برق در خروش آید ہمین عمل کنند (حکیم زلالی ؎) بر ماہ گرفتہ تشت می زد ٭ صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ می فرماید کہ کنایہ از گرفتن آفتاب و ماہ است (شاعر ؎) روی تو چو ماہ است و مرا سینہ چو تشت ٭ من تشت ہمی زنم کہ مہ بگرفتہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است مخفی مباد کہ در سند شاعر استعمال مصدر زدن است کہ بجایش می آید (اردو) چاند گہن یا سورج گہن ہونا۔

تشت زر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سراج کنایہ از آفتاب جہانتاب است صاحب ناصری بذیل تشت زرین سند این آوردہ (سراج الدین سگزی ؎) اگر برون قیفال او راند خواہد ٭ کہ تشت زر از شرق رخشان نماید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس (اردو) دیکھو آفتاب

کے دوسرے معنے ۔

تشت زرّین اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و جامع و رشیدی و سراج و (ناصری در ملحقات) ہمان آفتاب ۔ مرادف تشت زر **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

تشت سرنگون اصطلاح ۔ بقول ناصری در ملحقات کنایہ از افلاک و آسمان (حکیم خاقانی ؏) اگر نہ سرنگون ساز ستی این تشت ؛ لبالب بودی از خون دل من ؛ **مؤلف** عرض کند کہ کنایۂ موافق قیاس است ولیکن سند بالالفظ بکار این نمی خورد (اردو) دیکھو آسمان ۔ مذکر ۔

تشت سیمین اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سراج و (ناصری در ملحقات) کنایہ از ماہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی و موافق قیاس (اردو) چاند ۔ مذکر ۔

تشت شمع اصطلاح ۔ بقول بحر لگن کہ شمع دران نہند ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و معنی حقیقی کہ لگن زیر شمع از ملحقات شمع است (اردو) وہ لگن ۔ مذکر جو شمع کے نیچے رکھا جاتا ہے ۔

تشت کوفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر مس کوفتن مرادف (تشت زدن) کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (زلالی خوانساری ؏) می زنم بر سینہ می گویم کہ آہ ؛ تشت می کوبم کہ بگرفتست ماہ ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال کوبیدن پیداست عیبی ندارد کہ مرادف کوفتن است (اردو) دیکھو تشت زدن ۔

(الف) **تشتکی** (ب) **تشتکی دار** بقول بہار الف بمعنی رکابی و برب گوید کہ بمعنی تشت دار است (ظہوری ؏

ست ششم زجمله خواہد شد ٭ فلک از مهر تشتکی
رد ٭ مؤلف عرض کند که (الف) با کاف
عیرو یای نسبت بر تشت موافق قیاس است
نی (ب) که اسم فاعل ترکیبی است کسی که
مان سفره را بقبضهٔ خود دارد و انتظامش کند
نی پیاله و رکابی ہا دارد - بہار تعریف خوشی
رد (اردو) الف - رکابی - مؤنث -

(ب) رکابدار - بقول آصفیہ - فارسی - اسم
مذکر - رکابیوں مین کھانا چننے اور خوبصورتی
سے لگانے والا - خانساماں -

تشت گر اصطلاح - بقول بہار و انند آنکه
تشت ہا را بسازد مؤلف عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس و معنی حقیقی
(اردو) تشت گر - فارسی - وہ شخص جو تشت بنایا کرتا ہے

(الف) تشتگی **(ب) تشتگی دار** اصطلاح - الف بقول انند بحوالهٔ بہار ہمان تشتکی که به کاف تازی
گذشت - صاحب بحر ذکر ب کرده مرادف تشتکی دار نوشت مؤلف
عرض کند که تسامح ہر دو یا تصحیف کتابت باشد که کاف عربی را فارسی کردند ہمان تشتکی و تشتکی دار
است که بکاف عربی مذکور شد (اردو) الف و ب دیکھو تشتکی و تشتکی دار -

تشتن بقول ملحقات برہان بفتح اول بر وزن کشتن - تیشهٔ بزرگ را گویند - صاحب مؤید
بحوالهٔ قنیه ذکر این کرده مؤلف عرض کند که دیگر ہمه محققین اہل زبان و زبان دان و
معاصرین عجم ازین ساکت - مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) تیشه - مذکر - دیکھو تش
کے دوسرے معنے -

تشت نگون اصطلاح - بقول جامع
کنایه از آسمان مؤلف عرض کند که نظر باتحاد

محقق صاحب زبان این مرکب توصیفی را برای
این کنایه صحیح دانیم (اردو) دیکھو آسمان مذکر -

تشت و آب خواستن مصدر اصطلاحی

بقول بہار و بحر و انند کنایه از سفر باز آمدن و
یا از گرد راه شستن (انوری ۵) دنیا خراب
و دین بخلل بود عدل تو آباد کرد ہر دو کنون
تشت و آب خواہ مؤلف عرض کند که عادت
است که چون اہل عجم از سیر باز آیند آب می خواہند
و دست و پا از گرد بشویند از ہمین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد مخفی مباد که از
سند بالا استعمال مصدر خواہیدن پیدا می شود
که بجایش می آید نه خواستن (اردو) سفر سے
واپس آنا۔

تشت و خایه اصطلاح۔ بقول برہان
و بحر (۱) مرادف ہمان تشت خایه که گذشت
و (۲) کنایه از زمین و آسمان چه زمین در میان
آسمان است و (۳) نام طلسمی ہم و علم نجوم را
نیز (علم تشت و خایه) گویند۔ خان آرزو در
سراج بذیل (تشت خایه) بحواله برہان ذکر

این بمعنی (۳) کرده اشارهٔ علم نجوم ہم کند و می فرماید
که این صحیح نیست صاحب جامع در ہر سه معنی
متفق با برہان صاحب رشیدی بر معنی اول قانع
صاحب سروری در ملحقات بذکر معنی دوم گوید
که نام شعبده و مقصودش از شعبده غیر از معنی سوم
نباشد۔ صاحب ناصری در ملحقات متفق با رشیدی
بہار گوید که (۴) کنایه از علم نجوم و نام بازی
و بسند نظامی گوید که (۵) بمعنی نوع و گونه مستفاد
می شود (خاقانی ۵) تشتی است این سپہر و
زمین خایه در میان ہرگز علم تشت و خایه ندانسته
بدان ہا (نظامی ۵) مگر سوی بدبها پیر دریا
بدین تشت و خایه و این داستان ہا مؤلف
عرض کند که باعتماد صاحب جامع ہر سه معانی
اول الذکر را صحیح دانیم و برای معنی چہارم
شعر خاقانی را کافی ندانیم که ازان استعمال
(علم تشت و خایه) بمعنی علم نجوم است و از
(تشت و خایه) علم نجوم مراد نیست و معنی

ہم پیدا کردہ بہار است از نافہمی مضمون شعر نظامی مقصود نظامی از الفاظ (بدین تشت وخایہ) از زمین وآسمان است کہ آسمان بصورت تشت نگون است بالای ماہ وکرۂ زمین بشکل بیضۂ زیر آسمان۔ فتامل۔ البتہ وجہ تسمیہ معنی سوم برکشود خیال ما این است کہ ہمان معنی اول را کہ طلسم ماشتداست بعض محققین بمعنی سوم قائم کردہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) دیکھو تشت و خایہ (۲) زمین اور آسمان (۳) ایک طلسم کا نام فارسی مین تشت وخایہ ہے جس کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔ (۴) علم نجوم۔ مذکر (۵) طریقہ۔ طرز۔ مذکر۔

تشتیوان بقول برہان باواو بر وزن نزدیکان بلغت یونانی بسفائج را گویند وآن است مسہل سودا وبعربی کثیر الارجل وثاقب الحجر خوانند واضراس الکلب نیز صاحب انقل نگارش۔ صاحب محیط گوید کہ اسم یونانی یا بربری بسفائج است **مؤلف** عرض کند ما حقیقت این بر بسانج بیان کردہ ایم وازینکہ فارسیان این لغت را ہم بر زبان دارند دادہ ایم (اردو) دیکھو بسانج۔

تشخیص بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم (۱) در تماشاگاہ تبدیل لباس کردن وبصورت شخص فرضی خود را نمودن **مؤلف** عرض کند کہ این لغت عرب است بالفتح وکسر خای معجمہ وبقول انند معین کردن چیزی واجازہ کردن۔ فارسیان (۲) بمعنی دریافت استعمال این کنند ومعنی اول خاصہ معاصرین عجم است کہ تفریس باشد (ظہوری ؎) گرچہ آئینہ بہ تشخیص مغز می آرزم کہ زور طوفان نگہ آہ کشیدن دارد (اردو) (۱) تھیٹر مین ایکٹ کرنا کسی اور کا لباس مین آکر اپنا پاٹ ادا کرنا کا حاصل بالمصدر۔ تبدیل لباس۔ ایکٹری۔ مؤنث۔ (سانگ بھرنا)

مذکر۔ بہروپ) (۲) دریافت۔ مؤنث۔

تشتر بقول بول چال بجوائہ معاصرین عجم حاصل بالمصدر بمعنی تنبیہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسی جدید است و متحقق نہ شد کہ از کدام زبان این لفظ را گرفتہ لغت عربی یا ترکی یا سنسکرت نیست معاصرین عجم استعمال این بالضم می کنند (اردو) تنبیہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث چشم نمائی

تشریح بقول بہار نیک بیان کردن سخن را و باصطلاح اطبا۔ بیان کردن حقیقت اعضای بدن انسان را علم تشریح گویند (ابوطالب کلیم سہ) بافکر او چو سر بگریبان فرو کنم ٭ تشریح زلف خم بخمش مو بمو کنم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر رای مہملہ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) صراحت کنند و (۲) بمعنی بیان حقیقت اعضای انسانی ہم استعمال این در ملحقات می آید (ظہوری سہ) کہن بہر مداوا رگ وپی خود را ٭ نمودہ عشق بہ تشریح جسم لاغر ما ٭ (اردو) تشریح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) تفصیل۔ تفسیر۔ وضاحت (۲) اعضای جسم کی تحقیق۔

تشریح کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) صراحت کردن و (۲) حقیقت اعضای انسانی را بیان کردن است سند این بمعنی اول از کلام کلیم ہمدانی بر تشریح گذشت (اردو) تشریح کرنا (۱) صراحت کرنا شرح کرنا (۲) حقیقت اعضای انسانی کو بیان کرنا۔

تشریف بقول بہار۔ بزرگوار گردانیدن۔ می فرماید کہ فارسیان (۱) بمعنی خلعت بالفظ پوشیدن وخواستن و داشتن و در برافگندن استعمال کنند و (۲) بمعنی رفتن کہ استعمال

این با مصدر بردن آمده و (۳) بمعنی آمدن. با مصادر آوردن و دادن و فرمودن. صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر معنی اوّل کرده (خواجهٔ شیراز ـ له) هرچه هست از قامت ناساز بی اندام ماست ٭ ورنه تشریف تو بر بالای کس کوتاه نیست ٭ صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم هم ذکر معنی اوّل فرموده **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر رای مهمله و بقول منتخب بمعنی بزرگ داشتن و بزرگ گردانیدن. و بلحاظ دیگر معانی بالا این را مفرّس دانیم. مخفی مباد که مجرّد این لفظ در فارسی بالغیر ترکیب با مصادر بمعنی دوم وسوم مستعمل نیست و بمجاز معنی مستعمله زبان عرب و این معانی بترکیب مصادر پیدا می شود که در ملحقات می آید (اردو) خلعت. مذکر. لباس فاخره.

تشریف آوردن استعمال. بقول انجمن ووارسته بمعنی آمدن **مؤلف** عرض کند که بلحاظ معنی حقیقی لفظ تشریف که در عربی زبان است معنی این مرکب عزّت بخشیدن و بزرگی آوردن است و فارسیان بر سبیل مجاز تعرّفاً بمعنی آمدن استعمال کنند یعنی از آمدن کسی صاحب خانه را اعزازی حاصل می شود (آرزوی اکبرآبادی ـ له) تو تا ای ماه رو تشریف آوردی ٭ درین گلشن ہگل مهتاب در هرسوی خرمن ٭ خرمن است امشب ٭ مخفی مباد که ما این استعمال را از معاصرین عجم نشنیدیم و در کلام استادان سلف هم ندیدیم. معاصرین عجم این استعمال را غلط ندانند ولیکن خود استعمال نمی کنند مجرّد سند شاعر هندنژاد تسکین ما نمی کند (اردو) تشریف لانا. بقول آصفیه. قدم رنجه فرمانا. آنا.

تشریفات بقول صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار (۱) بمعنی مصاحبین وهم او گوید که (۲) بمعنی آداب. صاحب رهنما

بحوالۂ سفرنامۂ مذکور می فرماید کہ (۳) بمعنی لباس است و آداب و (۴) مدارات ہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل و دوم و چہارم تفرس معاصرین است و معنی سوم درست بیان نکرد کہ جمع تشریف می باشد یعنی خلعت ہا (اردو) (۱) مصاحبین۔ مذکر (۲) اداب۔ دیکھو آداب (۳) خلعتیں۔ مؤنث (۴) مدارات بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ خاطر۔ تواضع۔ آو بھگت۔ (جراُت ؎) گھر اُسکو بُلا نہ کیا دل تو وہ جراُت ہو بولا کہ بس کیجے مدارات کہیں اور

تشریفات چی باشی اصطلاح۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار۔ می فرماید کہ بمعنی (۱) صدر اعظم است صاحب رہنما بحوالۂ ہمان سفرنامہ گوید کہ (۲) مہتم و تشکچی خانہ و داروغۂ لباس خانہ۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بر معنی دوم قانع۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد معاصرین عجم باشد کہ مرکب شدہ است با لفظ تشریفات کہ جمع ملبوس فاخرہ است و چی کہ لغت ترکی است بمعنی صاحب چنانکہ تفنگچی و قابوچی و باشی بقول غیاث در ترکی زبان بمعنی سردار است معنی لفظی این صاحبی کہ عہدہ متعلق بہ ملبوسات دارد پس معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل بر سبیل مجاز (اردو) (۱) صدر اعظم بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وزیر اعظم دیوان اعلی (۲) مہتم توشک خانہ۔ داروغۂ لباس۔ مذکر

تشریف افگندن بر سر استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (تشریف افگندن) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چیزی نیست و با ترکیب لفظ بر سر بمعنی خلعت پوشانیدن است (ثنائی مشہدی ؎) اگر دو چو غنچہ تنگ برتش چتر سبز چرخ ہا تشریف جاہت ار فگند بر سر آفتاب مخفی مبادا کہ در سند بالا استعمال مصدر فگندن است عیبی ندارد کہ مخفف افگندن باشد۔ (اردو) خلعت پہنانا۔

تشریف بردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی بردن خلعت را و (۲) بمعنی رفتن از طهوری (ص) بهولی گنز و کسب کرده بخور ؛ بنوری گنز و برده تشریف نور ها (وحشی یافقی ص) شام هجران تو تشریف بهر جا ببرد ؛ ده رپس و پیش هزاران شب یلدا ببرد ؛ (طالب ع) از ان زمان که ازین کلبه برده تشریف ؛ (اردو) (۱) خلعت لیجانا (۲) جانا۔ تشریف لیجانا۔

تشریف پوشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که لباس فاخره در بر کردن (کلیم همدانی ص) چرا نپوشد تشریف امتیاز ز حق ؛ که برهنه نیست بعهدش مگر که تیغ جهاد ؛ (اردو)۔ خلعت پهننا۔

تشریف خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است بمعنی طالب خلعت کردن (صائب ص) از سپهر سفله تشریف تن آسانی مخواه ؛ پیرهن از چاه دارد یوسف کنعان در و ؛ مخفی مباد که از سند بالا تشریف خواهیدن پیداست علی هذا گله این مرادف آنست و خواهیدن بجایش می آید (اردو) خلعت چاهنا۔

تشریف دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) خلعت دادن است و پیرایه بخشیدن بمعنی حقیقی (کمال اصفهانی ص) تشریف داد ذات ترا از صفات خویش ؛ گاهی کریم و گاه رؤف و گهی رحیم ؛ (فغانی شیرازی ص) هر گرا تشریف رسوائی دهد سلطان عشق ؛ هر دم آید صد بلا بهر مبارکباد او ؛ صاحب بحر و (خان آرزو در چراغ هدایت) و وارسته هر سه می فرمایند که (۲) بمعنی آمدن است (شاپور طهرانی ص)

می دہد تشریف غم ہر گہ کہ می خواہد بدل ٭ ہیچ منع
نیست دربار است و مہمان آشنا است ٭
مخفی مباد کہ در اسناد آخر استعمال مصدر رسیدن
است کہ بجایش می آید عیبی ندارد (اردو)
(۱) خلعت دینا (۲) آنا۔ تشریف لانا۔

تشریف داشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ (۱) بمعنی صاحب خلعت بودن است
(طالب آملی ؎) تشریف شہادت زدم و
تیغ تو دارم ٭ فرض است برارواح طواف جسد
ما ٭ (۲) موجود بودن (نصیر ہمدانی۔ نثر) اگر
چہ درین وقت خدام نعیم الانام درین جانب
اصفہان تشریف دارند (الخ) مخفی مباد کہ
داریدن مرادف داشتن است کہ بجایش می آید
و در اسناد بالا استعمال ہمان است۔ عیبی ندارد
(اردو) (۱) خلعت رکھنا۔ صاحب خلعت
ہونا (۲) تشریف رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ موجود
ہونا۔ رہنا جیسے "ہمارے ساتھ وہ بھی یہان
تشریف رکھتے ہین"

تشریف دوختن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی یعنی دوختن خلعت ولباس
فاخرہ باشد (اردو) خلعت اور لباس فاخرہ سینا

تشریف رسیدن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بر سبیل مجاز بمعنی عزت حاصل شدن
است (کمال اصفہانی ؎) نتوان بصد ہزار
زبان گفت شکر آن ٭ تشریف ہا کہ ما را زین خاندان
رسید ٭ (اردو) عزت حاصل ہونا۔

تشریف فرمودن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔
مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی عطا فرمودن
خلعت ولباس فاخرہ (جمال اصفہانی ؎)
مرا تشریف فرمودی ولیکن دون تقدر من ٭

مراکس اینقدر بخشد ز توکس اینقدر جید ؏ صاحب
بحر و وارستہ ہر دو می فرمایند کہ (۲) بمعنی آمدن
است (آزاد بلگرامی ؎) سر بزانوی علی نگذاشت
سالار رسل ؏ درا سد تشریف فرمود آفتاب
خاوری ؏ (اردو) (۱) خلعت عطا کرنا۔
(۲) تشریف لانا۔ دکن مین کہتے ہین تشریف
فرما ہونا۔

تشریف یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی یعنی حاصل کردن
خلعت فاخرہ باشد (کمال اصفہانی ؎)
تشریف سایۂ تو زمین گر بیافتی ؏ در چشم
آفتاب شدی خاک توتیا ؏ (اردو)
خلعت پانا۔

(الف) **تشرین** بقول انند بالکسر و یای معروف نام دو ماہ در زبان رومی **مؤلف**
عرض کند کہ یکی را ------

(ب) **تشرین اوّل** گویند کہ ترجمۂ ہندی آن تقریباً کاتک و دیگری را ------

(ج) **تشرین ثانی** و آن را در ہندی تقریباً اگھن گویند۔ صاحبان انند و غیاث
(ب) را (تشرین اولی) و (ج) را (تشرین اخری) نوشتہ اند و لیکن صاحب بولچال
بحوالۂ معاصرین عجم ہمچنین گفتہ کہ بر (ب) و (ج) قائم کردہ ایم و حالا (ب) و (ج) بر
زبان معاصرین عجم است و متقدمین و متاخرین ہم استعمالش کردہ اند ما این مرکبات را مفرس
دانیم (اردو) الف تشرین رومی زبان مین دو مہینون کا نام ہے ب کاتک۔ مذکر
(ج) اگھن۔ مذکر۔

تشلیخ بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بالام بر وزن زرنیخ بمعنی سجادہ

وجانماز ـ صاحب جہانگیری سندی کہ از کلام شمس فخری برای این آوردہ ہمان است کہ بر (تسلیخ بہ سین مہملہ) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بعض محققین این را بہ سین مہملہ دوم آوردہ اند کہ گذشت و ما آن را اسم جامد فارسی زبان گفتہ ایم و ہمان اصل است و این مبدل آن چنانکہ کستی وکشتی و تسلیخ را فارسیان از سلخ عربی کہ بمعنی پوست است بر سبیل تفریس بصورت لغت عرب بدین معنی ساختہ اند و این تصرف شان است (اردو) دیکھو تسلیخ۔

تشمیر بقول برہان و جامع با میم بر وزن کفگیر دوائیست کہ آن را بسفایج خوانند و بایای معنی با فوقانی ما بین شین و میم ہم بنظر آمدہ یعنی تشتمیر ـ خان آرزو در سراج می فرماید کہ این مخفف تشتمیر است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط ہمین را بہ زای ہوز آخر آوردہ و اشارہ بسفایج کردہ و ما حقیقت بسفایج را بر بسانج بیان کردہ ایم و بر بسانج اشارۂ تشمیر ہم و باعتبار صاحب جامع ما این را لغت فارسی زبان بہ رای مہملہ آخر میدانیم و آنچہ صاحب محیط بہ زای نقطہ دار نقل کردہ آن را تصحیف کاتب خیال می کنیم ـ بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو بسانج۔

تشمیز بقول محیط ہمان تشمیر کہ بہ رای مہملہ آخر گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم و این را تصحیف قرار دادہ ایم (اردو) دیکھو تشمیر۔

تشمیزج بقول برہان و مؤید با زای نقطہ دار و جیم بر وزن و معنی چشمیزک است کہ شیرازیان چشم خوانند و آن تخمی است سیاہ و املس کہ با نبات سایند و در چشم کشند صاحب جامع گوید کہ ہمین را تشش ہم گویند ـ صاحب محیط میفرماید کہ معرب چشمیزج کہ در چشم ہا بیاید **مؤلف** عرض

کند که او بر چشخام هرچه نوشته ما ذکرش بر پشمه کرده ایم و هم بر بشبه و بشمه (اردو) دیکھو پشمه۔

تشن بقول برہان و جامع و رشیدی و سروری و سراج بفتح اوّل بر وزن چمن بمعنی چاکسو ست و آن دانه باشد نرم و سیاه و لغزنده از عدس بزرگتر که در دواهای چشم بکار برند و بکسر اوّل هم آمده صاحب سروری اسم دیگر این چاکسو بسین مہمله گفته صاحب محیط به چاکسو گوید که	بفتح جیم فارسی و الف و سکون کاف و فتح سین مہمله و سکون واو اسم مندی چشخ است **مؤلف** عرض کند که مخفف مبدل تشمیرج که گذشت۔ میم بدل شد چنانکه بام و پان و تحتانی و زای ہوز و جیم حذف (اردو) دیکھو تشمیرج۔

تشنک بقول برہان و جامع بر وزن چشمک ازپیش سرجائی را گویند که در کودکی جهنده می باشد و آن را بالعربی یافوخ خوانند صاحب رشیدی گوید که همین را جانداره هم در بجهد هم. خان آرزو در سراج همزبانش **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی ز است و ما بر تارک صراحت این کرده ایم (اردو) دیکھو تارک کے دوسرے معنے

تشنگی بقول بهار و اند ترجمه عطش است (ظهوری ۵) واد از تشنگی و سیا گشته ام غرق در محیط سراب ۱ **مؤلف** عرض کند که مرکب است از لغت تشنه و یام بقاعدهٔ فارسی های ہوز آخر بدل شد به کاف فارسی (اردو) تشنگی بقول آصفیه ا عطش۔ پیاس۔ تراس۔

تشنگی افتادن استعمال۔ بمعنی عطش	عائد و واقع شدن **مؤلف** عرض کند

قیاس است (ظہوری ے) از داغ تو ہست سینہ سیراب ﴿ افتاد چو تشنگی سراب است ﴿ (اردو) پیاس لگنا۔ بقول آصفیہ۔ پانی کی خواہش ہونا۔ تشنگی ہونا۔

تشنگی برداشتن استعمال۔ بمتبلای تشنگی شدن باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) تا بمشتاقان شود پر کعبہ گشت از خود تہی ﴿ صد بیابان تشنگی بردار زمزم عاشقت ﴿ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر برداریدن است کہ بجاش می آید عیبی ندارد (اردو) پیاسا ہونا۔ مبتلای تشنگی ہونا۔

تشنگی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سندش مصدر (تشنگی گیردن) پیداست (خسرو ے) از گریہ ہمیش می سوزیم با آنکہ ﴿ نگیرد تشنگی در روز باران ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ (تشنگی کردن) ہم محاورۂ زبان است بمعنی تشنہ شدن و (تشنگی گیردن یا گرفتن) اعادہ شدن تشنگی مرادف (تشنگی افتادن) گذشت مخفی مباد کہ تعریف مصدر گیردن بجاش می آید (اردو) پیاسا ہونا۔

تشنگی کشیدن استعمال بمعنی مبتلای تشنگی شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) العطش گویان صحرای غمت ﴿ تشنگی در نیل و جیحون می کشند ﴿ (اردو) مبتلائے تشنگی ہونا۔ پیاسا ہونا۔ تشنہ ہونا۔

تشنہ بقول بہار (۱) ترجمہ عطشان و (۲) بمعنی مشتاق و آرزومند مجاز است (میرزا بیدل ے) گر نباشد حرص عالم بحر لبریز فناست ﴿ آرزوی تشنۂ ما در شراب انداختہ ﴿ (صائب ے) چشم ما چون زاہدان بر میوۂ فردوس نیست ﴿ تشنۂ بوی از آن سیب زنخدانیم ما ﴿ (ولہ ے) گر بدانی چقدر تشنۂ دیدار توایم ﴿ خواہی آمد عرق آلودہ بہ آغوش مرا ﴿ صاحب فدائی کہ از علمای

معاصر عجم بود بر معنی اول قانع۔ صاحب سخندان
گوید کہ در سنسکرت (ترشنا) بمعنی تشنگی است
وہم او گوید کہ بمعنی خواہش وہوس ہم خان آرزو
در سراج بذیل تش گوید کہ دور نیست کہ تشنہ
مرکب باشد از تش ونون کہ افادۂ معنی صاحبی
کند وہای زائدہ از عالم خان وخانہ **مؤلف**
عرض کند کہ اتفاق داریم با او ومعنی دوم مجاز
باشد (اردو) تشنہ۔ بقول آصفیہ (۱) پیاسا
(۲) خواہشمند۔ متمنی۔

تشنہ آب زا اصطلاح۔ بقول ناصری
واند بمعنی مستسقی است کہ ہرچہ آب خورد رفع
تشنگی او نشود و زرداب در شکمش افزاید۔
(ابوالقاسم عنصری بلخی ؎) چو تشنہ آب زا نہ
بیم از رنج ۂ ہلاک خویش را گشتہ خریدار ۂ
ومی فرماید کہ این لغت در فرہنگہا نبود از ین
شعر عنصری بدست آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ
تعریف خوشی نکرد آب زا بمعنی پیدا کنندۂ
آب پس تشنۂ کہ خود در شکم خود آب پیدا کند کنایہ
باشد از مستسقی (اردو) مستسقی۔ بقول
آصفیہ۔ عربی۔ سیرابی کی طلب کرنے والا۔
استسقا کی بیماری والا۔

تشنہ اشک اصطلاح۔ بقول بہار
معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مشتاق
اشک باشد متعلق بمعنی دوم تشنہ کہ مجاز است
(صائب ؎) بیش ازین کاوش مکن با دل کہ
چشم تشنہ اشک ۂ از برای گریہ کردن آب
از گوہر گرفت ۂ مخفی مباد کہ این مرکب اضافی
است ولیکن در شعر بالا بفک اضافت مستعمل
(اردو) اشک کا پیاسا۔ یعنی اشک کا مشتاق۔

تشنہ باشیدن استعمال۔ بمعنی (۱) در عالم
تشنگی بودن و (۲) مشتاق بودن **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎)
چہ تشنہ است بروی تو چشم من شاید ۂ بچشم
آن رخ خی کردہ تشنہ باشد ۂ وانہمین قبیل

است (تشنہ شودن) و (تشنہ گردیدن) اولہ

(ل) تشنہ ترجی شوم آنم بچکانید بلب * وای خوشا

تشنہ کہ در چشمۂ حیوان افتد * مخفی مباد کہ مصدر

باشیدن بجایش گذشت و مصدر شودن بجائی

خودش می آید (اردو) (۱) پیاسا ہونا۔

(۲) مشتاق ہونا۔

تشنۂ چیزی بودن مصدر اصطلاحی

بقول بحر بمعنی آرزومند چیزی بودن **مؤلف**

عرض کند کہ (تشنہ بخون کسی) آید متعلق بمعنی

عام است۔ واین ہم متعلق بمعنی دوم تشنہ

(اردو) کسی چیز کا مشتاق اور آرزومند ہونا۔

(الف) **تشنہ بخون** اصطلاح۔

(ب) **تشنہ بخون آمدن** الف بقول

بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی در پی

خون کسی یعنی در پی قتل بودن (طالب آملی ع) پیر

چمن وبال دل داغ داغ ماست * بوی بہار

تشنہ بخون ایاغ ماست * (رضائی کاشی ع)

دل بخونم تشنہ و دلبر بخونم مائل است * وای

بر جانم کہ اینم دلبر و آنم دل است * ب

مرکب از الف است (ظہوری ع) بگلستان

تبا فردوس سیرابی دہ * غمزہ اش دشنہ بکف

تشنہ بخون می آید * (اردو) الف خون

کا پیاسا ب خون کا پیاسا بنکر آنا۔

تشنۂ تو استعمال۔ بقول مؤید۔ ای مشتاق

لقای تو **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ خصوصیت

لقا نباشد۔ بمعنی مشتاق تو باشد و بس متعلق

بمعنی دوم تشنہ۔ ضرورت نداشت کہ این را

مانند اصطلاحی جا دہند (اردو) تیرا مشتاق۔

تشنہ جگر اصطلاح۔ بقول برہان و بحر

و جامع کنایہ از اشتیاق۔ بہار بر معروف قانع

(صائب ع) ای کہ از آب عقیق تو فلک سبز

است * نیست انصاف برین تشنہ جگر خندیدن

(ولہ ع) صبر کن بر نفس گرم خود ای تشنہ جگر

کہ چو دال آب شود چشمۂ حیوان گردد * صاحب

ناصری در ملحقات گوید کہ کنایہ از مشتاق است مؤلف
عرض کند کہ اتفاق داریم با صاحب ناصری کہ ہردو
سند بالا ہم تائید قولش می کند و تسامح ہرسہ محققین
اول الذکر است کہ مشتاق را اشتیاق گفتند و خیال
نفرمودند کہ (تشنہ جگر) اسم فاعل ترکیبی است
البتہ تشنگی جگر بمعنی اشتیاق توان گرفت (اردو)
مشتاق۔

(الف) تشنہ چشم | اصطلاح۔ بقول بہار
واند معروف۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید
کہ بمعنی گرسنہ چشم است و از سندش ......

(ب) تشنہ چشمی | پیداست مؤلف عرض
کند کہ الف بمعنی مشتاق دیدار است و (ب)
بمعنی اشتیاق دیدار (صائب الف ہ) تشنہ
چشم افتادہ است آئینہ اسکندری ؏ ورنہ
آب زندگانی دل سیاہی بیش نیست ؏ (صائب
ب ہ) تشنہ چشمی لازم افتاد است بزم
وصل را ؏ از نظر بازی نگرد و سیر دریا حباب
؏ (ولہ ہ) ز آب بحر شود سیر تشنہ چشمی من ؏ دلم
چہ آبلہ زین ماجراست ہمچو حباب ؏ (اردو)
الف مشتاق دیدار ب اشتیاق دیدار۔ نذیر

تشنہ چیزی بودن | مصدر اصطلاحی کنایہ
از اشتیاق ہر چیز است و بقول بحر مرادف (تشنۂ
بہر چیزی بودن) کہ گذشت صاحبان رشیدی
و مصطلحات ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو
در سراج گوید کہ مشتاق چیزی بودن مؤلف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم تشنہ (اردو)
کسی چیز کا تشنہ ہونا۔ مشتاق ہونا۔ جیسے "میں
آپ کے دیدار کا تشنہ ہوں"۔

تشنۂ خون کسی شدن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر ارادۂ قتل کسی داشتن مؤلف
عرض کند کہ بحر از نزاکت کار نہ گرفتہ۔ در صدد
قتل کسی و مشتاق قتل کسی بودن متعلق بمعنی
دوم تشنہ باشد (اردو) کسی کے خون کا پیاسا ہونا

تشنہ در خواب آب می بیند | مثل

صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ
مشتاق چیزی باشد مقصد آنست کہ ہر کہ اشتیاق
چیزی در دل دارد منہمک می شود در ان چنانچہ
در خواب ہم ہمان چیز را می بیند (اردو)
بلی کو چھیچھڑون کے خواب ۔ جو من مین بسے سپنے
مین دیسے ۔ صاحب محبوب الامثال نے ان دونون
کو اسی فارسی مثل کے مقابلہ مین لکھا ہے ۔

تشنہ دل اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع
و بحر مرادف تشنہ جگر کہ گذشت معنی کنایہ از
اشتیاق ۔ بہار بر معروف قانع (میرخسرو ؎)
از تو زنخ ید کہ بدینسان روم ؛ تشنہ دل از چشمۂ
حیوان روم ؛ صاحب ناصری در ملحقات انجمن
راہم بمعنی مشتاق گوید **مؤلف** عرض کند کہ
اتفاق داریم با او و ہمہ را انجا حقیقت تسامح
محققین بالا عرض کردہ ایم و در ینجا ہم سکندری
خوردہ اند کہ مشتاق را اشتیاق نوشتہ ۔ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو تشنہ جگر ۔

تشنہ شودن استعمال ۔ بمعنی حقیقی است
مؤلف عرض کند کہ بہر دو معنی تشنہ مستعمل
بمعنی تشنہ شدن و حقیقت شودن بجایش می آید
(ظہوری ؎) تشنہ تر می شوم آبم بچکانید
بلب ہوای خوشا تشنہ کہ در چشمۂ حیوان افتد ؛
(اردو) تشنہ ہونا ۔ مشتاق ہونا ۔

تشنہ کام اصطلاح ۔ بقول بہار و آنند
معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تشنہ لب
است (۱) بمعنی حقیقی و (۲) نہایت مشتاق
چیزی (میرزا محمد زمان راسخ ؎) زفیض بادۂ
جوش گل بباغ است ؛ چراغان تشنہ کام یک
چراغ است ؛ (اردو) تشنہ کام بقاعدۂ
فارسی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے تشنہ لب
پر فرمایا ہے (۱) نہایت پیاسا ۔ ایسا پیاسا جس
کے ہونٹون پر پھیپڑیان جم جائین (۲) نہایت

مشتاق ۔ نہایت خواہشمند ۔
تشنہ لب استعمال ۔ بقول بہار و انند
معروف **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تشنہ کام
بہر دو معنی (ظہوری ؎) با تغنہ درونی چہ کند

قطرہ چکانی ؛ در وادی ما تشنہ لبان بحر سراب است ؛ (صائب ؎) بوسہ ہای تشنہ لب پردہ دریہم
با فقست ؛ چون کبوترہای چاہی گرد چاہ غبغبش
؛ (اردو) دیکھو تشنہ کام ۔

(الف) **تشنیع** بقول منتخب بالفتح وکسر نون لغت عرب است بمعنی زشت گفتن و زشت
شمردن چیزی را **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر با مصدر زدن بمعنی
(ب) **تشنیع زدن** بمعنی زشت گفتن استعمال کنند ۔ صاحبان بہار عجم و انند ذکر این
کردہ اند (مولوی معنوی ؎) ای تو تدیم می کہ ہم مستی وہم می زدہ ؛ تشنیع ہای بیہدہ
چون می زنی ای بدگہر ؛ (میر خسرو ؎) دشنام و بد دشمن و تشنیع زند دوست ؛ چندان شوم
از کہ و چندین بہ کہ گویم ؛ مخفی مباد کہ از اسنادہ بالا مصدر زدن پیداست کہ مرادف زدن است
عیبی ندارد و تعریفش بجای خود می آید (اردو) طعن و تشنیع کرنا ۔

تشویر بقول بہار شرمندہ شدن و شرمندہ کردن ۔ فارسیان بمعنی خجالت و انفعال بالفظ
خوردن و دادن و کشیدن استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح
وکسر واو صاحب منتخب ذکر این کردہ استعمال فارسیان در ملحقات می آید (اردو) خجلت
مؤنث ۔ انفعال ۔ مذکر ۔

تشویر خوردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کہ بمعنی خجل شدن است (کمال اصفہانی ؎)
زہی ز رفعت تو خوردہ آسمان تشویر ؛ زہی

ندیده ترا چشم روزگار نظیر که (اردو) خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

تشویر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی خجل ساختن است و خجالت عاید حال کردن (انوری ۔) کند لطائف طبع تو تیره را حیران بود ز شمائل حلم تو کوه را تشویر ز تخفیف باد که از سند بالا مصدر دمیدن پیدا است که بجای خوردش می آید (اردو) خجل کرنا۔

تشویر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی خجل شدن و ندامت کشیدن است (او حدی ۔) نشستم او بنشاد نقد به تیغ تیز گر تکشید هیچ تشویر (اردو) خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

تشویش بقول بہار بمعنی شوریده کردن کار روحی فرماید که این عربی الاصل نیست و فارسیان بمعنی رنج و محنت با لفظ خوردن و دادن و داشتن و کردن و کشیدن استعمال کرده اند و همچنین بمعنی سرزنش هم که در ملحقات می آید۔ **مؤلف** عرض کند که بقول منتخب بالفتح و کسر واو بمعنی پریشان و آشفته کردن آمده و فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر و با مصادر فارسی مرکب کرده اند (اردو) تشویش۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ پریشانی۔ گھبراہٹ۔ سوچ۔ تردد۔ فکر۔

تشویش آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فکر و تردد و پریشانی لاحق شدن است (ناصر خسرو ۔) از محنت ما ش محنت بیش آمد بود ز ملک پدر بہر تو تشویش آمده (اردو) فکر و تردد اور تشویش لاحق ہونا۔

تشویش باشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر تشویش بودن کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سندش (تشویش باشیدن) پیداست که قائمش کرده ایم (سلمان ساوجی ۔) ہمہ

بیم من ازان غمزۂ بیمار بود ؎ ہمہ تشویشم ازان زلف پریشان باشد ؎ (اردو) تشویش ہونا

تشویش خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مبتلای فکر و تردد و پریشانی بودن است (سعدی ؎) تہیدست تشویش نانی خورد ؎ جہانبان بقدر جہانی خورد ؎ (اردو) تشویش، فکر، تردد۔ پریشانی میں مبتلا ہونا۔

تشویش دادن یا استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (تشویش دادن) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سندش (تشویش دادن) بمعنی تکلیف رسانیدن ؎ یا بالغرض تشریف آوردن یعنی زحمت تشریف آوری دادن پیدا است (وحشی یافقی ؎) جان را بہ ہجرت می کنم بہر عنایت گو میا ؎ کی بہر حفظ جان خود تشویش بایت می دہم ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر رسیدن پیدا است کہ بجای خودش می آید (اردو) آنے کی تکلیف دینا۔

تشویش داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی فکر و تردد داشتن است (شرف سعدی الشیرازی) ازین غم نانی داشتم و این ساعت تشویش جہانی ہے (اردو) فکر و تردد رکھنا یعنے مبتلای فکر و تردد ہونا۔

تشویش دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مبتلای فکر و تردد شدن (قراری گیلانی ؎) مرگست دوری از الم تشویش ہستی دیدہ را ؎ یارب زخواب نیستی در حشر بیدارم مکن ؎ (اردو) مبتلائے فکر و تردد ہونا۔

تشویش کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سرزنش و توبیخ کردن است (سعدی شیرازی ؎) بداندیش را زجر و تشویش کرد ؎

پشیمانی از گفتهٔ خویش کرده ؎ (اردو) زجر و
توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔

تشویش کشیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بتلای فکر و تردد شدن است۔
(ظهوری ؎) دل است اینکه ناز بتان
می کشد ؎ دل است اینکه تشویش جان
می کشد ؎ (اردو) فکر و تردد مین مبتلا ہونا۔

تشّه بقول برہان و جامع و سروری با تای مشدد بر وزن لشّه (۱) پیمانهٔ روغن را گویند
خان آرزو در سراج بذکر قول سروری می فرماید که در رسالهٔ قوسیه بکسر (۲) بمعنی تیشهٔ بزرگ
است پس مخفف تیشه بود **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است و
بمعنی دوم مخفف تیشه که می آید (اردو) (۱) روغن کا ناپ۔ پیمانه۔ مذکر۔ (۲) دیکھو تیشه۔

تشی بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثانی
و سکون تحتانی (۱) خارپشت کلان را گویند که
خارهای خود را مانند تیر اندازد و بقول بعض این
لغت عرب است و (۲) بکسر اول مردم پرشپش
را خوانند۔ صاحبان رشیدی و سروری و سراج
بر معنی اول قانع (حکیم اسدی ؎) تو این رو
سه پارسی چون کشی ؎ یکی سنگ خوانند و دیگر تشی
؎ صاحب ناصری بذکر معنی اول می فرماید که این
لغت فارسی دری است نه عربی صاحب
برہان خطا کرد که عربی دانست۔ صاحب
محیط بر خارپشت قانع **مؤلف** عرض کند
که ما حقیقت این را بر آتشی بیان کرده ایم
که به الف اول گذشت و این مخفف آن
و به معنی دوم مرکب از تش با یای نسبت
معنی صاحب تش و تش دارنده و تش
بمعنی شپش بجالش مذکور شد (اردو)
(۱) دیکھو اتشی (۲) وه شخص جس کے جسم
مین جوئین پڑ گئی ہون۔

تشیرہ بقول برہان و جامع و ناصری و مؤید و سراج بر وزن کبیرہ گلولہ را گویند کہ از سنگہای الوان و سخت سازند و بدان بازی کنند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) وہ پتھر کا گولا جس سے کھیلتے ہیں۔ مذکر۔

فوقانی با صاد مہملہ

تصاعد بقول بہار ببالا بر آمدن وی فرماید کہ صحیح تصعّد است (بدر چاچی ؎) در تصاعد کندی گرہ دیر اقت سوی چرخ ٭ چشم عقرب شود ی معدن ثور از دبران ٭ **مؤلف** گوید کہ تصعّد بالفتح بقول منتخب لغت عرب است بمعنی بالا رفتن ولیکن صاحب انند بحوالہ منتہی الارب تصاعد را ہم بر وزن تفاعل لغت عرب گوید پس استعمال فارسیان است وبس و وجہی نیست کہ بقول بہار تصرف فارسیان بر سبیل تعریض دانیم (اردو) بلند ہونے کا حاصل بالمصدر تصاعد کا استعمال اردو مین ہے۔

تصحیح بقول بہار درست کردن می فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر حای حطی اول بقول انند لغت عرب است پس عجب نیست کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این ترکیب مصادر فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تصحیح۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث صحت۔

تصحیح دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بمعنی درست کردن و صحیح نمودن است (مثالش ؎) نہاد بر رخ گل نقطہای شک شبنم ٭ و باغ رد کن و تصحیح این رسالہ بدہ ٭ (ظہوری ؎) کتاب صبر کہ تصحیح دادہ بودش عقل ٭ ہیچ مدرسہ

عشق باطل افتاده است به مخفی مباد که از سند صاحب مصدر رسیدن پیداست نه دادن (اردو) تصحیح کرنا۔ صحیح کرنا۔ صحت کرنا۔

(الف) تصحیح کردن الف بر زبان

(ب) تصحیح یافتن معاصرین عجم بمعنی

تصحیح دادن است که گذشت و ب لازم آن بمعنی صحت پذیر شدن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است ظہوری (ع) قبلۂ اہل حرم تصحیح یافت به نسخۂ ابر دیش محراب برد ہا (اردو) (الف) دیکھو تصحیح دادن (ب) صحیح ہونا۔

تصحیف بالفتح وکسر حای حطّی۔ بقول منتخب خطا کردن در تحریر **مؤلف** عرض کند که فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی می کنند که در ملحقات می آید (اردو) تصحیف مؤنث۔ غلطی۔

تصحیف بوسه اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعه یعنی توشه و در دیگر نسخۂ قلمی (تصحیف توشه) نوشته گوید که بمعنی بوسه و در نسخۂ قلمی دیگر دو لغت قائم کرده یعنی (تصحیف بوسه) بمعنی توشه و (تصحیف توشه) بمعنی بوسه دیگری از محققین زبان دان و اہل زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که (تصحیف بوسه) بوسه را نام است که معشوق۔ عاشق خود را غیر او دانسته بوسه گیرد و بعد از آن چون عاشق را می شناسد از غلطی بوسه خود را و می شود۔ ... است۔ ... مشغول ناکرده اند دیگر ہیچ (اردو) بوسه کی غلطی مؤنث جو کبھی معشوق عاشق کو یہ سمجھکر دیتا یا لیتا ہے کہ مخاطب غیر عاشق ہے اور پھر نادم ہوتا ہے۔

تصحیف قبا اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعه ای قفا کذا فی الشرفنامه والقنیه۔ در دیگر نسخه مطبوعه می نویسد که بمعنی لقاست و در نسخۂ دیگر قلمی بمعنی قفا **مؤلف** عرض کند که دیگر ہمه محققین زبان دان و اہل زبان ازین لغت

ساکت اند و بدون سند استعمال ما این را درست
ندانیم ظاهرا معنی لفظی این غلطی قباست یعنی
قبا به غلط پوشیدن البته تبدیل قبا استعاره
توان کرد به فنا که چون قبای وجود بدل شود به عالم
باقی تعلق می شود باتی حال این اصطلاح را
هیچ ندانیم (اردو) ناقابل ترجمه۔

تصدیع بقول بهار بمعنی درد سر دادن۔ می فرماید که با لفظ دادن و کشیدن مستعمل **مؤلف**
عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر دال مهمله و بقول منتخب بمعنی درد سر رساندن۔ فارسیان
بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی تکلیف و زحمت بر سبیل مجاز استعمال این با مصادر فارسی
می کنند که در ملحقات می آید (اردو) تصدیع۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ مؤنث۔ دردسر۔ تکلیف۔ دکھ

تصدیع بردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که زحمت و تکلیف برداشتن است (کمال
خجندی ۵) ما را بروز واقعه خاطر به آن خوشست
که گر ز خاک آستان تو تصدیع می بریم ۵ (اردو)
تکلیف میں مبتلا ہونا۔

تصدیع دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی تکلیف و زحمت رسانیدن است
متعدی مصدر گذشته۔ (ناظم هروی
۵) بعزمنی میدهد تصدیع جاهت۔ عزیز
مصر یعنی خاک راهت ۵ مخفی مباد که از سند
بالا مصدر دهیدن پیداست که بجائش می آید
(اردو) تصدیع دینا۔ تکلیف دینا۔

تصدیع کشیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که تکلیف و زحمت برداشتن (مخلص
کاشی ۵) تصدیع در تدارک هر ناخوش
نکش ۵ داری چو سرکه و نمکی درد سر مکش ۵
(اردو) تکلیف اٹھانا۔ زحمت میں مبتلا ہونا۔

تصدیق بقول بہار راست گردانیدن و باور داشتن۔ می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر دال مہملہ۔ بقول منتخب راست گوی دانستن کسی را۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند (ظہوری ؎) بحث عشقت خرد بیہدہ دارد خامی ٭ می شود پختہ بتصدیق جنون می آید (اردو) کسی کو سچا سمجھنے کا حاصل بالمصدر۔

تصدیق فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تصدیق کردن است یعنی راست گو دانستن کسی را و صحیح دانستن (نثر نعمۂ ہمدانی) میدانم کہ ہرچہ در وادی اشتیاق می نویسم تصدیق می فرمایند ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال فرمائیدن پیداست کہ بجائش می آید (اردو) تصدیق فرمانا۔ تصدیق کرنا۔

تصدیق کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تصدیق فرمودن است و فرق در ہر دو ہمین قدر کہ آن کلمۂ عزت است بنظر اعزاز مخاطب و این معمولی (کمال اصفہانی ؎) گر لاف آن زنم کہ بمن ختم شد سخن ٭ تصدیق من ہر اینہ دلوار می کنند ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا اکنندن پیداست کہ بجائش می آید (اردو) تصدیق کرنا۔ سچ قرار دینا۔

تصرّف بقول بہار دست کاری زدن و می فرماید کہ بالفظ داشتن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و رای مشدد۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قبض استعمال این می کنند (ظہوری ؎) دست تصرف صبا بستم

از آہ بر قفا؛ کردہ اجارہ چشم جان سرمۂ خاکپای را؛ (اردو) تصرّف ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ دست اندازی ۔ قبضہ ۔ مداخلت ۔

تصرّف داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبضہ داشتن (ظہوری ؎) این تصرّف نہ مہر داشت نہ ماہ؛ ہر نگاہی کہ رفت داشت نگاہ؛ (اردو) تصرّف رکھنا ۔ قابض ہونا ۔ قبضہ رکھنا ۔

تصرّف کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قابض شدن و دخل یافتن است ۔ (ظہوری ؎) عشوۂ ساقی تصرّف در مزاج توبہ کرد؛ گونگہ نہ جرعۂ تکلیف بر تقوی فشان (اردو) تصرّف کرنا ۔ قابض ہونا ۔ دخل پانا

تصرّف گذاشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترک کردن قبضہ و مداخلت (نظامی ؎) تصرّف دران سگہ نگذاشتم؛ گران سیم در زر خبر داشتم؛ (اردو) قبضہ چھوڑنا ۔ مداخلت ترک کرنا ۔

تصفیۂ نفط اصطلاح ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی کارخانۂ روغن نفط است کہ آن را پاک و صاف کنند و نفط بقول غیاث روغنی است سیاہ و سفید رنگ بہتر از انست کہ در ملک شیروان از زمین می جوشد و معرّب است و بقول بعض داروئی است کہ حکما ساختہ اند ہر جا کہ اندازند آتش درگیرد **مؤلف** عرض کند کہ این مرکّب بمعنی مصدریست کہ روغن نفط را صاف کردن و معاصرین عجم بر سبیل مجاز کارخانۂ را بدین اسم موسوم کردند کہ کار تصفیۂ این روغن کنند (اردو)

ن لغت کے صاف کرنے کا کارخانہ۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے لغت کا ذکر فرمایا ہے۔

یف بقول بولچال بحوالۂ معاصرین عجم (۱) سرودن غزل ہا و امثال آن **مؤلف**
لند کہ این تصرف معاصرین عجم است در معنی بر سبیل مجاز و تفریس و حقیقةً این لغت
است بالفتح و کسر نون و بقول منتخب جدا کردن بعضی از بعضی و گونہ گونہ کردن چیزی را
اصطلاح مثل تالیف است و فرق در تالیف و تصنیف ہمین قدر کہ تالیف کتابی باشد
ران از چند کتب مطالب شتی را جمع نمودہ باشند (چنانکہ گذشت) و تصنیف مضمون طبع
صنف است (اردو) تصنیف بقول آصفیہ دل سے کوئی کتاب بنا۔ طبیعت سے کوئی مضمون لکھنا۔ ایجاد۔

یف را مصنف پسند بیان مثل صاحبان خزینۃ الامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل ل ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان ل این در خواندن افکار و اشعار شعرا کنند پسند کہ شعر شاعری را دیگری بخواند ہم ہمین است کہ مصنف تصنیف خود می خواند برخلاف غیر (اردو) دکن

ین اسی فارسی کہاوت کا استعمال ہے۔

تصنیف نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و اند و غیاث بمعنی بہتان کردن است **مؤلف** عرض کند کہ مجاز است و لبس و بر زبان معاصرین عجم (تصنیف کردن) بہ ہمین معنی مستعمل است می گویند ؎ آغا این الزام راجع او تصنیف می کنی یعنی بہتان می کنی (اردو) بہتان کرنا۔

ور بقول بہار در دل خود صورت چیزی بستن و می فرماید کہ بالفظ بستن و کردن ل است **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و ضم واو مشدد لغت عرب است فارسیان

بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر خود هم بقاعدهٔ فارسی مرکب می نمایند که در ملحقات می آید (اردو) تصور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کسی شے کی صورت دل مین باندھنا۔ خیال۔ تصور۔ بمعنی حاصل بالمصدر۔

تصور بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این نکردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ تام کردن تصور است (بیدل ؎) بہار بوسہ بپای تو داشت وخون گردید؛ نگہ تصور رنگینی حنا بستہ؛ (اردو) تصور باندھنا۔ دکن مین مستعمل ہے بمعنی تصور قائم کرنا۔

تصور کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تصور بستن است (بسمل نیشاپوری ؎) آئینہ را تصور گرداب می کنم؛ از بس دلم ز مردم دنیا گرفتہ است؛ (اردو) تصور کرنا۔ دیکھو تصور بستن۔

تصویر بقول بہار صورت کردن و آفریدن صورتی کہ از چوب و گل و امثال آن سازند یا بر دیوار و غیر آن نگارند و این مجاز است و تصاویر جمع آن۔ می فرماید کہ با لفظ کردن و کشیدن مستعمل است مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و در منتخب و منتہی الارب هم بہمین معنی آمدہ۔ بالفتح و کسر واو مستعمل۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و بترکیب فارسی استعمالش نمایند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) می روند از صفحہ صورتہا برون؛ صورتش گر زیور تصویر نیست؛ (اردو) تصویر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث لغوی معنی صورت بنانا مگر یہہ مصدر اسم مفعول کے معنون مین مستعمل ہے۔ مورت۔ شبیہہ روپ۔ فوٹو۔ نقش۔ نقشہ۔ بت۔

تصویر سایه دار اصطلاح۔ بقول بهار صورتی که سایه اش افتد مثل تصویر سنگ و آهن وطلا وغیره واین بمذهب امامیه شکستنی است بخلاف تصویر رنگ ونه نشان (شفیع اثر ـه) هرکس بسایهٔ دگری از درش رود ٭ می بایدش شکست چو تصویر سایه دار ٭ صاحبان بحر ومصطلحات وآنند هم ذکر این کرده اند۔ **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است (اردو) سایه دار تصویر۔ مؤنث۔ بت۔

تصویر قلمدان استعمال۔ بقول بهار وآنند تصویری که بر قلمدان نقش کنند (محسن تاثیر ـه) لب خاموش تصویر قلمدان فاش می گوید ٭ که از همراهی اهل سخن نتوان سخنور شد ٭ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی حقیقی (اردو) وه تصویر جو قلمدان پر کھینچیں۔ مؤنث۔

تصویر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تصویر کشیدن است (صائب ـه) تصویریکه شبیهه ترا کند تصویر ٭ ز خامه اش سر انگشت در دهان ماند ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر کندن است که بجایش می آید (اردو) تصویر کھینچنا۔ تصویر بنانا۔ فوٹو لینا۔

(الف) **تصویرکش** اصطلاح۔ الف
(ب) **تصویر کشیدن** بقول بحر وآنند وبهار بمعنی مصور (ملا سعید بلخی ـه) شوخ تصویر کشم جلوهٔ رنگین دارد ٭ نقش پایش چو قلم صورت تکلیف دارد ٭ صاحب آصفی ذکر (ب) کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که الف اسم فاعل ترکیبی است و ب مرادف تصویر کردن (قاسم مشهدی ـه) در چشم مور جلوه نداریم از لاغری ٭ تصویر من به موی میانی کشیده اند ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات هم ذکر (ب) کرده (اردو) تصویر کھینچنا۔ دیکھو تصویر کردن۔

تصویرگر اصطلاح۔ بقول بحر وبهار وآنند

بمعنی مصور مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ گر بمعنی کنندہ وسازندہ ہم آمدہ چنانکہ کاسہ گر و کوزہ گر (اردو) مصور۔ تصویر بنانے والا۔

تصویر مستقبل اصطلاح۔ بقول بحر تصویر دوچشمی مؤلف عرض کند کہ مستقبل بمعنی استقبال کردہ شدہ اسم مفعول است وازینکہ تصویر دوچشمی ہمچو شخصی است کہ روبرو آمدہ فارسیان بدین معنی این اصطلاح را قائم کردند (عرفی ؎) چہرہ پرداز جہان رخت کشد چون بہ حمل ؛ شب شود نیم رخ و روز شود مستقبل ؛ مخفی مباد کہ عرفی درین شعر تصویر نیم رخ و تصویر مستقبل را بالمعنی بستہ است اگرچہ لفظاً ظاہر نیست

(اردو) وہ تصویر جو سالم صورت کی ہو جس مین دونون آنکھین مقابل نظر آئین۔ مؤنث۔ دکن مین اس کو تصویر مقابل اور تصویر دوچشمی کہتے ہین۔

تصویر نیم رخ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار خوانند ہمانست کہ آن را در عرف تصویر یک چشمہ گویند۔ مقابل تصویر مستقبل کہ دوچشمی باشد وسند این از عرفی بر تصویر مستقبل گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) یک چشمی تصویر جس مین صاحب تصویر کا منہ مصور کے مقابل نہو۔

فوقانی با ضاد معجمہ

(الف) **تضرع** بقول بہار بمعنی زاری کردن (شیخ شیراز ؎) گر تضرع کنی و گر فریاد ؛ دزد زر باز پس نخواہد داد ؛ مؤلف عرض کند کہ بفتح اول و دوم وضم رای مہملہ لغت عرب است وصاحب منتخب ذکرش کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی گریہ با مصدر کردن کردہ اند و متضرع ساختن و نمودن ہم گوش ما خوردہ پس - - - - - -

(ب) **تضرّع کردن** ازہمین لغت الف است بخیال ما سند. با تا تعلق مصدر گندن است کہ بجایش می آید (اردو) الف کریہ۔ ذکر ب رونا۔

تضمین بقول اند بروزن تفعیل لغت عرب است بمعنی بپذیرانیدن وضامن گردانیدن کسی را ودرپناہ آوردن وباصطلاح شعرا رآوردن شعرمشہور دیگر را در شعر خود۔ اگر آن شعر یا مصرع مشہور است احتیاج باپیانداردوالا اشارہ بان واجب است تا ازآفت تہمت سرقہ مصوُن باشد وتضمین مصرع را تاکید وتضمین بیت را استعانہ گویند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست بالفتح وکسر میم۔ صاحب منتخب این را آوردہ ومعنی اصطلاحی شعرا راہم ذکر کردہ فارسیان بہ ہمین معنم آخر استعمال این بامصدر ساختن وکردن ونمودن می کنند (اردو) تضمین بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ شامل کرنا اصطلاح عروض میں کسی مشہور مضمون یا شعر کو اپنی نظم میں داخل کرنا

فوقانی باطای حطّی

تطاول بقول بہار گردن کشی کردن وفارسیان بمعنی ظلم وبیداد بالفظ کردن وکشیدن استعمال می نمایند **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین وضم وا ولغت عرب است صاحب منتخب ذکر این کردہ وبلحاظ تصرف فارسیان درمعنی ما این را مفرس دانیم (ظہوری سہ) خوبان عجب کہ خیل مدارا وہند شان ؛ تسخیر ملک دل بہ تطاول حوالہ است ؛ (ولہ) گویند غمی مثال تطاول ترحمست ؛ مشکل مراست کار مدارا بر دست ؛ (اردو) ظلم۔ مذکر۔ بیداد۔ مؤنث

تطاول کردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت وبر تطاول معنی ظلم وبیداد کردن نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است از تفریس فارسیان

کہ بر تطاول گذشت (حافظ شیراز ے) خانمان
لی بہرہ اند از جرعۂ کاس الکرام ؛ این تطاول اقتضا
کہ با عشاق مسکین می کنند ؛ (ظہوری ے)
کشور دل بخرابی چہ بلا آباد است ؛ کند انکار
دارا کہ تطاول کند ؛ مخفی مباد کہ اسناد بالا
است کہ پیدا است کہ یکی پیش می آید (اردو) ظلم کرنا

تطاول کشیدن

... اصطلاحی ۔ صاحب ... معنی ذکر این کردہ ... عرض
کند کہ تحمل ظلم و بیداد کردن است (حافظ شیراز
ے) این تطاول کہ کشید از غم ہجران بلبل تا قسر
گل عمرو زبان خواہد رفت ؛ (اردو) ظلم سہنا

تطبیق (الف) بقول بہار ... می فرماید کہ با لفظ دادن مستعمل
است مؤلف عرض کند کہ بالفتح و کسرہ موحدہ لغت عرب است و صاحب اند صراحت
آن کردہ فارسیان استعمال محاورہ این بمعنی ... و تطبیق مطابقت و موافقت می کنند و

(ب) تطبیق دادن ۔ بمعنی مطابقت کردن (والہ ہروی ے) ای وادہ باہل
قبر تطبیق نفس ؛ زائینہ سہو کردہ تحقیق نفس ؛ (اردو) الف ۔ تطبیق ۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مؤنث ۔ تطابق ۔ مطابقت ۔ مشابہت ۔ تشابہ (ب) تطبیق دینا مطابقت کرنا ۔

تطعیم الجدری اصطلاح ۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین محجم عملی جراحی کردن برای حفظ
ما تقدم مرض (برجوشیدگی) مؤلف عرض کند کہ آب آبلہ ہای این مرض را می گیرند و بر
بازوی انسان دو سہ جا جراحتی خفیف کردہ آن مادہ را دران داخل کنند تا ازانجا آبلہ ہا
پیدا می شود و تب خفیف ہم عارض گردد و در ہشت یا دہ روز التیام پذیرد و این عمل گویا
مرض مصنوعی است کہ پیدا کنند و بخیال اطبای فرنگ این عمل مرض (برجوشیدگی) است

تا یک سال و درین روزها الطبای یونانی هم این را سفید و حفظ ما تقدم مرض مذکور دانند معنی
لفظی این پیوند دادن آبله شک نیست که این مرکب زبان عرب است ولیکن اصطلاح قدمای
عرب نیست از ینکه این طرز عمل هم برای حفظ ما تقدم این مرض در زمانهٔ پیشین نبود و حالا در بعض
بلاد عرب هم همین اصطلاح برای این عمل مستعمل است معاصرین عجم بر زبان دارند بخیال ما منفرس
باشد (اردو) ٹیکا نکالنا ٹیکا ڈالنا۔

تطهیر بقول بهار پاک کردن مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر های هوز
فارسیان بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی طهارت و پاکیزگی استعمال این با مصادر فارسی کنند
که در ملحقات می آید (اردو) طهارت۔ بقول آصفیه عربی۔ مونث۔ پاکی۔ صفائی۔

تطهیر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که صاف و پاک کردن و شستن است (علی
خراسانی س) بسکه آلوده عصیان شده دل
تا محشر دانش را نتوان داد به زمزم تطهیر
(اردو) طهارت دینا۔ صاف و پاک
کرنا۔ دهونا۔

تطهیر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی طهارت و پاکیزگی حاصل کردن است
(علی خراسانی س) صدق آن محیط الفوائد رحمة که
گرفت ها دامن شرع ز سرچشمهٔ علمش تطهیر
(اردو) طهارت حاصل کرنا۔

تطهیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف تطهیر گرفتن است (علی خراسانی
س) پیش ازین بود بری از لوث خطا چون ز زمزم که یافت از
آب کف شرع همی تطهیر (اردو) طهارت پانا۔

فوقانی باظای معجمه

تظلّم بقول بہار فریاد کردن و نالیدن از بیداد کسی می فرماید کہ بالفظ برآوردن مذدن وکردن مستعمل **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتح اوّل و دوم ولام مضموم مشدّد ۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فریاد می کنند و باتصال فارسی زبان خود مرکب سازند (اردو) دادخواہی ۔ مؤنث ۔ فریاد ۔

تظلّم آمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ فریاد و دادخواہی ابو قوع آمدن است (عبد الغنی تفرشی ؎) تظلّم نایداز من لیک ترسم ؏ کہ عدل حق تعالی بر نتابد ؏ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر آئیدن پیداست کہ بجایش گذشت (اردو) دادخواہی اور فریاد واقع ہونا ۔

تظلّم برآوردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ اظہار جور وجفا و دادخواہی کردن است (سعدی ؎) تظلّم برآورد و فریاد خواند ؏ کہ رحمت برافتاد و شفقت نماند ؏ (اردو) دادخواہی کرنا ۔ ظلم کو ظاہر کرنا ۔

تظلّم زدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی فریاد کردن و اظہار ظلم ظالم و دادخواہی کردن است (نظامی ؎) تظلّم زنانند بر شاہ روم ؏ کہ بر مصریان تنگ شد مرز و بوم ؏ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر زندن است کہ بجایش می آید (اردو) داد چاہنا ۔ فریاد کرنا ۔ اظہار ظلم کرنا ۔

تظلّم کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ دادخواہی است (شاہی سبزواری ؎)

گفتهٔ شاهی برین درکیست باچنین فغان کو داد خواهم برد ر سلطان تظلم می کنم. پوشیده مباد که سند بالا متعلق به مصدر کردن است که بجایش می آید (اردو) داد خواهی کرنا۔

تظلم نمودن استعمال صاحب تیسیر بمعنی [illegible] مؤلف گوید که مرادف تظلم کردن است۔ (ارشاد شهدی ـه) [illegible] تظلم می نمایم و دست بر سر می زنم [illegible] می کند. پوشیده مباد که سند بالا متعلق به مصدر نمودن است که بجایش می آید (اردو) فریاد کرنا۔

فوقانی با عین مہملہ

تعارف بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی ملاقات [illegible] بول چال بحوالہ معاصرین عجم گوید کہ بمعنی تواضع و ملاقات [illegible] است۔ **مؤلف** عرض کند کہ بعض تعریف ہر دو معانی [illegible] شنیدہ ایم کہ استعمال تعارف بمعنی معرفت و شناسائی می کنند [illegible] عربی است بفتح اول و دوم و ضم رای مہملہ و بقول منتخب یکدیگر را شناختن [illegible] مصدر استعمال کردہ و با مصادر خود مرکب ساختہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تعارف بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ شناسائی۔ جان پہچان۔ واقفیت۔ واقف کاری۔

تعارف رسمی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی ملاقات با جلوس شاہانہ۔ صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم می فرماید کہ مراد از ملاقات شاہانہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت معنی تعارف بجایش گذشت و ما این را بمعنی بالا مقتبس دانیم کہ بہ تخصیص معنی تعریف کردہ اند (اردو) ملاقات شاہی یعنی شاہانہ جلوس کے ساتھ ملاقات

کرنا کا حاصل بالمصدر۔

تعارف کردن مصدر راصطلاحی بمعنی سلام کردن گفتہ مؤلف عرض کند کہ حقیقت لفظ تعارف بجائیش گذشت و درینجا ہمین قدر کافی است کہ این تعریف است بلحاظ تخصیص معنی (اردو) سلام کرنا۔ بحوالہ صاحب روزنامہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔

تعب بقول بہار بوزن طلب۔ رنج و ماندگی است می فرماید کہ با مصادر دادن و شدن و کشیدن مستعمل است مؤلف عرض کند کہ بفتح اول و دوم لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این بمعنی مصدری کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بہر غم و درد سبب می طلب ٭ مایۂ راحت ز تعب می طلب ٭ (اردو) تعب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ رنج۔ کلفت۔ دکھ۔ تکلیف۔ محنت۔ مشقّت۔

تعب دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ لاحق کردن تعب و تعب آوردن و باعث تعب شدن (امامی اصفہانی ؎) مثال گرسنہ چشمان شکم پرست مباش ٭ کہ سید تعب آن پیرہن کہ دارد آتش ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر دہیدن است کہ بجائیش می آید (اردو) تکلیف دینا۔ رنج دینا۔

تعب کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برداشت تعب کردن و مبتلای مصیبت و رنج شدن است (اسیر شہرستانی ؎) سبز است حاصلی کہ نہ عمرش گذشتہ است ٭ کی مور خواہشم تعب دانہ می کشد ٭ (اردو) مبتلائے تعب ہونا۔ رنج اٹھانا۔

تعبیر بقول بہار۔ بیان خواب کردن و خبر دادن از مراد آن و سخن از کسی یا از خود کردن است۔ می فرماید کہ با لفظ راندن و رستن و زدن و کردن و نہادن مستعمل مؤلف عرض

کند که لغت عرب است بالفتح وکبسر موحّده فارسیان بمعنی (۱) مراد خواب و (۲) عبارت و مقصود استعمال این می کنند یعنی استعمال مجرد این در فارسی بمعنی حاصل بالمصدر است (ظهوری ؎) رفت سودای تو خوابم زسراپرده چشم ٭ نپسندند زبین دم تعبیر مرا ٭ (وله ؎) شب سرای خواب روشن شد زشمع دولتی ٭ فال داغ دل برآمد از لب تعبیر ما ٭ (اردو) (۱) تعبیر ۔ بقول آصفیه ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ خواب کا نتیجه (۲) عبارت مین لانا ۔ کا حاصل بالمصدر

تعبیر راندن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی صراحت شدن است و تعبیر اینجا بمعنی دورش (انوری ؎) هزار راز نهرفت است بر زبان قضا ٭ که بر زبان سنان تو راندش تعبیر ٭ (اردو) صراحت ہونا ۔

تعبیر رفتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که کرده شدن تعبیر و قرار یافتن تعبیر باشد (حافظ ؎) دیدم بخواب خوش که بدستم پیاله بود ٭ تعبیر رفت کار بدولت حواله بود ٭ (اردو) تعبیر کی جانا ۔ تعبیر قرار پانا ۔

تعبیر زدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تعبیر کردن است (خسرو ؎) تعبیر خواب بر که زنم هر شبی ز تو ٭ خوابی دروغ است کنم بهر حال خویش ٭ مخفی مباد که از سند خسرو مصدر زندن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) تعبیر کرنا ۔

تعبیر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تعبیر خواب کردن یعنی نتیجه خواب قیاس کردن (مغربی نیشاپوری ؎) خیال دولت تو هر که بیند اندر خواب ٭ معبّر همه نیک اختری کند تعبیر ٭ مخفی مباد که از سند

بالا مصدر تعبیر کردن پیداست کہ بجای خودش می آید (اردو) تعبیر کرنا ۔

تعبیر گو اصطلاح - بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ ترجمہ معبر مؤلف عرض کند کہ آنکہ تعبیر خواب گوید موافق قیاس واسم فاعل ترکیبی است ۔ (اردو) تعبیر گو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے۔ وہ شخص جو تعبیر خواب کہتا ہے ۔

تعبیر نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تعبیر کردن است (سوزنی سمرقندی ے) بخت است بخواب دیدن خیر ترا ماہوبہ ۔ چنین نہاد تعبیر ۔ (اردو) تعبیر کرنا ۔

تعبیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ حاصل کردن تعبیر باشد (عالی شیرازی ے) اہل غفلت را بدنیا نیک و بد معلوم نیست ۔ خواب شب تعبیر خواہد یافت چون فردا شود ۔ (اردو) تعبیر پانا۔ تعبیر حاصل کرنا ۔

تعبیہ بقول بہار آمادہ کردن و ترتیب دادن چیزی۔ می فرماید کہ بالفظ ساختن و شکستن و کردن و نہادن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بالفتح و کسر موحدہ و فتح تحتانی لغت عرب است ۔ بخصوصیت لشکر (کذا فی المنتخب) فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بدون تخصیص بالا استعمال می کنند بمعنی آمادگی و ترتیب و اضافہ و بامصادر فارسی ہم مرکب سازند و این معنی قریب تر قیاس است (ظہوری ے) از بوی شراب تو چنین مست و خرابم ۔ کو تعبیہ در ہر بن مو حوصلۂ چند ۔ (اردو) آمادگی۔ مؤنث۔ ترتیب۔ مؤنث۔ اضافہ۔ مذکر۔ انھین معنون مین تعبیہ کا استعمال بھی اردو مین ہو سکتا ہی ۔

تعبیہ آمیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

اضافه کردن در چیزی (خسروؒ) داد جوانی
ادب آمیخته * تعبیه‌های عجب آمیخته کو -
(اردو) اضافه کرنا۔

تعبیه انگیختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که اضافه کردن است مرادف مصدر
گذشته (حافظ شیرازیؒ) مباش غره به بازوی
خود که در خبر است * هزار تعبیه در حکم پادشاه
انگیخت * مخفی مباد که از سند بالا مصدر انگیختن
پیدا است که بجایش می آید (اردو) تعبیه
کرنا۔ اضافه کرنا۔

تعبیه داشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که شریک داشتن و مرتب داشتن
است (حسن غزنویؒ) در سر نفسی تعبیه
دارم آهی‌های آینه می گویدت از آه بترس *
مخفی مباد که از سند بالا مصدر گشتن پیدا است
که بجای خودش می آید (اردو) مرتب کرنا۔
شریک رکھنا۔

تعبیه ساختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که مرتب ساختن و اضافه کردن است (حسن
غزنویؒ) دیر است که بر چرخ همین تعبیه
سازند * هفت اختر سیاره درین شغل درین کار *
مخفی مباد که از سند بالا مصدر سازیدن پیدا است
که بجای خودش می آید (اردو) مرتب کرنا۔
اضافه کرنا۔

تعبیه شکستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که ترتیب را زائل کردن (خسروؒ) بر آنسو
تعبیه زانگونه بشکست * که مهر رایگان شد
دست بر دست * (اردو) ترتیب کو توڑنا۔
بے ترتیب کرنا۔ ترتیب کو مٹانا۔

تعبیه کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی شریک کردن واضافہ کردن و مرتب کردن
باشد (انوری سے) در جسم خاک تعبیہ کردہ است
باد روح ؂ گوئی کہ باد چون دم عیسی مریم است
؂ (اردو) تعبیہ کرنا۔ شریک کرنا۔ اضافہ کرنا۔

تعبیہ نمودن استعمال۔ آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
تعبیہ کردن باشد (طالب آملی سے) اصالتی
کہ منقار عندلیب بہار ؂ نمود تعبیہ چندین نوای
ناحق زن ؂ (اردو) دیکھو تعبیہ کردن۔

تعبیہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ مرادف تعبیہ کردن است (بدر چاچی سے)
و سیف خنجر تو از خواص آب حیات ؂ ہزار تعبیہ در
لمعۂ سراب نہد ؂ (اردو) تعبیہ کرنا۔ دیکھو
تعبیہ کردن۔

تعجب بقول منتخب لغت عرب است
بفتح اول و دوم وضم جیم بمعنی در شگفت
افتادن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
بمعنی حاصل بالمصدر یعنی عجب استعمال می‌کنند
و با مصادر خویش مرکب سازند کہ در ملحقات
می آید (اردو) تعجب۔ بقول آصفیہ۔
عربی۔ اسم مذکر۔ حیرت۔ اچرج۔

تعجب داشتن استعمال۔ بمعنی حیرت
داشتن و متحیر و متعجب بودن **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سے)
دریا اگر شویم ندارد تعجبی ؂ در قطرہ کی کنا۔
ندارد میان ما ؂ مخفی مباد کہ از سند بالا عدم
داریدن پیداست کہ بجای خودش می آید (اردو)
متعجب ہونا۔ متحیر ہونا۔

تعجب کردن استعمال۔ صاحب رہنما
بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ
گوید کہ ؎ تعجب کردم کہ ہیچ مسبوق بہ سابقہ
نبود ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس

است (اردو) عجب کرنا۔ تعجب حیرت کرنا۔

تعجیل بقول بہار بمعنی برانگیختن و شتاب فرمودن۔ می فرماید کہ بالفظ دادن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر جیم لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی عجلت استعمال این می کنند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ۵) رفتہ خواہد بود ایام درنگی از وصال ٭ ہجر را در کشتن من اینقدر تعجیل نیست ٭ (اردو) تعجیل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ جلدی۔ شتابی۔ عجلت۔ اضطرابی۔ کسی کام مین اس کا وقت آنے سے پہلے جلدی کرنا کا حاصل بالمصدر۔

تعجیل دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہ تعجیل آوردن و آمادۂ عجلت کردن (انوری ۵) خجلت حکم تو داد است زمین را تسکین ٭ غیرت حکم تو داد است زمین را تعجیل ٭ (اردو) عجلت پر آمادہ کرنا۔

تعجیل فرمودن استعمال۔ بمعنی تعجیل کردن و عجلت نمودن باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) تو در کشتن من این ہمہ تعجیل مفرما ٭ بر سنگ درنگی نخورد پای شتابت ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر فرمانیدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تعجیل فرمانا۔ عجلت فرمانا۔ تعجیل کرنا۔ جلدی کرنا۔

تعجیل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی عجلت کردن در کاری (صائب ۵) مکن تعجیل تا از عشق رنگی بر کند کارت ٭ کہ سازد سنگ را لعل آفتاب آہستہ آہستہ ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر تعجیل کندن

(۳۴۹۶)

پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تعجیل کرنا عجلت کرنا۔ جلدی کرنا۔

(الف) تعدا (ب) تعدی (ب) بقول بہار بمعنی از حد در گذشتن می فرماید کہ سنجر کاشی الف را بہ الف آخر عوض تحتانی استعمال کردہ بالطغرا و زیبا قافیہ ساختہ (س) ازغیر چہ می کنم شکایت ؎ گر شعر شد این ہمہ تعدا ؎ (ظہوری ے) کنند خوش بہ تعدی شہان جہانگیری ؎ خوشا شہی کہ جہانگیریش بفرہنگ است ؎ مؤلف عرض کند کہ (ب) لغت عرب است بفتح اول و دوم وکسر دال مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی جور کنند والف مفرس است بہ ہمین معنی (اردو) الف و ب۔ تعدی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ حد سے تجاوز کرنا ظلم۔ ستم۔ جبر۔ سختی۔

تعدیل ارکان اصطلاح۔ بقول بحر آہستگی راست و درست ادا کردن رکوع و سجود مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است ومعنی این درستی و آہستگی در رکوع و سجود۔ طرز تعریف صاحب بحر حاصل بالمصدر را ظاہر نمی کند و آن معنی (تعدیل ارکان کردن) است فتامل (اردو) رکوع اور سجود مین آہستگی اور درستی۔ مؤنث۔

تعریف بقول تحقیق الاصطلاحات بمعنی ستودن و در اصطلاح فقہا ندا کردن بر سر لقطہ و لقطہ بالضم مالی را گویند کہ کسی در راہ افتادہ یابد و بردارد وحکم شرع اینست کہ بردارندہ یک سال ندا کند تا صاحبش پیدا شود (اشرف مازندرانی ے) این قوم کہ در سخن قوی بازویند ؎ ہرگاہ کہ شعر تازہ می گویند ؎ تا یکسالش تمام تعریف کنند ؎ مانند زری کز سر راہی جویند ؎ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر رای مہملہ۔ و بقول منتخب بمعنی شناسا کردن

و آگاہ نمودن و گم شدہ جستن (الخ) فارسیان استعمال این بمعنی (۱) ستایش و (۲) بمعنی شناسائی و آگاہی کردہ اند معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن (ظہوری ۵) کام را تعریف تیز نمک لعل در شکر نشاند ٭ مغز را سودای مشکین طرہ در عنبر گرفت ٭ (اردو) تعریف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) مدح۔ ثنا صفت (۲) شناسائی۔ آگاہی۔

تعریف در دہان ماندن مصدر اصطلاحی۔ ظاہر نشدن تعریف **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) در باغ دوش صرف زبان تو می گذشت ٭ تعریف غنچہ در دہن باغبان بماند ٭ (اردو) تعریف ظاہر نہ ہونا۔

تعریف زیادہ بدتر از دشنام است مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمت مبالغۂ تعریف استعمال می کنند۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں ''جھوٹی تعریف گالی ہنجاے۔

تعریف کردن استعمال بمعنی (۱) ستایش کردن و (۲) صراحت پذیری کردن **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ ہر دو معنی لفظاً معنیً موافق قیاس است (ظہوری ۵) چو از پا سخن خوبان حکایت در میان آید ٭ کرم خود کنی تعریف تنگ دامن خود را ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال کردن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تعریف کرنا (۱) ستایش کرنا (۲) صراحت کرنا۔ بیان کرنا تشریح کرنا

تعریف وانوشتن مصدر اصطلاحی۔ بیان کردن تعریف و ظاہر کردن کہ چہ چیز است و حقیقت بیان کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵)

قصّا تعریف یوسف را بدورت ٭ سر دگر شهر مسافر وانوشتید ٭ مخفی مباد که در سند بالا استعمال مصدر نوسیدن است که بجالیش می آید۔ (اردو) تعریف کرنا حقیقت بیان کرنا۔

تعزیت بقول بهار صبر فرمودن و پرسش کردن خویشان مرده را (علی خراسانی س) در خاکدان دهر که دار کدورت است ٭ این تعزیت چو عمر خضر جاودان فتاد ٭ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر زای هوّز و فتح تحتانی۔ صاحب منتخب هم ذکر این کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پرسش خویشان مرده می کنند و بامصادر خود مرکب سازند بترکیب فارسی (اردو) تعزیت۔ مؤنث۔ دیکھو پرسش کے دوسرے معنے

تعزیت خانه اصطلاح۔ بقول بحر و بهار وانند بمعنی ماتم خانه **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت خانهٔ تعزیت است (طالب آملی س) تعزیت خانهٔ ماست نوری نه کشد ٭ فارغ از پرتو خورشید بود روزن ما ٭ (اردو) ماتم خانه۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر۔ ماتم کده۔ ماتم سرا۔ غمی کا گھر۔ سوگ کا گھر وہ گھر جس مین غمی ہوگئی ہو۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ تعزیت خانہ بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین۔

تعزیت کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی پرسش کردن است (سعدی شیرازی۔ نثر) ای یار تعزیتم کن چه جای تهنیت است ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کندن پیدا است که بجالیش می آید (اردو) پرسا دینا۔ بقول آصفیه۔ ماتم پرسی کرنا۔ میت کے وارثون کو دلاسا دینا۔ دکن مین تعزیت ادا کرنا بھی کہتے ہین۔

(الف) **التعزیر** بقول آصفی سیاست کردن بقدر مصلحت وقت و سخت زدن۔ بهار

(با)ید که کمتر از حد شرعی یا سخت زدن و بقول بعض گوید که سیاست کردن آن مقدار که مصلحت وقت
(اقـ)ـتضا کند و می فرماید که -
(آ)ب) **تعزیر کردن** هم آمده (خواجہ شیراز سہ) دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند * پنہان
(خو)رید بادہ کہ تعزیر می کنند * **مؤلف** عرض کند کہ الف بالفتح و کسر زای معجمہ لغت عرب است
(صـ)ـاحب منتخب هم ذکر این کردہ فارسیان استعمال **الف** بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پاداش
(و) سزا می کنند و برای معنی مصدر **الف** را با مصادر مرکب می سازند **(اردو)** **الف** تعزیر
(بـ)ـقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - سیاست - سزا - گوشمالی - حد شرعی سے کم سزا دینا مصلحت
(و)قت کے موافق تنبیہ کرنا (ب) دکن میں تعزیر کرنا مستعمل ہے - سزا دینا -

تعطیل بقول بہار بحوالہ رشیدی خالی گذاشتن و بیکار نمودن و ضائع گذاشتن می فرما(ید)
(کہ) مجازاً بمعنی بیکار مستعمل (شفیع اثر سہ) چو خط یار بہ درس عشق تعطیل است * مگر کنند
(سـ)ـبق ہای خواندہ را تکرار * **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر طای مہملہ
(و) بقول منتخب بمعنی خالی گذاشتن - فارسیان استعمال این بمعنی بیکاری و رخصت می کنند (ظہوری
سہ) بر سر کار اندستان لطف ساقی بر مزید * ہفتہ بار اخمار جمعہ تعطیل نیست * (وله سہ)
(ز)نجیر شب و روز بہم ریخت ظہوری * امید مرا رابطہ تعطیل ہمان است * **(اردو)** تعطیل
بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - دیکھو بطالت -

تعظیم بقول بہار بزرگ داشتن و می فرماید کہ بالفظ داشتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ
لغت عرب است بالفتح و کسر ظای معجمہ صاحب منتخب ذکر این بمعنی بزرگی کردن کردہ فارسیان

این رابمعنی حاصل بالمصدر یعنی بزرگی وعظمت می کنند و بامصادر فارسی مرکب می سازند که در ملحقات می آید (ظهوری ے) نیست در هیچ لعبۂ محرابی ٭ که به تعظیم ابروی خم نیست ٭ (اردو) تعظیم - بقول آصفیہ - بزرگی عظمت - عزت - حرمت (مؤنث)

تعظیم خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی خواهش اعزاز و تکریم کردن است (ظهوری ے) بکوهش کهین سنگ را آن شکوه ٭ که تعظیم خواهد ز البرز کوه ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر خواهیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) تعظیم چاہنا -

تعظیم دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که عزت کردن و برخاستن برای تعظیم (بیدل ے) انشست شعله ام از پا و سوختن برخاست ٭ نفس گداخته را رنگ میدهد تعظیم ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر دهیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) تعظیم دینا - بقول آصفیہ - کسی کی تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا - کھڑے ہو کر عزت کرنا استقبال کرکے صدر میں بٹھانا -

تعظیم داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تعظیم کردن و خیال تعظیم او داشتن است (ابوحنیفه غزنوی ے) دون انتراز مرد دون کسی مبدار ٭ گرچه دارند سرکشی تعظیم ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر داریدن است که بجایش می آید (اردو) تعظیم کرنا - تعظیم کا خیال رکھنا -

تعظیم صاحب خانه کردن ... از ریش حلاج برداشتن است ... خزینه و امثال فارسی ذکر اینکرده از معنی

محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که قائلان
این مثل را بحق صاحب خانه زنند یعنی مقصود آنست
که از اہل خانه تعظیم صاحب خانه قریب بمحال
است از ینکه صبح تا شام او پیش اہل خانه می باشد
و تمثیل تعظیم صاحب خانه (پنبه از ریش حلاج
برداشتن) است یعنی این ہم محال زیرا که او
صبح تا شام کار حلاجی می کند و دائما در ریش
او پنبه می نشیند پس پنبه از ریشش بر آوردن آسان
نیست اگر وقتی بر آورند باز می نشیند از ینکه
کار حلاجی ہمیشه پنبه را بر ریش می نشاند (اردو)
دکن میں کہتے ہیں "گھر کا مالک تعظیم سے معاف"
اس کا مطلب یہی ہے کہ اہل خانہ اسکی تعظیم
نہیں کر سکتے اسلئے کہ ہمیشہ اس سے سابقہ رہتا ہے

تعظیم کارگران معاف | مثل۔ صاحبان
خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از
معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید که
چون کسی پیش مصروف بکاری رود اگرچه
نو وارد و مستحق تعظیم باشد مگر کارگیر جای
خود را نمی گذارد و به تعظیمش بر نمی خیزد و این
مثل را بر زبان می آرد مقصود ہمین قدر است
که کار و شغل او اجازت نمی دہد که به ترک شغل
برخیزد اگر برای تعظیم برخیزد کار او بتکمیل نمی
پذیرد (اردو) یہی فارسی مثل اردو میں
مستعمل ہے۔ یعنے مصروف بکار لوگ آنے والے
کی تعظیم کے لئے اپنا کام چھوڑکر نہیں اٹھہ سکتے

تعظیم کردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که عزت و بزرگی کردن است (فوجی
نیشاپوری سه) بی مزد کسی باده بجاست نکند
یا تعظیم تو فرزند و غلامت نکند یا مخفی مباد
که از سند بالا استعمال مصدر کندن پیداست
نه کردن و تعریف ہر دو بجایش می آید
(اردو) تعظیم کرنا۔ بقول آصفیہ عزت
کرنا۔ بزرگی کرنا۔ آداب بجالانا۔

تعلق بقول بہار۔ بچیزی درآویختن **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اول و دوم وضم لام مشدد لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی علاقہ می کنند و بامصادر فارسی ہم مرکب سازند (ظہوری ے) سبکرو خانہ و رنج تعلق دل زخود برکن ٭ گرکشتی برلبی تابد غم لنگر پرستان را ٭ (ولہ ے) تعلق تو ظہوری و رآب داشت گلی ٭ سرای دل بخرابی مرمت آلود است ٭ (اردو) تعلق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ علاقہ۔ لگاو۔ رشتہ۔ واسطہ۔

تعلق باریدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن تعلق است و نمودار شدن علاقہ ٭ آی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بتزییل مجاز (ظہوری ے) ظہوری خرقہ ہای خرقہ می گیند ٭ برحالت ٭ مخور بازی تعلق ہا ازین تجرید می بارد ٭ (اردو) تعلق ظاہر ہونا۔

تعلق بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی علاقہ بودن است (نظام شیرازی ے) ازبس مرا تعلق باخاک این چمن بود ٭ صدجا نہادم از شوق بنیاد آشیان را ٭ (اردو) تعلق ہونا۔ تعلق رہنا۔

تعلق جستن استعمال۔ تلاش تعلق کردن و تعلق خواستن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ے) چہ جوئی درین کوچہ بندی تعلق ٭ ز بیگانگان شو کہ ہمخانہ گردد ٭ (اردو) تعلق چاہنا علاقہ ڈہونڈہنا۔

تعلق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ علاقہ داشتن است و از سندش تعلق داریدن پیداست۔ عیبی ندارد کہ داریدن ہم مرادف داشتن است (حافظ ے) زیر بار نہ درختان و تعلق دارند ٭ ای خوشا سرو

کند که الف اسم فاعل ترکیبی است و ب مرادف
تعلیم کردن و آموزانیدن (علی سرہندی سہ)
بشوخی پای او بوسیدن و قالب تہی کردن ما ...
کدامی بی ادب تعلیم فرما شد رکابش را ✿ (اردو)
الف۔ استاد۔ معلم۔ مذکر۔ ب تعلیم دینا۔
تعلیم فرمانا۔

تعلیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ و از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حقیقی آموزانیدن است (بہار آملی
سہ) دی مغتیان شہر را تعلیم کردم مسئلہ ✿
وامروز اہل میکدہ رندی ز من آموختند ✿
(اردو) تعلیم دینا۔ تعلیم کرنا۔

تعلیم گر اصطلاح۔ بقول بہار و انند و
بحر مرادف تعلیم فرما۔ مؤلف عرض کند که
از قبیل کاسہ گر و داد گر (خواجہ نظامی سہ)
مرا خضر تعلیم گر بود دوش ✿ بہ رازی کہ آمد پذیرای
گوش ✿ مخفی مباد که لفظ گر افادہ معنی فاعلی کند

(اردو) دیکھو تعلیم دینا۔

تعلیم گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حاصل کردن تعلیم است مرادف
تعلیم ستاندن (کلیم ہمدانی سہ) خاکسار کیم
نقش پا تعلیم می گیرد ز ما ✿ در فن خود گرچہ یکتا
شہرت کردہ ایم ✿ مخفی مباد که از سند بالا استعمال
مصدر گیردن پیداست کہ بجایش می آید۔
(اردو) تعلیم حاصل کرنا۔

تعلیم گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ و از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف تعلیم کردن است (... سہ)
مگر استاد جبریل پیشہ ترا ✿ ہمہ تعلیم ... مخفی
مباد که از سند بالا استعمال مصدر گوئیدن پیداست
کہ بجای خودش می آید (اردو) تعلیم دینا
دیکھو تعلیم کردن۔

تعلیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تعلیم کردن است (نظامی ؎) بہر سالی کہ دوران می فرودش ٭ بخرد تعلیم دیگر می نمودش ٭ (اردو) تعلیم دینا۔ تعلیم کرنا دیکھو تعلیم کردن۔

تعلیمی بقول بہار و انند و [illegible] تسمہ کہ بر سر لجام باشد **مؤلف** عرض کند کہ یای نسبت بمعنی منسوب بہ تعلیم است و تعیین از تسمہ اشارہ بہ اسپ می شود در راہ رفتن و استادن وغیرہ (طغرا در ہجو اسپ ؎) ز تعلیمی ہمیشہ بیم دارد ٭ نداند از کہ این تعلیم دارد ٭ (ولہ در تعریف اسپ ؎) از تعلیمیش تنبیہ چابک حل ٭ بود نزد فارس خطا یا غلط [illegible] (اردو) وہ تسمہ جو لگام پر لگا ہوا ہوتا اور سوار کے ہاتھ میں ہو کر جس کے ذریعہ سے گھوڑا روکا اور چلایا اور موڑا جاتا ہے۔

تعلیم یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن تعلیم است (معزی نیشاپوری ؎) آن دین و شریعت نبی یافتہ تعلیم ز این جود و سخاوت ز ملک یافتہ تلقین ٭ (اردو) تعلیم پانا۔

تعمیر بقول بہار بمعنی زندگانی دادن و عمر دراز خواستن و بعمر دراز متصف کردن و آباد ساختن می فرماید کہ بالغلط کردن مستعمل است **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر میم فارسیان بمعنی آبادی استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم می سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) ہوس کنج بر آوردہ ز تعمیر مرا ٭ ترک تدبیر علم کردہ بہ تدبیر مرا ٭ (اردو) آبادی۔ مؤنث۔ دیکھو آبادی۔

تعمیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

که بنا کرده شدن و عمارت گرفتن و آباد بودن (ہونا)
است و از سندش مصدر دانید... پیداست
که بجای خودش می آید (صاحب ...)
شکستی است که اصلاح توان کرد ...
از آن خانه که تعمیر ندارد ہو (اردو) تعمیر کیا
ہوا ہونا۔ آباد ہونا۔

تعمیر طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که از سندش مصدر (تعمیر طلب شدن) پیدا
که بمعنی خواستن آبادی است (صالح شیرازی ...)
دنیا طلب آدم سرانجم کرده‌اند ہو تعمیر طلب شد
خرابم کردند ہو (اردو) طالب آبادی
ہونا۔ آبادی چاہنا۔

تعمیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی آباد کردن است و از سندش استعمال
مصدر کنانیدن پیداست که بجای خودش می آید (صائب
ـه) ویرانه ز چه فرش به از نور آفتاب ہو تعمیر دل
شده چو از آفتاب کن ہو (اردو) آباد کرنا۔

تعمیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی آباد شدن است (ناظم ہروی ـه) بود ز آن
... شانش جہانگیر ہو کز اقبال سکندر
یافت تعمیر ہو (اردو) آباد ہونا۔

(الف) **تعنت** بقول بہار خطا و سہو کسی جستن مؤلف عرض کند که بفتح اول و دوم
و نون مشدد مضموم لغت عرب است که بقول منتخب بمعنی خطا و گناه کسی جستن است فارسیان
استعمال این بمعنی عیب جوئی کرده اند که حاصل بالمصدر است و با مصدر کندن استعمالش
کرده۔ صاحب آصفی ذکر

(ب) **تعنت کردن** کرده و از سندش استعمال کندن پیداست که بجای خودش

می آید (شیخ شیراز سے) گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک ؎ تعنت مکن بر من عیب ناک ؎ پس ب بمعنی عیب جوئی کردن است (اردو) الف عیب جوئی۔ حرف گیری۔ مؤنث ب عیب جوئی کرنا۔ حرف گیری کرنا۔

تعوید صاحب آصفی بہ معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست بالفتح وکسر واو وبقول منتخب بمعنی پناہ دادن و در پناہ آوردن۔ عربان این را بمعنی حاصل بالمصدر۔ وکنایہ از منتشی و آیتی استعمال کردہ اند کہ بکاغذ یا چیز دیگر نوشتہ برای حفظ از بلاہا در گلوی انداز ند و بر بازو می بندند۔ فارسیان استعمال این بہمین معنی کردہ و بامصادر فارسی مرکب نمودہ (ظہوری سے) جز این تعوید در دفع سیہ بختی نمی باشد ؎ کہ از زلف تو بر بازوی جان بستہ ام (اردو) تعوید۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ دعا یا کوئی آیت یا اسمای الٰہی کے اعداد لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں یا بازو پر باندھتے ہیں۔ حرز۔ جنتر۔ نقش۔

تعوید آسمان اصطلاح۔ بقول بحر و (جہانگیری در ملحقات) و ملحقات برہان و جامع برج جوزا کہ برج سوم است از جملہ دوازدہ بروج فلک **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و صراحت کامل بر برج سوم گذشت۔ و از ینکہ شکل جوزا ہیکلی دارد در گلو این را تعوید آسمان گفتند (اردو) جوزا۔ دیکھو برج سوم۔

تعوید بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است بر بازو و سر وغیرہ بستن تعوید (و ہمی قمی سے) بقرقم پنبہ ہای داغ بیند غیر میدارد ؎ کہ بر سر این ہمہ تعوید بہر درد سر بستم ؎ (ظہوری سے) شیخ بر خود بند کو تعوید ؎ رند را حرز اعتقاد بس است

معنی مباد که در سه ناظهور می استعمال نماید. بندیدن است که گذشت (اردو) تعویذ باندھنا

تعویذ سیمین اصطلاح۔ بقول بحر ستارہ باشد۔ صاحب مؤید ذکر این کرد گوید که فیه شک واقول یعنی ماه و ہیکل جوزا چونکه متعلق بحره باشد مناسبتی دارد و در دیگر نسخ قلمی ذکر معنی دوم نیست بلکه بمعنی بالا ہیکل جوزا نوشته **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و مراد از جوزا دیگر ہیچ معاصرین عجم تصدیق این می کنند۔ و این استعاره باشد (اردو) جوزا دیکھو برج سوم۔

تعویذ قبر اصطلاح۔ تعویذ سنگ است که بران آیات قرآنی و نام و سال فوت متوفی کنده باشد **مؤلف** عرض کند که این رسم ہند است یعنی ہندیان بر قبور این قسم تعویذ قائم کنند و معاصرین عجم در ہند این تعویذ سنگی را تعویذ قبر گویند مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) تعویذ قبر۔ مذکر۔ وہ پتھر جس پر آیات قرآنی اور سنہ وفات اور نام متوفی کندہ ہوتا ہے جس کو قبر پر قائم کرتے ہیں۔

تعویذ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تعویذ قرار دادن است (حافظ شیرازی ؎) حافظ تو این غزل ز که آموختی که یار ؛ تعویذ کرد شعر ترا و بزر گرفت ؛ (اردو) تعویذ قرار دینا۔

تعویذ نوشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است (جمال اصفهانی ؎) بر ہفت ہیکل فلکی بر به پوست شیر ؛ تعویذ می نوشت عطارد ز مشک و بان ؛ (اردو) تعویذ لکھنا۔

(الف) **تعہد** بقول آصفی بحواله بہار بمعنی تیمار داشتن می فرماید که . . . .

(ب) **تعہد کردن** مستعمل است و از معنی ساکت (سعدی ۵) خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی * بدولت تو گنہ میکند بانبازی * بہار بر الف معنی تیمار داشتن و تازہ کردن را بحوالہ منتخب نوشتہ و صاحب منتخب این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضمہ ہای ہوز فارسیان مجازاً استعمال این بمعنی امداد و مدارا کردہ اند و ب بمعنی امداد و مدارا کردن است مخفی مباد کہ از سند سعدی مصدر گندن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) الف امداد۔ مؤنث۔ مدارا۔ مذکر (ب) امداد کرنا۔ مدارا کرنا

تعین بقول بہار بروزن امین مرادف تعیین بروزن تلقین بمعنی چیزی را از میان چیزہا مخصوص گردانیدن۔ می فرماید کہ بالفظ شدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ مخفف تعیین است فارسیان بتخفیف یک یا استعمال این ہا مصادر فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تعین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ تقرر۔ تشخص۔ معین کرنا۔

تعینات بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی متعینہ اعم از ینکہ یکی باشد یا زیادہ استعمال کنند و این مجاز است **مؤلف** عرض کند کہ در زبان عرب جمع تعیین برین وزن نیامدہ و این را تفریس توان گفت کہ فارسیان استعمال این کردہ باشند ولیکن مجرد بیان محقق ہندنژاد بدون سند برای این کافی نیست کہ استعمال این در فارسی زبان بگوش ما نخوردہ و معاصرین عجم بر زبان ندارند و صاحبان لغات ہند این را لغت فارسی نگفتہ اند ظاہر معلوم می شود کہ محقق با نام و نشان سکندری خوردہ و تعینیات کہ بدو تحتانی می آید بہ یک تحتانی قائم کردہ (اردو) تعینات۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ (غلط العوام) متعین۔ متقرر۔

تعیین اوّل اصطلاح۔ بقول انندبحوالۂ مظہر العجائب کنایہ از ذات عالی صفات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و بہ تشدید تحتانی وکنایہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

تعیین گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اول وکسر دوم معین شدن است (طغرائے مشہدی ع) تعیین گشت ساعات بزم طرب را ٭ خوشی یافت از نظم او روز و شب را (اردو) معین ہونا۔ مقرر ہونا۔

تعیین بقول برہان مرادف تعین کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح وکسر تحتانی لغت عرب است و بقول منتخب مخصوص کردن چیزی را فارسیان چیزہا فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و با مصادر فارسی ہم مرکب می سازند چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) تعیین۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ تقرر۔ تشخص (معین کرنا۔ حاصل بالمصدر)

تعینات بقول بہار بر وزن تحقیقات جمع تعیین۔ فارسیان بمعنی متعینہ استعمال کنند واین مجاز است (ملا طغرا نثر) امید کہ نہال کردہ خود را بسر زمینی تعینات کردہ فرمایند کہ برگ تازگی میسر گردد (محسن تاثیر ع) باج ہیجائی ز ہیجا پور گیرد آن دہن ٭ چون بود فرمان ز تعینات رخسارش گل است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بفتح باشد (اردو) دیکھو تعینات

تعیین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مخصوص کردن است (والہ ہروی ع) کردم از عقد طلب نسخۂ گمنامان را ٭ گر شود یافتہ تعیین تو خواہم کردن ٭ (اردو) مخصوص کرنا۔

تای فوقانی باغین معجمه

تغار بقول برہان و جامع بروزن قطار (۱) طشت گلی را گویند و (۲) بمعنی خوردنی و آذوقه و راتب ہم و (۳) بمعنی پیمانه وحی فرماید که تغاره بروزن شراره ہم می گویند صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع (ناصرخسرو ؎) ناید سر کرد و رکنارم نوزه دوغ دروغ در تغارم ؎ (سعید ہروی ؎) از برای مطبخ انعام او کیوان چرخ ؎ زار تغاع سنبله ہرماه بفرستد تغار ؎ بہار و وارسته بر معنی دوم قانع. خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم گوید که اغلب که معنی دوم مجاز باشد. صاحب رہنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بر معنی اوّل قناعت کرده **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر معانی مجاز آن **(اردو)** (۱) دیکھو طشت (۲) غذا. کھانے کی چیز. مؤنث (۳) دیکھو پیمانه.

تغازه بقول سروری و جامع و مؤید ہمان تغاز که گذشت. صاحب برہان به ذیل تغاز ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که بزیادت ہای ہوز در آخر مزید علیه ہمان تغار است بہمهٔ معانیش. صراحت ماخذ ہمدر اینجا کرده ایم **(اردو)** دیکھو تغار

تغافل بقول بہار بمعنی خود را غافل وانمودن می فرماید که بلند. پی درپی. رسوا. سرشار از صفات اوست و تیغ و شمشیر از تشبیہات او و بالفظ داشتن و زدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتح اوّل و دوم و ضم فا. صاحب منتخب ہم بہمین معنی آورده. فارسیان استعمال این بمعنی غفلت می کنند و بامصادر فارسی مرکب می کنند

(ظہوری ؎) بحث نگہ بزور تغافل رود زپیش ٭ شرحست بہر متنِ خموشی بیان ما ٭ (اردو)
تغافل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دیکھو اہمال۔

تغافل باریدن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ ظاہر شدن غفلت دانستہ
(عرفی ؎) خوش آن ساعت کہ می رفتی و
طاقت می رمید از من ٭ تغافل از توجہ می بارید
و حسرت‌ها می چکید از من ٭ (اردو) تغافل
برسنا کہہ سکتے ہیں۔ دانستہ غفلت ظاہر ہونا۔

تغافل پسند اصطلاح۔ بقول بہار معروف (۱)
صاحب انند گوید کہ (۲) از اسمای معشوق
ہم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی دانستہ غافل یعنی کسی کہ تغافل را پسند
می کند (میرزا بیدل ؎) حیرانِ بی نیازی
خوبان کسی مباد ٭ خون شد دل از نگاہ تغافل
پسند او ٭ (اردو) (۱) عمداً اور دانستہ
غفلت کرنے والا۔ تغافل پسند بھی بترکیب
فارسی کہہ سکتے ہیں (۲) معشوق۔ مذکر۔

تغافل پسندیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ سند پیش کردہ اش ہمان کہ بر (تغافل
پسند) گذشت و بمعنی دیدہ و دانستہ غفلت
پسند کردن است (اردو) تغافل پسند کرنا

تغافل پیشہ اصطلاح۔ بہار این را مرادف
تغافل پسند گفتہ بر معروف قانع و صاحب
انند بہر دو معنیش گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ از تغافل کار گیرد
(صائب ؎) ای تغافل پیشہ نا پروا ز یاد دل
بدکن ٭ خاک ما افتادگان در شہر بند دامنست
٭ (ظہوری ؎) تغافل پیشہ صید افگن این
سرزمین باشد ٭ کہ دائم بہر تقریبی نگاہی در
کمین باشد ٭ (اردو) (۱) ہمیشہ تغافل پسند

کرنے والا۔ دیکھو تغافل پسند (۲) معشوق تمکین

تغافل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تغافل کردن و در تغافل بودن است (صائب ؎) کدام مطلب عالی است در نظر دل را٭ که بر مراد دو عالم تغافلی دارد٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال بمصدر داریدن پیداست که بجالیش می آید (اردو) تغافل کی حالت مین ہونا۔ تغافل کرنا۔

تغافل دستگاہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ غوامض سخن مرادف تغافل پسند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس (اردو) دیکھو تغافل پسند۔

تغافل دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تغافل یافتن است (فغانی ؎) بردی دلم ز دست و نگفتی ترا چه شد٭ ہرگز چنین فریب و تغافل ندیدہ ام٭ (اردو) تغافل پانا۔

تغافل زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که دانسته توجه نکردن و اختیار کردن تغافل (نظیری نیشاپوری ؎) درد دل را می کنم با صبر پیوندی دگر٭ بر طبیعت خود تغافل می زنم چندی دگر٭ صاحب انند بحوالۂ غوامض سخن در مصرع دوم طبیعت را طبیب نوشته می فرماید که (تغافل زدن برکسی) بمعنی غفلت ورزیدن و توجه نکردن بر وست بخیال ما تصرف آصفی است که در نقل شعر تصحیف کرد مخفی مباد که از سند بالا استعمال بمصدر زدن پیداست که بجالیش می آید (اردو) تغافل کرنا۔

تغافل شدن استعمال۔ واقع شدن تغافل باشد و سر زدن تغافل مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) جانب مسکین

ر نہ بیند غیر خوشدل می شود ؎ صد نگہ چون جمع
ر دو یک تغافل می شود ؎ مخفی مباد کہ از سند
بالا استعمال مصدر شو ون پیداست کہ بجای شدن بکار
می آید (اردو) تغافل واقع ہونا۔

تغافل شعار اصطلاح۔ صاحب آنند بحوالۂ
تغافل شیوہ خواص سخن این را مرادف
تغافل پسند بہر دو معنی گفتہ مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است و ہر دو اسم فاعل ترکیبی
بہر دو معنی (اردو) دیکھو تغافل پسند۔

تغافل کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ دیدہ و دانستہ غفلت کردن است (شوکتی
صفاہانی ؎) دیدی از دورم و دانستہ تغافل
کردی ؎ خوب کردی کہ ترا خوب تماشا کردم
؎ (اردو) تغافل کرنا۔

تغافل کشیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ مبتلای تغافل شدن است
(وحشی بافقی ؎) خود بگو از تو کشم باز
و تغافل تا کے ؎ طاقتم نیست ازین
بیش تحمل تا کے ؎ (اردو) مبتلای
تغافل ہونا۔

تغنغ القواء برہان بضم ہر دو تای قرشت و سکون ہر دو غین نقطہ دار (۱) چیزی باشد
مانند کیلہ و قفیز کہ غلہ بدان پیمایند و بقول بعض پیمانہ باشد کہ چہار خروار غلہ بگیرد و بفتح اول
و ثالث کہ تای قرشت است ہم بمعنی پیمانۂ بزرگ چہار خرواری و باین معنی بجای حرف ثالث
نون ہم بنظر آمدہ و بعضی گویند کہ پیمانہ کہ یک خروار غلہ بگیرد و (۲) نان تنک را نیز گویند۔
و بدین معنی بجای غین آخر خای نقطہ دار ہم۔ صاحبان جہانگیری و سروری بر معنی اول قانع۔
(شمس فخری ؎) حاتم عہد شیخ ابو اسحق ؎ کہ دہد زر بدامن تغنغ ؎ صاحب جامع ہمزبان

برہان (ابو العباس سلہ) ای میر ترا گندم دیست البصد دیہ باد رتغتغکی چند بتو ہستم انبار ہ صاحب ناصری می فرماید کہ بہر دو نون است صاحب جہانگیری خطا کردہ و تغنغ بمعنی لتغار کہ بدان غلہ پیمایند می فرماید کہ ہمین اشتباہ برای صاحب برہان ہم روی دادہ۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی بالا فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ ما برای تسلیم قول برہان وجہانگیری اتفاق صاحب جامع را کافی دانیم کہ محقق اہل زبانست و آنچہ در بعض مقامات استعمال این بہر دو نون است آن مبدل این چنانکہ تجنو و تجنیو یا بالعکس آن چنانچہ ناکاج و ناکاج وجود این بہر دو نون مقتضی آن نیست کہ این را بہر دو فوقانی غلط دانیم چنانکہ صاحب ناصری خیال کردہ و آنچہ بجای معجمہ آخر عوض غین معجمہ آمدہ آنہم مبدل این چنانکہ چرغ و چرخ و از کلام ابو العباس پیداست کہ۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تغتغک** بہ کاف تصغیر آخرہ ہم آمدہ و بہر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم ظاہر الغت ترکی می نماید و لیکن لغات ترکی ازین ساکت (اردو) (۱) ایک پیمانہ جس سے غلہ ناپتے ہین مذکر (۲) پتلی روٹی۔ مؤنث۔

تغیّر بقول بہار از حال خود گشتن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم تحتانی مشدد فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند و بدون تشدید تحتانی بکسر دوم ہم کہ در ملحقات می آید (اردو) تغیّر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تبدل۔ بدلی۔ تبدیل۔ انقلاب۔

تغیّر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہ تشدید تحتانی بمعنی واقع شدن تبدیل و انقلاب (معز می نیشاپوری سلہ) دگر ہوا متغیر شود۔

زگرد و غبار ؎ در آفتاب نیاید تغیّر و نقصان ؏ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیشتر بجایش گذشت (اردو) تغیّر پیدا ہونا تغیر ہونا۔

تغیّر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متغیّر کردن است (دانش مشہدی ؎) انشا را جامۂ نو صبح عید طفلان است ؎ کجاست می کہ تغیّر لباس سنگ دہیم ؏ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر رسیدن است نہ دادن و تعریف ترکیبی بجایش می آید (اردو) بدلنا متغیر کرنا۔

تغیّر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بتشدید تحتانی بحالت تغیّر بودن است (جمال اصفہانی ؎) رفیع رای تو بر من تغیّری دارد ؎ بہ تہمتی کہ مرا نیست اندران تاوان ؏ مخفی مباد کہ از مصدر بالا استعمال مصدر داریدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) متغیر ہونا تغیر پیدا کرنا۔ حالت تغیر میں ہونا۔

تغیّر رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بتشدید تحتانی بمعنی واقع شدن تغیّر و تبدیل (ازرقی ؎) شتری را کہ ہمہ سعد جہان است از و ؎ ہم تغیّر رسد از جرم سپہر و اشکال ؏ (اردو) تغیر واقع ہونا۔

تغیّر گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این بدون تشدید تحتانی کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن تغیر و تبدیل است (نجات اصفہانی ؎) شحنۂ تیر آورنمی گردد زبی بردن تغیر ؎ پی بخود گرمی بر دہم چو کمان تیر آور راست ؏ (اردو) متغیر ہونا۔ تغیر واقع ہونا۔ تغیر ہونا۔

تغییر بقول بہار از حال خود گردانیدن می فرماید کہ با مصادر دادن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر تحتانی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این

کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند کہ مرادف تغیرست کہ گذشت و باصطلاح فارسی ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ﷺ) رود بوی خشک و پرد رنگ لعل ؛ ظہوری محال است تغیر ما ؛ (اردو) تغیر مؤنث ۔ دیکھو تغیر۔

(الف) **تغییر بالش** اصطلاح ۔ بقول بحر گردانیدن بالین از طرفی بطرفی **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از معنی حاصل بالمصدر نباشد یعنی تبدیل بالش از طرفی بطرفی ۔ مرکب اضافی است بہار ذکر ......

(ب) **تغییر بالین** ۔ ہمین معنی کردہ (صائب ﷺ) جلوۂ برقیست در میخانہ ہشیاری مرا ؛ از پی تغییر بالین است بیداری مرا ؛ عرض می کنیم کہ ہر دو مرادف یکدیگر معاصرین عجم ہر دو را بزبان دارند (اردو) الف و ب کروٹ بدلنا کا حاصل بالمصدر۔

تغییر پذیرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تغییر شدن است (ازرقی ﷺ) ذکر احوال تو تغییر پذیرفت شہا ؛ اندرین عالم تغییر پذیرفت احوال ؛ (اردو) تغییر ہونا ۔ بدلنا ۔

تغییر دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تغییر کردن است (اوجی نطنزی ﷺ) ز دست طالع بد می رویم شہر بشہر ؛ چو بد قماش کہ تغییر می دہد جا را ؛ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہم ذکر این کردہ و (تغییر لباس دادن) را آوردہ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر دہیدن است نہ دادن (اردو) تغییر کرنا ۔ بدلنا ۔

تغییر دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سندش استعمال مصدر بینیدن پیداست کہ بجائش گذشت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی مشاہدہ تغییر

کردن است (محتشم کاشی سے) مردم بوقت
پرسش حالم بہ محرمی ⁂ پنہان اشارہ کردہ
کہ تغیر حال بین ⁂ (اردو) تغیر مشاہدہ
کرنا۔ دیکھنا۔

تغیر شدن استعمال۔ بمعنی متغیر شدن
است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و
مرادف تغیر پذیرفتن (ظہوری سے) شدہ
تغیر صیغۂ سوگند ⁂ نیست سوگند گر بجای تو
نیست ⁂ (اردو) متغیر ہونا۔ بدلنا تغیر پذیر ہونا

تغیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی تبدیل کردن است (حافظ سے) در کوی
نیکنامی ما را گذر ندادند ⁂ گر تو نمی پسندی تغیر
کن قضا را ⁂ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر
گردانیدن پیداست کہ گنجایش می آید (اردو)
تغیر کرنا۔ بدلنا۔

فوقانی با فا

تف بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) بخار و حرارت و گرمی را گویند و (۲)
روشنی و پرتو ہم و (۳) بمعنی عفونت بضم اوّل (۴) آب دہن انداختن۔ صاحبان
جہانگیری و سروری و ناصری و فدائی بر معنی اوّل و دوم قانع (مولوی معنوی سے) آرام
بخت جان شد از ان می کہ از تفش ⁂ صبر و قرار تو بہ آرام دل ببرد ⁂ (حکیم خاقانی سے)
آہ من چند فروزان شد کہ کوران نیم شب ⁂ از تف این آہ سوزان رشتہ در سوزن کشند ⁂
صاحب جامع ذکر معنی اوّل و سوم کردہ صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم و چہارم قناعت
فرمودہ۔ خان آرزو در سراج بذکر چہارم معنی بالا گوید کہ بمعنی چہارم مخفف تفو باشد صاحب
تحقیق الاصطلاحات می فرماید کہ (۵) بالفتح عیبی است در گوہر (صائب سے) تمام رس نشود

بادۂ کہ کف دارد ع کہ عیب دار بود گوہری کہ تف دارد (بہار) بذکر معنی چہارم گوید کہ آب دہان است و بالفظ افگندن وزدن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل ودوم وسوم اسم جامد فارسی زبان وبمعنی چہارم مخفف تفو وبمعنی پنجم ہم اسم جامد وعجبی نیست کہ تف در سند معنی پنجم بمعنی اوّل باشد کہ گوہر گرم را عیب آن دانند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ صاحب برہان در معنی چہارم سکندری خوردہ کہ آب دہن انداختن نوشتہ۔ معنی مصدری اصلا درین نیست واین است اسم مصدر تفتن و تافتن کہ می آید وجا دارد کہ بمعنی اوّل ہم این را مخفف تفس گیریم کہ بمعنی گرمی وحرارت می آید کہ اسم مصدر تفسیدن است وجادارد کہ بمعنی اوّل مبدل تپ باشد کہ بای فارسی بہ فا بدل شود چنانکہ سپید وسفید **(اردو)** (۱) بخار۔ مذکر۔ حرارت۔ گرمی مؤنث۔ (۲) روشنی۔ مؤنث۔ پرتو۔ مذکر (۳) عفونت۔ مؤنث (۴) تھوک۔ مذکر (۵) تف فارسی مین موتی کے ایک عیب کا نام ہے جس کی تحقیق مزید نہ ہوسکی۔ مذکر۔

تفاخر بقول بہار باہم نازیدن می فرماید کہ بصلۂ از و بالفظ بودن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین وضم خای معجمہ لغت عرب است۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و بامصادر فارسی ہم کہ در ملحقات می آید (ظہوری ع) خرد در درسگاہ عشق غزوی دربغل دارد ع تفاخر خاصۂ خاصان اگر گردید عام اینجا **(اردو)** تفاخر۔ بقول آصفیہ۔ عربی اسم مذکر۔ فخر جتانا۔ ڈینگ مارنا۔ (کا حاصل بالمصدر) فخر۔ ڈینگ۔

تفاخر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بودن تفاخر است (مغربی نیشاپوری ع) گر تفاخر بود ز خدمت تو ع آن تفاخر

علی الخصوص مراست ۂ (اردو) تفاخر ہونا۔

تفاخر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
تفاخر نمودن ہردو کردہ از معنی ساکت۔
مؤلف عرض کند کہ بعمل آوردن تفاخر و
فخر کردن است (جبلی غرستانی ے) ہمی کنند
تفاخر ز خدمت سلطان ۂ یکی سپہر دوم انجم و
سوم ارکان ۂ (منجیک ترمذی ے) چو ابر
کف شہ تفاخر نماید ۂ ز رزانہ اسد طبع سائل ربا
ۂ مخفی مباد کہ از سند اول استعمال مصدر
کندن پیداست کہ تعریفش بجای خودش می آید
واز سند دوم مصدر نمائیدن پیداست (اردو)
تفاخر کرنا۔ فخر کرنا۔ ناز کرنا۔

تفاغ بقول برہان وجامع وسروری بکسر اول بروزن چراغ پیمانہ وقدح شراب خوری
را گویند و باین معنی بجای حرف اول نون ہم گفتہ اند (کسائی ے) دل شاد دار و پند کسائی
نگاہ دار ۂ یک چشم زد جدا مشو از رطل واز تفاغ ۂ صاحب انند صراحت کند کہ این لغت
فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ محققین ترکی وعربی ازین لغت ساکت۔ معاصرین عجم
گویند کہ فارسی قدیم است (اردو) پیمانہ۔ قدح شراب۔ مذکر۔

تف افگندن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی تف زدن است (واعظ قزوینی ے)
نیست دندان اینکہ پیران از دہان می افگنند
ۂ تف بروسے اعتبار این جہان می افگنند
(اردو) تھوکنا۔

تفاوت تفاوُت بقول آصفی بہر سہ حرکت واو بمعنی دوری درمیان دو چیز و دور شدن و
عیب۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال
این بمعنی فرق میان دو چیز می کنند و با مصادر فارسی استعمال این در ملحقات می آید۔ صاحب

تحقیق الاصطلاحات گوید کہ اراوت خان واضع این را با طراوت قافیہ ساختہ در تعریف صبح گوید (ع) چو تشنۂ از طلوعش بی تفاوت بود دل پیر وجوان مست طراوت ہ (اردو) تفاوت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فاصلہ۔ دوری۔ بعد۔ بل۔ فرق۔

تفاوت آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن فرق باشد (امید رازی ع) تفاوت نیاید چوی زیر و بالا ہ بود طاق النعل بالنعل یکسر ہ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیداست کہ بجایش گذشت۔ (اردو) تفاوت ہونا۔ فرق ہونا۔ تفاوت پیدا ہونا۔

تفاوت باشیدن استعمال۔ بمعنی یافتہ شدن تفاوت و فرق **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) بمشرب دگران گر تفاوتی باشد ہ میان صوفی و دردی بمشرب ما نیست ہ (اردو) تفاوت ہونا فرق ہونا۔

تفاوت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فرق داشتن و متفاوت بودن است و از سندش استعمال مصدر واریدن پیداست کہ بجایش می آید (ع) از ان حساب تو ہر دم تفاوتی دارد ہ کہ قد سرو نہ بینی و سایہ پیمائی ہ (اردو) تفاوت رکھنا فرق رکھنا۔

تفاوت دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مشاہدۂ فرق کردن و فرق یافتن و فرق کردن است (ابن یمین ع) نشاندبی ہنران را بجای اہل ہنر ہ ندید ہیچ تفاوت نہ کوف تا بہ ہمای ہ (اردو) تفاوت دیکھنا

تفاوت کرنا۔ فرق کرنا۔ فرق پانا۔

تفاوت شناختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرق داشتن و واقف شدن از فرق و تفاوت است و از سندش استعمال مصدر شناسیدن پیداست کہ بجایش می آید (جمال اصفہانی ؎) ہمہ جہان شعرا یند لیک نشناسند ٭ بوقت شعر تفاوت میان شعر و شعیر ٭ (اردو) فرق معلوم کرنا۔

تفاوت کردن استعمال۔ بمعنی فرق کردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد۔ سعدی استعمال مصدر کندن کردہ عیبی ندارد کہ کردن و کندن مرادف یکدیگر است (؎) چو با قضا و اجل برنمی توان آمد ٭ تفاوت نکند گریزی و دانائی ٭ (اردو) فرق کرنا۔ تفاوت کرنا۔

تفاوت گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی راہ دادن تفاوت و فرق کردن است (اثر شیرازی ؎) بکار خلق تفاوت ز ہیچ رو مگذار ٭ چو گرد موافق حق باش در میان داری ٭ مخفی مباد کہ از سندش استعمال مصدر گذاریدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تفاوت کرنا۔ فرق کرنا۔

تف پاشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تف کردن است (باقر کاشی ؎) دشمن کہ زخم بجنگ ٭ غم بخراشید یا تف کرد بر آسمان و بر خود پاشید ٭ (اردو) تھوکنا۔ دیکھو تف کردن۔

تفت بقول برہان بروزن ہفت بمعنی (۱) گرم و (۲) گرمی و حرارت می فرماید کہ (۳) ماضی تفتن ہم یعنی گرم گردانید و (۴) بمعنی تعجیل و شتاب ہم و (۵) گرم رفتن و (۶) گرم آمدن و (۷) گرم گفتن و (۸) بمعنی خرام و (۹) بمعنی خرامان و (۱۰) بمعنی قہر و غضب و (۱۱) گرم شدن

از غضب و قهر ود (۱۲) گیاهی است دوائی که خوردن بیخ آن مانند تاتوله جنون آورد و (۱۳) نام
موضعی از مضافات یزد که از صفای هوا جامع گرم سیر و سردسیر است (حکیم نزاری) چه جلابیب
آخر از یک قطره آبش ٭ گر بجان آمد دل پر تفت و تابش ٭ (مولوی معنوی) بعد از آن برداشت
هیزم زود رفت ٭ سوی شهر از پیش بن او تیز تفت ٭ (وحشی) تفت رشک ریاض رضوان
است ٭ که در و جای میر میران است ٭ صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و پنجم و ششم و هفتم و یازدهم
و دوازدهم و سیزدهم کرده صاحب جامع ذکر همه معانی فرموده معنی سوم را گذاشت صاحب رشیدی
گوید که گرم شده از غضب و گرم آمده و شتاب نموده و گیاهی و موضعی. صاحب سروری می فرماید
که گرم شد و گرد و بشتاب دوید و بمعنی گرم نیز و گیاهی و دوائی هم و نام موضعی. صاحب ناصری
بر معنی اول و دوازدهم و سیزدهم قانع. وارسته می طرازد که نام جائی که علامهٔ تفتازانی فرزند آنجاست
و می فرماید که (۱۴) سبدی که برای گذاشتن گل و میوه سازند (محسن تاثیر) ای باغبان که
هستی گستاخ چیدن گل ٭ باری بساز تفتی از آشیان بلبل ٭ خان آرزو در سراج می فرماید که
گرم شده و بمجاز غضبناک و خشمگین و همچنین شتابان و آنکه هر دو معنی اخیر را حقیقت گمان برده
خطا نموده و نیز گیاهی است و موضعی از مضافات یزد و هم او در چراغ هدایت بر معنی نام جائی قانع
و آنکه بر وارش بهار بذکر معنی سیزدهم و چهاردهم قناعت کرده مؤلف عرض کند که معنی اول
حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و همین است اسم مصدر تفتیدن که می آید و معنی سوم ماضی مطلق
آنست شامل بر همه معانی مصدر و معنی چهارم مجاز معنی اول که تعجیل در رفتن و آمدن و گفتن
و امثال آن متعلق است با معنی گرم و گرمی و معانی هشتم و نهم را هم مشتاق سند می باشیم و معنی

دہم ہم مجاز معنی اول و معنی یازدہم چیزی نیست متعلق معنی دہم است و معنی دوازدہم و سیزدہم وچہاردہم نیز اسم جامد فارسی زبان است۔ طرز بیان برہان پریشانی در معانی پیدا کردہ۔ صاحب محیط بنسبت معنی دوازدہم ذکر تفت کردہ و بہیخ تفتی گوید کہ بفارسی اسم شوکران است و سرجیہ برشوکران نوشتہ ذکرش بر بار یقون کردہ ایم (اردو) (۱) گرم (۲) گرمی۔ مؤنث (۳) دیکھو تفتن یہہ اُس کا ماضی مطلق اور تمام معنون پر شامل ہے (۴) تعجیل۔ جلدی۔ مؤنث (۵) گرم رفتاری۔ مؤنث (۶) آنے مین جلدی۔ مؤنث (۷) کہنے مین تیزی۔ مؤنث۔ (۸) خرام۔ دیکھو بدرام کے ساتوین معنے (۹) حرمان۔ مصدر حرامیدن کا اسم حال (۱۰) قہر غضب۔ مذکر (۱۱) غصّے کی گرمی۔ مؤنث (۱۲) دیکھو باریقون (۱۳) تفت ایک موضع کا نام ہے جو مضافات یزد سے ہے۔ مذکر (۱۴) ٹوکرا جس مین پھول یا میوہ رکھتے ہین۔ مؤنث۔ بہار نے اس کا ترجمہ ڈالی لکھا ہے اور صاحب آصفیہ نے ڈالی پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ دوشاخون کی ٹوکری جسمین پھول یا میوہ وغیرہ سجا کر امیرون اور سردارون وغیرہ کی نذر کرتے ہین (ناسخ سے) چمن دولت سرا کا صحن ہے رنگین خرامی سے ہاتھ سے جاروب کش کی ٹوکری پھولون کی ڈالی ہے۔

تفتان بقول وارستہ (۱) قسمی از نان کہ آن را بہندی پراٹھا گویند (محسن تاثیر) بی مثل زنعمت فراوان ہم یکتا و دوتا چو نان تفتان ہم صاحبان انند وغیاث بذکر معنی اول گویند کہ (۲) آنچہ از آفتاب و آتش گرم شدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم حال است از مصدر تفتن کہ می آید و ہمین است معنی حقیقی و معنی اول مجاز معنی دوم کہ نان مذکور ہم

برتابہ تفتہ می شود (ظہوری ےؔ) ترسم در آب
خضر ظہوری شوی کباب ؎ تفتان دل تو ہا ہا
عثمان آتش است ؎ (اردو) (۱) پراٹھا بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی روغنی تہ
دار روٹی۔ نان و شتہ ری (۲) وہ چیز جو آفتاب
یا آگ سے گرم ہوئی ہو۔ مؤنث۔ گرم چیز۔

تفتن بقول برہان و جامع بروزن زفتن مخفف
تافتن است کہ (۱) گرم شدن و (۲) یکدیگر را
گرم گردانیدن باشد۔ صاحب سروری می فرماید
کہ مختصر تافتن است اما بمعنی اخیر۔ صاحب بحر ذکر
این کردہ گوید کہ سالم التصریف است یعنی بدون
ماضی و مستقبل و اسم مفعول نمی آید۔ و بقول صاحب
موارد مرادف تافتن بمعنی بالا۔ صاحب نوادر
گوید کہ بمعنی جلد و شتاب مخفف شتافتن است
مؤلف عرض کند کہ فضولی صاحب نوادر
باشد ما اتفاق داریم با محققین اول الذکر
و تفتگی حاصل بالمصدر این باشد مرکب شدانا
اسم مصدر تفت و علامت مصدر تن با صول
ما مصدر اصلی است (ظہوری ےؔ) ذوقی چنان
می کند از سینہ تفتگی ؎ لب تشنہ کہ سر بسر ابرش می دہد
؎ (اردو) (۱) گرم ہونا (۲) گرم کرنا۔

تفتہ بقول برہان بروزن ہفتہ بمعنی (۱) بسیار
گرم باشد و (۲) مخفف تافتہ ہم کہ آزردہ
و کوفتہ و مکدر باشد و (۳) نام گیاہی کہ خوردن
بیخ آن جنون آرد۔ صاحب سروری بمعنی اول
قانع (سعدی ے) بدست آہن تفتہ کردن
خمیر ؎ بہ از دست بر سینہ پیش امیر ؎ صاحب
فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ
تافتہ است و آن ہر چیز است کہ از گرمی بتاب
آمدہ و برشتہ شدہ باشد (منہ ے) رتاب
قبہ زرین آینہ تمثال ؎ زمین تفتہ فرو بود شد آتشین
سر بال ؎ صاحب محیط گوید کہ (۴) بفتح اول نسج
عنکبوت باشد و بہ نسج عنکبوت می فرماید کہ بفارسی
دام عنکبوت کہ در عنکبوت گذشت و بہ عنکبوت

استعمال می باشیم (اردو) (۱) دیکھو تنگدل۔
(۲) غمناک۔

تفتہ شدن اصطلاح۔ بمعنی گرم تر شدن است **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول تفتن مرکب شدہ است با مصدر شدن (ظہوری ع) از غمت دردیدہ ہر کس نم تپیدہ شد جگر ہا تفتہ سرہا دم تپیدہ (ولہ ع) شہر آتش بجرم جگر سوخت ہا سرشک تفتہ شد اختر چہ باشد (اردو) زیادہ گرم ہونا۔ تپنا۔

(الف) **تفتیدن** (ب) بقول آنند و غیاث
(ب) **تفتیدہ** بالفتح و کسر ثالث آنچہ از آفتاب و آتش گرم شدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول الف است و وجود الف ازہمین استعمال ب ثابت اگرچہ محققین مصادر الف را ترک کردہ اند مرکب است از تفت کہ بمعنی گرم گذشت و یای مکسور و علامت مصدر و آن موافق قواعد وضع مصادر بمعنی گرم شدن ظہوری استعمال مرکبات ب کردہ است (ع) ابر رحمت کہ ہوا دار گل سیراب است شاید از جانب تفتیدہ گیاہی گیرد (ولہ ع) درون تفتیدہ گرماہی صحرای تمنایش نظر از رشک روز حشر کی بر کوثر اندازد۔ (ولہ ع) ماہی تفتیدہ جانی می فتد در تابہ آتش من در سمندر گر شراری می زند (ولہ ع) شاباش بر ان قوم ظہوری کہ بکویش تفتیدہ دل و خشک لب و چشم پر آبند پس از اسناد بالا استعمال (تفتیدہ جان) و (تفتیدہ درون) و (تفتیدہ دل) و (تفتیدہ گیاہ) پیداست و این وجود ب را کافیست و ب برای وجود الف کفایت می کند (اردو) الف گرم ہونا (ب) الف کا اسم مفعول وہ چیز جو گرم ہوئی ہو۔

تفتیش بقول بہار نیک جستجو کردن و کاویدن می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف

عرض کند کہ بالفتح وکسر فوقانی لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تلاش وتجسس استعمال این کنند و با مصادر فارسی ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) تفتیش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ چھان بین۔ تحقیق۔ تدقیق۔ کھوج۔ سراغ۔

تفتیش کردن استعمال۔ صاحب آنند ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تجسس وتلاش وجستجو کردن است۔ رشای خوانساری (ے) آشفتہ شو کہ کاکل وزلف پری رخان ٭ تفتیش حال زار ترا مو بمو کنند ٭ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر کنندن است کہ بجایش می آید (اردو) تفتیش کرنا۔ تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔ چھان بین کرنا۔

تف تیغ اصطلاح۔ بہار گوید بالفتح بمعنی آواز برکشیدن تیغ از نیام نوشتہ اند وظاہر آنست کہ لمعان ودرخشانی تیغ باشد زیرا کہ تف مبدل تپ است وآن مخفف تاب وتاب بدین معنی آمدہ (نظامی ے) در آمد بفریدن ابر سیاہ ٭ ز ماہی تف تیغ بر شد بماہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم با بہار۔ شارحین سکندر نامہ سکندری خوردہ اند (اردو) تاب تیغ۔ مؤنث۔ تلوار کی چمک۔

تفتیک بقول برہان بروزن تردیک پشمی باشد نرم کہ آن را از زیر موی بز بشانہ برآرند واز ان شال وتکیہ ونمد وامثال آن سازند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ این را برتشم وکلغر وکرک وکلک نیز گویند۔ صاحب جامع گوید کہ این لغت ترکیست بالکسر کہ فارسیان بالفتح استعمالش کردہ اند صاحب سروری نیز باید کہ بعربی وبر نام است۔ خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر بزشم بیان کردہ ایم

که محقق بر پشم گذشت و در ینجا همین قدر کافی است که فارسیان لغت ترکی را بر سبیل تفرس به تصرف در اعراب استعمال کرده اند ولیکن لغات ترکی ازین ساکت و نظر بر سکوت شان اگر لغت فارسی دانیم اسم جامد باشد (اردو) دیکھو بر پشم۔

تفرّج بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار۔ سیر۔ برای دل خوش کردن۔ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین وضم رای مهمله بمعنی گشایش یافتن و از تنگی و دشواری بیرون شدن (کذا فی المنتخب) فارسیان تفرّیاً بمعنی بالا استعمال این کرده اند و مجازاً بمعنی تماشا کردن هم که در تفرّج کردن می آید (ظهوری ؎) مست ترا بطارم تاکست دیده باز ؛ مستغنی از تفرّج این سبز طارم است ؛ صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ذکر (تفرّج خود شان) بمعنی سیر خاص کرده (اردو) سیر۔ مؤنث۔

تفرجاق بقول سروری بحوالۂ تحفه بمعنی ساخته **مؤلف** عرض کند که ظاهر ترکی یافته می شود ولیکن لغات ترکی ازین ساکت نظر باعتبار صاحب سروری که محقق صاحب زبان است این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و همین لغت به جیم فارسی می آید (اردو) ساخته۔ بقول صفیر فارسی۔ بنایا ہوا۔ گھڑا ہوا مصنوعی۔ جھوٹا۔ نقلی۔ جعلی۔ اصلی کا نقیض۔ (صفت)

تفرّج زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند بمعنی تفرّج کردن است چنانکه در عوامف سخن آورده (حافظ ؎) دانا که زد تفرّج این چرخ حقه باز ؛ هنگامه باز چیده و در جستجو ببست ؛ **مؤلف** عرض کند که بمعنی سیر و تماشا کردن (اردو) سیر و تماشا کرنا۔

تفرّج کردن استعمال۔ بمعنی سیر و تماشا کردن است **مؤلف** عرض کند که موا

قیاس است (حافظ شیرازی ره) در روی خود
تفرج صنع خدای کن ہا کائینهٔ خدای نمای فرستمت ؎
مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گستردن
پیداست که بجایش می آید (اردو) سیر کرنا
تماشا دیکھنا۔

(الف) تفرجاغ بقول برہان و جامع به
وزن مفرداغ بمعنی (۱) ساخته و پرداخته و
(۲) مستعد و مہیا۔ می فرمایند که این معنی بجای
غین معجمه قاف هم بنظر آمد یعنی ......

(ب) تفرجاق صاحب آنند نسبت الف صراحت
کند که لغت فارسی است۔ خان آرزو در سراج
بذکر قول برہان نسبت الف دیده که در صورت لغت
ترکی باشد یا تغیر لہجهٔ ایران مؤلف عرض کند که
لغات ترکی از الف و ب ہر دو ساکت ما باعتبار
صاحب جامع که محقق صاحب زبان است الف را
فارسی قدیم دانیم و ب مبدلش چنانکه آروغ و آروق
(اردو) الف و ب (۱) دیکھو تفرجاق
(۲) مستعد اور مہیا۔

تفرق اتصال اصطلاح۔ بقول بحر و آنند و غیاث باصطلاح اطبا بمعنی زخم و جراحت
مؤلف عرض کند که این کنایه باشد بقاعدهٔ فارسی۔ صاحب اکسیر اعظم ہم استعمال ہمین
اصطلاح برای زخم کرده مرکب اضافی است (اردو) زخم۔ مذکر۔ جراحت۔ مؤنث۔

تفرقه بقول منتہی الارب بمعنی پراگنده و جدا کردن مؤلف عرض کند که لغت عرب
است بالفتح و کسر رای مہمله و فتح قاف فارسیان از این معنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی و جدائی
گرده با مصادر فارسی ساخته اند که در ملحقات می آید (ظہوری ره) دلم که داد بہم صلح طرهٔ
کاکل ؎ شدش چو تفرقه ہا جمع در دخویش گرفت ؎ (اردو) تفرقه۔ بقول آصفیه۔ عربی
اسم مذکر۔ جدائی۔ مفارقت۔ علیحدگی۔ نفاق۔

تفرقه افتادن استعمال بمعنی علیحدگی و جدائی واقع شدن باشد **مؤلف** عرض کند موافق قیاس است (ظهوری ــــ) زیک نگاه بین گاه گوشهٔ چشمی ٭ هزار تفرقه در کاروان روش افتد ٭ (اردو) تفرقه پڑنا۔ بقول آصفیه دو چیزوں میں فرق ہونا۔ جدائی۔ مفارقت ہونا۔

تف زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تف افگندن است که گذشت (سر خوش ــــ) چراغی راکه ایزد بر فروزد ٭ هر آنکو تف زند ریشش بسوزد ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر زدن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) تھوکنا۔ دیکھو تف افگندن۔

تفس بقول برهان و جامع وسروری بفتح اول وسکون ثانی وسین بی نقطه (۱) گرمی و حرارت را گویند (ابن یمین ــــ) آبرو خواهی چو خاک افتاده باش ٭ نی چو آتش در هوا از تاب وتفس ٭ صاحب سروری گوید که (۲) امر حاضر از تفسیدن هم که می آید۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که تفسیدن ازهمین اشتقاق یافته۔ خان آرزو در سراج می فرماید که برین قیاس تفسیدن و تفسیده **مؤلف** عرض کند که این اسم مصدر است وازهمین وضع شد مصدر تفسیدن بقاعدهٔ فارسی (اردو) (۱) گرمی۔ حرارت۔ مؤنث (۲) گرم ہو۔ امر حاضر۔

تفسان بقول بهار وانند بمعنی گرم (ظهوری ــــ) اگر بیرد چراغ درد داغی ٭ پی احیا دم تفسان بر آرم ٭ **مؤلف** عرض کند که اسم حال مصدر تفسیدن است که می آید شامل بر معنی آن تسامح بهار که اسم جامد خیال کرد (اردو) گرم۔ گرم ہونا کا اسم حال۔

تفسه بقول برهان بضم اول وسکون ثانی و فتح ثالث (۱) سیاهی و داغی راگویند که در بشره و اندام آدمی می باشد وآن را عوام ماه گرفته گویند و بعربی کلف خوانند و (۲) بمعنی اندوه

وبیقراری دل ہم و(۳) میل وخواہش بہرچیزی
کہ دیدہ شود ہرچند کہ سیر باشند واین صفت اشتہا
عارض زنان آبستن ومردان تریاکی وافیونی می‌شود
وفرماید کہ بفتح اوّل ہم درست است صاحبان
جہانگیری ورشیدی بر معنی اوّل قانع. صاحب
جامع ہمزبان برہان. صاحب سروری گوید کہ
ہمان تاسہ کہ گذشت کذافی الشرفنامہ ودر
فرہنگ بمعنی سیاہی کہ بسبب سودا بر روی پیدا
شود. خان آرزو در سراج گوید کہ دور
نیست کہ مرکب باشد از تفس بمعنی گرمی و ہای
نسبت وچون حرارت موجب سوختن اخلاط
وپیدا کردن سوداست بمجاز کلف را گفتہ اند
پس این نیز بفتح اوّل باید ونیز تف بمعنی کہ
مذکور شد باید کہ مخفف تفس بود واللہ اعلم
مؤلف عرض کند کہ در ماخذ اتفاق داریم
با او ومعانی دوم وسوم را باعتبار صاحب
جامع کہ محقق اہل زبان است مجاز معنی اوّل
دانیم (اردو) دیکھو تاسہ۔

تفسیا بقول برہان بروزن اغنیا بیونانی صمغ سداب کوہی است وبعضی گویند صمغ سنا
صحرائیست صاحب محیط گوید کہ ثافسیاست **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل بر تافسیا
کردہ ایم فارسیان این لغت یونانی را ہم بر زبان دارند ازینجاست کہ ما این را جا دادہ ایم
(اردو) دیکھو تافسیا۔

(الف) **تفسیدگی** ظہوری استعمال الف
(ب) **تفسیدن** درکلام خود کردہ کہ
حاصل بالمصدر ب باشد (۵) بخت را
ہنگام بیداریست بیخوابیم ہست ؏ در جگر
تفسیدگی درگریہ شادابیم ہست ؏ ب بقول
برہان بروزن فہمیدن بمعنی گرم شدن و ....
(ج) **تفسیدہ** بقول بروزن فہمیدہ لغایت
گرم شدہ. صاحب سروری بذکر ب متفق

بابرهان وهمی فرماید که تبسیدن هم به همین معنی می آید
وبقول بحرب کامل التصریف که مضارع این تفسد
است. صاحبان موارد ونوادر هم ذکرب کرده اند
مؤلف عرض کند که مرکب شد از همان تفس
که گذشت بزیادت یای معروف وعلامت مصدر
دن وج اسم مفعولش وبقاعده فارسیان ماضی
مطلق ب مرکب بابای هوز که افاده معنی مفعولی
کند صاحب جهانگیری این را اسم جامد دانسته و
ازمولانا ملک قمی سند آورده (**ه**) دوزخ
شود از دروت من زنهار بگذار که باهم افتد
سروکار تفسیده بود ریگ بیابان دلم کو ترسم

قدم نالهٔ شود آبله دار بصاحبان سروری و
جامع هم ذکر این کرده اند واسم جامد دانسته اند
(**اردو**) الف حرارت. مؤنث. گرمی.
(ب) گرم ہونا (ج) گرم. گرم شده.

تفسیده جگر اصطلاح. بقول بحر (۱)
عاشق و (۲) مدقوق **مؤلف** عرض کند
که اگرچه موافق قیاس است واسم فاعل
ترکیبی ولیکن دیگری از محققین اهل زبان
این را ننوشت برای معنی دوم طالب سند
استعمال می باشیم معاصرین عجم بمعنی اول بر زبان دارند
(**اردو**) (۱) عاشق. مذکر (۲) مدقوق. دق کا بیمار

تفسیر بقول بهار بمعنی پیدا کردن معنی سخن وواکردن چیز پوشیده می فرماید که باانفعال کردن مستعمل
مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر سین مهمله. صاحب منتخب هم ذکر این کرده خفایش
(۱) بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این با مصادر خود بترکیب فارسی کنند که در ملحقات می آید و ۲
بمعنی شرح کلام الله هم (**اردو**) تفسیر. بقول آصفیه عربی. اسم مؤنث. (۱) مغز سخن کو کھولنا ظاهر
کرنا. تشریح. تفصیل (۲) قران شریف کی شرح.

(الف) **تفسیر کردن** استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

(ب) **تفسیر نمودن** کہ (۱) بمعنی شرح چیزی نمودن و (۲) شرح قران پاک کردن است تفسیر اوحدی ہمدانی (شعر) بعد از قران از اشعار متعلقہ تفسیر لغات مشکلہ ابیات غیر مشروحہ در ہر مقام نمودہ (صائب سے) می کند

باد صبا ہر روز پیش از آفتاب با مصحف خلق ترا از بوی گل تفسیر ہا مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گندن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) الف و ب (۱) شرح کرنا۔ (۲) تفسیر لکھنا۔

تفسیلہ بقول برہان و جامع و رشیدی بر وزن غربیلہ جنسی از پارچہ ابریشمی کہ از ان قبا و از ان چیزہای دیگر نیز بدوزند صاحب جہانگیری این را بحذف سین تفیلہ نوشتہ صاحب سروری بحوالہ شرفنامہ صراحت سین مہملہ ہم نمودہ صاحب ناصری ہم بالش خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آوردہ و صاحب اننذ ہم این را فارسی گفتہ و لغات عرب و ترکی ہم ازین ساکت اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) ایک ریشمی کپڑا جسکو فارسیون نے تفسیلہ کہا ہے۔ مذکر

تفش بقول برہان و سروری و جامع و ناصری (۱) بسکون ثانی بر وزن کفش سرزنش و طعنہ ... و بکسر ثانی (۲) حرارت و گرمی۔ خان آرزو در سراج تفش و تفشہ را ... مرادف یکدیگر بمعنی اول گوید و از معنی دوم ساکت۔ صاحب نوادر این را ... نوشتہ ذکر معنی دوم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است مرکب از تف و شین نسبت چنانکہ ... و بالش و کنایہ از سرزنش و طعنہ و بمعنی دوم مبدل تپش کہ بای فارسی ... چنانکہ سپید و سفید و تکمیل بحث این بر تفشل می آید (اردو)

(۱) سرزنش ۔ مؤنث ۔ طعنہ ۔ مذکر (۲) دیکھو تپش ۔

تفشل بقول برہان و مؤید و انند بروزن مشعل بمعنی سرزنش و طعنہ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان جادارد که تفش را که بهمین معنی گذشت مخفف این دانیم و باشد که لام آخر این زائد باشد چنانکه تشب و تشبل که ذکرش بر تشبل گذشت اندرینصورت مزید علیه تفش گیریم و شک نیست که در ہر حالت لفظ تف بالضم واصل ترکیب این لفظ است و تبدیل اعراب نتیجهٔ لب ولهجهٔ زبان باشد (اردو) دیکھو تفش کے پہلے معنے ۔

تفشله بقول برہان و جہانگیری و جامع بکسر ثالث بروزن اشله (۱) قلیه باشد که از گوشت و تخم مرغ و زردک و عسل پزند و کشنیز و گندنا دران کنند و بعضی گویند (۲) عدس سبز نیم پخته باشد ۔ صاحبان جہانگیری و جامع گویند که بهمین معنی تفشیله به تحتانی چہارم ہم آمده ۔ صاحب سروری ذکر تفشیله بتحتانی چہارم کرده گوید که این مخفف آنست و می فرماید که تعشیله به عای حطی اول معرب این و بر معنی اول قانع ۔ صاحبان ناصری و رشیدی ہمزبانش ۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال برہان و رشیدی می فرماید که این مخفف تفشیله است **مؤلف** عرض کند که ما تفشیله را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این الحق مخفف آن مخفی مبادکه صراحت کامل عین معنی دوم است بر استرار مذکور شد (اردو) (۱) قلیہ ۔ جو گوشت اور انڈے وغیرہ سے پکاتے ہین ۔ مذکر جسکو فارسیون نے تفشیلہ کہا ہے (۲) دیکھو استرار ۔

تفشه بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی بمعنی (۱) طعنه و سرزنش باشد و طعنه زدن و سرزنش کردن را نیز گویند صاحب جہانگیری گوید که (۲) چوبی باشد میانه تهی بدرازی نیزه

که گلوله از گل ساخته دران نهند و پف کنند
تا بزور نفس آن گلوله بیرون رود و جانور
کوچک مانند کنجشک را کشد و بندوق را به
مشابهت آن تفنگ خوانند صاحبان جامع و
سروری بر معنی اول قانع. صاحب ناصری
بذیل تفش اشارهٔ معنی اول بحوالهٔ برهان فرموده
وخان آرزو هم این را با تفش بمعنی اول آورده
مؤلف عرض کند که ما این را مزید علیه تفش
دانیم بمعنی اول و بمعنی دوم اسم جامد فارسی
زبان و در ترکیب این بمعنی دوم هم لفظ تف
مرکب می نماید با شین معجمه زائد و های نسبت
والله اعلم. خطای برهان است که ذکر معنی مصدری
با این کرد (**اردو**) (۱) دیکھو تفش کے پہلے
معنے (۲) ایک نلی جس مین مٹی کی گولی رکھکر
چڑیون کو ہوائے تنفس سے مارتے ہین گویا یہ
بندوق کا نمونہ ہے یا بندوق کی ایجاد اسی سے
ہوئی ہے. مؤنث.

(الف) تفنشه زدن
(ب) تفنشه زن صاحب بحر ذکر ب
کرده گوید که بمعنی طعنه
زن است بهار و انند همزبانش (ابوالعباس
ه) بجنگ دعوی داری و سخت تفنشه زنی
* درشت گوئی و پرخوار و خستوانه تنی * **مؤلف**
عرض کند که الف بمعنی مصدری هر دو معنی تفنشه
باشد و ب اسم فاعل ترکیبی (**اردو**) الف
طعنہ مارنا. سرزنش کرنا (۲) تفنشہ مارنا بمعنی
خالی نلی مین مٹی کی گولی رکھ کر تنفس کی ہوا سے
چڑیان مارنا (ب) (۱) طعنہ مارنے والا (۲) تفنشہ
چلانے والا.

تفشیله بقول برهان بروزن غربیله بمعنی
تفنشله. صاحبان جهانگیری و جامع و سروری
و ناصری هم ذکر این کرده اند (شمس فخری ه)
سالکان مسالک تحقیق * فارغند از شراب
و تفشیله * دفع شیطان کفر را دارند * در کمان
مجاهدت پیله * **مؤلف** عرض کند که اصراحت

این بر تفشله کرده ایم (اردو) دیکھو تفشلہ۔

(الف) **تفصیل** بقول بہار جدا جدا کردن می فرماید کہ با لفظ دادن مستعمل صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بر معنی شرح قانع **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر صاد مہملہ بمعنی پیدا کردن وفصل فصل کردن کتاب را وعضو عضو کردن قصاب گوسپند را کذا فی المنتخب فارسیان این را بمعنی شرح استعمال کردہ اند وبلحاظ این معنی ما این را متفرس دانیم واستعمال۔

(ب) **تفصیل دادن** بمعنی شرح کردن است (امیر خسرو ؎) صاحب فصل آمد و تفصیل داد ٭ کردہ تفصیل ہمہ از فصل یاد ٭ (اردو) الف تفصیل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث تشریح تصریح (ب) شرح کرنا۔ مفصل بیان کرنا۔

تفضّل بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت واز نظامی سندی آوردہ (؎) سبک باش تا ای نسیم صبحگاہی ٭ تفضل کن بدان فرصت کہ خواہی ٭ صاحب آصفی گوید کہ بقول منتخب نیکوئی کردن وافزون جستن است **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین وضاد معجمہ مضموم مشدد لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مہربانی وکرم وعنایت استعمال کنند وبا مصادر خود مرکب می سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) مہربانی۔ مؤنث۔ کرم۔ مذکر۔

تفضّل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کرم کردن است (حافظ ؎) حافظ مدار امید فرج از مدار دہر ٭ دارد ہزار عیب وندارد تفضلی ٭ (خواجوی کرمانی ؎) نرگسش گوید کہ فرض عین

تفضّل کردن

باشد قتل تو ؛ جان به رشوت می دهم گر
این تفضّل می کند ؛ مخفی مباد که در اسناد
بالا استعمال مصادر داریدا، وگندن است
که بجایش می آید (اردو) کرم کرنا۔ عنایت
کرنا۔ مہربانی کرنا۔ دکن میں تفضل کرنا
بھی کہتے ہیں۔

تفضیل بقول بہار برگزیدن کسی را بر کسی و حکم کردن بر فضل کسی می فرماید که بالفظ نهادن مستعمل، **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر ضاد معجمه فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فضیلت و سبقت می کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند که در ملحقات می آید (اردو) فضیلت۔ سبقت۔ مؤنث۔

تفضیل بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی سبقت بردن است (نظامی ؎)
به آب و رنگ تیغت برده تفضیل ؛ چو نیلوفر هم از دجله هم از نیل ؛ (اردو) سبقت لیجانا۔ فائق قرار پانا۔

تفضیل دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فضیلت دادن است (کمال اصفهانی ؎)
گفتم ای نور الٰهی ای که فرسایات ؛ بر ملک
تفضیل نسل آدم و حوا دید ؛ مخفی مباد که رشد بالا استعمال مصدر رسیدن پیدا است که بجایش می آید (اردو) فضیلت دینا۔ ترجیح قرار دینا۔ ترجیح دینا۔

تفضیل نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده

تفضیل نهادن کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تفضیل دادن است که گذشت (امجد شیرازی ؎) ترجیح می نهاد کی مهر بر قمر ؛ تفضیل می نمود کی خور بر پری ؛ (معزی نیشاپوری ؎) یگانه بار خدائی که از فضائل او ؛ همین نهند زمین را بر آسمان تفضیل ؛ (اردو) دیکھو تفضیل دادن۔

تفقد بقول بہار گم شدہ را جستن و وا پرسیدن و با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم قاف مشدد۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان بمعنی احوال پرسی و کرم استعمال این کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) کرم۔ مدارا۔ مذکر۔

(الف) **تفقد فرمودن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کرم و مدارا و احوال پرسی و توجہ کردن (حافظ ؎) عجب از وفای جانان کہ تفقدی نفرمود ٭ نہ بنامہ نی پیامی نہ بجامی نی سلامی ٭ و مرادف ہمین است ۔۔۔۔

(ب) **تفقد کردن** (ولہ ؎) شکر فروش کہ عمرش دراز باد چرا ٭ تفقدی نکند طوطی شکر خارا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا استعمال مصدر گردن پیداست کہ بجائش می آید صاحب آصفی ذکر ب ہم کردہ از معنی ساکت (اردو) توجہ مہربانی کرنا

تفک بقول برہان و جامع و سروری بضم اول و فتح ثانی و سکون کاف (۱) چوب میان خالی کہ با گلولۂ گل و زور نفس بدان کنجشک و امثال آن زنند و (۲) تفنگ آہنی را نیز گویند (ابن یمین ؎) ہیچو سیمرغ کہ طوفان نبرد از جایش ٭ نہ چو کنجشک کہ افتد بدم باد تفک ٭ صاحب ناصری گوید کہ ہمان تفک است کہ مذکور شد و مخفف تفنگ باشد۔ بہار ذکر این کردہ گوید کہ تفق معرب آنست و با لفظ افگندن و انداختن و خوردن مستعمل۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ در کلام قدما بمعنی دوم تفک مستعمل است از اینکہ بندوق مستحدث است و در قدیم نبود لفظ آن کہ تفنگ است نیز مستحدث **مؤلف** عرض کند کہ اصل تفنگ است کہ صراحت ماخذش ہم در انجا کنیم و این مخفف آن و مبدلش ہم کہ نون حذف شد و کاف

ارسی بدل شد بکاف عربی چنانکه گند وکند و معنی اول حقیقی است که پیشینیان عوض تفنگ
از ہمان کار می گرفتند و چون در زمانہ ما بعد ایجاد تفنگ شد استعمال اصل لفظ برای آن شد
(اردو) (۱) دیکھو تپک (۲) دیکھو تفنگ۔ مذکر۔

(الف) **تفک افگندن**
(ب) **تفک انداختن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سر کردن و بکار آوردن تفک و تفنگ است (طالب آملی سہ) دم از وقوف تفک اَفگنیست می ترنم ٭ چرا کہ حجت او گشتہ بی دلیلی تمام ٭ (باقر کاشی سہ) گوئی دستم سوختہ داروی تفک ٭ گویا کہ بہ پایم تفک انداختہ ٭ (اردو) الف و ب تفک مارنا۔ بندوق چلانا۔ بندوق سر کرنا۔

تفکدہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند کنایہ از پژاوہ و آتشدان و مانند آن **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح باشد (ظہوری سہ) داغت بمغز رفتہ فرو حال جسم و جان ٭ از شعلہ ہای تفکدہ استخوان مپرس ٭ (اردو) دیکھو آتشدان۔

تفکر بقول بہار اندیشہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم کاف مشدد فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فکر می کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) فکر۔ مونث۔ دیکھو اسکال۔

تف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تف زدن است کہ گذشت (اثیر اصفہانی سہ) آبرو ننگست بہر مکر دنیا ریختن ٭ خصم مردان است تف بر کیش این قطامہ کن ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر

کندن پیداست که بجایش می آید (اردو) تمنا کرنا۔

تفکر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
بمعنی فکر و اندیشه کردن است (اسیر لاهجی ؎)
گفت هرگه من تفکر می کنم در خلق عالم را تصور
می کنم در مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر
شکر کندن پیداست که بجایش می آید (اردو)
فکر و اندیشه کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔ فکر کرنا۔

(الف) **تفنگ ساختن** استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حقیقی است۔

(ب) **تفنگ ساز** اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی کسی که تفنگ را درست کند یعنی تفنگ گر۔
(وحید قزوینی ؎) تفنگ ساز ما کرد دل برای
نشان ها بنا شد دلم چون تفنگ بی فغان ها۔

(اردو) الف تفنگ بنانا (ب) تفنگ بنانے
والا۔ بندوق بنانے والا۔ تفنگ ساز بھی کہہ سکتے ہیں۔

تفنگ کشادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی سر کردن تفنگ و تفنگ مرادف
تفنگ افگندن که گذشت (قاسم گونابادی
؎) تفنگ ها کشاد ابر و شد در زمان ها
پر از ژاله و رعد و برق آسمان ها (اردو)
تفنگ چلانا۔ بندوق چلانا۔ سر کرنا۔

تفنگ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی است یعنی بدست یا بچنگ گرفتن تفنگ
(قاسم گونابادی ؎) گرفتند گردان تفنگها بچنگ
شد از هر طرف گرم بازار جنگ ها (اردو) تفنگ
سنبھالنا۔ بندوق سنبھالنا۔ ہاتھ میں لینا۔

تفلیس بقول ناصری و آنند بکسر اول و دوم و سوم و سکون آخر نام شهری بود از اجزای
ایران و پای تخت مملکت جارجیه یعنی گرجستان و در تصرف سلاطین صفویه و از شهرهای آن

کاخت و کارتیل وغیرہ و اکنون در تصرف دولت روسیہ است و می فرماید کہ بہ بای پارسی (عوض فا) ہم کہ تفلیس معرب آنست و گویند شہری آبادان و منظم مؤلف عرض کند کہ مبدل تپلیس است کہ بجایش مذکور شد چنانکہ سپید و سفید (اردو) دیکھو تپلیس۔

(الف) **تفنگ** بقول انند ہمان کہ در تفک گذشت **مؤلف** عرض کند کہ یکی از

(ب) **تفنگ** معاصرین عجم گوید کہ در زمانۂ سلف بندوق نبود و کار از تفک می گرفتند برای شکار گنجشک و امثال آن و آلۂ مذکور را تفنگ نام بود کہ مرکب است از تف و انگ تف بالضم بمعنی حقیقیش و انگ مخفف انگیز اسم فاعل ترکیبی است فارسیان مخفف این یعنی تفک را در محاورہ استعمال می کردند و چون بندوق ایجاد شد از برای آن لفظ اصل را استعمال کردند و این مبدل آن است کہ کاف فارسی بدل شدہ بہ کاف عربی چنانکہ گند و کند و استعمال معاصرین بہ کاف فارسی است۔ صاحب رشیدی گوید کہ در کلام متقدمین تفک است و متاخرین استعمال تفنگ کردہ اند۔ بہار گوید کہ مرکب از کلۂ نگ است کہ افادۂ معنی نسبت ہم کند چنانچہ در ہوشنگ و توشنگ و دیرنگ (ابوطالب کلیم ؎) در مصر کہ این تفنگ فریادرس است ؁ خصم افگن و گرمخوی و آتش نفس است ؁ موقوف اشارۂ است در کشتن خصم ؁ سوفیش نگہی ز گوشۂ چشم بس است ؁ خیال ما این است کہ ماخذ بیان کردۂ بہار بہتر از ماخذ اول الذکر نیست بعضی از معاصرین عجم این را بالفتح اول ہم خوانند اندرین صورت تف را بمعنی گرمی گیریم (اردو) الف و ب۔ تفنگ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بندوق۔

تفنگ از دست رہا شدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی سرشدن بندوق **مؤلف** عرض کند کہ این زبان معاصرین عجم است (اردو) بندوق سر ہونا۔

تفنگ تہ پُر اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بضم بای فارسی معاصرین عجم تفنگی را بدین اسم موسوم کردہ اند کہ آن را از پس پر کنند۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) وہ توڑہ دار بندوق جسکو پیچھے سے بھرتے ہیں۔ ولایتی بندوق مؤنث۔

تفنگچی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بندوق بردار و صاحب انند ہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل بادرچی و نغزانچی۔ مرکب است از تفنگ و چی۔ تفنگ بمعنی خود است و چی در ترکی زبان بمعنی صاحب آمدہ کہ افادۂ معنی فاعلی کند (اردو) بندوق بردار۔ مذکر۔

تفنگ خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بر نشانۂ تفنگ شدن و ضرب تفنگ کشیدن (بیدل سه) طبع بہر جا فشرد دندان ز آفتش نیست باک چندان ✽ باشتہای عرض پندان زبان ندارد تفنگ خوردن ✽۔ (اردو) نشانۂ بندوق بننا۔

تفنگ دنبالہ پُر اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ہمان تفنگ تہ پر کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بضم بای فارسی مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو تفنگ تہ پر مؤنث

تفنگ ذنگی اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بندوق چقماقی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ مذکور [illegible]

کہ تفنگ کلاہ دار را نام است صاحب بول چال
بحوالۂ معاصرین عجم متفق با روزنامہ **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب توصیفی است کہ تفنگ را
ترکیب دادہ اند با لفظ دنگ و یای نسبت
و دنگ بقول برہان بالفتح صدائی کہ از برہم
خوردن دو سنگ یا چوب یا امثال آن برآید
پس معنی بیان کردۂ روزنامہ صحیح معلوم می
شود (**اردو**) پتھری دار بندوق جس میں
پتھری کے ذریعہ سے آگ جھڑے۔ مؤنث اور
بقول صاحب رہنما ٹوپی دار بندوق۔ مؤنث

تفنگ ساچمہ اصطلاح۔ بقول بولچال
بحوالۂ معاصرین عجم بندوقی کہ دران عوض گلولۂ
ساچمہ ہا کارگیرند کہ دانہ ہای اندیا ریک مثل
عدس باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی
است (**اردو**) چھروں کی بندوق۔ مؤنث

تفنگ سربازی اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بندوقی
پیادگان فوج۔ صاحب بول چال ہم ذکر این
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است
(**اردو**) پلٹن کی بندوق۔ پیدل سپاہیوں
کی بندوق۔ مؤنث۔

تفنگ سِستم کرا اصطلاح۔ بقول
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار و
بقول صاحب بول چال (بہ کاف فارسی) قسمی
است از بندوق و صاحب روزنامہ بر (تفنگ
کرا) ہم ہمین گوید و صراحت می کند کہ ہمین قسم
بندوق را در زبان فرانساوی گرا بکاف فارسی
گویند **مؤلف** عرض کند کہ سستم مفرس سِستم
(بہ تای ہندی) است بمعنی قسم و نوع و طریق کہ
لغت انگلیسی باشد پس مرکب اضافی است
یکی از معاصرین عجم گوید کہ گلولۂ این دور می رود
و در جسم شکار پارہ پارہ شود و شکار شیر از
ہمین قسم تفنگ کنند (**اردو**) شیر مارنے
کی بندوق۔ وہ بندوق جسکی گولی شکار کے

جسم میں پھٹ جاتی ہے اور جس کا توڑ دور کا ہوتا ہے۔ ایک خاص قسم کی بندوق۔ مؤنث۔

تفنگ سوزنی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار قسمی است از بندوق کہ آن در انگلیسی زبان بریچ لوڈر نام است صاحب بولچال بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ قسمی است از بندوق ولایتی کہ گلولہ یا ساچمہ و باروت را یکجا جمع کردہ گلولۂ طولانی سازند و آنرا ٹوٹہ بہ تاہندی گویند و بدون سنگ چقماق یا کلاہ آن را از پس بندوق داخل بندوق نمودہ سر کنند ہمین است (تفنگ تہہ پر) کہ مذکور شد (اردو) ٹوٹہ دار بندوق۔ مؤنث۔ برج لوٹ۔

تفنگ شاسپو اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار قسمی است از اقسام بندوق صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ بندوقی را نام است کہ آن را در ہند (کوٹھی دار بندوق) نامند مؤلف عرض کند کہ کوٹھی بقول صاحب آصفیہ بمعنی شش خزانۂ بندوق کہ در آن باروت جا گیرد و فارسیان آن را خزانۂ بندوق نامند تحقیق نشد کہ شاسپو از کدام زبان گرفتہ اند و بچہ معنی استعمالش کردہ اند لغت فارسی نیست و در ترکی زبان ہم یافتہ نمی شود۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ لغت جرمنی است بمعنی خانۂ کوچک واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) کوٹھی دار بندوق۔ مؤنث۔

(الف) تفنگ گر اصطلاح۔ صاحب رہنما ذکر

(ب) تفنگ گرا (الف) و صاحب بول چال ذکر (ب) کردہ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر (تفنگ ستم گرا) بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو تفنگ ستم گرا۔

تفنگ گلولہ زنی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار تفنگی کہ در آن استعمال گلولہ می شود برعکس تفنگ ساچمہ صاحب

بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) وہ بندوق جس مین گولی سے کام لیا جائے چھرے دار بندوق کے خلاف۔ مؤنث۔

تفنگ وطپانچہا خالی کردن استعمال صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی تفنگ سر کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) بندوق سر کرنا۔ چلانا چھوڑنا۔

تفنّن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی تفریح است **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بضم نون مشدّد و بقول منتخب بمعنی گونہ گونہ شدن تفریس معاصرین عجم است کہ این را بمعنی تفریح استعمال کردند (اردو) تفنّن بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چہل پہل۔ دل لگی۔ ہنسی۔ خوش طبعی۔

تفنود بقول برہان وجامع بروزن معقود بمعنی نجدت باشد و آن استواری نفس است در مقام خوف بحیثیتی کہ جزع و فزع برو غالب نشود۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ و صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ لغت عرب یا ترکی نیست (اردو) تحمّل۔ مذکر۔

(الف) **تفنہ** بقول برہان وجامع و رشیدی و سروری و ناصری و مؤید الف بروزن طعنہ و ب بروزن یحییٰ
(ب) **تفنی** پردۂ عنکبوت را گویند (شہید ۵) عشق او عنکبوت را ماند ؎ کہ تنید است تفنہ گرد دلم ؎ (شمس فخری ۵) بحق کردگاری کو نگہداشت ؎ ز دشمن احمد

مرسل به تغنہ با خان آرزو در سراج بر ذکر الف قانع و صاحب فدائی گوید کہ بجم تفنی است کہ تنیدہ تندو باشد کہ در کنج دیوار با پیدا میشود **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا اسم جامد فارسی زبان است و یکی از معاصرین عجم گوید کہ در وضع این تف داخل است کہ لعاب دہن را گویند و از ینکہ عنکبوت پردۂ خود را از لعاب دہن درست کند بترکیب تف با کلمہ نہ کہ برای نسبت است این اسم را وضع کردند کہ در محاورہ بالفتح مستعمل شد و این تصرف لب و لہجہ مقامی است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) الف و ب۔ مکڑی کا جالا۔ مذکر۔

تفو بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری آب دہن و آب دہن انداختن را نیز گویند اکمال اسمعیل سہ) با کف دُر بار تو ہر دم بر شک ہا ابر زند بہ رخ دریا تفو ہا **مؤلف** عرض کند کہ ہمین اصل تف است کہ گذشت و آن مخفف این اسم جامد فارسی زبان باشد و این را بہ معنی مصدری یا حاصل بالمصدر گرفتن خطاست و معنی مصدری (از تفو زدن) پیدا است چنانکہ از سند بالا ظاہر است (اردو) تھوک۔ مذکر۔ دیکھو تف اور اردو مین تف بھی مستعمل ہے۔ مذکر۔

تفور بقول ناصری بروزن تنور (۱) بمعنی گل است کہ بعربی طین خوانند و بحوالہ برہان گوید کہ بزای ہوز آخر ہم آمدہ صاحب برہان ذکر ہر دو بیک معنی فرمودہ و صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی ہمزبانش۔ صاحب سروری بحوالہ تحفہ ذکر این کردہ گوید کہ در شرح سامی (۲) بمعنی ظروف گلین کہ پختہ نباشد و غلہ دران کنند و تنور نیز گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر تفوز بزای معجمہ ہم کند بہر دو معنی اوّل و می فرماید کہ بہ رای مہملہ اصح است **مؤلف** عرض

کند کہ بمعنی از معاصرین عجم ہم گویند کہ ہمین اصل است و تفوز مبدلش کہ می آید چنانکہ برغ و بزغ۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس و معنی دوم را باعتبار سروری کہ محقق اہل زبان است مجاز معنی اوّل دانیم (اردو) (۱) مٹی۔ مؤنث (۲) مٹی کا بڑا گھڑا جس مین اناج رکھتے ہین جسکو دکن مین گولی کہتے ہین۔ مذکر۔

تفوز بقول برہان و سروری و مؤید مرادف تفور بمعنی اوّلش **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم کہ این مبدل آنست۔ (اردو) دیکھو تفور کے پہلے معنے۔

تفوّق بقول بہار بمعنی افزونی داشتن بر چیزی **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وضم واو مشدد بقول صاحب منتخب برتری نمودن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فوقیت استعمال این بامصادر خود کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) فوقیت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ ترجیح۔ برتری۔ شرف۔ فضیلت۔

تفوّق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترجیح و فضیلت داشتن است و از سند پیش کردہ اش (تفوق داریدن) پیداست و داریدن مرادف داشتن است کہ بجایش می آید (انجات اصفہانی ف) ز نقش پای تو معراج سربلندیہاست ؎ زمین ہزار تفوق بر آسمان دارد ؎ (اردو) فضیلت رکھنا۔ تفوق رکھنا۔ مرجح ہونا۔

(الف) **تفوّل** بقول بہار واننددفال نیک گرفتن می فرماید کہ این مقابل تطیّر است و با تعلّ کردن بصلۂ بہ مستعمل است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ و صاحبان

محیط ومنتہی الارب تفوّل راہم بزبان عرب بہمین معنی دانستہ اند۔ باب تفعّل وتفاعل ہردو۔ فارسیان استعمال ہردو بمعنی حاصل بالمصدر باستصادر فارسی زبان مرکب کردہ می کنند

(ب) **تفوّل کردن** کہ بمعنی فال گرفتن است۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت (سلمان ساؤجی س) عشق بہ کشتن عشاق تفوّل می کرد۔ ؎ باوّلین قرعہ کہ زد برمن بدنام افتاد ؎ (اردو) الف۔ تفاول۔ فال لینا کا حاصل بالمصدر ب تفاول کرنا۔ فال لینا

(الف) **تفہیم** بقول بہار بمعنی دریابانیدن می فرماید کہ بالفظ کردن متعمل مؤلف عرض کند کہ بالفتح وکسرہای ہوز لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکراین کردہ فارسیان استعمال این بمعنی فہمایش میکنند کہ حاصل بالمصدر است و ------

(ب) **تفہیم کردن** بمعنی فہمایش کردن آمدہ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت (عرفی س) کہ سد قرن دگر امر بدیہی نکند ؎ عقل اوّل بہ مراعین بہ پیشش تفہیم ؎ مخفی مباد کہ در سند عرفی مصدر کندن مستعمل است نہ کردن وتعریف ہردوبجایش می آید (اردو) الف تفہیم۔ مؤنث۔ فہمایش ب تفہیم کرنا۔ فہمایش کرنا۔ سمجھانا۔

تفیدن بقول موارد ونوادر مرادف تپیدن کہ گرم شدن است مؤلف عرض کند کہ مرکب است از اسم مصدر تف و یای معروف وعلامت مصدر دن۔ صاحب بحر کہ محقق مصادر است این را ترک کردہ تا مح اوست۔ کامل التعریف باشد کہ تفد مضارع این است (اردو) گرم ہونا۔ دکھیو تپیدن۔

فوقانی باقاف

تقاضا بقول بہار (۱) خواہش و می فرماید کہ بالفظ آمدن و داشتن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و کسر ضاد معجمہ و تحتانی ساکن لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی خواہش نمودن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این بمعنی اول کنند (ظہوری ۵) کسی بناز کی خوی اینچنین چہ کند؞ ہزار وعدہ پذیرای یک تقاضا نیست؞ (ولہ ۵) پیشتر ہرگز نمی آید زبان وعدہ اش؞ تا فتد ہر روز واپس بر تقاضا رخصت است؞ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۲) بمعنی احتیاج برازہم و سند این بر (تقاضا شدن) از والہ ہروی می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد بر سبیل تقرلیں و در معنی اول اصرار کردن در طلب چیزی ہم داخل (اردو) (۱) تقاضا۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ خواہش دیکھو افزول (۲) خواہش۔ اجابت۔ مؤنث۔

تقاضا آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش ظاہر شدن است (نظامی ۵) تقاضای آن شوہی چون آیدش؞ کہ از سنگ و آہن برون آیدش؞ مخفی مبادکہ از سند بالا مصدر آییدن پیداست کہ بجایش گذشت (اردو) خواہش ظاہر ہونا۔

تقاضا خواندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی یافتن تقاضا و خواہش است۔ (جمال اصفہانی ۵) از نظم من تقاضا ہرگز نخواند کس؞ در شعر من نشان ندہد ہیچکس ہجا؞ (اردو) تقاضا پانا۔

تقاضا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش داشتن و خواہش

کردن است (بیدل ؎) مقصد نالۂ دل از
من مدہوش مپرس ؏ شوق مست است
ندانم چہ تقاضا دارد ؏ مخفی مباد کہ از سند
بالا استعمال مصدر داریدن پیدا است کہ بجای
خودش می آید (اردو) خواہش کرنا۔ تقاضا کرنا
تقاضا شدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی تحریک ہماشدن و خواہش
اجابت و این متعلق بہ معنی دوم تقاضا است
کہ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکرش کردہ
(والہ ہروی ؎) داو جلابی نمیدانم چہ بود
اجزای او ؏ آسمان را شد تقاضائی کہ بر بکجا
رید ؏ (اردو) اجابت کی خواہش۔

ہونا۔ دکن مین کہتے ہین (اجابت کا تقاضا ہونا)
تقاضا کردن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔
مؤلف عرض کند کہ خواہش و اصرار
کردن در طلب (حسن ؎) طرفہ سرو
کاریست کہ بر وعدۂ معشوق ؏ صبا بر
نتوان بود تقاضا نتوان کرد ؏ (اردو) تقاضا کرنا
تقاضا نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تقاضا
کردن است (نثر نصیرای ہمدانی) العلاج بخت
بیدار و بشورت عقل خداداد و گواہی دل آگاہ
و پیغام سروش عالم بالا تقاضای آن نمودہ
(اردو) دیکھو تقاضا کردن۔

تقدم القول آصفی بمعنی در پیش شدن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب بفتحتین و
ضم دال مہملہ۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر
کنند یعنی سبقت (ظہوری ؎) عشقت نخست مسند داغ درون فگند ؏ بر سینۂ در گدا از
جگر را تقدم است ؏ (اردو) سبقت۔ مؤنث۔

تقاضا بقول بہار (۱) خواہش و می فرماید کہ بالفظ آمدن و داشتن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و کسر ضاد معجمہ و تحتانی ساکن لغت عرب است - بقول منتخب بمعنی خواہش نمودن - فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این بمعنی اول کنند (ظہوری ؎) بس بنازکی خوی اینچنین چہ کند ؛ ہزار وعدہ پذیرای یک تقاضا نیست ؛ (ولہ ؎) پیشتر ہرگز نمی آید زبان وعدہ اش ؛ تا فتد ہر روز و الپس بر تقاضا رخصت است ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۲) بمعنی احتیاج برازہم و سند این بر (تقاضا شدن) از والہ ہروی می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد بر سبیل تفرس و در معنی اول اصرار کردن در طلب چیزی ہم داخل (اردو) (۱) تقاضا - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - خواہش - دیکھو افزول (۲) خواہش - اجابت - مؤنث -

تقاضا آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش ظاہر شدن است (نظامی ؎) تقاضای آن شوی چون آیدش ؛ کہ از سنگ و آہن برون آیدش ؛ مخفی مبادکہ از سند بالا مصدر آییدن پیداست کہ بجایش گذشت (اردو) خواہش ظاہر ہونا -

تقاضا خواندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی یافتن تقاضا و خواہش است - (جمال اصفہانی ؎) از نظم من تقاضا ہرگز نخواند کس ؛ در شعر من نشان ندہد ہیچکس ہجا ؛ (اردو) تقاضا پانا -

تقاضا داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش داشتن و خواہش

کردن است (بیدل سه) مقصد نالهٔ دل از
من مدهوش مپرس ٭ شوق مست است
ندانم چه تقاضا دارد ٭ مخفی مباد که از سند
بالا استعمال مصدر داریدن پیدا است که بجای
خودش می آید (اردو) خواہش کرنا تقاضا کرنا

تقاضا شدن مصدر اصطلاحی ـ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی تحریک ہما شدن و خواہش
اجابت و این متعلق به معنی دوم تقاضا است
که خان آرزو در چراغ ہدایت ذکرش کرده
(واله ہروی سه) داد جلابی نمیدانم چه بود
اجزای او ٭ آسمان را شد تقاضائی که بزنگار
ریدی ٭ (اردو) اجابت کی خواہش ـ
ہونا ـ دکن مین کہتے ہین (اجابت کا تقاضا ہونا)

تقاضا کردن استعمال ـ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ـ
مؤلف عرض کند که خواہش و اصرار
کردن در طلب (حسن سه) طرفه سرو
کاریست که بر وعدهٔ معشوق ٭ صبا بر
نتوان بود تقاضا نتوان کرد ٭ (اردو) تقاضا کرنا

تقاضا نمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تقاضا
کردن است (نثر نصیر ہمدانی) الصلاح بخت
بیدار و بمشورت عقل خداداد و گواہی دل آگاه
و پیغام سروش عالم بالا تقاضای آن نموده
(اردو) دیکھو تقاضا کردن ـ

تقدم القول آصفی بمعنی در پیش شدن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب بفتحتین و
ضم دال مهمله ـ صاحب منتخب ذکر این کرده ـ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر
کنند یعنی سبقت (ظہوری سه) عشقت نخست مند داغ درون فگند ٭ بر سینه در گداشت
جگر را تقدم است ٭ (اردو) سبقت ـ مؤنث ـ

تقدمہ بقول بہار و وارستہ بمعنی در پیش کردن و شدن و باصطلاح زریکہ پیش از کار بہ کارگر دہند و آن را بفارسی پیشداد گویند (ظہوری ؎) اجناس ثنا را بسلم ہست خریدار ٭ موجود تو دہد تقدمہ ارباب سخن را **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکرش کردہ و بمعنی اصطلاحی مستعملۂ فارسیان می نماید (اردو) پیشگی رقم جو کسی چیز کی تیاری سے پہلے کارگر کو ادا ہو منجملہ قیمت دی جاتی ہے۔ مؤنث۔

تقدہ بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و دال بی نقطہ مفتوح بلغت بربر کشنیز را گویند و آن رستنی است کہ بیشتر در آشہای بسیار کنند و بعربی کزبرہ خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط بر کشنیز صحرائی قانع۔ ہرچہ بکشنیز نوشتہ ایم حسبش بر تالکی کردہ ایم (اردو) دیکھو تالکی ۵

(الف) **تقدیر** بقول بہار بمعنی اندازہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر دال مہملہ و فارسیان بمعنی نوشتۂ قسمت استعمالش کنند و باصاد۔ فارسی مستعمل کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) دست تقدیر بستہ روز ازل ٭ بر دم خنجر تو بسمل ما (اردو) تقدیر۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ دیکھو اتفاق آسمانی۔

تقدیر بودن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نوشتۂ قسمت بودن است (حافظ ؎) قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر بود ٭ ورنہ ہیچ از دل بی رحم تو تقصیر نبود (اردو) تقدیر میں ہونا۔

تقدیر رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ مرادف تقدیر بودن است (حافظ
ﮯ) در خرابات مغان ما نیز ہمدستان شویم ؎
کین چنین رفتست از روز ازل تقدیر ما ؎
(اردو) دیکھو تقدیر بودن ۔

تقدیر شدن استعمال ۔ مرادف تقدیر
بودن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (ظہوری ﮯ) گرم در کشتنم
از شعلۂ تدبیر شدہ است ؎ خون نخون آمدہ
پیداشت کہ تقدیر شد است ؎ (اردو)
دیکھو تقدیر بودن ۔

تقدیر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
قرار دادن مقدر و نوشتن در قسمت (مغربی خیتائی
ﮯ) ضمیر تو چو سگالد بخجستہ تدبیری ؎ خدای جل جلالہ
ہمان کند تقدیر ؎ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر
کردن پیداست (اردو) قسمت مین لکھنا ۔

تقدیم بقول بہار بہر دو معنی مثل تقدمہ و ایضاً در پیش فرستادن ۔ می فرماید کہ بلفظ
دادن و کردن و یافتن بصلہ بر مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر دال مہملہ لغت عرب
است بمعنی پیش کردن و پیش فرستادن و پیش شدن ۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی سبقت
استعمال این با مصادر فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تقدیم ۔ مؤنث ۔ سبقت ۔

تقدیم دادن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ ترجیح دادن است (سنجر کاشی ﮯ) شمع چو
در جلوہ بہ بیند قدش ؎ خیزد و تقدیم دہد بر خودش
؎ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال ہمین پیداست
نہ دادن کہ بجای خودش می آید (اردو) ترجیح
دینا ۔ مرجح گردانا ۔

تقدیم فرمودن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی مقدم قرار دادن و ترجیح دادن است

(ظہوری۔ نثر) بلکہ ہر یکی بصد مبالغہ دیگری را برخود تقدیم فرمودہ'' (اردو) ترجیح دینا۔ مقدم قرار دینا۔

تقدیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی سبقت کردن است (عرفی شیرازی ع) کہ گر ادب نکشیدی عنان ہمت قدمش بہ بوسہ گاہ ہمی کرد برایم تقدیم'' (اردو) سبقت کرنا۔ تقدیم کرنا۔

تقدیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تقدیم کردن است کہ گذشت (عرفی شیرازی ع) گرچہ معنی کنم از سفلہ نہادان تاخیر؛ ورچہ برصدر نشینان نمایم تقدیم'' مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر نمائیدن پیداست (اردو) سبقت کرنا۔ دیکھو تقدیم کردن۔

تقدیم یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مقدم و فائق شدن است و فوق حاصل کردن (انوری ع) خدمتگان وزیران کہ جز بکمال خدایگان یافت ہیچ صفت بہ کمال او تقدیم'' (اردو) تفوق پانا۔ ترجیح حاصل کرنا

تقرب بقول بہار بمعنی نزدیک شدن و نزدیکی مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بضم رای مہملہ مشدد فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قرب و نزدیکی می کنند و با مصادر فارسی مرکب می نمایند چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) تقرب بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نزدیکی۔ قربت۔ قرب۔

تقرب کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قرب حاصل کردن است و از سندش استعمال مصدر گندن پیداست نہ کردن

(معزی نیشاپوری ے) بہم سرش نباشد ہرتن که او بمہرت ؛ از دل کند تقرّب و ز جان	کند تولّا ؛ (اردو) تقرّب حاصل کرنا ۔ قریب ہونا ۔

تقره بقول برہان بفتح اوّل وکسر ثانی و رای بی نقطه مفتوح بلغت بربر ۔ زیرۂ رومی گویند واو را بفارسی نانخواه وکرویا خوانند ۔ صاحب ناصری متفق با برہان صاحب محیط تقره می فرماید که کرویاست و برکرویا گوید که بضمّ کاف و را و سکون واو و فتح یاء تحتانی والف ممدوده ومقصوره نیز وبفتح کاف وسکون واو ہم آمده معرب کراویا وبسریانی قر وبیونانی زجسیون وبعربی تقده وتقره وکمون ودر انگریزی کیروی وبفارسی کرویه و رومی وشاه زیره نامند تخم نباتی است بستانی وبری وبرشاه زیره گوید که زیرۂ کر وکرویاست وبر زیره وبرچه نوشته نانقلش بر تروِن کرده ایم **مؤلف** عرض کند که این لغت عرب را ہم بر زبان دارند واکثر استعمال ہمین می کنند از ینجاست که ما این را جا داد (اردو) دیکھو ترون ۔

تقریب بقول بہار بمعنی نزدیک گردانیدن ۔ می فرماید که فارسیان بمعنی وجه وعلّه بالفظ دیدن استعمال نمایند (ظہوری ے) تقریب بزم رفتنی کو ؛ کردیم آخر بہانہا ؛ (وله ے) با چنان تاب وتوان گلگون فروماندن نداشت ؛ خویش را شیرین باین تقری بر فرهاد بست ؛ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر رای مهمله و مع مستعمله زبان فارسی مفرس باشد بر سبیل مجاز (اردو) تقریب ۔ بقول آصفیه ۔ عر اسم مؤنث ۔ ذریعه ۔ باعث ۔ سبب ۔ موقع ۔

تقریباً صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بہ تنوین آخر گوید کہ بمعنی قریب است **مؤلف** عرض کند کہ مفرس باشد کہ در عربی زبان بدین معنی نیامدہ معاصرین عجم بمعنی اندازہ استعمال این کردہ اند چنانکہ گویند کہ مسافت آن مقام تقریباً دو کروہ است (اردو) تقریباً۔ بقول آصفیہ عربی۔ اندازاً۔ تخمیناً۔ قریب قریب۔

تقریب دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دانستن وجہ و سبب باشد و سندش متعلق است از مصدر داندن کہ بجالیش می آید (جلال سیستانی ے) جلالا چون کنم باطفل بدخوئی کہ می رنجد ٭ زمن ہر لحظۂ تقریب رنجیدن نمی داند ٭ (اردو) وجہ معلوم کرنا۔

تقریب دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دریافتن موقع و وجہ (کلیم ہمدانی ے) دگر تقریب رفتن چون ببزم او نمی دیدم ٭ برای پرسش آن نرگس بیمار می رفتم ٭ (اردو) موقع پانا۔

(الف) **تقریب ساختن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بہانہ جستن و پیدا کردن وجہی و از سندش پیدا کردہ اش

(ب) **تقریب ساز** پیداست کہ اسم فاعل ترکیبی است و سندش ......

(ج) **تقریب سازیدن** نہ ساختن صراحت سازیدن بجالیش می آید (شانی شہدی ے) امشب کہ اہل رشک بہ کاشانۂ تواند ٭ تقریب سازگشتن دیوانۂ تواند ٭ (اردو) (الف) وجہ پیدا کرنا

بہانہ ڈھونڈنا (ب) وجہ پیدا کرنے والا۔ | بہانہ جو (ج) دیکھو الف۔

تقریر بقول بہار سخن گفتن و قرار دادن و باقرار درآوردن می فرماید کہ فارسیان بمعنی ہمعنی استعمال کنند کہ ازان تغلب و تصرف دیوانی ظاہر شود و این مجاز است (ظہوری ع) سالہا عامل دیوان خموشی بودم ٭ ہیچکس را بمن اندازۂ تقریر نبود ٭ می فرماید کہ بالفظ کردن نیز مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ فاری بمعنی گفتگو و بحث استعمال کنند و بدین معنی تفرسی باشد۔ و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید کہ تخصیص با مصدر کردن ندارد۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر معنی خاص بہ کردہ بہار کردہ (صائب ع) رحم کن بر خود زبان شکوۂ ما را بہ بند ٭ می شود معزول ہر عامل کہ تقریرش کنند ٭ مخفی مباد کہ معنی بحث و گفتگو عام است و گفتگو در اعمال کسی خاص باشد بسبیل مجاز و استعمال این بہر دو معنی می شود ہر دو اسناد بالا متعلق بمعنی خاص است و سنجر کاشی بمعنی عام ہم آوردہ (ع) زبان شکستہ تر است از قلم نمی دانم ٭ کہ تہ خود و بگداشین زبان کنم تقریر ٭ (اردو) تقریر۔ مؤنث۔ گفتگو۔ کسی کے اعمال و افعال سے بحث۔

تقریر شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن گفتگوی کسی است (وفای اصفہانی ع) زبان خویش را تا کردہ ام گویا بخاموشی ٭ کسی نشنیدہ در بزم زمن چون شمع تقریری ٭ (اردو) تقریر سننا۔

تقریر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند کہ بمعنی عام گفتگو کردن و بحث کردن از اعمال کسی است و سند این از ظہوری و صاحب و سنجر کاشی بر لفظ تقریر گذشت۔ صاحب بحر ذکر این بمعنی مخصوص کردہ معنی عام را ترک کرد کہ در موضوعش داخل نیست حافظ شیرازی بمعنی عام گفتہ (ف) دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند ٭ پنہان خورید بادہ کہ تکفیر می کنند ٭ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر کُنَدن است کہ بجائش می آید (اردو) تقریر کرنا گفتگو کرنا کسی کے اعمال سے بحث کرنا۔

تقریک بقول برہان و رشیدی و ملحقات بروزن نزدیک بمعنی ادب کردن و تنبیہہ نمودن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب یا ترکی نیست و دیگر محققین زباندان و اہل زبان ہم ذکر این نکردہ اند بخیال ما فارسی قدیم است کہ حالا در محاورہ معاصرین عجم نیست و در کلام متقدمین و متاخرین ہم یافتہ نمی شود و طرز تعریف برہان ہم خوش نمی نماید باید کہ بمعنی تنبیہہ و ادب دانیم بمعنی اسمی و مصدری (اردو) ادب۔ مذکر۔ تنبیہہ۔ مؤنث۔

تقسیم بقول بہار بمعنی قسمت کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب بالفتح و کسر سین مہملہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصدر خود ہم کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ف) دلی دارم کہ خوبان بر سر او ٭ گہ تقسیم دل باہم در افتند ٭ (اردو) تقسیم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانٹ۔ بٹوارہ۔ قسمت۔

تقسیم شدن استعمال۔ لازم تقسیم کردن است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ف) یک دیدنست و خلق تقسیم بادیش شد ٭ از غیر اگر نگاہی نگاہی زیاد باشد ٭ (اردو) تقسیم ہونا۔ تقسیم پانا۔

تقسیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی متعدی تقسیم شدن که گذشت۔ (ظہوری ؎) حسن تقسیم ہست و بود هم کرد به دل زدلدادہ جان زجانان است ۔ (اردو) تقسیم کرنا۔ بانٹنا۔

تقسیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تقسیم کردن است بمعنی حقیقی (والہ ہروی ؎) آنکه تقسیم ملال وشادی عالم نمود ۔ غنچه واری خندہ سامان بهار آمد کرد ۔ (اردو) تقسیم کرنا۔

تقسیم یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تقسیم شدن است (والہ ہروی ؎) جو ہر آن بحر و کہ فردش آفتاب ۔ یافته تقسیم بحر و این عجب ۔ (اردو) تقسیم پانا۔

تقصیر بقول بہار بمعنی کوتاہی کردن ۔ می فرماید که بالفظ آمدن و افتادن و بستن و رفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بالفتح وکسر قاف لغت عرب است بقول منتخب۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قصور و گناہ استعمال کنند و با مصادر فارسی هم مرکب سازند که در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بشیری عمر امید بخجیر ما ۔ کم از سعی کس نیست تقصیر ما ۔ (اردو) تقصیر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کوتاہی۔ کمی۔ گناہ۔

تقصیر آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ صاحب بحر گوید که مرادف تقصیر رفتن است یعنی گناہ و کوتاہی بوقوع آمدن (وحشی ؎) بی لطفی کمال تو دیدم که سوختم ۔ وحشی مگو که از تو چه تقصیر آمدہ است ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت هم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) قصور لاحق ہونا۔

بست تقصیر ترا ۔ (اردو) کسی کو قصوروار ٹھہرانا۔ گناہ گار قرار دینا۔

تقصیر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بوقوع آمدن قصور و گناہ و کوتہی (حافظ ے) قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود ۔ ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود ۔ (اردو) گناہ نہ ہونا۔ کمی نہ ہونا۔ کوتاہی نہ ہونا۔

تقصیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ کوتاہی داشتن است و کوتاہ بودن (صائب ے) تقصیر میانش زخم و ہیچ ندارد ۔ حرفی است کہ گویند الف ہیچ ندارد ۔ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر داریدن است کہ بجایش می آید (اردو) کوتاہ ہونا۔ مختصر ہونا۔

تقصیر رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مراد از تقصیر آمدن است کہ گذشت صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (سلمان ساوجی ے) داری ہوس کشتنم اینک سر و خنجر ۔ تقصیر اگر میرود از جانب ما نیست ۔ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر رویدن است کہ بجایش می آید (اردو) کوتاہی ہونا۔

تقصیر شدن استعمال۔ کوتاہی و گناہ واقع شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) از فراق تو بمردیم بہ امید وصال ۔ با ہمہ سعی غم اینست کہ تقصیر شد است ۔ (اردو) کمی واقع ہونا۔ قصور واقع ہونا۔

تقصیر فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این فرمودہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قصور کردن و گفتن است (حافظ شیرازی ے) گوش بگشای کہ بلبل بفغان می گوید ۔ خواجہ تقصیر مفرما گل تقدیر ببوی ۔ مخفی مبا

که از سند بالا استعمال مصدر فرمائیدن پیداست
که گنجایش می آید (اردو) قصور کرنا۔ قصور کہنا
تقصیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی قصور کردن است۔

(صائب ۵) نباشد پرده بیگانگی جز بال
و پر صائب ❊ مکن در سوختن تقصیر اگر
بال و پری داری ❊ مخفی مباد که از سند
بالا استعمال مصدر گندن پیداست که گنجایش
می آید (اردو) دیکھو تقصیر فرمودن۔

تقطیع بقول بہار و سراج پاره پاره کردن و باصطلاح عروضیان (۱) تجربه کردن الفاظ
بر اوزان افاعیل بحور و فارسیان (۲) بمعنی تکلف کردن و آراستن خویش را بجامه و غیره
استعمال نمایند **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر طای مهمله۔ فارسیان تقریباً
بمعنی دوم هم استعمال می کنند بمعنی آراستگی ولیکن معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان ندارند (محمد
قلی سلیم ۵) موزونی طبع مابود زینت ما ❊ تقطیع برای طبع ناموزونست ❊ (مخلص
کاشی ۵) روز بار عام خاصانست تقطیعی ضرور ❊ کعبه هرگه موسم حج شد قبای نو کند ❊
مخفی مباد که فارسیان استعمال این با مصادر فارسی می کنند که در ملحقات می آید (اردو)
(۱) تقطیع۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ مؤنث۔ وزن شعر (۲) آراستگی۔ زینت۔ مؤنث۔

تقطیع کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده گوید که (۱) تکلف کردن و آراستن
خویشتن را بجامه **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی
وزن شعر کردن هم (تاثیر ۵) گرچه یک سرو

به رعنائی آن قامت نیست ❊ چونکه تقطیع کند
مصرع موزون گردد ❊ (اردو) (۱) آراسته
کرنا (۲) تقطیع کرنا۔ وزن شعر کرنا۔
تقطیع لباس اصطلاح۔ بقول بحر و انند

پیرایش و آرایش لباس مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است متعلق بہ معنی دوم تقطیع	(اردو) لباس کی آرایش ۔ مؤنث ۔

تقلی بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و لام بہ تحتانی کشیدہ گوسفند شش ماہہ را گویند صاحب سروری گوید کہ بقول بعض برہ ما دام کہ در سال اوّل باشد صاحب ناصری غیر باید کہ این لغت ترکی است چہ در فارسی قاف نیست و اگر در لغتی قاف باشد اصل آن غین است مانند قباد و قارن مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست و معاصرین عجم بہ غین معجمہ عوض قاف بر زبان دارند۔ صاحب لغات ترکی این را بہ غین معجمہ عوض قاف لغت ترکی گوید بمعنی برۂ سہ ماہہ پس شک نیست کہ این را مفرس گوئیم بہ تبدیل غین با قاف چنانکہ آروغ و آروق و چناغ و چناق (اردو) بکری کا بچہ جس کی عمر چھ مہینہ کی ہو۔ مذکر ۔

تقلیب بقا اصطلاح۔ بقول مؤید ای قبا مؤلف عرض کند کہ در بعض نسخ قلمی (قلب بقا) بہ ہمین معنی نوشتہ و بذیل لغات فارسی آوردہ و ما ہر دو را اصطلاح فارسی ندانیم از آنکہ ہمہ محققین اہل زبان ازین ساکت یکی از معاصرین عجم گوید کہ شک نیست بقا را اگر قلب بعض کنیم قبا می شود ولیکن فارسیان این مرکب را اصطلاحی برای قبا نگفتہ اند۔ فضولی صاحب مؤید است کہ این را قائم کردہ (اردو) قبا۔ مؤنث ۔

تقلید بقول بہار پیروی کردن کذا فی الکنز و فارسیان این را بمعنی حرف و حرکت کسی را در خویشتن وانمودن از روی تمسخر۔ استعمال کنند با مصدر کردن و این فعل را خمانیدن بخای معجمہ و واچانیدن بواو و جیم فارسی و نون بہ تحتانی رسیدہ ہم گویند بزبان شیراز۔ صاحب

روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ تتبع وتمثل کردن است وصاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ترجمۂ این در ہندی بہروپ گوید وصاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ہمزبانش کہ نقل باشد **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر لام و استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بر سبیل مجاز است وبس صاحب آصفی ......

تقلید کردن را بمعنی مصدری بیان کردہ بہار آوردہ (اردو) الف۔ سوانگ بذکر ب۔ روپ بھرنا۔ بقول آصفیہ۔ سوانگ بھرنا۔ اپنی اصلی صورت کے خلاف دوسری شکل مین نمایان ہونا بھیس بدلنا۔

تقماق بقول بہار بہر دو قاف در فرہنگ ترکی ہیچ کہ بہ تقماق نیز گویند وبجای معجمہ ہم (یحیی کاشی ؎) تا بندگردد ترمین اوّل ہیچ با تقماق عزتش نتوان محکم زدہ وارستہ بذکر این گوید کہ بجای قاف خای معجمہ دانستن سہو است چنانکہ از فرہنگ ترکی معلوم شد صاحب لغات ترکی توقماق را بزیادت واو بہمین معنی آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این لغت بر تخماق عرض کردہ ایم حیف است کہ بعض محققین ہمین سند یحیی کاشی را در انجا ہم نقل کردہ اند۔ فضولی وارستہ کہ تخماق را غلط گوید (اردو) دیکھو تخماق۔

تقم دوز اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت (سیفی ؎) سیفی گدای شوخ تقم دوز چون شدی ہر خرقہ سلات نمد دوز بہمنت **مؤلف** عرض کند کہ توقوم بقول لغات ترکی خوی گیر ویالان است فارسیان بحذف واو دوم وچہارم تقریباً استعمال این کردہ اند واین بمعنی حقیقی کسی کہ خوگیر را بدوزد۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)۔

خوگیر دوز۔ بندہ سینے والا۔

(۱۰۱۵) (الف) **تقوی** بقول منتخب بالفتح وفتح واو بالف مقصورہ لغت عرب است بمعنی پرہیزگاری فارسیان استعمال این بہمین معنی کردہ اند (ظہوری ے) دوش ساقی خندۂ در کار بر دہا رند بر محرومی تقوی گریست ؞ **مؤلف** عرض کند کہ ظہوری ....

(ب) **تقوی شگفتن** بالمعنی کامیاب شدن تقوی استعمال کردہ است (ے) بخیہ قطرۂ مے دلق ظہوری می خواست ؞ ماند شرمندہ ورع حیف کہ تقوی نشگفت ؞ (**اردو**) الف تقوی۔ عربی اسم مذکر۔ پرہیزگاری۔ عبادت (ب) تقوی کامیاب ہونا۔

تقویم بقول بہار راست کردن وباصطلاح اہل تنجیم راست کردن احوال سال از روی زیج وآن شمسی وقمری بود **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر واو فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بمعنی اصطلاحی استعمال این کنند وبالغات خود مرکب ہم می سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) بہ تقویمی کہ مستان روز خود دانند شنبہ را ؞ بہی تکلیف زاہد در شب آدینہ می بابد ؞ (**اردو**) تقویم بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث جنتری۔ پترا۔ وہ کتاب جس میں سال بھر کی تاریخیں ستاروں کے مقامات اور گرہن وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔

(۱۰۱۶) **تقویم افگندن** مصدر اصطلاحی ۔ انداختن تقویم از دست **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) تقویم کف زکف چو ظہوری فگندہ ایم ؞ این عقدہ ہای کار منجم زانجم است ؞ مخفی مبادکہ در سند بالا استعمال مصدر فگندن است عیبی ندارد کہ مخفف افگندن

باشد (اردو) تقویم پھینکدینا۔

تقویم پارین اصطلاح۔ بقول بحر بی کار و بی اعتبار **مؤلف** عرض کند کہ کنایت است ازینکہ تقویم سالہای گذشتہ بمقاصد تواریخ آیندہ بی کار است اگرچہ منجمین ازان ہم برای زمانہ گذشتہ کار گیرند (اردو) تقویم پارینہ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ بی کار چیز۔ وہ چیز جو کار آمد نہ ہو۔

تقویم پارینہ بکار نیاید مثل۔ صاحب مخزنیہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان مصرع (کہ تقویم پارینہ ناید بکار) برای چیزی استعمال کنند کہ بی کار شدہ باشد (اردو) یہی فارسی مثل اردو میں بے کار چیز کے لئے مستعمل ہے جب کسی چیز کو بے کار خیال کرتے ہیں اہل ہند کہتے ہیں یہہ تو تقویم پارینہ ہے اور دکن میں عموماً اسی مصرع کا استعمال ہے۔

تقویم دیدن استعمال۔ بمعنی معائنہ کردن طالع کسی کہ از ملحقات تقویم بدست آید ازینکہ منجمین در آخر تقویم ہر سال از ستارہ ہا و احکام نجوم ہم کار گیرند **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ الیست و رای معنی حقیقی کہ مشاہدہ تقویم است (ظہوری ع) رسد بند تمنا گو ببین تقویم بخت من ٭ کہ در کارم مدد از گردش انجم نمی آید ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر ببیندن پیدا است کہ بجاش می آید۔ عیبی ندارد کہ دیدن و ببیندن مرادف یکدیگر است (اردو) کسی کے طالع کا دیکھنا۔ طالع کا معلوم کرنا۔

تقویم شمسی اصطلاح۔ بقول بحر تقویمی کہ کیفیات شہور شمسی دران نویسند و تقویم قمری مقابل آنست **مؤلف** عرض کند کہ ترتیب این تقویم باعتبار سلسلہ ماہ ہای شمسی است نہ قمری یعنی محرم تا ذیحجہ و از ماہ ہای شمسی

(۷۱۰۷)

تقویم فگندن از کف استعمال مرادف تقویم افگندن است **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تحقیقی است سند این از ظہوری بر تقویم افگندن گذشت (اردو) تقویم پھینکدینا۔ دیکھو تقویم افگندن۔	ماہ ہای الٰہی مراد است کہ فارسیان استعمالش کنند کہ از رویت قمر تعلق ندارد و در دکن از آذر آغاز شدہ بر آبان ختم می شود (اردو) تقویم شمسی وہ تقویم جسمین شمسی مہینوں کا سلسلہ ہو۔ مؤنث

تقیہ بقول سروری کلاہی کہ درماوراء النہر در زیر دستار پوشند (نزاری ؟) کلاہ و تقیہ و دستار زاہدی از سر فرو نہادم و زنّار بر میان بستم ؛ می فرماید کہ ہمین را تاقیہ نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ تاقیہ مزید علیہ ہمین است واین بالفتح و فتح تحتانی اسم جامد فارسی زبان بعضی از معاصرین عجم برانند کہ تاقیہ اصل است واین مخفف آن بلکہ تاقیہ ترکی است واین مفرسش ولیکن لغات ترک از تاقیہ ساکت و بعضی معاصرین ترک گویند کہ کلاہ بلند باشد کہ اکثر فقرا بر سر گشند ہمچون کلاہ تتری واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) اونچی ٹوپی جو فقرا اوڑہتے ہین۔ مؤنث۔

فوقانی باکاف عربی

تک بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) بمعنی اندک و قلیل و کم باشد و (۲) زدن عموماً و زدن دست بر کنار تختہ نرد کہ کعبتین درست بنشیند خصوصاً و (۳) نام گیاہی است کہ در میان گندم زار بروید و آن سخت تر از گیاہ گندم باشد و نام گیاہی ہم کہ در میان آب می روید و در مصر از آن کاغذ سازند و بعربی حماۃ گویندش و (۴) بمعنی بسیار تیند براہ رفتن و دویدن ہم و (۵) قعر چاہ و تہ حوض و امثال آن و بضم اوّل (۶) منقار جانور

و (۷) نوک خنجر و نیزہ و امثال آن و (۸) چراغی کہ اندک نور داشتہ باشد و (۹) بکسر اول تکہ طعام کہ بعربی لقمہ خوانند و (۱۰) بمعنی پیش و نزدیک حکیم نزاری ۵) صفت ترہ زار ماہیات ٭ چون کنم مشتبہہ ۔ گوشہ زنخ ٭ ہمچو پشت کمان بنان تتار ٭ ماندہ ہر جای تنگ تنگ و شخ شخ ٭ صاحب جہانگیری معنی چہارم و پنجم را ترک کردہ ذکر دیگر ہمہ معانی می کند صاحب رشیدی بر ذکر معنی اول تا چہارم و ہشتم تا دہم قانع و سند معنی دوم بخیال ما معنی چہارم دارد گذشت (فردوسی ۵) ز رستم بپرسید پرمایہ توس ٭ کہ چون یافت پیل از تنگ گرز کوس ٭ صاحب سروری ذکر معنی اول و سوم و چہارم تا ہشتم کردہ از دیگر معانی ساکت (سعدی ۵) بہ تنک زالہ می ریخت بکوہ و دشت ٭ تو گوئی گلہا نیسان گذشت ٭ رسوزنی ۵) ہر کہ در چاہ عریض او نگہ کرد ٭ سدہ از آن حسد خود را فگند از تنگ چاہ قعیر ٭ خان آرزو در سراج ذکر ہمہ معانی کردہ نسبت معنی پنجم گوید کہ غلط است و صحیح بکاف فارسی است و نسبت معنی ششم می فرماید کہ این ہم بکاف فارسی مخفف تنگ کہ بہمین معنی گذشت و بمعنی ہفتم مخفف نوک بہ نون باشد نہ تای فوقانی صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر معنی دوم کردہ گوید کہ ترجمہ این در ہندی چہپت است مؤلف عرض کند کہ ما باعتبار صاحبان جامع و ناصری کہ ہر دو محققین اہل زبانند این لغت را اسم جامد فارسی زبان دانیم و ہرچہ بکاف فارسی می آید بکاوش عرض کنیم ۔ صاحب محیط نسبت معنی سوم ذکری بر تنک نکرد (اردو) (۱) قلیل ۔ کم ۔ مذکر (۲) زرد ۔ مار خواہ ہاتھہ پر ہو یا تختہ پر ۔ مؤنث (۳) ایک قسم کی گھاس جو گیہون کے کھیت مین خود رو ہوتی ہے

یا پانی مین پیدا ہوتی ہے جس سے مصر مین کاغذ بناتے ہین۔ مؤنث (۴) تیز روی۔ مؤنث (۵) باولی یا حوض کا عمق۔ مذکر (۶) چوبیچ۔ دیکھو بت پوز (۷) خنجر یا نیزے وغیرہ کی نوک۔ مؤنث (۸) دہنلا چراغ۔ مذکر (۹) نوالا۔ مذکر (۱۰) قریب۔ نزدیک۔ مذکر۔

تکاب بقول برہان بروزن صواب (۱) زمین آب کند را گویند و (۲) بوسط حقیقی دو کوہ و (۳) زمینی را نام است کہ بعضی جا آب فرو رود و از جای دیگر بر آید و بعضی جا خشک باشد و بعضی جا آب استادہ و بعضی جا روان باشد و بعضی جاہای آن سبز و مرغزار بود و (۴) نام الکہ و ولایتی ہم صاحب جامع معنی اوّل زمین آب گذر گوید و ذکر معنی دوم و سوم وچہارم ہم کردہ می فرماید کہ بجای موتدۂ آخر واو ہم آمدہ صاحب سروری معنی اوّل و سوم را یکی داند و بہ ترک معنی دوم وچہارم بحوالۂ ابوالفرح می فرماید کہ (۵) بمعنی جنگ و خصومت نیز (انوری ۵۸۵) چو آب چتر تو سیل ظفر برانگیزد ٭ از ان کمینہ تکابی فرات وجیحون باد ٭ (ابوالفرح ۵۵) نہ مرا با تکاب او پایاب ٭ نہ مرا با کشاد او جوشن ٭ می فرماید کہ معنی سابق نیز ازین بیت باندک تکلفی ظاہر می شود۔ صاحب ناصری ذکر ہمہ معانی بالا بحوالۂ برہان و رشیدی وغیرہ کردہ بر معنی اوّل و دوم وثوق دارد۔ غالب دہلوی در قاطع برہان این را بہ کاف عربی صحیح نداند و بو بدہان حرف نہد و بہ کاف فارسی درست می انگارد صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی دادہ **مؤلف** عرض کند کہ حق آنست کہ صاحب برہان درست نوشت و صاحب ناصری ہم کہ محقق زبان خود است بمعنی اوّل و دوم صحیح داند و این مرکب است از لفظ تک و آب و آنچہ بکاف فارسی می آید صراحتش ہمدرانجا کنیم و معنی اوّل و سوم را یکی دانیم

معنی پنجم را اگر باعتبار ابوالفرح تسلیم هم کنیم بر سبیل مجاز باشد و معنی دوم هم مجاز است
معنی چهارم هم بمجاز و غالباً دران ولایت زمین تتند کره معنی سوم بیشتر باشد ازینجاست
بنامش آن ولایت را موسوم کردند (اردو) (۱) کھوکلی زمین جس مین پانی ٹھہر کے
ایک جگھہ جذب ہوجاے اور دوسری جگہ نکل آے۔ مؤنث (۲) وہ زمین جو دو پہاڑ
کے درمیان ہو۔ مؤنث (۴) ایک ولایت کا نام۔ مؤنث (۵) لڑائی خصومت۔ مؤنث

تکاپوی بقول برہان و جامع و بحر بابای
فارسی بروزن حیاجوی (۱) بمعنی آمد شد از
روی تعجیل و شتاب و (۲) جستجوی بسیار
بقول بعض (۳) تردد بیفائدہ و صاحب
سروری بر معنی اول قانع (سعدی ره)
تکاپوی ترکان و غوغای عام ۔ تماشا کنان
بدر و کوی و بام ۔ صاحب ناصری بذکر
معنی اول و دوم گوید که اصل این تک و پو
است و تک و تاز مرادف این صاحب
ائی که یکی از علمای معاصر عجم بودی فرماید
آمیخته است از تک که بمعنی یک سر دویدن
است که جائی ایستاده نشود و پوی که بمعنی رفتار
است از نیروی و تکاپوی و تکادو و تک یعنی
دوندگی بسیار را گویند۔ غالب دہلوی در قاطع
برہان بکاف فارسی صحیح داند و بر برہان اعتراض
می کند و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی می دہد
مؤلف عرض کند که محققین صاحب زبان
یعنی جامع و ناصری و سروری به تحقیق لغات
زبان خود معتبر تر از محقق ہندنژاد اند و الف
درمیانی این لغت را الف عطف دانیم چنانکہ
رو ارو و امثال آن معنی اول حقیقی است
و دیگر معانی مجاز آن۔ استعمال این بمعنی سوم
از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) دوا دوش
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث دوڑ دھوپ

پیروی. کوشش (۲) جستجو. تلاش. مؤنث (۴)	بیفایده تردد. مذکر -

(الف) تکان
(ب) تکان خوردن

الف را ہیچ یکی از محققین فارسی زبان ذکر نکردہ و لغات ترکی و عرب ہم ازین ساکت البتہ صاحب ساطع این لغت ہندی رابمعنی حرکت واضطراب آوردہ وصاحب فرہنگ آصفیہ ہم این رابمعنی کسلمندی واعضا شکنی لغت ہندی نوشتہ وصاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار ب رابمعنی بی حس وحرکت شدن از ہیبت وخوف وماندگی وکوفت گفتہ مؤلف عرض کند کہ الف اسم جامد فارسی زبان ومرکب باشد از تک کہ بمعنی دوش گذشت والف ونون زائد فارسیان معاصر استعمالش بمعنی تعب کردہ اند کہ از دوادوش عائد حال می شود وب را ازہمین اسم مرکب کردہ ومصدر تکاندن وتکانیدن کہ می آید ہم مرکب از الف معلوم می شود بر سبیل مجاز کہ صراحتش ہمدرانجا کنیم واین از عالم توافق لسانین است کہ تہکان تہکن بمعنی ماندگی وکوفت در ہندی ہم آمدہ چنانکہ صاحب آصفیہ ذکرش کردہ بالجملہ الف را بمعنی کوفت وماندگی اسم جامد فارسی زبان دانیم وب را مرکب از الف (اردو) الف تکان. بقول آصفیہ. ہندی. اسم مؤنث. تہکاوٹ. ماندگی (ب) سہم جانا بقول لہ ڈر جانا. خوف یا رعب میں آجانا. ہیبت چھا جانا. (نصیر ۵) رکھے ہے منہ پہ

بہ انگشت حیرت اسے تکان ابرو گیا ہے سہم کچھ کھا کر یہ تیرا تیر دل میرا

(الف) تکاندن (ب) تکانیدن	صاحب موارد ذکر الف کردہ وصاحب	بحر ب را بمعنی افشاندن گرد از دامن قالی وامثال آن کامل التصریف گفتہ کہ

این تگاند است (ملا طغرا ؎) چو ابر بہار تگاند لباس ؎ صد اپیچاپیہ زرہ عدو در ہفت طاس ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر سر دو ہمان تگان است کہ بمعنی ماندگی و کوفت گذشت و معنی لفظی آن کوفت زدہ و ماندہ کردن و تکان از گرد صاف کردن چیزی کہ ازین عمل آن چیز گویا ماندہ و کوفتہ می شود کہ حرکت این عمل متقاضی آنست (اردو) جھٹکنا۔ گرد سے صاف کرنا۔

تگاو بقول برہان باواو بر وزن و معنی تگاب است کہ گذشت صاحبان سروری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ این مبدل آنست چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو تگاب۔

تگاور بقول برہان و جامع و بحر بر وزن سراسر بمعنی تک آور ندہ یعنی حیوانات روندہ و دوندہ عموماً و اسپ و شتر خصوصاً۔ صاحب ناصری گوید کہ با شواہد در ضمن لغت تک گذشت و ورا انجا می فرماید کہ اسپ خوش رفتار و دوندہ را تگاور گویند چنانکہ ملک الشعرا کاشی گفتہ (؎) تگاورانی کہ در زیر زین بدولت شاہ ؎ چو رعدگاہ صہیل و چو برق گاہ صیال ؎ (از ناصری ؎) بیار آن دشت پیمای تگاور ؎ فلک کوب و زمین بر و ہوا ور ؎ صاحب فدائی ہم گوید کہ اسپ تیز رفتار را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از اسپ و شتر۔ غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض بر برہان کردہ و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بترکی دادہ و حق ہمین است کہ ما این را بہ کاف عربی باعتبار تحقیق اہل زبان صحیح دانیم (اردو) گھوڑا اور اونٹ۔ مذکر۔

تگاور ابلق اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر کنایہ از دنیا و روزگار است

باعتبار شب و روز مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) دنیا مونث

تکبّر بقول آصفی بزرگی نمودن و گردن کشی کردن مؤلف عرض کند کہ بفتحتین و ضم موحدۂ مشددہ لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان بمعنی غرور استعمال کردہ اند کہ حاصل بالمصدر است و با مصادر و ترکیب فارسی ہم استعمال این کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) این ہمہ ناز و تکبّر نرسد رضوان را ؛ داشتی کاش در خلد بکاشانۂ ما ؛ (اردو) تکبّر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ غرور۔ گھمنڈ۔ انانیت۔ ہماہمی۔ رعونت۔

تکبّر بخاک اندر اندازدت مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این در مذمت تکبّر کنند (اردو) بڑے بول کا سر نیچا۔ جو چڑھیگا سو گریگا۔ آپ ہی نے ان ہندی کہاوتون کو فارسی کہاوت کے مقابلہ مین لکھا ہے۔

تکبّر رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی زیبا بودن تکبّر است مؤلف عرض کند کہ محاورۂ فارسیان است (ظہوری ے) اینہمہ ناز و تکبّر نرسد رضوان را ؛ داشتی کاش در خلد بکاشانۂ ما ؛ (اردو) تکبّر زیبا ہونا۔

تکبّر عزازیل را خوار کرد مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان در مذمت تکبّر استعمال این می کنند مقولہ ایست نہ مثل (اردو) اسی فارسی مثل کو اہل دکن کہاوت کی طرح تکبّر کی مذمت مین استعمال کرتے ہین۔

تکبّر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

ین کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی حقیقی است یعنی غرور کردن (سعدی
ے) تکبر مکن زینہار ای پسر ۞ کہ روزی
دستش در آئی بسر ۞ مخفی مباد کہ از سند بالا
استعمال مصدر کُندن پیداست کہ بجایش می آید
(اردو) تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔

ک بند | اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری
جامع و بحر و رشیدی و سروری و بہار و سراج
بر وزن فرزند کمرے را گویند کہ از ابریشم و
بشم شتر و امثال آن ببافند و بر یک سر آن تکمہ
یا مہرہ و بر سر دیگر آن انگلہ نصب سازند و آن
مہرہ یا تکمہ را در ان انگلہ اندازند تا بر میان
بند شود (جامی ے) سنگ تک بند قلندر
کشتی تجرید را ۞ از پی تسکین سحری بی نوای لنگر
است ۞ (بابای فغانی ے) ہمہ چیز تو محبوبانہ
و عاشق کش است ۞ تا قیامت در قبای حسیتہ
و تک بند دل آویز است ۞ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و تک درینجا بمعنی
پیش است کہ گذشت یعنی چیزی کہ از پیش بند
شود (**اردو**) کمر بند۔ پڑتلہ۔ مذکر۔

تکبیر | بقول بہار بمعنی بزرگ شمردن و بہ بزرگی صفت کردن و بہ بزرگی خدا را یاد کردن
و اللہ اکبر گفتن می فرماید کہ فارسیان با لفظ زدن و کشیدن و کوفتن و گفتن استعمال این کنند
مؤلف عرض کند کہ بالفتح و کسر موحدہ لغت عرب است فارسیان بمعنی اسمی استعمال
ین میکنند یعنی یاد خدا و با مصادر خود مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) تکبیر بقول
صفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ اللہ اکبر کہنا۔ خدا کا نام لینا کا حاصل بالمصدر۔

تکبیر خواندن | استعمال۔ صاحب آصفی
بر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی گفتن تکبیر است (ادہم کاشانی ے)
زبس نان کور و کم سفرہ ست دنیای دنی ادہم ۞

بجای حمد تکبیر ثنا خواند بر نانش ٭ (اردو)
تکبیر کہنا۔ تکبیر پڑھنا۔

تکبیر زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
مرادف تکبیر خواندن (حافظ شیرازی ؎) من ہمان دم
کہ وضو ساختم از چشمۂ عشق ٭ چار تکبیر زدم
یکسرہ بر ہر چہ کہ ہست ٭ (اردو) تکبیر کہنا۔
تکبیر پڑھنا۔ دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی تکبیر خواندن است (احمد یزدی
؎) زیرکان در شش جہت تا سیر حکمش
دیدہ اند ٭ چار تکبیر فنا بر ملک سنجر کردہ اند
٭ (اردو) دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی تکبیر خواندن است (مظہری نیشاپوری
؎) خورشید از کمال تو تکبیر می کشد ٭ ماہ
از تو کس ندیدہ تمام آفریدہ تست ٭ (اردو)
دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر کوفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی بلند کردن صدای تکبیر۔
(انوری ؎) کوسش بحرب گاہ چو تکبیر فتح
کوفت ٭ خصم از نماز خیر و سلامت سلام
داد ٭ (اردو) تکبیر کی آواز بلند کرنا۔

تکبیر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی آموختن تکبیر است بمعنی لازم
(نظیری ؎) زبس بوی کمال شرک می آید
ز توحیدم ٭ در ارشاد مغان تکبیر از من برہمن
گیرد ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر
گیردن پیداست کہ بجایش می آید (اردو)
تکبیر سیکھنا۔

تکبیر گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی تکبیر خواندن است (کمال خجندی ؎) اگر بیرد کمال از عشق آن روی ؛ بروح پاک او تکبیر گوئید ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گوئیدن پیدا است نہ گفتن و تعریف ہر دو بجائیش مذکور شود (اردو) دیکھو تکبیر خواندن ۔

تکتازہ اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی تاختن و دویدن و جستجو کردن مؤلف عرض کند کہ مخفف تک و تاز است بمعنی حاصل بالمصدر مرادف تک و دو و تکاپوی (اردو) دیکھو تکاپوی ۔

تکتک بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار اینجا و آنجا۔ صاحب بولیجان بحوالۂ معاصرین عجم می فرماید کہ بمعنی بعض بعض است و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ مذکور متفق با روزنامہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم ہم مقصدیق رہنما می کنند و با صاحب بولیجان اتفاق ندارند فارسی جدید است و اسم جامد و در استعمال مرکب بمعانی دیگر ہم می آید ۔ (اردو) یہاں اور وہاں ۔

تکتک پا اصطلاح ۔ بقول بحر بفتح ہر دو فوقانی و ہر دو کاف تازی آواز پا بوقت دویدن ۔ بہار ہم بانش ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم بہ ہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و درین اصطلاح مرکب تکتک بمعنی صدا است ۔ (اردو) آہٹ ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی اسم مؤنث ۔ آواز پا ۔ کھڑکا ۔ پھر چال ۔

(الف) **تکتک پا رفتن** مصدر

(ب) **تکتک پا می رساند** اصطلاحی

الف بقول بہار و انند ترسانیدن از آواز پا و ب از شجاعت و قدرت خود

چیزہا می گوید ولاف می زند (محسن تاثیر سہ) سروی علم نگشتہ کہ از شوخی خرام ﴿ با او قد تو تکتک پائی نرفتہ است ﴾ (محمد سعید اشرف سہ) حرف وصوت تو بہ اغیار نوائیست بمن ﴿ بہر یاران شدنت تکتک پائیست بمن ﴾ صاحب بحر نسبت الف مشتق با بہار۔ خان آرزو نسبت الف بر مطلق ترسانیدن قانع وسند ہر دو ہمان شعر محسن تاثیر است مؤلف عرض کند کہ الف موافق قیاس است ازینکہ چون کسی از پس کسی می آید آواز پایش پیش رو رامی ترساند و ب لغو است کہ سند اشرف بکارش نمی خورد و تکتک پا در مصرع دوش بمعنی آواز پاست وبس (اردو) آہٹ سے ڈرانا۔

تکتک شدن | مصدر اصطلاحی صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی از ہم جدا شدن است می فرماید کہ (اما تکتک شدہ) بمعنی (لیکن ہر یک دیگر جدا) صاحب رہنما بر (تکتک شدہ) می فرماید کہ بمعنی تہ و بالا و پریشان شدہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کردۂ روزنامہ کنند و طرز تعریف رہنما صوت دیگر پیدا کردہ و معنی اول موافق قیاس ہم (اردو) ایک دوسرے سے جدا ہونا۔

تکلمہ | صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ چرخ و پای کالسکہ را نامند معاصرین عجم این را بالفتحتین گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی جدید است و در استعمال متاخرین و متقدمین نیامدہ (اردو) گاڑی کا پیا۔ مذکر۔

تکرار | بقول بہار بمعنی بارہا گردانیدن۔ می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و فتح رای مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ

فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و بامصادر فارسی مرکب هم سازند که در ملحقات می آید و تخصیص مصدر کردن نیست (ظهوری ۵) چند تکرار افترای غیر را تہمت است ای بمیروت تہمت است ؎ (اردو) تکرار۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث تکرر۔ مکرر کہنا۔ بار بار کہنا کا حاصل بالمصدر۔

تکرار داشتن استعمال۔ بمعنی پی در پے کردن کاری مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ۵) احتیاج دیدن دیگر نشد بر هر که دید ؎ دلربایان را نباید درنگه تکرار داشت ؎ (اردو) مکرر سکرر کرنا۔ پے در پے کرنا۔

تکرار کردن استعمال۔ مکرر و سکرر کردن کاری مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ۵) سبق مهر می کند تکرار ؎ که ورق باز بر نگردانند ؎ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گردن پیداست که بجایش می آید (اردو) کسی کام کو مکرر سکرر کہنا۔ دہرانا۔ بتہرانا۔

تکرار نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف تکرار کردن است (عطار نیشاپوری ۵) گفتند بر چشم شد اسرار عشق ؎ می نمایم هر زمان تکرار عشق ؎ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر نمائیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) دیکھو تکرار کردن۔

تکرغاده اصطلاح۔ بقول بولچال بحواله معاصرین عجم چیزی که آن را در ہندی دُہرا گویند یعنی تیر چوبین یا آهنین کالسکه که بران تکر کالسکه دوزند مؤلف عرض کند که تکر بمعنی اوست و غاده بالفتح و به تشدید پیدرا لغت عربست نوعی از آلات جنگ و آن

آلتی است کوچکتر از منجنیق (ہکذا فی المنتخب) پس بمجاز آن سیخ آہنی را گفتند کہ بران پایہ مدوّر کالسکہ دور زند و این را مقرّس گوئیم کہ مستعمل و محاورۂ معاصرین عجم است و متأخرین و متقدمین استعمال این نکردہ اند قلب اضافت (عراده تکر) است وبس (اردو) ڈہرا دکن میں اُس سیخ آہنی کا نام ہے جس پر گاڑی کا پہیا پھرتا ہے جس کو آرس بھی کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اس کو نہیں لکھا

تکرودن بقول برہان بارا و تای قرشت بر وزن پہلو شکن بلغت ژند و پازند بمعنی پیچیدن صاحبان انند و موارد ہم این را آوردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ تکرودن بلغت زند و پازند بقول معاصرین زردشت و دستوران پارسی عشق پیچ را گویند ولیکن این لغت در کتب لغات یافتہ نمی شود فارسیان قدیم با این اسم مصدر علامت مصدر تن مرکب کردہ مصدری ساختند و حالا استعمال این مصدر ہم متروک است (اردو) لپٹنا۔

تکز صاحب رشیدی گوید کہ مرادف تکس و تکسک تخم انگور را گویند کہ میان غرب یعنی دانۂ انگور باشد و اکثری این لغت را بہ زای فارسی گفتہ اند و صحیح بہ زای تازی است چہ از سین مہملہ او را بدل کنند نہ فارسی را (ببینی س) گر بیارند و بگویند و دہند بر باد ہم تو لبنگ تکزی نان مذہب باب ترا یکہ خان آرزو در سراج گوید کہ بفتحتین است و شمس فخری بضم کاف آوردہ و گفتہ کہ قافیہ ندارد و در سامی بفتح اول و کسر ثانی است و اوّل صحیح باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم می نماید و حالا بر زبان معاصرین عجم است و تکمیل بحث این بر تکژ کنیم کہ بہ زای فارسی می آید (اردو) دیکھو تکژ۔

تکژ بقول برہان و جامع بفتح اوّل و سکون زای فارسی استخوان و تخم انگور و بضم اوّل و کسر ثانی

ہم درست است ۔ صاحب رشیدی بذیل
تکزکہ بہ زای تازی گذشت ذکر این کردہ
آن را صحیح داند مؤلف عرض کند کہ بعضی
عجم این را اصل دانند و تکز را مبدل این چنانکہ
زند و زند ۔ اسم جامد فارسی قدیم و لغت
تژند یا تژند است (اردو) انگور کا تخم ۔ مذکر

(الف) تکژدان اصطلاح ۔ الف بقول
(ب) تکژدانہ لحقات برہان مرادف
ب و ہر دو پردہ را گویند کہ دانۂ انگور در میان
آنست و پوست انگور را ہم خوانند ۔ صاحب
مؤید بذکر ب قانع مؤلف عرض کند کہ
الف از قبیل قلمدان است موافق قیاس
و ب را بمعنی الف گرفتن موافق قیاس
نیست کہ ازان معنی تکژ پیدا است الّا اینکہ
ہای ہوز دانہ را زائد قرار دہیم و دانہ را
بمعنی دان گیریم (اردو) الف و ب
انگور کا پوست یا وہ مقام جس کے اندر تخم
انگور ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

تکس بقول برہان و جہانگیری و جامع
و سروری و ناصری و سراج و رشیدی ہمان
تکژ کہ گذشت و بعربی عجم گویند با عین مہملہ ۔
(بہرامی ؎) آن خوشہ بین چنانکہ یکی خیک
پر نبید ٭ سر بستہ و نبردہ بدو دست ہیچکس ٭
بر گونۂ سیاہی چشمست غژب او ٭ ہم بر مثال
مردمک چشم از و تکس ٭ مؤلف عرض کند کہ
مبدل تکژ است و ہمین است مثال این مبدل
و بقول بعض این مبدل تکز باشد کہ بزای
ہوز گذشت چنانکہ آیاز و آیاس (اردو)
دیکھو تکز و تکژ ۔

(الف) تکسر مزاج استعمال ۔ الف ۔
(ب) تکسر مزاجی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار اعضا شکنی و صاحب
روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور نسبت ب گوید کہ
بیماری است مؤلف عرض کند کہ الف

مرکب اضافی است و ب بزیادت یای مصدری
برد و موافق قیاس و استعمال معاصرین عجم است
(اردو) الف و ب ۔ اعضا شکنی بیماری تپ
تکسک بقول برہان و جہانگیری و جامع و
رشیدی و سروری و سراج مرادف ہمان تکس گفته
(حکیم سوزنی ے) بتکسکی نیرزد و خواہد بہ
راز مین بہاے دو زر ، **مؤلف** عرض

کند کہ کاف تصغیر و تحقیر بر تکس زیادہ کردہ اند
دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تکس ۔
تکسل بقول برہان بفتح اول و ثانی و
سکون ثالث و لام بمعنی تکسک است ۔
صاحبان سروری و مؤید و انند ہم این را آوردہ
مؤلف عرض کند کہ لام بر تکس زیادہ کردہ
اند چنانکہ تشب و تشبل (اردو) دیکھو تکس

تکسین بقول برہان و جامع و سروری بروزن تحسین (۱) نام بزرگی است از بزرگان
ترک (امیر مختاری ئے) و بر تخت تکسین نہ سزد یسے بغلامیت ، اکسیر امارت نشدی گوہر تکسین
، صاحب سروری گوید کہ از کلام سوزنی معلوم می شود کہ (۲) نام شہریست حسن خیز
و از کلام حکیم لامعی نام ملک ترکستان (سوزنی ئے) تا کہ از یغما و تکسین از برای رزم
و بزم ، بندگان آرند شیلان بند و حور العین صور ، از برای رزم دشمن و ز برای بزم دوست
، خزبت یغما مخواہ و ز لعبت تکسین مخواہ (لامعی ے) زگوناگون تماثیل و طرائف باغ پنداری
عبادتگاہ قیصر گشت و یا رامشگہ تکسین ، صاحب ناصری معنی اول را ذکر نکردہ و فرماید
کہ نام ملکی است از ترکستان و شہری منسوب بہ خوبان و (۳) بمعنی حکمران و امیر نیز آمدہ ۔
(سنائی ئے) ای لبا باد و بوش تکسینان ، ترت و مرد از دعای مسکینان ، می فرماید کہ
منسوب بدانجا را از ترکان خوبروی پروردہ تکسین خوانند ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نما

و دوم گوید کہ در فارسی بودن این نظر است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب لغات ترکی این را نام پدر ترکان بحوالۂ لسان الشعرا گفتہ و ازین ظاہر است کہ لغت ترکی است وہمین باشد حقیقت معنی اول و معنی دوم ہم از معنی اول تعلقی داشتہ باشد بر سبیل مجاز کہ آبادی شہر و ملک تکسین متعلق بہ پدر ترکان باشد و معنی سوم را ہم مجاز دانیم (اردو) (۱) ترکون کے ایک بزرگ کا نام تکسین ہے جس کے متعلق ترکوں کا یہ خیال ہے کہ قوم ترک کا جد اعلی ہے (۲) ایک شہر اور ملک کا نام بھی تکسین ہے۔ مذکر (۳) صلہ زن ترکی

تکش بقول برہان و جامع و سروری بفتح اول و ثانی بروزن حبش (۱) نام یکی از ملوک و سلاطین است (کمال اسمعیل ؎) ای زرایت ملک و دین ور نازش و در پرورش ہا خسرو گیتی علاء الدین والدنیا تکش ہا و (۲) تخم دانہ گور را ہم گویند (سعدی ؎) تکش با غلامان یکی راز گفت ہا کہ این را نباید بکس باز گفت ہا صاحب ناصری نسبت معنی اول می فرماید کہ نام سلطان تکش خان خوارزمی پسر ایل ارسلان خوارزم شاہ بودہ۔ خان آرزو در سراج مذکر ہر دو معنی گوید کہ معنی دوم تصحیف است صحیح بہ سین مہملہ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ معنی اول معلوم نشد و بمعنی دوم مبدل تکاتر چنانکہ بازگونہ و باشگونہ و باعتبار محققین اہل زبان ما این را تصحیف نگوئیم (اردو) (۱) تکش ایک بادشاہ کا نام (۲) دیکھو تکاتر۔

تکشمیر بقول بہار بفتحتین خویشتن را کشمیری وانمودن۔ صاحب مصطلحات ہم ذکر این بذیل (بادکانی) کردہ می فرماید کہ فارسیان بعض لغات بطرز عربی استعمال کردہ اند و این از ہمان قبیل است (نعمت خان عالی ؎) ای سفلہ تمام کار و بار تو دغاست ہا اینجا بہ ادب باش

تکشمر بیجاست ؎ مهمانی ما که وعده کردی نرسید ؎ آخر تنگ گیچه چه شد ؎ کجی ست ؎ وارسته ... نجا ذکر بعض همین قسم الفاظ سفرس کرده که بجایش می آید **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با او (**اردو**) اپنے آپ کو کشمیری ظاہر کرنا۔

تکفیر بقول بہار کافر خواندن می فرماید که با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر فا۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب هم (ظهوری ؎) تا زبان مدعی می شد مسلمان کافکی ؎ غسل می دادش به آب قصهٔ تکفیرها (**اردو**) تکفیر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کافر کہنا۔ کفر کا فتویٰ دینا۔ کفر۔

تکفیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که کافر گفتن کسی را۔ سندی که از حافظ شیراز آورده از ان استعمال مصدر گمان پیدا آید که تعریفش بجای خودش می آید (؎) دانی که چنگ و عود چه تقریر می کنند ؎ پنهان خورید باده که تکفیر می کنند ؎ (**اردو**) تکفیر کرنا کافر کہنا۔ کافر قرار دینا۔

تکل بقول برہان و جامع بفتح اوّل وکسر ثانی و سکون لام (۱) گوسفند شاخ دار جنگی را گویند و (۲) پسر سادهٔ نوخط و (۳) مردم ابله و بی اندام را هم۔ می فرمایند که بکسر اوّل هم دیده است صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم می فرماید که بکسر تا و فتح کاف (۴) پینه که بر جامه پاره زنند کذا فی الفرہنگ و معنی اوّل را بالفتح کاف نوشته (شمس فخری ؎) بدر دانی چراست جفت مخسوف ؎ ز انکه تمام بود و کور و تکل ؎ (مولوی معنوی ؎) چو پشیمان شدّه ام ز انکه موزن هجرت ؎ همی زند بقبای دلم هزار تکل ؎ (وله ؎) فرعون ز فرعونی آمنت

بجان گفته ؎ بر هر قه جان دیده ایمان تکلی دیگر ؎ صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم می فرماید که دگل تبدیل اینست **مؤلف** عرض کند که ما سند شمس فخری را که صاحب سروری برای معنی دوم آورده برای معنی سوم مناسب تر دانیم ؎ تامل و این لغت بهر چهار معنی اسم جامد فارسی زبان است

(اردو) (۱) لڑنے والا بکرا۔ مذکر (۲) بے ریش و بروت لڑکا (۳) احمق (۴) وہ روئی جس کو پھٹے ہوے کپڑے پر سیوین (ٹھگلی۔ مؤنث) دیکھو بازافگن۔

تکلته اقوال ملحقات برهان (۱) چیزی که از نمد وغیره دوزند و زیر زین گذارند تا آسیب به پشت اسپ نرسد و (۲) بروت هم۔ صاحب بحر بذکر معنی اول نسبت معنی دوم می فرماید که به مجاز ریش را گویند که داخل سبیل کرده دراز سازند۔ وارسته بذکر معنی اول از ظهوری سند آرد (ـــــ) در تکلتو عرش و جل سالی ؎ تیغه پشت و دسته دندان ؎ و نسبت معنی دوم می فرماید که ریشی که باختلاط سبل دراز شده باشد (یحیی کاشی در هجو مظهری ـــــ) رنگ بدل کرده به دموی او ؎ موی سر دوش تکلتوی او ؎ خان آرزو در چراغ هدایت ذکر هر دو معنی کرده در تعریف معنی دوم با بحر متفق (اشرف ـــــ) چو زین زان روئی خواهد به پهلو ؎ که دارد پشت او ریش از تکلتو ؎ می فرماید که لطف ایهامی درین شعر موقوف بر آنست که ریش بیای مجهول جراحت است و بیای معروف معروف و چون در روزمرهٔ حال ایران واو و یای مجهول نمانده همه معروف گشته و لطف دیگر آنکه اکثر مغلان که آشنائی کتب قدیمه ندارند و از زبان فارسی اماکن دیگر اطلاع ندارند انکار حروف مجهول زبان فارسی دارند و شیر بمعنی لبن و شیر بمعنی اسد و همچنین ریش و ریش بهر دو معنی مذکور را یکی دانند و این خطاست **مؤلف** عرض کند که صائب و دیگر شعرای متقدمین و متأخرین

در قافیهٔ شعر (شیر بمعنی اسد) را ہم بار شیر بمعنی لبن قافیہ کردہ اند پس قول خان آرزو پیش شان اعتبار نداردو واستعمال شعرای مستند تر دیدش می کند قواعد فارسی وحلیہ لغات تابع استعمال ومحاورہ باشد نہ محاورہ تابع آن بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است بہر دو معنی ولفظ تکل بمعنی چارش و خل اصل ہر دو معنی باشد مرکب با تو کہ بمعنی درون می آید (اردو) (۱) خوگیر۔ نمدہ۔ مذکر (۲) وہ بخیہ جس میں ڈاڑھی کا ایک حصہ شریک کرکے دراز کرتے ہیں۔ مذکر۔

تکلتو دوز استعمال۔ بہار بذکر این گوید کہ معروف (ملا طغرا ؎) گر تکلتو دوز گیرد قیمت صد گز نمد٭ در تکلتو پیش خسی ہمچون جہاز اشتر است **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) خوگیر سینے والا۔ مذکر۔

تکلف بقول بہار٭ خود گرفتن کاری بی فرمودن ورنج بر خود نہادن واز خود چیزی نمودن کہ آن نباشد۔ می فرماید کہ فارسیان بمعنی چیزی کہ بشخصی دہند استعمال نمایند (سالک قزوینی ؎) یک سو تبسم بی نمک جلوہ نماندہ است٭ زین بیش کس بار تکلف نتوان کرد٭ (ظہوری ؎) خوان وصل افگندہ داد تکلف دادہ٭ سیرچشمی از حیا بر میہمان خوش غالب است٭ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست بفتحتین وضم لام مشدد۔ فارسیان بمعنی تصنع ونمایش وظاہرداری ہم استعمال کنند وبامصادر خود مرکب سازند (اردو) تکلف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تصنع۔ بناوٹ۔ نمود۔ ایسی بات دکھانی جو اپنے میں نہو۔ نمایش۔ ظاہرداری (ذوق ؎) اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر٭ آرام سے وہ ہے جو تکلف نہیں کرتا٭

تکلف بر افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند که دور شدن و باقی نماندن تکلف است (شفای اصفہانی ؎) بملک بی نوائی ہر چہ خواہی می توان کردن ؛ تکلف گر برافتد پادشاہی می توان کردن ؛ (اردو) تکلف باقی نہ رہنا۔ بے تکلف ہونا۔

تکلف رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش استعمال (تکلف از میان رفتن) بمعنی باقی نماندن تکلف پیدا است (شاہی سبزواری ؎) ساقی بغم تو عقل و جان رفت ؛ می دہ کہ تکلف از میان رفت ؛ (اردو) باہمی تکلف باقی نہ رہنا۔ تکلف نہ ہونا۔

تکلف ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تکلف کردن است (والہ ہروی ؎) ستانش تکلف کہ تکلف قدری ؛ چون برہم خورد محض کلفت باشد ؛ (اردو) تکلف کرنا۔

تکلف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است۔ صاحب بحر گوید کہ معروف و نیز دادن چیزی بشخصی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہمزبانش۔ سند این از سالک قزوینی بر تکلف گذشت (اردو) تکلف کرنا۔ کوئی چیز کسی شخص کو دینا۔

تکلم بقول بہار بمعنی سخن گفتن می فرماید کہ بالفظ شکستن بمعنی برہم زدن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم لام مشدد۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان بمعنی اسمی یعنی کلام استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم (ظہوری ؎) در وام دیدہ گوش گرو کردہ عقل و ہوش ؛ طاقت بباد دادہ حسن تکلم است ؛ (اردو) تکلم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گفتگو۔ کلام۔ بول چال۔

تکلّم شکستن | مصدر اصطلاحی. آصفی گوید که بمعنی برہم زدن است **مؤلف** عرض کند که از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر شکفیدن پیداست که بجای خودش می آید (عرفی سه) تازی بلب فسانه پردازه ٭ زانگونه کرت شکفی تکلّم ٭ (اردو) پریشان کرنا. برہم کرنا۔

تکلّم کردن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی گفتگو کردن است (شفائی اصفهانی سه) آخر چه شد که هیچ تکلّم نمی کنی ٭ خاموش بیاد لعل شکرخای کیستی ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گندن پیداست که بجایش می آید (اردو) گفتگو کرنا۔ بات کرنا۔

تکلّم نمودن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تکلّم کردن است (ملالی استرآبادی سه) شنیدم که تکلّم نمود ہمچو مسیح ٭ باین حدیث لب لعل روح پرور او ٭ (اردو) بات کرنا۔

تکلہ | بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری بضم اوّل بر وزن عقلہ (۱) نام یکی از اتابکان است که در شیراز پادشاہی کردند و (۲) دیوانه را نیز گویند (شیخ سعدی سه) مظفّر الدین سلجوق شاہ کز عدلش ٭ روان تکلہ و بونصر سعدی نازند ٭ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که لقب است نه علم **مؤلف** عرض کند که بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است و وجہ تسمیہ معنی اوّل واضح نشد که چرا باین لقب موسومش کردند (اردو) (۱) بادشاہان شیراز سے ایک بادشاہ کا لقب تکلہ تھا (۲) دیوانہ۔

تکلیف | بقول بہار بہ اندازۂ طاقت کار فرمودن کسی را و فارسیان بمعنی مطلق کار فرمودن بالفظ کردن استعمال نمایند پس تکلیفات شرعیہ بنا بر مشہور از قسم پسین باشد **مؤلف** عرض کند

غت عرب است بالفتح وکسر لام۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی
ت و دشواری با مصادر فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری س) ابنع حرف تو تکلیف
ظہوری نیست ﴿ جز این دگر چہ توان گفت بر زبان نیست ﴿ (اردو) تکلیف۔ بقول آصفیہ عربی
م مؤنث۔ طاقت سے زیادہ کام لینا۔ زحمت۔ دشواری۔

کلیف بودن استعمال۔ صاحب آصفی
ر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
زحمت بودن است (حمید بخاری س)
تکلیف فطرت دلیری نبود ﴿ پستی کہ تکلیف
اوی نبود ﴿ (اردو) تکلیف ہونا۔ زحمت ہونا

کلیف دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
ند کہ بمعنی زحمت دادن و مبتلای زحمت کردن
ست و کنایہ از طلب کردن (شفائی اصفہانی
س) تکلیف میدہم بحریفان یگان یگان ﴿ باشد
ین بہانہ باو ساغری دہم ﴿ مخفی مباد کہ از سند
لا استعمال مصدر رہیدن پیداست کہ بجاش
ی آید (اردو) تکلیف دینا۔ زحمت دینا

طلب کرنا۔

تکلیف شدن بسر میز مصدر اصطلاحی
صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاجار گوید کہ بمعنی گفتن کہ میز تیار است صاحب
رہنما صراحت مزید کند کہ زحمت دادن برای
آمدن بر سر میز و طلب کردن بر سر میز **مؤلف**
عرض کند کہ این محاورۂ معاصرین عجم است کہ
بمعنی طلب کردہ شدن بر سر میز استعمال کردہ اند
(اردو) میز پر طلب کیا جانا (کھانے کے لئے)

تکلیف کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ از سند والہ ہروی (۱) بمعنی طلب
کردن پیداست و ہمین است محاورۂ معاصرین

عجم ہم چنانکہ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین
شاہ قاچار (تکلیف بہ بال کردند) رابمعنی (دعوت
دادند وطلب کردند در محفل رقص) نوشتہ
وصاحب روزنامہ ہم این رابمعنی (مستدعی شدن
کہ بضیافت خانہ بیایم) آوردہ (والۂ ہروی
ص) ہشدار کہ مقتضای پیری ، تکلیف
کند بہ گوشہ گیری ، درین شعر ہم معنی طلب کردن
ومستدعی شدن است و (۲) بمعنی زحمت رسانیدن
ہم (ظہوری ص) باہمہ طفلی ونادانی خودمیدانی
کہ مرا بیہودہ تکلیف تحمل نکند ، صاحب تحقیق
الاصطلاحات گوید کہ معنی این باعث شدن کسی
را برامری باشد وہمین است مقصود ومعنی اول
بیان کردۂ صاحبان روزنامہ ورہنما ہم مخفی مباد
کہ از ہر دو اسناد بالا استعمال مصدر کردن پیدا
کہ بجایش می آید (اردو) (۱) طلب کرنا کسی
امر کا باعث ہونا (۲) ایذا پہنچانا تکلیف دینا

(الف) تکلیف کسی بر خاک افگندن

(ب) تکلیف کسی بر خاک انداختن

اصطلاحی - الف - بقول خان آرزو د
ہدایت از عالم حرف کسی بر خاک افگندن
یعنی قبول نکردن (سنجر کاشی ص) ...
ومستانہ خوامید لصحرا ، بر خاک بینداختہ تک
ہوا را ، **مؤلف** عرض کند کہ بہ وای
وتکلیف نکردن است تعریف خان آ
درست نیست فاتل (اردو) الف
تکلیف کی پروا نکرنا -

تکلیف نمودن استعمال صاحب آ
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
کہ (۱) مرادف معنی دوم تکلیف کردن
و (۲) بشاہدہ آوردن تکلیف ہم (نثر
شیرازی) عطار قضا کیفدان بلا بکرد
در آوردہ ہمکنان را تکلیف نشہ سرشار
می نمود ، (اردو) (۱) دیکھو تکلیف
کے دوسرے معنے (۲) تکلیف دکھلانا تکلیف

الف) تکمار بقول سروری بذیل تکمر بضم تا و سکون کاف و فتح میم تیر معروف باشد که پیکان ندارد و آن را تخمار نیز خوانند (امیر خسرو ؎) ہم از ولیست خوارج نشانۂ لعنت ٭ که سگ زن است بر ایشان سزانہ تکمار است ٭ **مؤلف** عرض کند که باعتبار سروری که محقق زبان خود و از اہل زبانست تکمار را اصل دانیم و صاحب برہان ہم این را بہمین معنی آوردہ و تخمار را مبدلش دانیم که کاف بہ خای معجمہ بدل شدہ چنانکہ شاماکچہ و شاماخچہ و ......

(ب) تکمر را مخفف الف دانیم کہ صاحب برہان ذکرش بہمین معنی فرمودہ صاحبان جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند صاحبان جامع د مؤید ب را بہمین معنی آوردہ اند و ما بر تخمار کہ گذشت صراحت ماخذ دیگر ہم کردہ ایم و بلحاظ آن تخمار اصل باشد و ب مبدلش (اردو) الف و ب۔ دیکھو تخمار۔

تکمہ بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل و سکون ثانی و فتح میم گوی گریبان و امثال آن۔ بہار گوید کہ بالفظ بستن و کردن و کشادن و نہادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ خصوصیت با این مصادر ندارد و تصریحش در ملحقات می آید۔ اسم جامد فارسی زبان است۔ (اردو) تکمہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو انگل۔

تکمہ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن تکمہ باشد در حلقہ و از سند شاعر مصدر تکمہ بندیدن پیداست کہ مرادف این است و تعریف بندیدن بجایش می آید (واصف بخاری ؎) تا بہ برکردہ ای سرو قبای آبی بکار تکمہ بند بہ گریبان تو گل از شبنم ٭ (اردو) گھنڈی لگانا گھنڈی کو اُس کے حلقہ مین قائم کرنا۔

تکمہ بند استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حلقۂ کہ تکمہ دران بند شود و جا گیرد (ظہوری ؎) گریبان شاخ است چون ہر زہ خندۂ شد سعی نشو و نما تکمہ بند ؎ (**اردو**) گھنڈی قائم کرنے والا ۔ وہ مقام جہان گھنڈی لگا دیتے ہین جسکو دکن مین بلڈا کہتے ہین گھنڈی کا حلقہ ۔ مذکر ۔

تکمہ کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکمہ بستن است کہ گذشت (خالص اصفہانی ؎) ازان دمی نگشاید کہ کردہ اندای گل ؎ ز غنچۂ دل ما تکمۂ قبای ترا ؎ (**اردو**) گھنڈی لگانا گھنڈی کو اُس کے مقام پر قائم کرنا ۔

تکمہ کشادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیرون کردن تکمہ از حلقۂ او (ظہوری ؎) غنچہ تا نکہت کند در جیب ؎ ز ابر انگشت برگ تکمہ کشاست ؎ (**اردو**) گھنڈی کو اُس کے حلقہ سے نکالنا گھنڈی نکالنا ۔ کھولنا ۔

تکمہ نہادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن و قرار دادن تکمہ باشد (السانی شیرازی ؎) ز سیم اشک ہنم چاک سینہ را تکمہ ؎ کہ سر برون نکند آہِ عاشقانۂ دل ؎ (**اردو**) گھنڈی قائم کرنا گھنڈی قرار دینا ۔

تکمیل بقول بہار تمام گردانیدن ۔ می فرماید کہ با لفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر میم فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تمام و کمال می کنند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) تکمیل ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ تمام ۔ پورا ۔ انجام ۔ کمال ۔

تکمیل دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ باتمام رسانیدن و کامل کردن (انوری) ۵) سایۂ کز مدد بہ سوادش داد است بہ دست کمال قضا دیدۂ دین را تکمیل ۔ **(اردو)** کامل کرنا ۔

تکند بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اول بروزن کمند آشیانۂ مرغان را گویند صاحب برہان می فرماید کہ بکسر اول ہم گفتہ اند و جائی مرغ خانگی را نیز گویند۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری بر معنی آشیانۂ مرغان قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ بیای تازی نیز گذشت و اغلب کہ بیای تازی تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما این را ہم اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بہ موحدۂ اوّل گذشت صراحتش ہمدر انجا کردہ ایم **(اردو)** دیکھو تبکند ۔

تکو بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری بروزن عدو (۱) نان تنک روغنی را گویند و (۲) موی درہم پیچیدہ و مجعد را ہم (اثیرالدین اخسیکتی ؎) در تکوی تست جان من ہمیشہ ۔ چون غریبی کو بظلمت خو گرفت ۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہ دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم **(اردو)** (۱) روغنی روٹی۔ مؤنث (۲) پیچیدہ بال ۔ مذکر ۔

(الف) **تک وتا** / (ب) **تک وتاز** اصطلاح۔ بقول بحر ہر دو مرادف تک تاز کہ گذشت صاحب ناصری باتکاپوی ذکر این کردہ مرادفش گوید **مؤلف** عرض کند کہ الف مخفف ب باشد و ہر دو مرادف تکاپوی و تک تاز کہ بجایش گذشت مخفف ب **(اردو)** دیکھو تکاپوے ۔

تکوک بقول برہان و جامع بفتح اول و واو مجہول بروزن ملوک (۱) صراحی باشد کہ آن را از طلا و نقرہ یا از گل بصورت جانوران خصوصاً بصورت شیر سازند و بدان شراب خورند صاحب برہان

گوید که بدین معنی بجای حرف ثانی لام هم بنظر آمده و بضم اوّل (۲) شغرقهٔ بزرگ را گویند و (۳) نشانهٔ
تیر و هدف را هم گفته اند (استاد رودکی ره) می گسارانند تکوک شاهوار * خود بشادی روزگار
نوبهار * صاحب جهانگیری معنی سوم را ترک کرده صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل کرده گوید که و لیکن
بدین معنی بلوک بضم با و لام آمده و بیای تازی و کاف هم و بیای فارسی بمعنی شغرقه ذالیخ و از معانی
دوم و سوم کناره کشیده. صاحب ناصری بحوالهٔ قول رشیدی و برهان بذکر معنی اوّل می فرماید که
اصح آنست که در بای فارسی نگاشته شد. می فرماید که سروری و دیگران درین لغت اختلاف بسیار
و خبطهای بیشمار کرده اند والله اعلم. خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل می فرماید که آنچه بعضی بتای تازی
و کاف آورده اند هردو تصحیف است. می فرماید که بمعنی شغرقه نیز نوشته اند لیکن بدین معنی به با و
لام گذشت **مؤلف** عرض کند که ما باعتبار جامع که محقق زبان خود است این را بهر سه معنی
صحیح دانیم که اسم جامد فارسی زبان است تا با تا بدل شود و بای عربی به فارسی چنانکه تکوب
و تیکوت و تب و تپ و کاف با لام هم بدل شود چنانکه الکاک و الماک جا داده که لغات
گذشته مبدل این باشد یا این مبدل آن ما را در صحت این لغت کلامی نیست **(اردو)**
(۱) صراحی جسکو مٹی یا سونے یا چاندی سے بشکل جانور بناتے ہیں خصوصاً شیر کی شکل میں
جس سے جام شراب کا کام لیتے ہیں۔ مؤنث (۲) بڑی گھڑی۔ مؤنث (۳) نشانہ۔ مذکر۔

تکول | بقول ملحقات برهان بمعنی اوّل تکوک
که گذشت **مؤلف** عرض کند که مبدلش که کاف
بدل شده به لام که ذکرش همدرانجا کرده ایم
(اردو) دیکھو تکوک کے پہلے معنے۔

تکوی | بقول برهان و جهانگیری و جامع مرادف
تکوکه بجالیش گذشت **مؤلف** عرض کند که

سند این همه را انجا مذکور شد و این مزید علیه	آنست (اردو) دیکھو تکو -

تکّه بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و سروری بفتح اوّل و تشدید کاف بر وزن عکّه (۱) بزی را گویند که سرکرده و پیشرو گلّهٔ گوسفندان باشد و بز نر را نیز گفته اند (چنانکه بر باژن گذشت) و (۲) یک جلد دفتر را هم می گویند و (۳) سرگین گاو و میش که آن را بدست پهن کرده بجهت سوختن خشک نموده باشند و بضمّ اوّل (۴) نوعی از تیر است که بجای پیکان گرهی دارد (همان تکمار که گذشت) و (۵) پشته و بلندی و بکسر اوّل (۶) لقمه و (۷) پارهٔ هر چیز چنانکه گویند فلان چیز را تکّه تکّه کرد یعنی پاره پاره ساخت (همین معنی ششم بر تک هم گذشت) صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و ششم و هفتم گوید که (۷) طائفه بزرگی از ترا کمه صاحب فدائی بر معنی پنجم و ششم قانع - صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار می فرماید که بمعنی (۸) نر آهو و (۹) نر خرگوش هم - صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور بذکر معنی اوّل کرده گوید که بز کوهی است و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش و هم او گوید که معاصرین عجم (۱۰) بمعنی ازاربند بالکسر استعمال کنند و صاحب سوار السّبیل بدین معنی معرب گوید - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بحوالهٔ قوسی می فرماید که بفتح و تشدید کاف است و بذکر دیگر معانی تا معنی هفتم صراحت مزید کند که قوسی تکّانک در لغات عرب بمعنی تکّه فروش آورده و این دلالت دارد که تکّه عربی باشد **مؤلّف** عرض کند که لغات عرب ازین ساکت و صاحب لغات ترکی این را بمعنی اوّل لغت ترکی گفته پس بخیال ما فارسیان همین لغت ترکی را بمعنی اوّل استعمال کرده اند و معاصرین عجم مجازاً بمعنی هشتم و نهم هم و بمعنی هفتم اسم جامد فارسی زبان است و معانی دوم و ششم مجاز آن و بدیگر معانی هم چاره نیست جز این

کہ باعتبار محققین اہل زبان اسم جامد فارسی دانیم (اردو) (۱) بغل بکرا۔ چھیلا۔ مذکر (۲) دفتر کا ایک حصہ۔ مذکر (۳) اُپلا۔ دیکھو پاچک کے پہلے معنے (۴) دیکھو تکار (۵) پشتہ بلند۔ ٹیلا۔ مذکر (۶) لقمہ۔ مذکر۔ دیکھو تک (۷) ہر چیز کا ٹکڑا۔ مذکر (۸) نر ہرن دیکھو آہو (۹) خرگوش کا نر۔ مذکر (۱۰) ازاربند۔ مذکر۔

تکہ و جنازہ مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و دیگر محققین امثال ہم این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ ما از حقیقت معنی و محل استعمال این بیخبریم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تکیز بقول برہان و جامع بر وزن تمیز تخم و استخوان انگور را گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ در کتب معتبرہ دیدہ نشد و تکز بدون تحتانی و تکس گذشت پس تکیز و تکین کہ می آید ہر دو تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ہرگاہ صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست ذکر ہر دو کردہ پس چرا نگوئیم کہ این اصل است و اسم جامد فارسی زبان و تکز کہ گذشت مخفف این و جائز کہ این را مزید علیہ آن ہم دانیم تصحیف قرار دادن درست نباشد کہ محقق صاحب زبان تصدیق آن می کند (اردو) دیکھو تکز۔

تکین بقول برہان و جامع بر وزن زمین (۱) نام پادشاہی و (۲) بمعنی زیرین و (۳) تخم و استخوان انگور ہم۔ صاحب سروری بر معنی اول قانع (انوری ع) آنکہ قدر بدر ادای خدمتش افگندہ موی کشان دودۂ ینال و تکین را **مؤلف** عرض کند کہ تک بمعنی تہ آمدہ و از ہمین است معنی دوم از قبیل زیر و زیرین یعنی منسوب بہ تہ و بمعنی سوم مبدل تکیز چنانکہ پائیز و پائین (اردو) (۱) تکین

(۲) نیچے کا (۳) دیکھو تکیز اور تکزا اور تکشر ۔	ایک پادشاہ کا نام جس کی صراحت نہیں ہوئی ہے

تکیہ بقول بہار (۱) بالش و چیزی کہ بر آن تکیہ زنند و رہنما تکیہ بالش بگویند و در فارسی بالش و ناز بالش و بالین و ناز بالین و (۲) بمعنی پشتی می فرماید کہ این فارسی است ماخوذ از تکاۃ بوزن کلاۃ کہ در عربی بدین معنی آمدہ و بمجاز است پشت و پناہ و (۳) مکان بودن فقرا چنانکہ تکیہ صائب کہ جای پاکیزہ ایست در صفاہان و مزار صائب در آن واقع شدہ و (۴) بمعنی اعتماد نیز (محسن تاثیر ؎) در تکیہ فرزنت ما قیل و قال نیست ٭ آنجا کہ نیست بالش ما خون کی پر دکو (ولہ ؎) یاد حق منزل آرام وفا کیشان است ٭ تکیہ بر لطف خدا تکیہ درویشان است ٭ می فرماید کہ با لفظ آوردن و دادن و داشتن و زدن ... استعمال ۔ صاحب جواہر الحروف بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ عاشور خانہ را گویند ۔ صاحب سواء السبیل تکیہ با تشدید تحتانی معرب تکیہ از تکیہ ترکی بمعنی سوم ۔ صاحب لغات ترکی ازین ساکت و صاحب کنز محقق با شین ترکی است لغت فارسی گفتہ مؤلف عرض کند کہ لغت فارسی دانیم و استعمال این با مصادر فارسی تشبیہ فارسی و ملحقات می آید (اردو) (۱) تکیہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ تکیہ بالش کے پہلے معنے (۲) پشتی گاہ ۔ پناہ کی جگہ ۔ مؤنث (۳) تکیہ بقول آصفیہ ۔ فقیر کے رہنے کی جگہ (۴) تکیہ بقول آصفیہ ۔ بھروسا ۔

و معنی دیگر ندارد (اردو) تکیہ لانا ۔	**تکیہ آوردن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بالش آوردن است
تکیہ باشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر تکیہ بودن کردہ از معنی ساکت و سندی	

برای آن آورده از ان ہمین مصدر مرکب پیدا ست که بمعنی اعتماد بودن است (علی سرہندی سہ) اہل ہمت را نباشد تکیه بر بازوی کس ٭ خیمهٔ افلاک بی چوب و طناب استاده است ٭ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است (اردو) بھروسہ ہونا تکیہ ہونا بھی کہہ سکتے ہین اسلئے کہ تکیہ بمعنی بھروسہ اردو مین مستعمل ہے دیکھو تکیہ کے چوتھے معنے ۔

تکیه بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف مثل ۔ صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان بحرمت نشست گاه بزرگان این مثل زنند بطریق موعظت درس ادب مقصود آنست که بر جای بزرگان نباید نشست (اردو) دکن مین کہتے ہین ”بزرگون کے تکیہ سے ٹیکا نکرو“

تکیه بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تکیه باشیدن است که گذشت سند آصفی بکارش می خورد و ہمدر انجا نقلش کرده ایم ۔ معاصرین عجم این را ہم بر زبان دارند چنانکه گویند ”ما را بر قول او تکیه بود که این را کردیم“ یعنی بر قولش اعتماد بود (اردو) دیکھو تکیه باشیدن

تکیه جای اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) مسند و (۲) بالمجاز پشت و پناه (عرفی سلہ) خستگان را ثمرهٔ صحت ٭ تکیه و تکیه جا فرستادی ٭ صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کرده **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت جای تکیه باشد بمعنی مسند که تکیه بر مسند می نہند و معنی دوم مجاز آنست (اردو) (۱) مسند ۔ مؤنث (۲) پشت و پناه ۔ مؤنث ۔

تکیه خوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول آصفی بالش خوردن صاحبان بحر و بہار و مصطلحات ہم ذکر این کرده اند (ظہوری سہ) در طبع ان گرانی سبکی ٭ تکیه گاه خورده کوه وقار ٭ طالب

کلیم سے) زبسکہ شیشہ رطوبت پذیر شد زہوا ؎ اگر زیادہ خورد تکیہ افتد از اندامم ؎ مؤلف عرض کند کہ مقصود از استعمال بالش کردن است (اردو) تکیہ لینا۔ تکیہ کو کام مین لانا۔

تکیہ دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی پناہ دادن است (علی سبزواری سے) نمودہ می شفق چہرۂ فرنگ ترا ؎ بہ ناز بالش گل تکیہ داد رنگ ترا ؎ (ظہوری سے) ؎ شد تو عذر خدنگ جفای خویش مخواہ ؎ دل ضعیف اگر تکیہ بہ پیکان داد ؎ - (اردو) پناہ دینا۔ مدد دینا۔

تکیہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اتکا داشتن بر کسی۔ از اسناد پیش کردہ استعمال مصدر دارین پیداست کہ بجای خودش می آید (جناب اصفہانی سے) تکیہ بر خورشید دارد طاق ابروئیت مگر ؎ ہست طاق بارگاہ خسرو گردون جناب ؎ (سعدی سے) کہ خلقی بر او تکیہ دارند و پشت ؎ نبایست خلقی بیکبار کشت ؎ (اردو) بھروسا رکھنا۔ اتکا کرنا۔ ٹیکا کرنا۔

تکیہ زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اتکا کردن است (جبلی غرجستانی سے) گہ جعد سوسن پوش او تکیہ زدہ بر دوش او ؎ گہ سر نہد بر گوش او زلفین عنبرسای او ؎ (نظامی سے) مزن تکیہ بر مسند و تخت خویش ؎ کہ بہ تخت را تختہ ہست پیش ؎ مخفی مباد کہ از سند نظامی استعمال مصدر زدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) اتکا کرنا۔ بھروسہ کرنا۔

تکیہ ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف تکیہ زدن و تکیہ کردن است (نظامی سے) طرح بغرقاب درانداختم ؎ تکیہ بر آمرزش حق ساختم ؎ (اردو) تکیہ کرنا۔ بھروسہ کرنا۔

تکیه فرستادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمدد کردن و پناه دادن است (عرفی شیرازی ؎) خستگان را بمژده صحت ٭ تکیه و تکیه جا فرستادی ٭ (**اردو**) مدد دینا ۔ پناه دینا ۔

تکیه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی اتکا کردن (باقر کاشی ؎) در آید چون خیال خیل مژگان تو در خاطر ٭ کنم گر تکیه بر شمشیر و گه بر خنجر آسایم ٭ (سلمان ساوجی ؎) دم خوش مید هد هر دم صبا ما را ٭ ولیکن تکیه بر باد صبا کردن توان نتوان ٭ (سعدی ؎) مکن تکیه بر دستگاهی که هست ٭ که باشد که نعمت نماند بدست ٭ مخفی مباد که از سند اول و سوم استعمال مصدر بحرف بر کنندان پیداست که بجالش می آید (**اردو**) تکیه کرنا ۔ بهروسا کرنا ۔

تکیه گاه اصطلاح ۔ بقول بهار مرادف همان تکیه جای صاحب بحر هم آورده **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (عرفی ؎) صباح عید که در تکیه گاه ناز و نعیم ٭ گدا کلاه بسر کج نهد و شه دیهیم ٭ (ملا سفید بلخی ؎) تکیه گاهم هم ملال است چو چشم ٭ بالش مخمل شکر خواب است ٭ (ملا المغزا ؎) بموی کمر ابروان همنشین ٭ بسر ناز را تکیه گاه از سرین ٭ (حیاتی گیلانی ؎) ای کوته از صفات تو فکر بلند ما ٭ داغ تو تکیه گاه داغ رو سمند ما ٭ (**اردو**) دیکهو تکیه جا ۔

تکیه گاه داشتن استعمال ۔ بمعنی پناه گاه داشتن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است ۔ ظهوری استعمال (تکیه گاه واریدن) کرده عیبی ندارد که واریدن و داشتن هر دو یکی است (؎) کاهش ازین بیشتر کسی نشنیده است ٭ پیکرم از سایه تکیه گاه ندارد ٭ (**اردو**) پناه گاه رکهنا ۔ سهارا رکهنا ۔

تکیه گاه ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی پناه گاه کردن است (کمال اصفهانی ص)
سر نیزه سازد ز دل تکیه گاه ٭ لب تیغ گرده زجان
بوسه گاه ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر
سازیدن پیداست که بجایش می آید (اردو)
پناه گاه بنانا۔ بھروسہ کا مقام قرار دینا۔

تکیه گاه کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که مرادف تکیه گاه ساختن است از سندش استعمال
مصدر گندن پیداست عیبی ندارد که بجایش
می آید (صائب ص) نقش مراد طرح به اقبال
می دهند ٭ جمعی که تکیه گاه خود از بوریا کنند ٭
(اردو) پناه گاه بنانا۔ (دیکھو تکیه گاه ساختن)

تکیه گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی پناه گرفتن است (شفائی اصفهانی
ص) چون روز هجر روزی من شد سحر نشد ٭
پشت ام خمش که تکیه بر روز هجر گرفته ٭
(اردو) پناه حاصل کرنا۔ پناه لینا۔

تکیه گه شدن استعمال۔ بمعنی پناه گاه قرار
یافتن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است (ظهوری ص) انتظاری که شود
تکیه گه وعده کجاست ٭ اینچنین خون دلم
از وعده بی مدت شد ٭ مخفی مباد که از سند بالا
استعمال مصدر شودن پیداست که بجایش می آید
(اردو) پناه گاه قرار پانا۔

فوقانی با کاف فارسی

تگ بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی بمعنی (۱) ته و
پائین همچون ته حوض و ته چاه و امثال آن و (۲) بمعنی تک و دو هم و (۳) بوم و زمین
و (۴) فریاد و بانگ بلند و جار و (۵) بلغت ژند و پاژند خرمه های رسیده (امیر خسرو

سله) در رنگ آبش ز صفا ریش خورده به کور تواند بدل شب شمرده (مولانا جامی سله) نگاه به
اگرچه تیز تنک بوده به بوقت کامرانی سست رگ بوده (بدر چاچرمی سله) مه در نسیج تنگ سب
بتر از سیابی کله به تنک زرد فوطه ته بته هنگام سوداریخته به خان آرزو در سراج بذکر معانی با
گوید که آنچه برہان و سروری معنی دوم را بکاف تازی نوشته اند خطاست و (۹) بمعنی قماش هم به
بمعنی اول قانع و گوید که در اصل بمعنی پاپانست و لهذا بمعنی قدم قعر دریا و مانند آن نیز آمده مؤلف
عرض کند که بهمهٔ معانی بالا اسم جامد فارسی زبان است و آنچه در بعض معانی بکاف عربی گذشته
مبدل این همچون گند و کند و برای معنی ششم بیان کردهٔ خان آرزو شتاق سند استعمال می باشد
(اردو) (۱) ته ۔ مؤنث (۲) دوڑ دهوپ ۔ مؤنث (۳) زمین ۔ مؤنث (۴) فریاد ۔ مؤنث
(۵) پکا ہوا عرما ۔ مذکر (۶) کپڑا ۔ مذکر ۔

تگاب بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن شراب (۱) پیاله باشد از نقره وغیره که
ته آن لوله نصب کرده باشند و با آن شراب و گلاب و امثال آن در شیشه کنند و آن را در
قیف گویند و (۲) زمین نشیب پر سبزه و علف که آب باران بران بدود و جابجا بماند و (۳)
نام روستائیست از ولایت گنجه و (۴) جنگ و خصومت را نیز گفته اند و (۵) نام پرده ایست
از موسیقی (امیر خسرو سله) تگابی بد برآب سبزه درد هی به بلند یهاش پیراهن بپایی به (ابوا
رونی سله) نه مرا بتگاب او پایاب به نه مرا بکشاد او جوشن به خان آرزو در سراج بذکر معنی ا
گوید که ظاهر اینمعنی مرکب است از تگ بمعنی بن و آب و ذکر دیگر معانی هم کرده گوید که
مبدل این است که می آید مؤلف عرض کند که همین صراحت ماخذ درست می نماید و دیگر

اسم جامد فارسی زبان دانیم و برای آن مرکب ندانیم (اردو) (۱) قیف۔ اسم مذکر۔ دیکھو بتو (۲) نشیبی زمین۔ مؤنث (۳) ایک دیہ کا نام ولایت گنجہ سے تکاب ہے۔ مذکر (۴) جھگڑا لڑائی خصومت۔ مؤنث۔ (۵) موسیقی کے ایک راگ کو فارسیون نے تکاب کہا ہے۔ مذکر۔

تکاپو اصطلاح۔ بقول آصفی و بہار و اننداسعنی دویدن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوادوش است نہ دویدن و الف اتصال درمیان تک و پو است مرکبات این در ملحقات می آید و آنچہ بکاف عربی گذشت اصل است و این مبدلش ہمچون کند و گند (ظہوری س) در آخر رہ ظہوری افتادہ با وین طرفہ کہ اول تکاپوست ہ (اردو) دیکھو تکاپوے۔

تکاپو زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوادوش کردن است (نظامی س) شنیدم کہ رستم سوار دلیر ہ بہ تنہا تکاپو زدی ہمچو شیر ہ (اردو) دوڑ دھوپ کرنا تک و دو کرنا۔

تکاپو کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکاپو زدن است (فیضی س) با ہمہ عشق تکاپو کردن ہ پیوستہ بخورشید ازل

ردکردن ہ (اردو) دیکھو تکاپو زدن۔

تکاپوی بقول رشیدی تاختن و دویدن مرادف تک و تاز **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو در سراج ہرچہ گفتہ ما بر تکاپوی نقلش کردہ ایم کہ بکاف تازی گذشت و صراحت ماخذ ہم ہمدر انجا و تحتانی آخرہ زائد است (اردو) دیکھو تکاپوے و تکاپو۔

تکامشی اصطلاح۔ بقول انند و غیاث بفتح اول و کاف فارسی و فتح میم و کسر شین معجمہ کلمۂ مرکب است از تک و مشی و الف

برای اتصال است چنانکه در تگاپو و وادو و پس معنی تگاشی تگاپو بسیار دویدن باشد و چون لفظ تگ بمعنی عقب و پس نیز می آید درین صورت الف برای اشباع شود و معنی آن تعاقب باشد یعنی در پی کسی دویدن مؤلف عرض کند که تگ بمعنی پس و عقب اصلا نیامده و البته تک بکاف تازی بمعنی قریب و پیش گذشت پس این را به کاف تازی بمعنی تعاقب گرفتن بسن وجهی می توان نه به کاف فارسی و دیگری از محققین زباندان و اهل زبان غیر از این دو محقق سند نداده و ذکر این نکرده است (اردو) دیکھو تگاپو۔

تگاندن بقول بهار دواندن بمعنی افشاندن (ملا طغرا ؎) جوا بر بهار تگاند لباس را صدا پیچد از رعد در صفت طاس ٭ صاحب نوادر که همان بهار است صراحت مزید کرده که افشاندن جامه و امثال آن تا از گرد و غبار پاک شود مؤلف عرض کند که تگانیدن بجای خود بجالش گذشت و صراحت ماخذش هم همدرانجا مذکور کم غوری این هر دو محققین است که این را بکاف فارسی تمام کرده اند و تگ که بکاف فارسی گذشت هیچ تعلق از ماخذ این ندارد (اردو) دیکھو تگانیدن۔

تگاو بقول برهان و جهانگیری و جامع مرادف تگاب که گذشت مؤلف عرض کند که مرادف و مبدل اوست چنانکه آب و آو (حکیم سنائی ؎) داشت زالی به روستای تگاو ٭ هستی نام دختری مه کاو ٭ (منوچهری ؎) وقت سحر گه چکاوخوش بزند در تگاو ٭ ساعتکی گنج گاو کاعتکی گنج باو ٭ (حکیم سوزنی ؎) چو آید باوی سبو و دوره خم ٭ جوشد کاسه سبو بادوی تگاو کدو ٭ (اردو) دیکھو تگاب۔

تگاور بقول بهار دواند معنی ترکیبی آن منسوب

بہ تنگ است از عالم دلاور وتناور ولہذا اطلاق آن بر مرکب آمدہ وبعضی گویند اسپ راہوار خصوصاً چہ گویا صاحب تنگ است کہ قدم باشد وقدم عبارت از رہوار سیت بہ یای مصدر وغیر راہوار عموماً **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر تکاور بیان کردہ ایم کہ بہ کاف تازی گذشت **(اردو)** دیکھو تکاور

(کاف عربی کے ساتھہ)

تگاور ابلق اصطلاح ۔ بقول مؤید ہمان تکاور ابلق کہ بکاف تازی بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این ہمدر تکاور بیان کردہ ایم **(اردو)** دیکھو تکاور ابلق ۔

تگ بن اصطلاح ۔ بقول لطائف بمعنی حوض کوچک باشد **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین ازین اصطلاح ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال این گیر آید توانیم بالفتح وضم مشددہ خوانیم کہ تگ بمعنی زمین وبن بمعنی بنیاد وسوراخ گذشت اندرین صورت این کنایہ باشد از حوض کوچک **(اردو)** چھوٹا حوض ۔ مذکر ۔

تگ بند اصطلاح ۔ بقول وارستہ ہمان تک بند کہ بکاف تازی بجایش مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقتش ہمدر انجا عرض کردہ ایم **(اردو)** دیکھو تک بند ۔

تگتاز بقول برہان وجامع وجہانگیری بفتح اول وتای قرشت بروزن پرواز تاختن ودویدن وجستجو کردن **مؤلف** عرض کند کہ مبدل ہمان کہ بکاف عربی گذشت چنانکہ کند وگند ۔ صراحت ماخذ این ہمدر انجا کردہ ایم ۔ **(اردو)** دیکھو تکتاز ۔

تگ دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دواندن است (نظامی ص) ز دنبر زمین تخت عماریم را ۞ تگ بہ صبا داد سواریم را ۞

بخیال ما این بہ کاف عربی است (اردو) دوڑانا۔

تگدی بقول بہار و انند گدیہ کردن (حکیم شفائی ؎) بیچار تگدی چو مشترق کردن بنہاده است شب و روز پای دکانش ؛ **مؤلف** عرض کند کہ وارستہ تبدیل (پاے دکانی) ہم این ہم کرده گوید کہ اکثر الفاظ فارسی است کہ فارسی زبانان عربی دانی تصرفی دران کرده بطور عربی ساختہ اند وبعض الفاظ عربی را بطور فارسی تراشیده و نیز این ہم یکی ازان است (الخ) ما می گوئیم کہ این معرب است (اردو) فقیری۔ مؤنث۔

تگرگ بقول برہان وجامع بفتح اوّل وثانی وسکون رای قرشت وکاف فارسی (۱) معروف است کہ ژالہ ویخچہ باشد وبفتح رای قرشت بر وزن لغزک (۲) پایہ وپلی ودیوار را گویند۔ صاحبان سروری وناصری بمعنی اوّل قانع (شاعر ؎) ژالہ از نرگس فرو بارید وگل را آب داد ؛ وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد ؛ صاحب غیاثی گوید کہ دانہ ہائی کہ یخ بستہ از آسمان می بارد صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ہم ذکر معنی اوّل کرده وصاحب محیط می فرماید کہ بعربی جلید وبہ ترکی دولی وبہندی اولا وگار نامند وسرد مزاج وجملہ افعال مانند برف است وازان کثیف تر وبقول گیلانی طبع جلید سرد تر وگاہی ازان گرمی وخشکی ظاہر می شود بالعرض وبرای پیران بد است وآب آن نافع ورد دندان حادث از حرارت ونیز آب آن نافع زلو چسپیده در حلق وگفتہ اند کہ چون تگرگ را بسیار چیز گرپاس پہن نمایند وبر گردن صاحب سلعہ گلو کہ در بنگالہ می شود بندند باعث تحلیل است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد بہر دو معنی (اردو) (۱) اولا۔ بقول

آصفیہ ـ ہندی ـ اسم مذکر ـ تھالہ ـ تگرگ ـ تھر ـ بجوری (۲) نیو ـ مذکر ـ دکن میں پایہ کہتے ہیں ـ

تگ زدن استعمال ـ صاحب آنند ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تگاپو کردن است (اثر شیرازی ے) ہزار سال بہ گرد حریم او نرسد ۔ چو پای آہوا گر تگ زند چو نافہ عبیر ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر ز تگ زدن پیداست کہ بجابش می آید (اردو) دوڑنا ـ تگ و دو کرنا ـ بھاگنا ـ

تگز بقول سروری بفتح تا و کاف فارسی ـ دانۂ انگور ـ می فرماید کہ شمس فخری بضم کاف آوردہ و گفتہ کہ قافیہ ندارد ـ و در شرح سامی بفتح تا و کسرۂ کاف تصحیح کردہ (ابو العباس ے) تگز نیست گوئی در انگور او ـ ہمہ شیرہ دیدیم یکسر ز نرش ؎ بصراحت مزید کند کہ تکس ہم گویند ـ صاحب مؤید ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ بہ کاف تازی گذشت اصل است بقول معاصرین عجم و این مبدل آن چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو تکز ـ

تگزدانہ اصطلاح ـ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتحتین ـ غلاف دانہ **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ معنی تگز غلاف قیاس است و بدون سند استعمال معتبر ندانیم (اردو) تخم کا غلاف یعنے میوے وغیرہ کا وہ مقام جہان تخم رہتا ہے ـ صاحب آنند بحوالۂ کشف اللغات بذیل تگز ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدل تگز است و بس چنانکہ باژگونہ و باشگونہ و معنی آخر ہیچ کہ لغات ترکی از این ساکت (اردو) دیکھو تگز ـ

تگش بقول مؤید بفتحتین و کاف فارسی دانۂ انگور و بکسر تین اسمی از اسامی ترکان ـ

تگل بقول برہان بفتح اوّل بر وزن حمل (۱) قوچ جنگی باشد و (۲) بکسر اوّل پارچہ و رقعہ کہ بر جامہ پینہ کنند (خاقانی ے) با من پلنگ ساز ؎

. و باه طبعکست ۵؎ این خوک کرده تک تگلِ ومنه
و مہرک ۶؎ صاحبان جہانگیری وجامع بذکر معنی اوّل
. دوم ۵؎ فرمایند کہ (۳) با اوال مفتوح وثانی مکسور
ہ خاستہ کہ خطش تمام دو یدہ نبود صاحب جہانگیری
بعنی دوم بکسر اوّل وفتح ثانی آورده (مولوی
معنوی ۵ع) چہ پیمان شدہ ام زانکہ سوزن
بجرت ۶؎ ہمی زند بقبای دلم ہزار تگل ۷؎ (شمس
فخری ۵ع) بدوالی چہ راست جفت خسوف ۷؎ زانکہ
تمام بود کور وتگل ۸؎ خان آرزو در سراج ذکر
ہر سہ معنی بالا کردہ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت
بکاف تازی ہم بہمین معانی گذشت حیف از محققین
کہ ہمین سند دوم وسوم ہمہ را اینجا بکاف تازی
نقل کردند و در اینجا بہ کاف فارسی بخیال ما وتصدیق
معاصرین عجم این اصل است وآن مبدل این چنانکہ
گند وکند . اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو)
دیکھو تگل کے پہلے اور تیسرے اور چوتھے معنے .

تگمار بقول رشیدی ہمان تگمار کہ بہ کاف تازی
گذشت . خان آرزو در سراج گوید کہ بضم اوّل
وسکون دوم وزای مہملہ ہمان تگہ وتگمر بحذف
الف مخفف آن وتگار بہ خابدین معنی آمدہ وآن
مبدل است وظاہر امرکب است از تگمہ وکلمۂ
ار کہ برای نسبت آید پس بکاف تازی بود .
مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی ہمہ را اینجا
کردہ ایم (اردو) دیکھو تگمار .

تگمر بقول برہان وجہانگیری وجامع ہمان
تکمر کہ بکاف تازی گذشت مؤلف عرض کند
کہ این مبدل آنست چنانکہ کند وگند (اردو)
دیکھو تکمر .

تگ وپو اصطلاح . مرادف ہمان تکاپوی
کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ ما این را بکاف
تازی صحیح دانیم ودر سند ظہوری تصحیف کتابت
می شماریم (ظہوری ۵ع) ہم خود میان بجستن
خود چست کردہ ۹؎ سالک بمقصد از تگ وپوی
تو میرسد ۹؎ (اردو) دیکھو تکاپوے .

تگ وتاب اصطلاح - بقول بہار
کنایہ از آرام وقرار (نظامی ؎) شکسته
ریخته بر گذر خواب راه فراموش کرده تگ
وتاب راه می فرماید که اگرچه مشهور (تب وتاب)
بہردو موحّده است بمعنی بی طاقتی واضطراب
لیکن درینجا صحیح نمی شود گو که در نسخه اخوند [illegible]
نباشد چراکه شعر خواجه خود سند است - صاحب
انند نقل نگارش چنانکه عادت اوست - مؤلف
عرض کند که کتابت این بکاف فارسی تصحیف
است وصحیح بکاف تازی ومعنی این آرام
هرگز نباشد که هیچ یک لفظ ازین مرکب تائیدش
نمی کند بلکه برعکس آن بمعنی تک وتاز است
ونظامی گوید که از برای خواب بر ره گذر خشک
ریخته شد یعنی بالش صحرائی برای خواب خشک است
که دائما مسافرین می ریزند تا بالای زمین [illegible]
پیدا شود مقصود شعر همین است که خواب کرد
وتگ وتاز را فراموش کرد فتامل (اردو)
دیکھو تگ وتاز -

تگ وتاز اصطلاح - بقول ملحقات برہان
دویدن وتاختن وجستجو کردن - صاحب بحر این
را بکاف تازی آورده [illegible] بالملحقات
برہان (محمد رفیع قزوینی ؎) [illegible]
عمل [illegible] وتگ وتاز [illegible] این سگ
دیوانگی چند [illegible] خان آرزو در سراج
فرماید که [illegible] فارسی وتاز
بمعنی دوانیدن اسپ است وتحقیق آنست
که بمعنی رفتن بتعجیل وشتاب [illegible]
مجازا بمعنی جستجو می - مؤلف عرض کند که بخیال
ما بکاف عربی صحیح است که بجایش گذشت و
این مستعمل آن چنانکه گند وگند وبحث این
بلفظ تک گذشت وتک وتاز [illegible] بمعنی
دوادوش است [illegible] (اردو) دیکھو تک وتاز

تگمین بقول ملحقات برہان (۱) آتش را گویند و (۲) نام پہلوانی - صاحب مؤید بجزو اول قرار [illegible]

فحر قواس ذکر این کرده گوید که نام پادشاهی و پهلوانی هم کذا فی الشرفنامه **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم این را اسم جامد زنند و یا زند گویند و نسبت علم گویند که فارسیان تیمناً بدین نام موسوم کروند (**اردو**) (۱) دیکھو آتش (۲) ایک پہلوان اور بادشاہ کا نام ۔ مذکر ۔

فوقانی بالام

تل بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) کوه پست و پشته بلند را گویند و (۲) هر چیزی که بر روی هم ریخته خرمن کرده باشند و (۳) کنایه از پستان امرد و معشوق گویند عربی است صاحب ناصری بذکر معنی اول می فرماید که مقابل هامون که زمین صاف است (انوری ؎) پیش پیکان گل و خنجر بید از پی آنک ﴿ تا نسازند کمین و نسگالند جدل ﴿ بر محیط فلک از هاله سپر سازد ماه ﴿ بر بسیط کره از خوید زره پوشد تل ﴿ (از ناصری ؎) آمد شب ای جمال جهان اندر رام آور جبل ﴿ تا بر نشینیم بکنیزمان بنوردم این هامون و تل ﴿ و می فرماید که تلال و اطلال بهای حطی جمع آن و معرب صاحب فرهنگ فدائی می فرماید که پشته و بلندی که از خاک و سخت باشد مگر هنوز سنگ نشده بهار این را بمعنی اول به تشدید لام گفته (میرزا طاهر وحید ؎) جای بلند بهر تماشائیان خوش است ﴿ بر تل سبز چرخ برای فرس چرا ﴿ خان آرزو در سراج بحواله برهان ذکر معنی اول و دوم کرده و بحواله قوسی بفتحتین زمین بلند گفته می فرماید که اغلب که معنی دوم مجاز باشد و هم در چراغ هدایت می نویسد که بفتح و تخفیف لام شهرت دارد و به تشدید نیز **مؤلف** عرض کند که صاحب منتخب این را بالفتح و تشدید لام بمعنی پشته ریگ و توده خاک لغت عرب گفته می فرماید که تلال بالکسر جمع آن است پس بخیال ما فارسیان استعمال این هم به تشدید و هم به تخفیف کرده اند و بمعنی دوم و سوم مجاز است

و آن را تفریس دانیم که پسر امرد بلند سرین هم تلی را مانند (اردو) (۱) پشتۂ بلند۔ ٹیلہ۔ مذکر (۲) ہر چیز جو تہ بہ تہ رکھی جائے اور زمین سے بلند ہو۔ مؤنث (۳) وہ لڑکا جس کو داڑھی مونچھ نہ نکلے ہوں۔ مذکر۔

تلا بقول اننذ بکسر اول معنی ذہب که در میان عربی دان بطای حطی نوشته اند از عالم تبیدن۔ صاحب غیاث ذکر این بحوالۂ سراج کرده **مؤلف** عرض کند که ما این را در سراج اللغات خان آرزو نیافتیم و از ینکه دیگر همه محققین زبان دان و اهل زبان این را ترک کرده اند و معاصرین هم بر زبان ندارند بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم از ینکه بادی این لغت بحوالۂ غلط محض غیاث است و صاحب آنند نقل بردارش صاحب سواء السبیل که محقق معربات است ذکر طلا کرده صاحب منتخب هم تلا یا طلا را باین معنی نوشت بعض محققین اردو مثلاً صاحب فرہنگ آصفیه طلا را معرب تلا گویند و مطلا را در سندش گیرند و الله اعلم بحقیقة الحال صاحب محیط طلا را بکسر اول فارسی گوید که بفارسی زر گویند و بترکی التون و بعربی ذہب و بہ ہندی سونا و کنچن نیز نامند و آن جسد معدنی است که آب در بحار و انہار می آورد پس متفرق آن با سیماب جمع کرده می گذارند و گاه در زمین بسبیل سائر معادن یافته می شود و افضل آن معتدل لطیف و گویند حار رطب است و نزد بقراط حار فقط و گویند مائل به گرمی و نزد اطبای ہند بارد و گویند مزاج آن معتدل مائل بگرمی و با رطوبت غریزی و گویند که گرم است و جالی و لطیف و از مخالطت قوی می گردد و بہترین آن آنست که آتش بدان نرسد و از مخالطت غش خالی بود و احکام آن در تفریح قلب کمتر از یاقوت و منافع بی شمار دارد (الخ) (اردو)

طلا۔ بقول آصفیہ معرّب۔ مذکّر۔ زر۔ رخ۔ سونا۔

تلاتوف بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری ورشیدی بفتح اوّل وثانی بالف کشیدہ وفوقانی بہ واو رسیدہ وبہ فای زدہ (۱) شور وغوغا را گویند و (۲) کسی را نیز گفتہ اند کہ خود را چرکین وپلید نگہدارد۔ واز کثافت ونجاست پرہیز نکند ومردم از و نفرت کنند (حکیم اسدی ؎) بہ چیح ختر انیم دیوانہ دیو ٭ زمین با تلاتوف گہ باغریو ٭ (شمس فخری ؎) نباشد فیلسوف آنکس کہ باشد ٭ بہ زشتی وناپاکی تلاتوف ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۳) بہم خوردگی وآشفتگی ہم۔ خان آرزو بذکر ہر دو معنی اوّل آنکہ نسبت معنی اوّل گوید کہ در کلام اسدی تلاتوف بمعنی زلزلہ ولرزہ است نہ شور وغوغا وچی توانند کہ زمینہا تلاتوف گہ باغریو۔ باشد ودرین صورت بمعنی چرکین ونجس خواہد بود نسبت سرگین اسپان وغیرہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل را باعتبار محققین صاحب زبان معتبر دانیم واز معنی سوم بیان کردہ صاحب ناصری جا دارد کہ شعر حکیم اسدی را متعلق کنیم باین حال این اسم جامد فارسی زبان می نماید ومعنی اوّل اصل است کہ تلاج وتوف ہر دو بمعنی اوّل می آید پس بترکیب ہر دو بحذف جیم استعمال این کردہ اند ودیگر معانی مجازش (اردو) (۱) شور وغوغا۔ مذکر۔ (۲) کثیف اور غلیظ شخص (۳) پریشانی۔ آشفتگی۔ مؤنث۔

تلاج بقول برہان وجہانگیری وسروری وناصری ورشیدی بفتح اوّل بروزن کلاج بانگ وشغلہ وشور وغوغا وغلغلہ باشد صاحب برہان می فرماید کہ باین معنی بکسر اوّل بروزن خراج ہم آمدہ (منصور شیرازی ؎) ز آہ زخمی وآوای کوس ونالۂ نای ٭ گوش چرخ رسید

طلعل و غریو و تلاج ۵ (شمس فخری ۵) بیت
ممکن در زمان عدل او ۵ گر کسی در ملک برخیزد
تلاج ۵ صاحب جامع گوید که تلاخ هم به همین
معنی می آید. خان آرزو در سراج هم این را
آورده مؤلف عرض کند که مخفف تلاخ می نماید
که به همین معنی می آید و اسم جامد فارسی قدیم و بقول بعض
معاصرین عجم لغت ترکی باشد. (اردو) دیکھو
تلاتوف کے پہلے معنے۔

تلاس بقول برہان و جامع و سروری بفتح اول بر وزن مماس نام شہریست در ترکستان
مؤلف عرض کند که برین تعریف مجمل ترکش تفوق داشت (اردو) تلاس۔ ترکستان
کے ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

تلاش بقول بہار (۱) امانت کردن و در فرہنگ قوسی (۲) با کسی معارضه و رقابت
بازی و (۳) مبالغه کردن و (۴) در آویختن (انتہی) و (۵) بمعنی خیال و اندیشه نمودن
تلاش چیزی آمدن از کسی. خان آرزو در سراج بحواله سروری می فرماید که (۶) بمعنی نام
نام شہری است در ترکستان و از دیگر معانی بالا ساکت صاحب انند این را لغت فارسی گفته با
بہار متفق و ذکر معنی ششم نکرد **مؤلف** عرض کند که تلاش بدین معنی در عربی نیامده فارسیان
استعمال این بمعنی جستجو و سعی و کوشش می کنند و بس که استعمالش در ملحقات می آید و با مصادر
فارسی هم مرکب می کنند و آنچه بعض متلاشی را بمعنی فاعلی گیرند تصرف شان است که بعض
فارسیان عربی دان این قسم تصرف در لغات فارسی کرده اند ... محققین متلاشی را
غلط دانند (ظہوری ۵) بار امید وصل چه سنگین ... که در تلاش رسید و تلاش
ما بجا (وله ۵) پی آبرو عالمی در تلاشند ۵ مگر آبرو خاک کوی و ما است ۵ آنچه خان آرزو

معنی ششم آوردہ متعلق بہ تلاس است کہ بہ سین مہملہ گذشت و صاحب سروری ہم کہ ماخذ اوست ذکرش بہ سین مہملہ کردہ عجبی نیست کہ تصحیف کتابت خان آرزو باشد و معنی اول تا پنجم ہم کہ بیان کردۂ بہار قابل نظر و ناقابل تسلیم و محتاج بسند استعمال و حق آنست کہ این لغت ترکی است بقول صاحب لغات ترکی بمعنی سعی و در فارسی بزبان مستعمل (اردو) تلاش۔ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مؤنث جستجو۔ سعی۔ کوشش۔ ڈھونڈ ڈھانڈ۔ کھوج تحقیقات سراغ

تلاش آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بعل آمدن جستجو است (صائب ۵) تلاش قرب فقر از ہر جگر برداری نمی آید ؎ کہ نقش پنجۂ شیر است نقش بوریای او ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیداست کہ بجایش گذشت (اردو) تلاش ہونا۔

تلاش افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن جست وجو است (جلالی ۵) جلالی شاگرد خط گرد خال عارضش سرزد ؎ تلاش افتاد باہم بر سر یک دانہ موران را ؎ (اردو) تلاش واقع ہونا۔ تلاش ہونا۔

تلاشان بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری بفتح بشین نقطہ دار بر وزن ہراسان نام مرغزاریست بزرگ در صفاہان۔ خان آرزو در سراج ذکراین کردہ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بوضوح نپیوست (اردو) اصفہان مین ایک بڑے سبزہ زار کا نام تلاشان ہے۔ مذکر۔

تلاش داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ متلاشی بودن است (سعید اشرف
ص) تلاش معنی باریک دارد ہر کہ استاد
است ۂ کہ اینجا صید لاغر بیشتر مطلوب صیاد
است ۂ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر
داریدن پیدا است نہ داشتن و داریدن بجای
خودش می آید (اردو) تلاش میں ہونا۔
متلاشی ہونا۔ تلاش میں رہنا۔

تلاش کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی جستجو کردن است (طالب آملی
ص) سحر کہ جوہر شمشیر نالہ فاش کنم ۂ چو جوہر
یک تنہ با عالمی تلاش کنم ۂ مخفی مباد کہ از سند
بالا استعمال تلاش کردن پیدا است کہ
بجای اش می آید (اردو) تلاش کرنا ڈھونڈنا۔

تلاشی بقول بہار (۱) تلاش کنندہ می
فرماید کہ بعضی مردم ہندوستان متلاشی بمعنی
تلاش کنندہ گویند غلط محض است و صحیح برین
معنی تلاشی است (نور العین واقف ص)
دل تلاشی است آن شکر لب را ۂ شکر للہ
سعیہ ابدا ۂ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
گوید کہ (۲) پاش پاش شدن است صاحب لوبیال
بحوالہ معاصرین عجم میفرماید کہ پریشان شدن **مؤلف** عرض
کند کہ معنی دوم ہم پیدا کردہ معاصرین عجم است یای نسبت
بر لفظ تلاش زیادہ کردہ اند برای معنی اول و معنی دوم
پارہ پارگی و پاش پاشی و پریشانی بیای مصدری۔
(اردو) (۱) تلاش کرنے والا۔ (۲) پریشانی مؤنث۔

تلاطم بقول بہار باہم زدن موج دریا۔ می فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض
کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم طای حطی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال
این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ص) کی مردمک
نگشتی چشم از خطر رہد ۂ گر قلزم سرشک مرا این تلاطم است ۂ (اردو) تلاطم بقول آصفیہ

عربی۔ اسم مذکر۔ موج۔ لہر۔ پانی کی تھپیڑین۔ ہلیا۔

تلاطم افگندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی شور افگندن است (ناظم ہروی ؎) چو برخاک افگند جودش تلاطم * برد بر گنج قارون حسرت انجم * (اردو) شور پیدا کرنا۔ تلاطم پیدا کرنا۔

تلاطم بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تلاطم برپا کردن است (ظہوری ؎) از ان قطرۂ آن تلاطم برد * کہ رشحش گریبان قلزم درد * (اردو) تلاطم برپا کرنا۔

تلاطم زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تلاطم کردن و قریب بمعنی تلاطم بردن است (ظہوری ؎) چہ لازم از پد رچندین توہم * چو دریا گو بران قہرش تلاطم * مخفی مباد کہ از بالا استعمال مصدر زدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) دیکھو تلاطم کردن و بردن۔

تلاطم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی برپا کردن تلاطم است (نہار شہرستانی ؎) محیط تشنہ لبی با چنین تلاطم کردہ * کہ کشتی دل ما را بہ آن طرف انداخت * (اردو) تلاطم کرنا۔ تلاطم برپا کرنا۔

تلافی بقول بہار دریافتن و بدست آوردن می فرماید کہ فارسیان بمعنی عوض و بدل و بالفظ کردن و نمودن استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و کسر فاء بقول منتخب یک دیگر را دریافتن و بمعنی مستعملۂ فارسی زبان این را مفرس دانیم کہ سیاقش در ملحقات می آید (اردو) تلافی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر و مونث۔ عوضہ۔ پاداش۔ مکافات

تلافی شدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی معاوضه شدن است (... یعنی بیدل ـ ۵) رنجیده ام بمرتبه از جفای تو که گر صد هزار لطف تلافی نمی شود ـ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر شدن پیداست که بجایش می آید (اردو) تلافی ہونا ۔ معاوضہ ہونا ۔

تلافی کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی معاوضه کردن است و از سند پیش کرده اش استعمال مصدر کُندن پیداست (صائب ـ ۵) چشم در دهان یار تلافی کند مگر ـ عمر عزیز را که بخواب و خیال رفت ـ (اردو) تلافی کرنا ۔ بدلا کرنا ۔

تلافی نمودن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف تلافی کردن است ۔ (صائب ـ ۵) در پرده نمود از عرق شرم تلافی نمود نظاره اگر روی تو آتش بجهان زد ـ (اردو) دیکھو تلافی کردن ۔

تلاق بقول برهان و سروری بالکسر و بقول جامع بالفتح بر وزن اشتراق (۱) آن گوشت زیادتی را گویند که در میان فرج زنان است و (۲) بمعنی پاچهٔ تنبان هم آمده ـ خان آرزو در سراج ذکر هر دو معانی بالا گوید که چون در فارسی قاف نیست غالباً ترکی باشد ـ مؤلف عرض کند که در ترکی زبان تالاق بمعنی سپرز است و آن عضوی است اندر شکم اسپ عجبی نیست که فارسیان بحذف الف همین تالاق را مفرس کرده برای هر دو معنی استعمال کرده اند معنی اول اصل باشد و معنی دوم مجاز آن بر سبیل شباهت ـ صاحب فرهنگ آصفیه که محقق زبان اردو است بر ثنا ذکر تلاق هم کرده گوید که ترکی است مجرد بیانش را بحالت سکوت محققین ترکی کافی ندانیم صاحب

روز نامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار این را بمعنی (۳) ورطہ یا وحل گوید پس بخیال ما این ہم مجاز معنی اوّل باشد نظر بشباہت و ورطہ بالفتح محل ہلاکی و زمینی را گویند کہ در ان راہ نباشد (کذا فی الغیاث) و این اسم جامد فارسی جدید و استعمال معاصرین عجم است (اردو) (۱) فرج زنان کا وہ گوشت جو حصہٴ بالائی مین ہوتا ہے متصل بہ مبول۔ مذکر۔ دیکھو بلرج کے چوتھے معنے (۲) پانیچہ۔ دیکھو۔ باق (۳) ورطہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ہلاکت کا مقام۔ وہ زمین جہان رستہ نہو۔

تلاقی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی ملاقات **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بہم رسیدن و ہمدیگر را دیدن لغت عرب است بفتحتین و کسر قاف (کذا فی المنتخب) معاصرین عجم ہم استعمال این کردہ اند۔ (اردو) ملاقات۔ مؤنث۔

الف تلالا بقول برہان و جامع بر وزن جلالا نفس۔ صوت خوانندگی و گویندگی۔ صاحب ناصری گوید کہ این را تلّلا و تلاتاتا نیز گوید و تلّی و یلّی نیز۔ بہار بحوالۂ برہان ذکر این کردہ (میر خسرو ؎) از حنجگی در برگ رزبی پای و بی سر سایۂ تخرب کس کافتاب میوہ پر بروی تلالا داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم صوت است و از سند پیش کردۂ بہار استعمال (ب) **تلالا داشتن** بمعنی تلالا گفتن پیداست (اردو) الف الالا۔ دکن مین اس حرف صوت کا نام ہے جو کسی چیز کو عمدہ حالت مین دیکھ کر کہتے ہین۔ (ب) الالا کہنا۔

تل اللہ اکبر اصطلاح۔ بقول بہار نام تنگنائی (میرزا صائب ؎) از زیر پای عشق فتادست آسمان ؛ عشق این سواد را تل اللہ اکبر است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ دیگران ازین

معنی حقیقیش مضاف است بسوی باشد دیگر ہیچ - فارسیان استعمال این اغلب اضافت کنند (اردو) دیکھو باشد

تلبیه بقول بہار و مصطلحات بمعنی لبیک گفتن حاج (خانص استرابادی ؎) شہا ہم کہ زشوق طواف مرقد تو ؛ بجای تلبیه بر لب درود نا محصور ؛ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتح اوّل وکسر با و فتح تحتانی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این معنی حاصل بالمصدر کردہ اند یعنی لبیک گوئی حجاج (اردو) حاجیوں کی لبیک گوئی یعنی لبیک کہنا کا حاصل بالمصدر

تلخ بقول بہار (۱) طعم معروف (ظہوری ؎) چاشنی یادِ خنگر از کام تلخم راست کرد ؛ کز تنگی شہا اثر از نالۂ خام من است ؛ و (۲) تند و تیز و (۳) ناگوار و ناملائم و مجاز (۴) دشنام (میر نجات ؎) شعلہ کردار نگاری ہمہ طرز و اندازی ؛ تلخ و پر زور و بلا ہمچو شراب شیراز ؛ (محسن تاثیر ؎) قامت سرو فدای بخت بلند است مرا ؛ تلخ شیرین دہنان شربت قند است مرا ؛ (ولہ ؎) پیشت لب نوشین لبان تلخ تو نقل عاشقان ؛ قند مکرر می شود شہد شر رنگ آمیز تو ؛ مؤلف فرماید کہ در اصطلاحات بمعنی (۵) سیاہ (صائب ؎) اگر نذارد ماتم ایمان این دل مردگان ؛ از چہ دارد جامۂ خود کعبۂ اسلام تلخ ؛ و صراحت مزید کند کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ کہ (۶) نام محلّہ ایست کہ در انجا سرما بشدت می شود (سالک یزدی ؎) دم مزن واعظ عذاب ما مکن ؛ بدتر از دوزخ بود سرمای تلخ ؛ مرگ باشد پیش چشم عاشقان ؛ خواب شیرین در شب یلدای تلخ ؛ شور سنجان نظر کوتہ کنند ؛ جان شیرین در سر دنیای تلخ ؛ ہم گوید کہ در کلام بعضی از استادان واقعست کہ سبز تلخ بمعنی سبز مائل بسیاہی باشد کہ کمال سبز ایست وگریہ تلخ و اشک تلخ بسیار شور و نمکین کہ در حالت اندوہ و ملال می باشد وارستہ ذکر معنی (۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶)

کردہ نسبت معنی ششم گوید کہ جائیست کہ ہوا یش شدید البرودت است۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
بذکر معنی اوّل و دوم و چہارم گوید کہ (۷) بمعنی رنگ سبز بسیار ہم چنانکہ سبز تلخ گویند و بصراحت
معنی دوم گوید کہ سخت و شدید۔ صاحب فدائی نسبت معنی اوّل می فرماید کہ یکی از مزہ ہای چہارگانہ
است کہ دو شمان شیرین باشد و آن لسان آنست کہ وکاسنی و مانند آن نہادہ شدہ۔ صاحب
تحقیق الاصطلاحات بخصوصیت بمعنی پنجم قانع **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است
بمعنی اوّل عجب است از برہان و جہانگیری و سراج و سروری و ناصری و جامع و امثالہم کہ این
لغت معروف را ترک کردند محققین ترک ہم این را ترک کردہ اند ازینکہ ترکی نیست و عربی نباشد
پس ترک محققین فارسی تلخ ما باشد باینجا معنی اوّل حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن و معنی ششم
قائم کردۂ بہار و وارستہ فضول است کہ از سند سالک یزدی تلخ بمعنی دوم پیدا است و خان
آرزو در چراغ ہدایت ہمین سند را بمعنی دوم گرفتہ و معنی ہفتم قائم کردۂ خان آرزو ہم لغو است
ازینکہ رنگ سبز سیاہی مائل را تلخ گویند پس متعلق شد بمعنی پنجم۔ استعمال این بہ ترکیب در
ملحقات می آید (اردو) (۱) تلخ۔ بقول آصفیہ کڑوا (۲) تند۔ تیز (۳) تلخ بقولہ ناگوار۔
ناپسند (۴) گالی۔ مؤنث (۵) کالا۔

تلخ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعلق
بمعنی اوّل است و آمدن درینجا بمعنی ظاہر شدن
و واقع شدن و بودن (روحانی سمرقندی ؎)

ز ہجر ہجرت گرچہ تلخ آمد بکام عیش تنگ ؎ شربت
وصل تو کار مومیائی می کند ؎ (اردو) کڑوا
معلوم ہونا۔ کڑوا ہونا۔

تلخ ابرو اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی ترش رو

وبی دماغ بہار بر بید ماغ قانع (حکیم زلالی ؎) ایاز آن نوشخند تلخ ابرو ہابت پر کش کمان ناوک او ہا مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی سوم تلخ است یعنی ابروئی دارندہ کہ ناگواری ازو ظاہر شود۔ اسم فاعل ترکیبی ست (اردو) تلخ ابرو بجائے فارسی اردو مین اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کے تیور سے ناگواری ظاہر ہوتی ہو۔

تلخ ارتیج | اصطلاح بقول ملحقات برہان زغال اخگر آتش افروختہ آتش دان را گویند مؤلف عرض کند کہ ارتوج در ترکی زبان بمعنی نیزہ آمدہ (کذا فی لغات ترکی) بجاء الف فارسیان بہ تبدیل واو بتحتانی (چنانکہ انگور وانگیر) ارتیج را مرکب ساختند با تلخ قلب اضافت ارتیج تلخ بمعنی حقیقی نیزہ ناگوار و تیز و کنایہ از اخگر آتش افروختہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ دیگری از محققین زبان دان و اہل زبان ذکر این نکردہ و مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) سلگے ہوے کوئلے اور دیکھو اخگر۔

تل خالد | اصطلاح بقول ملحقات برہان قلعہ ایست از نواحی حلب مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و فارسیان لفظ تل را باضافت استعمال این می کنند عجبی نیست خالد نام پادشاہی یا دیگری بنای این نہادہ و تل دریجا بمعنی اوست و مرکب کنایہ باشد از قلعہ مذکور (اردو) تل خالد ایک قلعہ کا نام ہے جو نواحی حلب مین واقع ہے۔ مذکر۔

تلخ بہر | بقول بہار و آنند کنایہ از بد مہر و بدبخت (حکیم زلالی ؎) شہنشاہ شکر ریزان نہ بہری ہا اگرچہ شور بخت تلخ بہری ہا مؤلف عرض کند کہ تلخ دریجا بمعنی آنست و این اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) بدبخت۔

تلخ پاسخ | بقول بہار و آنند بمعنی تلخ گفتار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ ہر سوالی را جواب تلخ و تند دہد متعلق بمعنی دوم و سوم تلخ (حکیم زلالی ؎) گل شیرین شمشاد تلخ ہابت شیرین سوال تلخ پاسخ ہا (اردو) تلخ گفتار بقاعدۂ فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جسکی گفتگو ناگوار ہو اور ہر ایک سوال کا جواب تلخ دیتا ہو۔

تلخ جبین | اصطلاح بقول بہار کنایہ از آزردہ (صائب ؎) موجی است کہ تاج از سر فغفور ربایدہ چینی

که در ابروی تو ای تلخ جبین است. صاحب بحر این را مرادف تلخ ابرو گوید که بمعنی ترش رو و بیدماغ گذشت. صاحب تحقیق الاصطلاحات این را بمعنی بدخو نوشته. **مؤلف** عرض کند که همه درست. مراد... دیگر (صاحب) چون می آگه تلخ جبین افتاده ام خوش... شکسی که به موقت نارسیده (**اردو**) بگھیو تلخ ابرو۔

تلخ جلکوک | اصطلاح. بقول برهان با تای نقطه دار و جیم و کاف و واو و کاف ... مجهول. کاسنی صحرائیست که بعربی هندبا گویند. صاحب جامع بذکر معنی بالا این را مرادف (تلخ جوک) گوید. صاحب ناصری هم بانش. صاحب محیط برگ کاسنی دشتی گوید که (هندبا بری) و (بقله یهودیه) و بیونانی طرخشقوق و بهندی کم دور نامند. نباتیست آن شبیهه به **کاسنی** بستانی. طعم آن بسیار تلخ. سرد و خشک در آخر اول و بقول شیخ سردی آن بیشتر از رطوبت آن منتشر گردد. شیره آن جالی بیاض چشم و منافع دارد. **مؤلف** عرض کند که تلخ بمعنی اول او است ولی دانیم جلکوک چه معنی دارد و لغت کدام زبانست. ما باعتبار جامع و ناصری که اهل زبانند جلکوک را لغت فارسی دانیم که داخل این اصطلاح است و صاحب برهان بذیل (تلخ جوگ) هم ذکر جلکوک به همین معنی کرده و مجموعه این قلب اضافت (جلکوک تلخ) بمعنی مذکور. و همین لغت به جیم فارسی هم می آید بقول بعض. (**اردو**) جنگلی کاسنی. مؤنث۔

تلخ جوان | اصطلاح. بقول ملحقات برهان با واو معدوله بروزن کیف دان (۱) زهر قاتل و (۲) فوت و موت. صاحب بحر هم این را بجیم آورده. صاحب مؤید می فرماید که با خای موقوف و جیم مضموم (۳) بمعنی زهره یعنی تلخه. چنانچه در شرح مخزن است. امّا در قنیه این را (تلخ خوان) بمعنی زهر گفته. **مؤلف** عرض کند که ما این را به خای معجمه صحیح دانیم و مقصود

ملحقات برہان ہم ہمین معلوم می شود و وزن کیف وان ہم تقاضای ہمین می کند کتابتش بنقطۂ زیر و نقطۂ بالا نہاد و صاحب مؤید آن را بجیم نگاشت و صاحب بحر نقاشش کرد ـ مقصود ملحقات برہان ہمین می نماید کہ (تلخ خوان) را بواو معدولہ بر وزن کیف وان خوانیم بمعنی دوم بیان کردۂ مؤید و شرح مخزن ہم برای ہمان (تلخ خوان) است کہ بخای معجمہ می آید و آنچہ قنیہ نوشتہ است صحیح است (اردو) (۱) زہر ـ مذکر (۲) سوت ـ مؤنث (۳) پتیا ـ مذکر ـ

تلخ چوک اصطلاح ـ بقول برہان و جامع بر وزن کرم سود بمعنی چکوک است کہ کاسنی صحرائی باشد **مؤلف** عرض کند کہ بیان صریحی این بر (تلخ چکوک) گذشت و این مخفف آنست بحذف یک کاف دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تلخ چکوک ـ

(الف) تلخ چکوک اصطلاح ـ بقول مؤید و رشیدی و جہانگیری مرادف ہمان (تلخ چوک) کہ بجیم عربی گذشت ـ خان آرزو در سراج می فرماید کہ بخای معجمہ و جیم فارسی و کاف فارسی و واو مجہول است

(ب) تلخ چوک ہم بہمین معنی بحذف کاف اول مخفف این است صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ چکوک ترواليست کہ بجاشیا می آید و آنچہ از ان تلخ است آن را بدین نام خوانند **مؤلف** عرض کند کہ ہمین وجہ تسمیہ درست معلوم می شود و کسانی کہ این را بکاف عربی نوشتہ اند چنانکہ گذشت تحریف باشد یا مبدل این چنانکہ کاچ و کاج ـ (اردو) دیکھو تلخ چوک ـ

(الف) تلخ حرف اصطلاح ـ صاحبان

(ب) تلخ حرفان بحر و اند و غیاث ب را بمعنی کافر نعمتان نوشتہ اند و الف را ترک کردہ ـ ہر کہ اول نوشت صاحب غیاث است و دیگرہا بر و نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ترک الف ایما کند کہ فارسیان استعمال نبا

کردہ اند و از الف محترز و نہ ضرورت نداشت
بہ واحد را ترک کردہ تعجب را در فرہنگ با جا
دہند در حالیکہ استعمال الف اصل است
و عجب جمیع آن و ظاہر است معنی (الف) کسی کہ حرف
او تلخ باشد و تخصیص معنی کافر نعمت قابل نظر
است (ظہوری سے) تلخ حرفان نامروت واند
است آن چاشنی ہاکہ برای تلخکامان شکرینہ ایشان
کنند ہو استعمال ظہوری ہم معنی بیان کردہ ما ست
و برای معنی اول الذکر سند واضح می خواہیم اینکہ
ہیچ یکی از محققین صاحب زبان ذکر این نکردہ
(اردو) (الف) سخت گو۔ بدزبان (ب)
کافر نعمت وہ لوگ جو کفران نعمت کرین یعنی
شاکر نعمت نہوں۔

تلخ خاطر اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ
از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی معنی کسی کہ خاطر او
تلخ باشد یعنی کبیدہ خاطر و ناخوش (ظہوری
سے) برہمن از حلاوت مہرت ہا تلخ خاطر از ترک
صنم بہ (اردو) تلخ خاطر اس شخص کو بقاعدۂ
فارسی کہہ سکتے ہیں جو کبیدہ خاطر ہو۔ اور ناخوش ہو۔

تلخ خوان اصطلاح۔ بقول بہار برہان
و بحر نیز بر خوانندہ و آنچ متصل است بہ نگر مؤلف
عرض کند کہ صراحت کافی بہ (تلخ جوان) کردہ ایم
کہ جیم عربی عوض خای معجمہ گذشت (اردو) دیکھیے
تلخ جوان کی شکل۔

تلخ داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی تلخ داشتن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت (صائب سے) طفل بازی گوش
آرام از معلم می برد ہا تلخ دارد زندگی بر مادل
خودکام را ہا مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر
داریدن است نہ داشتن و داریدن بحیثیت
می آید کہ مرادف داشتن باشد (اردو) تلخ کرنا۔

تلخ رو (الف) اصطلاح۔ بقول بہار و

بحر واند (۱) کنایہ از ترش رو و بیدماغ (وحید ؎) بدریا می شود از بازگشت آبہا ظاہر ؛ کہ ہر کس مرجع خلق است باید تلخ رو باشد ؛ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس و (۲) قلب اضافت روی تلخ کہ مرکب توصیفی است (صائب ؎) بتلخ ردکن اظہار تنگدستی خویش ؛ کہ از طپانچہ بحر است روی مرجان سرخ ؛ وہم

(ب) **تلخ روئی کردن** بمعنی تلخ کردن رو و ترش رو شدن (راقم ؎) دیدہ با شورش شکم تلخ روئی می کند ؛ عاقبت از شورش اشکم دل دریا گرفت ؛ مخفی مباد کہ از سند راقم استعمال مصدر گردیدن پیدا است کہ بجایش می آید صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر الف کردہ مرادف تلخ جبین گوید (اردو) الف (۱) ترش رو بیدماغ۔ بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں (۲) روئے تلخ وہ صورت جس سے تلخی اور ناگواری ظاہر ہو (ب) بدمزاجی کرنا۔ بداخلاقی کرنا۔

(الف) **تلخ زبان** اصطلاح۔ بہار و (ب) **تلخ زبانی** اسند بذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ زبانش در سخن تلخی کند یعنی بشیرینی کار نگیرد کہ بدخلق باشد (صائب ؎) بادہ کو تا بمن آن تلخ زبان رام شود ؛ تلخی می نمک تلخی بادام شود ؛ صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ مرد بدگو را گویند کہ دشنام دہد و ب ترجمہ بدزبانی ، بدگوئی می فرماید کہ کسی کہ زبانش خوش نباشد مؤلف عرض کند کہ حاشا کہ این معنی از ب ظاہر شود بلکہ معنی آخرہ متعلق بہ الف است و بدزبانی معنی مصدری دارد نہ فاعلی (اردو) الف تلخ زبان بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں یعنے بدزبان (ب) بدزبانی ہونا مؤنث

تلخ ساختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) معروف و (۲) بمعنی بی مزہ کردن۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف ما
عرض کند که معنی اوّل حقیقی است که تلخ کردنا
است از روی ذائقه و معنی ... مجاز باشد
که تعمیم معنی خلاف تخصیص لفظ است مخفی مباد
که از اسنادش استعمال مصدر ما از یدان پیدا است
که تعریفش بجای خودش می آید (نظامی ۵)
اگر زین عشرت او تلخ سازید ٭ در بر گلشن شکر
نگان شور نگنجید ٭ (صائب ۲ ع) ٭ مخمل شگفتن
خواب شیرین تلخ می سازد ٭ (وله ع) ٭ بحضر
زندگانی جاوید تلخ ساخت ٭ مخفی مباد که ناگوار
کردن داخل معنی دوم است (اردو) (۱)
کڑوا کرنا۔ (۲) بے مزہ کرنا۔ ناگوار بنانا۔

تلخ شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که (۱) بمعنی حقیقی است یعنی ذائقه تلخ پیدا
کردن و (۲) ناگوار شدن (سلمان ساوجی
۵) آتنگ شد بی پسته ات بر ما جهان ٭
تلخ شد بی شکرت بر ما شراب ٭ (ظهوری ۵)
از زهر چشم کیست ظهوری حکایت ٭ خوابم
شد است تلخ چه شیرین فسانه است ٭ مخفی
مباد که این لازم تلخ کردن است که می آید
... شامل باشد بر همه معانی تلخ (اردو) (۱)
تلخ ہونا۔ کڑوا ہونا (۲) ناگوار ہونا۔

مصادر اصطلاحی بقول بهار و وحید و انند تلخ معنی

- (الف) **تلخ شدن خواب**
- (ب) **تلخ شدن زندگانی**
- (ج) **تلخ شدن زندگی**
- (د) **تلخ شدن شراب**
- (ه) **تلخ شدن عیش**

ناخوش و بی مزه شدن اینهاست مؤلف
عرض کند که این مصدر مرکب چون مضاف
شود بسوی ماکولات و مشروبات و ما یتعلق بها
معنی اوّلش ذائقه تلخ پیدا کردن است و اگر
اضافت آن بسوی غیر آن شود کنایه از ناگوار
شدن باشد و صراحت کافی بر تلخ شدن گذشت

(صائب الف ۵) پستہ بار العل می گونت
گریبان چاک کرد ٭ تلخ شد از چشم شوخت خواب
بر بادام ها٭ پسند د بر تلخ شدن گذشت
(ولہ ۵) عیش جہان زگریہ من تلخ می شود
این شمع را بہ ہیچ شبستان رو ا دار ٭ مخفی مباد کہ در بعض
جا بحالت اضافت بسوی ماکولات و مشروبات
وما تعلق بہا ہم بر و معنی تلخ شدن توان گرفت
واضح باد کہ از سند آخر استعمال مصدر شودن
پیداست (اردو) الف نیند کا ناگوار
ہونا۔ ب و ج زندگی تلخ ہونا۔ ناگوار ہونا۔
د شراب کڑوی ہونا۔ ناگوار ہونا۔ ہ عیش تلخ
ہونا۔ ناگوار ہونا۔

تلخ شنفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
شنیدن سخن ناگوار (عرفی شیرازی ۵) زین
بزم نہ این بار بر آشفتم و رفتم ٭ کی بود کہ تلخی ز
تو شنفتم و رفتم ٭ (اردو) ناگوار بات

سننا۔ سماعت کرنا۔

تلخ عتاب استعمال۔ بقول انند بحوالۂ
منتہی العجائب از اسمای معشوق است **مؤلف**
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق
قیاس (اردو) معشوق۔ مذکر۔

تلخ عیش اصطلاح۔ بقول برہان و
لحقات جہانگیری و بحر و انند کنایہ از کسی کہ از آزار
و مکروہی و مصیبتی از حوادث روزگار بدو
رسیدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) وہ شخص
جس کی زندگی تلخ اور ناگوار ہو۔ تلخ عیش بھی
ترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔

تلخک بقول برہان و جامع بروزن زردک
(۱) تصغیر تلخ باشد و (۲) نام گیاہی است
بغایت تلخ و بعضی گویند (۳) خربزۂ تلخ کہ بعربی
حنظل و قثاء النعام خوانند٭ بقول بعض (۴)
کاسنی را گفتہ اند و (۵) نام یکی از ظرفہای

سلطان محمود غزنوی۔ صاحب جہانگیری بمعنی
دوم وسوم قانع۔ صاحب سروری ذکر معنی اول
دوم وسوم وچہارم کردہ۔ صاحب ناصری
معنی اول وسوم وچہارم را آوردہ (نظامی
سے) بسا حاجی کہ خود را از اشتر انداخت ٭ کہ
تلخک را ز ترشک باز نشناخت ٭ خان آرزو
در سراج معنی اول را ترک کرد **مؤلف** عرض
کند کہ معنی اول موافق قیاس و در دیگر معانی ہم
بکاف تصغیر وتحقیر باشد۔ صاحب محیط ذکر تلخک
نکردہ و از ہمین جہت مزید معنی دوم متعذر کہ کدام
گیاہ را فارسیان بدین اسم موسوم کردہ اند۔
بخیال ما معنی چہارم و دوم یکی است و ہرچہ
صاحب محیط بر حنظل نوشتہ ما ذکرش بر ترندو
ششبش کردہ ایم و ہم او ہرچہ بر کاسنی گوید
ما نقلش بر انظونیا کردہ ایم (**اردو**) (۱)
تھوڑا سا تلخ (۲) ایک گھانس کا نام فارسی
مین تلخک ہے جس کی تعریف مزید معلوم نہو سکی
(۳) دیکھو ترندو ششبش (۴) کاسنی۔ دیکھو
انظونیا (۵) تلخک۔ سلطان محمود غزنوی کے
ایک ظریف اور مسخرے کا نام تھا۔ مذکر۔

تلخ کام اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند
مقابل شیرین کام **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی وکنایہ از کسی کہ نامراد و ناکام باشد (ظہوری
سے) تلخ حرفان را مروت دادہ است آن چاشنی
کہ زبہر تلخ کامان شکر انداز ان کنند ٭ صاحب
فرہنگ فدائی صراحت خوشی کردہ یعنی آنکہ زندگی
بہ بدی و نومیدی گذرد (**اردو**) وہ شخص جو
نامراد اور جس کی زندگی نامیدی اور ناکامی
کے ساتھہ گذری ہو۔ بقاعدۂ فارسی ناکام کہہ
سکتے ہین۔

تلخ کامی اصطلاح۔ بمعنی تلخی کام **مؤلف**
عرض کند کہ ہمان تلخ کام کہ یای مصدری در آخرش
ترکیب کردہ بمعنی ناخوشی و ناکامی استعمال کنند۔
(ظہوری سے) تلخ کامی چہ بلائیست ز شیرین دہنان

؎ زہر را کام دہد شکر لوزینہ ما ؎ (اردو) تلخ
کامی ۔ مؤنث ۔ بقاعدۂ فارسی بمعنی ناکامی و نامرادی
استعمال کر سکتے ہیں ۔

تلخ کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
ناگوار کردن است صاحب روزنامہ بحوالۂ اعلیٰحضرت
ناصر الدین شاہ قاجار این را بمعنی تکدر کردن آورد
طرز تعریفش خوش نباشد سند این از صائب بر
تلخ کردن زندگانی می آید (ظہوری ؎) بیت
شیرین شکر عیش ظہوری بخشی ؎ خویش را تلخ مکن
زہر غمی می باشد ؎ مخفی مباد کہ در سند ظہوری استعمال
مصدر گشتن پیداست کہ بجایش می آید (اردو)
تلخ کرنا ۔ ناگوار کرنا ۔

(الف) تلخ کردن خواب استعمال
(ب) تلخ کردن روی (الف)
(ج) تلخ کردن زندگانی بقول بہار
(د) تلخ کردن شراب ناخوش و
تلخ کردن عیش بے مزہ کردن خواب است
وہم او برای ج و د و ہ ہم ہمین معنی بیان کردہ
یعنی ناخوش و بی مزہ کردن زندگانی و شراب
و عیش ۔ صاحب بحر ذکر ب کردہ گوید کہ بمعنی
بید ماغ شدن و ترش کردن روی وہم او ذکر
چہار مصادر دیگر کند **مؤلف** عرض کند کہ ما
بر تلخ شدن و ملحقاتش صراحت کافی کردہ ایم
و این متعدی آنست و اضافت تلخ کردن بسوی
دیگر الفاظ ورای این پنج ہم توان (صائب ؎ الف
؎) مجل دستگاہان خواب شیرین تلخ می سازد
؎ شکر خوابی کہ من بر روی فرش بوریا دارم ؎
(والہ ج ؎) برخضر زندگانی جاوید تلخ ساخت
؎ عمر دوبارہ کہ میان زن دو لب رسید ؎ ۔
(والہ ؎) زندگانی تلخ خواہد کرد بر صید حرم ؎
تیغ عالم گیر او دامی کہ از جوہر کشید ؎ (ابوطالب
کلیم ؎) صورت زیبا ز خواب عافیت بیدار
شد ؎ عیش را از نالہ تا کی تلخ بر دنیا کنم ؎ مخفی

مبادکه در بعض اسناد بالا استعمال مصدر ساختن
وسازیدن وکندن بجای کردن است عیبی ندارد
که هر سه مرادف یکدیگر است (اردو) (۱)
نیند کو ناگوار کرنا (۲) صورت ترش کرنا (۳)
زندگانی تلخ کرنا (۴) شراب کو ناگوار بنانا۔
(۵) عیش کو تلخ کرنا۔

تلخ کمیت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
غیاث بمعنی کمیتی که رنگش مائل بسیاهی باشد
مؤلف عرض کند که کمیت بضم اوّل وفتح میم
وسکون تحتانی بمعنی شراب انگوری واسپ سرخ
رنگ مائل بسیاهی است وما این لغت راطبع آزمائی
غیاث وبی غوری نقل نگارش دانیم۔ ازینکه
تلخ بمعنی سیاه هم بجایش گذشت سرنگی را که بالفظ
تلخ مرکب کنند مقصود ازان رنگ مائل به سیاهی
باشد چنانکه سرخ تلخ وسبز و زرد تلخ وامثال
آن۔ هیچ خصوصیت بالفظ کمیت ندارد که برنگ
اصطلاحی قائم کنیم (اردو) وه چیز یا شراب یا
گھوڑا جو سرخی کے ساتھہ سیاہی مائل ہو۔ جیسے کمیت

تلخ گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
مرادف تلخ شدن است (شاهی سبزواری ؎)
نه چندان کام جان شیرین شده از ذوق دشنامش
که گردد تلخ اگر زهر اجل ریزند در کامش ہو
(اردو) تلخ ہونا۔

تلخ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی
حقیقی است یعنی حاصل کردن چیزی که تلخ است واز
سندش استعمال مصدر گیردن پیداست که بجایش
می آید (طالب آملی ؎) دشنام خلق راندهم جز
دعا جواب ہو چون ابر تلخ گیرم وشیرین عوض
دهم ہو (اردو) تلخ چیز لینا۔

تلخ گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که او
تلخ شدن است (شفائی اصفهانی ؎) جرعۂ

گر حسرت آن تلخ کامش گشتہ بود ﴿ گر پشیمان گشتہ بر
تربت فرہاد ریز ﴿ (اردو) دیکھو تلخ شدن

تلخ گفتار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی تلخ زبان
مؤلف عرض کند کہ گفتار تند و تیز کنندہ اسم
فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ سخن بہ تلخی کند مقابل
شیرین گفتار (شیخ شیراز ؎) امردانکہ خوب
شیرین است ﴿ تلخ گفتار و تند خوی بود ﴿ چون
بریش آمد و بلوغت شد ﴿ مردم آمیز و مہر جوی
بود ﴿ (اردو) تلخ گفتار۔ بقاعدۂ فارسی اس
شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سخت زبانی کرے۔

تلخ گفتن استعمال۔ صاحب بحر گوید کہ بمعنی
دشنام دادن و سرزنش کردن **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است۔ صاحب آصفی از برای این
سند سعدی پیش کردہ کہ بر تلخ گفتار گذشت و ما
آن را برای این درست ندانیم معاصرین عجم استعمال
این می کنند (اردو) گالی دینا۔

تلخ گو استعمال۔ بمعنی کسی کہ عادت تلخ گفتن
دارد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(ظہوری ؎) تا نباشند تلخ گوی بتان ﴿
می ز کنج لب انگبین ندوید ﴿ (اردو) تلخ
گو بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو
گالیاں دے یا سخت گفتگو کرے۔

تلخ مہر استعمال۔ بقول بحر بمعنی (۱) بدبخت
مؤلف عرض کند کہ بکسر میم باشد۔ اسم فاعل
ترکیبی و معاصرین عجم (۲) بمعنی بدخلق و تند مزاج
و بی رحم استعمال کنند برای معنی بیان کردہ ایم
مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱)
بدبخت۔ بدقسمت (۲) بے رحم۔ بدخلق۔

تلخ نگاہ استعمال۔ بقول بہار و آنند بمعنی
تند نگاہ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) اسم فاعل
ترکیبی است یعنی کسی کہ بہ تندی و زشتی نگاہ کند
و (۲) قلب اضافت نگاہ تلخ (صائب ؎)
پشت لب پیمانہ ما سبز شد از زہر ﴿ آن ساقی
بیرحم ہمان تلخ نگاہست ﴿ (ظہوری ؎) گو عیشت

شیشیا مرو غیر کہ آن تلخ نگاہ ✽ تشنگی فیست کہ بزوا
نگس برتابد ✽ (اردو) (۱) تلخ نگاہ۔ بقاعدۂ
فارسی اس شخص کو کہ سکتے ہیں جو تندی اور تلخی
سے کسی کو دیکھے۔ بیرحم۔ (۲) نگاہ تلخ۔ مونث

تلخ نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ است بمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
تلخ بنظر آمدن (فغانی شیرازی ؎) آنکس کہ
ذوق بادہ بر او تلخ می نمود ✽ بگذاشت جام
شرع و میل شراب کرد ✽ (اردو) تلخ دکھائی
دینا۔ تلخ نظر آنا۔

تلخ نوا زدن استعمال۔ آواز بہ تندی و
تیزی بر آوردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (عرفی ؎) نوا را تلخ تر میزن چو
ذوق نغمہ کم یابی ✽ حدی را تیز تر می خوان چو محمل
را گران بینی ✽ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال
مصدر زدن پیداست کہ بجائش می آید و این
مصدر (تلخ زدن نوا) بود کہ بجائش ترک شد
و تلافی ما فات کردہ ایم (اردو) تند آواز کرنا۔

تلخ و ترش اصطلاح۔ بقول بحر و برہان و جامع و
آنند و آنند بمعنی محنت و مشقت دنیا **مؤلف** عرض کند
موافق قیاس است (اردو) دنیا کی محنت او مشقت۔ مونث

تلخ وش اصطلاح۔ بمعنی تلخ رو باشد **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است کہ وش بمعنی شبیہ و نظیر
و مانند آمدہ (حافظ شیرازی ؎) آن تلخ وش کہ صوفی
ام الخبائثش خواند ✽ اشہی لنا و احلی من قبلۃ العذارا
✽ (اردو) دیکھو تلخ رو۔

تلخہ بقول آنند و غیاث بالفتح (۱) خلط صفرا و (۲) بمعنی ظرف آن خلط کہ بہندی پتا گویند می فرمائد
کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ تلخ زیادہ کردہ اند و موافق قیاس است
معنی اوّل اصل است و معنی دوم مجازش (اردو) (۱) خلط صفرا۔ بقاعدۂ فارسی۔ اردو
میں مستعمل ہے۔ بمعنی صفرا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے خلط پر فرمایا ہے۔ مذکر

آمیزش۔ اخلاط اربعہ یعنے صفرا۔ سودا۔ خون۔ بلغم میں سے ایک چیز (۲) پتا۔ بقول ۱، اسم مذکر۔ ایک اندرونی عضو کا نام ہے جس میں صفرا پیدا ہوتا ہے۔ زہرہ۔ مرارہ۔ صفرے کی تھیلی۔

تلخہ پیاز اصطلاح۔ بقول محیط اسم بلبوس است و بہ بلبوس گویند کہ بروزن بلبیس اسم یونانی است و فیلطون نیز گویند و فالیوس و بسریانی بلبکی و بلغت دیلمی بلبیسا و بعربی بصل الذئب و بصل الزیر و بفارسی زیر و تلخہ پیاز و بترکی داغ سوغانی و در طبرستان طرم نامند و آن پیاز صحرائیست و مانند پیاز کوچک۔ الخ۔ تو بر تو نیست بلکہ مانند اسیر یک دانہ و اندک تلخ و مائل بشیرینی و قبض و دو نوع باشد۔ و ہر دو نوع خشک است و منافع الخ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) جنگلی پیاز۔ مؤنث۔

تلخ ہندوانہ اصطلاح۔ بقول محیط اسم حنظل است **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی بر ترنگ و بشبش گذشت (اردو) دیکھو ترند و ششش۔

تلخی بقول برہان و جامع بروزن بلخی (۱) کاسنی را گویند و آن گیاہی است معروف و بقول بہار (۲) بمعنی مرارت چون تلخی بادام و تلخی گلاب و می فرماید کہ بالفظ بردن و بریدن و دیدن و شکستن و کشیدن مستعمل۔ خان آرزو در سراج بحوالہ برہان بر ذکر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول و دوم ہر دو یای نسبت است و ما صراحت معنی اول بر الطونیا کردہ ایم و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ استعمال این با مصادر در ملحقات می آید (ظہوری ۵۲) ہیچ کس عمری باین تلخی ندارد غالبا ؎ دایہ غم کردہ زہر حسرتی در شیرما ؎ (اردو) (۱) کاسنی۔ مؤنث۔ کھو الطونیا (۲) تلخی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث کڑواہٹ۔

تلخی آمدن استعمال۔ بمعنی ظاہر شدن ذائقہ تلخ بر زبان **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است

ظهوری ع) میرزا ظهوری در بیان این زهر را
در کام جهان با تلخی نشیند ... ز شکر گفتار
را تلخی مباد که ازین سند استعمال مصدر آئینده
پیداست که گذشت (اردو) تلخی ظاہر ہونا۔

تلخی بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دور
کردن تلخی باشد ز باقر کاشی ع) ...
بزبانی نام لبت آورده‌ام و لذتش تلخی جان
کند بیش از کام ببرد (اردو) تلخی زائل کرنا۔

تلخی برشدن استعمال۔ بمعنی دور کردن
و دفع کردن تلخی باشد۔ **مؤلف** عرض کند که
موافق قیاس است (ظهوری ع) زهر فراق
خورده‌ام شهد وصال بایدم ¶ گز رگ و ریشه
برکنم تلخی جان گزای را ¶ پس بضم کاف عربی
و فتح نون که گندن مرادف کردن هم آمده که
بجای خودش می آید و برکردن بمعنی برآوردن
و بیرون انداختن و برگندن مثله (اردو)
تلخی دور کرنا۔

تلخی بریدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دور
کردن تلخی است (صائب ع) ببرد تلخی بادام
آب ... که زهر چشمش از شکر خواب ¶ (اردو)
تلخی دور کرنا۔ مٹانا۔ دفع کرنا۔

تلخی پاشیدن استعمال۔ بمعنی یافته شدن
تلخی است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و
پاشیدن درینجا بمعنی پاشیده شدن مستعمل (ظهوری
ع) زهر شد آنجا که پاشید است تلخی بر شکر ¶ کاه
کوه آنجا که هجرانش گرانی کرده است ¶ (اردو)
تلخی پائی جانا۔

تلخی جان کندن استعمال۔ صاحب آصفی و بهار
ذکر این کرده گوید که بمعنی سختی مرگ است و از
باقر کاشی سندی آورده که بر (تلخی بردن) گذشت
مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است (اردو)
سکرات کی سختی۔ مؤنث۔

تلخی چشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ذوق تلخی برداشتن بمعنی حقیقی است (شہر ظہوری) تلخی مشقت کسب کمال کہ چشیدہ کہ بجا شنی ز آتش مصر مصر شکر بکام و زبان در کشیدہ ۂ (اردو) تلخی چکھنا۔ تلخ مزہ حاصل کرنا۔

تلخی چشیدہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بمعنی محنت دیدہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود غیر از محنت کشیدہ نباشد موافق قیاس است۔ یعنی کسی کہ محنت می کشد ذوق ناگواری می چشد (اردو) محنت کشیدہ وہ شخص جو مبتلائے محنت ہو چکا ہو۔

تلخی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بحالت ناگواری تلخی بودن از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر داریدن پیدا است کہ می آید (بدیع نصیرآبادی ۵) کشتۂ زہر تغافل تا ابی لشنہ نیست ۂ چون گل تریاک تلخی در کفن داریم ما ۂ (اردو) ناگواری کی حالت مین ہونا۔ مبتلائے تلخی ہونا۔

تلخی دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مبتلای تلخی و ناگواری شدن است و از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر دیدن پیدا است کہ می آید (کمال خجندی ۵) نہ بیند تلخی جان کندن آنکس ۂ کہ لعل جان فزایت را گکیدا ست ۂ البتہ از کلام ظہوری استعمال این پیدا است (۵) ہیچ تلخی ندید طالع شور ۂ کہ ذخیرہ برای کام نکرد ۂ (اردو) تلخی اور ناگواری مین مبتلا ہونا۔

تلخی شکستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دفع کردن و شدن تلخی و ناگواری باشد اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن معاصرین

شاسخنم شیرین تر ہو (اردو) مبتلای تلخی ہونا۔

تلخی گذشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که عائد حال شدن تلخی است (سعدی ره) از انجا که تلخی که بمن گذشت ۔ ندانم جز امروز شیرین گذشت ۔ (اردو) تلخی گذرنا۔ تلخی عائد حال ہونا۔

تلخی یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تلخی یافتن است (قاآنی شیرازی ره) می توان گفتن که تلخی توان یافت ۔ سعدی جام زہر ۔ آنست تلخی که شیرین باد از کف حلوا کشید ۔ (اردو) تلخی پانا۔

تل زرنیخ | اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی آتش و انگشت دان ۔ مؤلف عرض کند که (اندر زرنیخ) بجایش گذشت و صراحت معنی زرنیخ ہم را کرده ایم که بجز بیت کاتبی تل بمعنی اوست پس این مرکب را بمعنی مرادف آن دانیم یعنی انگشت و زغال افروخته۔ صاحب بحر در معنی این تصرفی کرده دیگری از محققین با او نیست ۔ بدون سند استعمال این را تسلیم کنیم مخفی مباد که تل بمعنی پشته و ریگ مذکور شد و معنی لفظی این پشته جو بیست و کنایه باشد از انگشت افروخته۔ فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو تدہو زرنیخ ۔

تلسک | بقول برہان و جامع و رشیدی بکسر اول و ثانی و سکون سین بی نقطه و کاف خوشه کوچک انگور که جزو خوشه بزرگ است یعنی بر خوشه بزرگ چسپیده است خان آرزو در سراج بکسر اول و فتح ثانی نوشته گوید که این تصحیف است و صحیح بنون نلسک چنانکه می آید۔ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان و مبدل نلسک دانیم یا آن را مبدل این که نون به تا بدل شود چنانکه ناکاج و تاکاج و تا بنون چنانکه تختو و نختو۔ قول صاحب جامع را که محقق

صاحب زبان است معتبر تر از خان آرزو دانیم (اردو) انگور کے خوشہ کا ایک چھوٹا حصہ۔ مذکر

تل سلطان اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان موضعی است کہ مابین آن و حلب یک منزل راہ است **مؤلف** عرض کند کہ باشد کہ بر بلندی واقع باشد و از بانیان آن کسی باشد کہ سلطان نام دارد و واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ وجہ تسمیۂ این بوضوح نہ پیوست (اردو) تل سلطان ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر جو حلب سے ایک منزل پر واقع ہے

تل شدن استعمال ۔ بمعنی پشتہ شدن و بصورت پشتہ واقع شدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ؎) جستہ تا برق غمش تل شدہ خاکستر دل ٭ بیم آنست کہ دود جگری برخیزد ٭ (اردو) ٹیلہ ہونا ۔

تلطف بقول بہار نرمی نمودن و مہربانی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و ضم طای مشددہ لغت عرب است ۔ فارسیان استعمال این معنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (حافظ شیراز ؎) آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا ٭ (اردو) تلطف ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ مہربانی عنایت کرم

تلطف دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی یافتن مہربانی و کرم است (ناظم ہروی ؎) ولی در پردۂ توفیق یوسف ٭ از و ہر چند می دید این تلطف ٭ (اردو) مہربانی پانا ۔

تلطف کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کرم و مہربانی کردن است (حافظ ؎) از شرم در حجابم ساقی تلطفی کن ٭ باشد کہ بوسہ چند بر آن دہان توان زد ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر کُنُدن پیداست کہ بجای خود دش می آید (اردو) تلطف کرنا ۔ کرم کرنا ۔ مہربانی کرنا

تلغراف بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار تاربرقی را گویند۔ صاحب بہار عجالی ہم ذکر این کردہ و صاحب سواد السبیل این را معرب ٹلیگراف فرنساوی داند **مؤلف** عرض کند کہ ٹلیگراف بہ تای ہندی و کاف فارسی لغت انگلیسی است۔ فارسیان این را بہ تبدیل تای ہندی بہ تای عربی و تبدیل کاف فارسی بہ غین معجمہ و حذف یا مفرس کردہ باشند و بجاداردکہ معرب گیریم کہ معاصرین عجم ہم استعمالش کردہ اند (اردو) ٹلیگراف۔ انگریزی اسم مذکر۔ تاربرقی

تلف بقول بہار۔ بالتحریک دائیت شدن و مجازاً بمعنی ضائع شدن و خراب شدن۔ صاحب ملحقات برہان گوید کہ (۲) بضم فای ثانی کہ بعد انتشار دن انگور در امثال آن بجائی بماند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین بمعنی ہلاک شدن کذا فی المنتخب۔ فارسیان بمعنی مجازی استعمال کردہ اند کہ مفرس باشد و استعمال این بامصادر فارسی در ملحقات می آید و معنی دوم ہم مفرس دانیم کہ در عربی و ترکی بدین معنی نیامدہ (اردو) (۱) تلف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ضائع۔ برباد خراب۔ رائگان (۲) وہ فضلہ جو انگور کھانے کے بعد ظرف مین باقی رہ جائے۔ مذکر۔

تلف شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ضائع شدن است (الہی ہمدانی ؎) خون جگر تلف شد و ذوق گریستن کشد ٭ از مژہ ام بجای اشک آبلہ ہای پای را ٭ (اردو) تلف ہونا۔ ضائع ہونا۔

تلف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ضائع کردن است (صائب ؎) از سرد مہری آتش شوقم فسردہ است ٭ روغن تلف مکن بچراغیکہ مردہ است ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گشتن پیداست کہ بجایش می آید

تلقین گرفتن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل کردن اطلاع و آگهی است (کمال ...) خطا [illegible] آموخت که طوطی چیز از آئینه تلقین ز خفی [illegible] بالا ستعلق [illegible] گیرودن است که بجالش می آید (اردو) تلقین پانا۔ آگاہی حاصل کرنا۔ اطلاع پانا۔

تلقین نمودن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. **مؤلف** عرض کند که مرادف تلقین کردن است (اشرف علی شیرازی) ساکنان شیراز را جمع نموده او امر و نواهی بوعظ و مواعظ و مسائل یقینی تلقین نموده بیا۔ (اردو) دیکھو تلقین کردن۔

تلقین یافتن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. **مؤلف** عرض کند که مرادف تلقین گرفتن است (معزی نیشاپوری سے) آن دین و شریعت ز نبی یافته تعلیم ٭ وین جود و شجاعت ز ملک یافته تلقین ٭ (اردو) تلقین پانا۔ تلقین گرفتن۔

تلک | اقوال. برهان بفتح اول و ثانی و سکون کاف (۱) کسی را گویند که سلبتش بسیار گنده و پر باشد و (۲) در جای دیگر سلبت برکنده نوشته بودند بفتح بای ابجد و کاف والله اعلم و بفتح اول و سکون ثانی (۳) بمعنی تلخ که ضد شیرین است و (۴) زر و رق را نیز گویند و طلق معرب آنست و (۵) نوعی از قماش هم هست و بضم اول و سکون ثانی (۶) غله باشد که آن را لوبیا خوانند و بکسر اول و فتح ثانی (۷) جامهٔ پشیرانه و آستین کوتاه و (۸) درخت سیب صحرائی که بیونانی زعرور و بعربی ذو ثلاث حبات نام دارد و بکسر اول و سکون ثانی (۹) زنجبیل تر و تازه. صاحب جهانگیری بنسبت معنی اول صراحت کند که کسی که سلبتش پراگنده باشد و بذکر معنی سوم و ششم بنسبت معنی ششم

کے بعد رخساروں پہ رکھ لیتے ہیں (رائج) (۲) وہ شخص جس نے اپنی مونچھ کو اکھیڑا ہو (۳) [illegible] (۴) دیکھو ابرک (۵) ایک خاص قسم کا کیڑا جس کی تعریف کامل معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔ (۶) لوبیا۔ دیکھو ازاروم (۷) پشتواز۔ دیکھو پشتواز (۸) جنگلی سیب۔ دیکھو ازوف (۹) ادرک۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ ایک قسم کی جڑ ہے جسے سکھا کر سونٹھ بناتے ہیں اور آپ ہی نے سونٹھ پر فرمایا ہے۔ ہندی اسم مؤنث۔ سوکھی ادرک۔ زنجبیل۔ (۱۰) ایک پیمانہ۔ مذکر۔

تلکان بقول ناصری نام جائی است در خراسان کہ معدن تلک در انجا ظاہر شدہ و ہمچنین جائی است در قزوین کہ اول تلک در انجا یافتہ شدہ ہر دو را معرب کردہ طالقان خوانند و ہر دو شہر اکنون بتعریب اشتہار یافتہ۔ صاحب انند نقل نگارش۔ **مؤلف** عرض کند کہ زیادت الف و نون نسبت بر تلک این ہر دو مقامات را موسوم کردند کہ کان ابرک دارد (اردو) طالقان۔ خراسان اور قزوین میں دو ایسے مقامات کا نام ہے جس میں ابرک کی کان ہے۔ مذکر۔

تلگراف بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار مرادف تلغراف کہ گذشت۔ صاحب بولچال ہم بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ صاحب سخندان پارس ذکر این فرمودہ می فرماید کہ گاہی فارسیان استعمال مخفف این ہم می کنند چنانکہ گویند "ہشت روز است خط نوشتہ بودم جواب نیامد ناچار امروز تیل زدہ ام" یعنی تلگراف فرستادہ ام **مؤلف** عرض کند کہ ٹلیگراف لغت انگلیسی است و در محاورۂ معاصرین عرب معرب آن تلغراف بحذف و تبدیل است۔ فارسیان آن را مفرس کردہ اند یعنی بہ تبدیل تای ہندی بفوقانی و حذف تحتانی کاف فارسی را بجای خود قائم داشتند آنچہ صاحب سخندان گوید صراحت آن بر اتیل زدن می آید (اردو) دیکھو تلغراف۔

تلگرافچی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار مہتمم تار برقی را گویند کہ کار و بار این می کند مؤلف عرض کند کہ از قبیل بندوقچی و باورچی است بہ ترکیب چی کہ لغت ترکی زبان است (اردو) تار برقی کا مہتمم۔

تلگراف خانہ استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ مکانی را نام است کہ در آن کار و بار تار برقی می شود۔ صاحب نواب جہانگیر ذکر این کردہ [illegible] بحوالۂ معاصرین عجم کردہ مؤلف عرض کند کہ [illegible] دیار است ترکیب [illegible] [illegible]

(الف) **تلمبہ** الف بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار آلہ ایست کہ بوسیلۂ آن آتش را آب زنند و فرو نشانند (ب) کسی کہ اہتمام

(ب) **تلمبہ چی**

(ج) **تلمبہ فوارہ** آن آلہ کند۔ صاحب نواب جہانگیر ہم ذکر این کردہ۔ صاحب [illegible] بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ج را بمعنی فوارہ آوردہ کہ از آن آب زنند مؤلف عرض کند کہ الف را اسم جامد فارسی جدید دانیم و ب و ج مرکب آن معاصرین عجم این را بہ تشدید و فتح موحدہ می خوانند۔ (اردو) الف فیرانجن۔ مذکر۔ وہ آلہ جس سے آگ بجھاتے ہیں (ب) فیرانجن کا مہتمم (ج) فیرانجن کا پمپ۔ مذکر۔

تلمن بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و میم مکسور بنون زدہ۔ یعنی آدمی و حیوانات و دیگر۔ می فرماید کہ لغت زند و پازند است و ترجمۂ عربی آین الف۔ صاحبان ناصری و انند بحوالۂ برہان ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آوردہ مؤلف عرض کند کہ تل بمعنی او ست یعنی پشتارہ و من ہم در فارسی زبان بمعنی تو دہ ہر چیز

می آید و بمعنی سوراخ وسط شاہین ترازو ہم۔ پس این اسم مرکب معلوم می شود از
تل ومن (اردو) ناک۔ مؤنث۔

تلمیح بقول اننداہ بروزن تفعیل۔ لغت عربیست بمعنی نگاہ سبک کردن بسوی چیزی
و باصطلاح اہل معانی اشارت کردن در کلام بقصہ یا آوردن اصطلاحات نجوم وموسیقی
وغیرہ یا آیات قرآن مجید یا احادیث وغیرہ **مؤلف** عرض کند کہ در فارسی زبان برای این
معنی اصطلاحی لغتی دیگر نیست ازینجاست کہ ما این را جا دادہ ایم (اردو) تلمیح بقول
آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ علم بیان کی اصطلاح مین کسی قصہ وغیرہ کا کلام مین اشارہ کرنا۔

تلمیذ بقول بہار بروزن تعویذ شاگرد می فرماید کہ بالکسر معرب وتلامذہ وتلامیذ جمع آن
صاحب اننداہ گوید کہ این ہر فارسی است وعربی فصیح نیست ولہذا صاحب قاموس ذکر این
نکرد صاحب سواد السبیل کہ محقق معربات است ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد
فارسی زبان است وصاحب منتخب ہم این را فارسی گوید عجب است از محققین فارسی زبان
کہ این را ترک کردہ اند ازینکہ زحمت تحقیق را بر نداشتند (اردو) تلمیذ۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ شاگرد۔ طالب العلم۔

تلمیس وجلمیس بقول ناصری بپارسی قدیم سریانی نام دو پسر گلشاہ یعنی آدم بودہ
بعربی قابیل وہابیل خواندہ اند و دو دختر را کہ یکی ہکیسار و دیگری اکیمار نام داشتہ بدین دو برادر
داد۔ اکیمار کہ بہ تلمیس رسید خوب تر ازان بود کہ بہ جلمیس دادہ شد بنابرین جلمیس از راہ
غرض نفس بعد وقتی کہ تلمیس بخواب رفتہ بود سنگی بر سر برادر زدہ او را بکشت وآدم بزبان سریانی

برادرانی هابیل شعر دا مرثیتی فرمود و مضمون او را یعرب ابن قحطان بعربی ترجمه کرده که مشهور است و می شاید که این چهار نام سریانی باشد از لغت و ساتیر نقل کرده شد **مؤلف** عرض کند که قول ناصری که محقق زبان خود است اعتبار را شاید (اردو) تلمیس و جلیبس فارسی قدیم مین آدم کے دو لڑکون کا نام ہے جن کو عربی مین قابیل و ہابیل کہتے ہین - مذکر -

تلندہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و انند بفتح اول و دوم با نون زدہ چیزی که بزبان گویند یعنی شخصی که درست تکلم نتواند نمود و او را بعربی تمتام خوانند خان آرزو در سراج ذکر این بحواله برهان کرده **مؤلف** عرض کند که مقصود محققین بالالغزش در زبان است یعنی لغزش کننده در زبان که سخن صاف ادا نتواند کرد و این ظاهر اسم فاعل ترکیبی می شود از مصدر تلندیدن که بقول صاحب رہنما بمعنی لغزیدن زبانش می آید محققین بالاتحقیق بکار نگرفتند و اسم جامد خیال کردند (اردو) کج زبان صاف گفتگو نہ کرنے والا -

تلنک بقول ناصری و برهان بفتح اول و نون و سکون ثانی و کاف میوه ایست شبیه به شفتالو **مؤلف** عرض کند که باعتبار ناصری این را اسم جامد خوانیم صاحب هفت قلزم ذکر این کرده و بنا علیه از تعریف مزید قاصریم مخفی مباد که همین لغت بکاف فارسی هم آمده و صاحب جامع آن را به همه معانی به کاف عربی نوشته ما همه را انجا هم درج و تسلیم کرده ایم (اردو) ایک میوے کا نام ہے جسے تلنک کہتے ہیں جو شفتالو سے مشابہ ہوتا ہے - مذکر - دیکھو تلنگ -

تلنک بقول جامع بر وزن بزرگ بکاف عربی (۱) بمعنی حاجت و خواهش و نیاز چه تلنگی بمعنی خواهش کننده باشد و (۲) هم بر وزن آتنگ کنایه از پیراهن و (۳) بکسر اول و ثانی

زدن انگشت باشد بردف و امثال آن و (۴)
خورشهٔ کوچک انگور که بر خوشهٔ کلان چسپیده بود
که به این معنی تلک هم آمده و بکسر اول و فتح دوم
(۵) نام ولایتی است از ملک دکن و (۶) میوهٔ
شبیه به شفتالو. صاحب ناصری ذکر معنی اول و
سوم و چهارم و پنجم به کاف فارسی کند. صاحب
مؤید قلمی بکاف فارسی به معنی اول قانع. صاحب
برهان به کاف فارسی به ذکر معنی اول و سوم و چهارم
و پنجم معنی دوم را ترک کرده. صاحب جهانگیری
هم بکاف فارسی برای معنی اول از سوزنی سند
آرد (ش) خرک را چیست گند به خو کرده با از
تلنگ ملوک تا بخراب با و برای معنی سوم از شیخ
محی عراقی (ش) آنجا که بچرخ است من از
ضرب تلنگ با آتش زند از شوق در ان راه
شلنگ با رفتیم و رسیدیم و گرفتیم بچنگ با
آن حلقه که صور از دوست کیصوت چلنگ با
هم او ذکر معنی چهارم و پنجم هم کرده. صاحب

سروری هم بکاف فارسی جائی به ذکر معنی اوا
و پنجم قانع و گوید که مردم بمعنی پنجم تلنگانه نیز گو
(امیر خسرو ش) اسپ همه تند کشم از تلنگ
و پیل همه مست ستانم ز بنگ با و بجای دیگ
ذکر معنی سوم و چهارم بجوالهٔ فرهنگ کند. صا
رشیدی هم بکاف فارسی ذکر معنی اول و سو
و چهارم و پنجم فرموده و آیسته به کاف فارس
نسبت معنی سوم می طراز د که بسر انگشت نواخت
دف است و دائره و مرادف کوک نیز
هم آهنگ کردن سازی را با یکدیگر و مواف
ساختن آوازهای تارها و اصوات) (میرنجا
ش) نوبت تخته شلنگ است حریفان دستی
تنبک ما به تلنگ است حریفان دستی با د
که (۷) ور دمندی و صاحب مذاقی (والد
تو که از اهل تلنگی بر رباب نیاز با تا تلنگی کم
بهر حریفان بنواز با و در آخر همه ذکر معنی او
هم فرموده. خان آرزو در سراج ذکر معنی

وسوم به کاف فارسی کند و به ذکر معنی چهارم گوید
کذا سراجهان تلنگ به دو کاف که بمعنی پنجم و ا
انگور گذشت که آن را تانک و تانگ خوانند
و به ذکر معنی پنجم گوید که تحقیق آنست که تلنگ در
اصل هندی تی لنگ است یعنی ملک مذکور و اهل
ملک خصوصاً برهمن آن ملک و تلنگانه مخصوص نام
ملک مذکور است وکلمه آنه در هندوستان برای
نسبت چنانکه راجپوتانه و این نیز قریب بفارسی
است از عالم توافق لسانین **مؤلف** عرض
کند که بیچاره در چراغ هدایت بذیل (تانگ
دائره) هم ذکر معانی این کرده و معنی هفتم بیان
کرده و وارسته را هم همدر انجا آورده بخیال
ما این اسم جامد فارسی زبان بکاف فارسی و عربی
هردو است و به اعتبار صاحبان تحقیق که بعض آن
اهل زبانند همه معانی را تسلیم کنیم و مقصود معنی
سوم هم زین نباشد که امتحان صدای دف و دائره
است به انگشتان (اردو) (۱) حاجت

خواهش. مؤنث (۲) ق: لڑکا جس کے ڈاڑھی
مونچھ نہ ہون. امرد. مذکر. (۳) ڈھول یا دائرہ
کا امتحان انگلیون کے ذریعہ سے. مذکر. (۴)
انگور کا چھوٹا خوشہ جو بڑے خوشہ پر ہو. مذکر.
(۵) تلنگانہ. مذکر. دکن کے ملک کا وہ حصہ جس
مین تلنگی زبان جاری ہو. (۶) دیکھو تلنگ (۷).
اردو ہندی کا. مؤنث.

تلنگانہ بقول بہار بمعنی (۱) [illegible]
مسروری و رشیدی بذیل تلنگ ذکر این معنی (۲)
ولایتی از ملک دکن کرده اند یعنی مرادف معنی
پنجم تلنگ. خان آرزو در سراج بذیل تلنگ نوشته
که تلنگ در اصل هندی تی لنگ است یعنی
ملک مذکور و اهل ملک خصوصاً برهمن آن ملک و
تلنگانه مخصوص نام ملک مذکور و کلمه انه در
هندوستان برای نسبت است در ملک.
چنانکه راجپوتانه و گوندوانه و این نیز قریب به
فارسی است از عالم توافق لسان و تلنگیانه نیز

بہ تلنگ بمعنی گدایانہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل
را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر پیش شود این
را مخفف تلنگیانہ دانیم کہ بجایش می آید و آنچہ
خان آرزو نسبت معنی دوم در بیان ماخذ طبع آزمائی
کردہ کہ آنہ را لفظ ہندی برای نسبت دانستہ فضولی
اوست آنہ کلمۂ فارسی زبان است کہ افادۂ معنی
لیاقت کند چنانکہ شاہانہ و جرمانہ پس فارسیان تلنگ
را بترکیب آنہ تلنگانہ کردند و اہل ہند باتباع فارسی
بعض الفاظ ہندی را ہم با آنۂ فارسی مرکب می کنند
کہ این قسم عمل در بسیاری از الفاظ ہندی است
(سعدی ؎) قبای تلنگانہ برتن کنند * بدخل حبش
جامہ زن کنند * (اردو) (۱) دیکھو تلنگیانہ کے
پہلے معنے (۲) دیکھو تلنگ کے پانچوین معنے ۔

تلنگبین بقول برہان و جامع بروزن و
معنی ترنجبین است و آن داروئی است شیرین
و مانند شبنم بر خار شتر می نشیند صاحب جہانگیری
این را مرادف ترنگبین گوید کہ گذشت ۔ صاحب
سروری از نزاری سند آوردہ (؎) در سوالی
مجاز نیست عجب * زہر اگر با تلنگبین باشد *
مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج
درست گوید کہ ترانگبین کہ گذشت اصل است
و این مبدّلش چنانکہ آروند و الوند (اردو)
دیکھو ترانگبین ۔

تلنگ دائرہ اصطلاح ۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید کہ (۱) دائرہ و غیر آنست
کہ دائرۂ دف را بہ انگشتان زنند تا صدا برآید
و (۲) بازئی است کہ طفلان خطی کشیدہ مہرہ
بازی کنند و مہرہ ہر کہ از آن برآید بُرد از دست
(اشرف ؎) برخاست چو ساز در میان آورد *
* کردم بہ تلنگ دائرہ بیرونش * زلہ بردارش
بہار نسبت معنی اوّل می فرماید و تعریفش بہتر از
استاد او یعنی آوازیکہ از دائرہ . بنواختن برآید
و ذکر معنی دوم ہم کند و (۳) بالکسر بمعنی زدن
دائرہ و دف بانگشتان تا صدا از وی برآید ۔

وہر دو محققین بالا گویند کہ از اہل زبان بہ تحقیق
رسیدہ کہ (بہ تلنگ دائرہ کار کردن) کنایہ از کار
بہ آسانی کردن است چنانچہ از کلام اشرف ہم
مستفاد می شود **مؤلف** عرض کند کہ محقق ما در ا
وبہار زلہ بردار ہر دو این مصدر مرکب را
از کلام اشرف پیدا کردہ اند وما این را فضول
دانیم سند اشرف متعلق بمعنی اول وسوم می توان
مخفی مباد کہ مقصود بہار از معنی سوم حاصل بالمصدر
باشد نہ مصدر و این مرکب اضافی است و تلنگ
دریں جا بمعنی مطلق صدا است ۔ وبرای معنی دوم
سند استعمال می خواہیم کہ محققین اہل زبان و دیگر
اہل تحقیق زبان دان ازین ساکت اند مخفی مباد
کہ معاصرین عجم در معنی اول وسوم حرکت و آواز
را مخصوص کنند یعنی امتحان آواز دف وہمچنین
آواز امتحان دف وامثال آن (اردو)
(۱) ڈھول کا امتحان جو بجانے سے پہلے انگلیوں
سے تھاپ لگا کر کیا جاتا ہے ۔ مذکر (۲) ایک خاص
قسم کا کھیل ۔ مذکر (۳) ڈھول وغیرہ کی وہ آواز
جو بجانے سے پہلے بطور امتحان کی جائے ۔ مؤنث

تلنگی بقول برہان بضم اول وفتح ثانی (۱)
نیاز مند وخواہش کنندہ و گدا را گویند وبکسر ثالث
(۲) مخفف تولنگی است کہ میان پاچہ باشد و
(۳) کنایہ از پسر امرد وضخیم وترش رو وبی باک و
خونی و تونی ہم صاحب رشیدی بر معنی اول قانع
وصاحب سروری سند دہد از شمس الدین کوتوالی
(ف) از تلنگی مجوی صدق وصواب ؛ کہ نجوید
کسی ز آتش آب ؛ ہم او می فرماید کہ درین ایام
(۴) بمعنی جلف وجری ۔ صاحب مؤید ہم بر معنی
اول قناعت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ یای
نسبت بر لفظ تلنگ زیادہ کردہ اند ومعنی اول
موافق قیاس است ودو معنی دوم از تولنگی یتلنگی
می نماید ومیان پاچہ پارچہ ایست کہ بر میان ساتر
شود ہمچون پاچہ ازار وہمین است تہ لنگی وتہ لنگ
و تولنگ مبدلش واین معنی را اشتقاق سندی باشیم

که غیر از برہان دیگری ذکرش نکند و معنی سوم مجاز آن
معنی دوم یافته می شود که ہمین باشد لباس امردان
در عجم عموماً و در معنی چہارم که جلف است مراد شاه
از ظالم باشد و این مجاز معنی سوم می نماید که امردان
را ظالم گفتند چنانکه فارسیان یار خود را ظالم
می گویند بالجمله ورای معنی اوّل و چہارم دیگر معانی
را قابل نظر دانیم و بدون سند استعمال تصفیهٔ آن
نمی توانیم کرد و معنی چہارم را باعتبار صاحب
سروری که محقق اہل زبانست تسلیم کنیم (اردو)
(۱) نیاز مند. خواہشمند. عرضمند. فقیر (۲) ایک
قسم کا تہبند. مذکر. (۳) وہ لڑکا جس کی ڈاڑھی
اور مونچھ نہ ہوں۔ (۴) ظالم۔

تلنگیانه بقول سروری بضم تا و فتح لام و
نون دوم با کاف فارسی (۱) حاجت مندانه
وگدایانه. منسوب به تلنگی که گذشت. می فرماید که
درین زمانه بر جلف و جمری اطلاق کنند مقصود
از (۲) ظالمانه باشد (سراج الدین راجی سه)

شاه بشنید چون ترانهٔ او ؛ دید وضع تلنگیانهٔ او و ...
می فرماید که بحذف یا ہم مستعمل. صاحب رشیدی
بر معنی اوّل قانع و خان آرزو در سراج ہم بر معنی
اوّل قناعت کرده **مؤلف** عرض کند که ما بعد
سروری که محقق زبان خود است معنی دوم را
معتبر دانیم و مجرد معنی جلف لقولش بر تلنگی گذشت
طرز تعریفش حقیقت را ظاہر نکرد مخفی مباد که حسب قواعد
فارسی زبان کلمهٔ آنه که افادهٔ معنی قابلیت و لیاقت
کند مرکب است با لفظ تلنگی یعنی بقابلیت تلنگی
و مراد از حاجت مندانه وگدایانه و لفظ گدایانه
ہم خوش تمثیل این است (اردو) (۱) حاجت
مندانه. فقیرانه. (۲) ظالمانه.

تلنه بقول برہان وجہانگیری و جامع و رشیدی
بضم اوّل و سکون ثانی و فتح نون بمعنی حاجت و
وخواہش و نیاز و ضرورت (کمال اسمعیل سه)
اکنون که ہیچ سوی ندارد دلا بازار ؛ ہنر روان ...
با تلنه تو آورم که ہستی با معشوقه روز بی نوائی

صاحب سروری فرماید کہ ہمان تلنگ کہ گذشت خان آرزو در سراج گوید کہ این لغت عرب است بہ تشدید نون و فارسیان استعمال این بتخفیف کنند **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است ذکر این نکرد و صاحب منتہی الارب این را بالمعنی حاجت آوردہ پس قول خان آرزو قرین صواب است و جا دارد کہ تلنگ را ہم کہ بہ ہمین معنی گذشت بر سبیل تبدیل تعلق ازین با لحد بہ تصرف در اعراب (**اردو**) حاجت۔ خواہش مؤنث۔ نیاز۔ مذکر۔ ضرورت۔ مؤنث (دیکھو تلنگ)

تلو بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی بفتح اول بر وزن زلو (۱) مطلق خار را گویند و بضم اول (۲) پائین تیر باشد۔ جائیکہ پی در ان پیچند و رنگ کنند و پیکان مضبوط سازند (ابو رافع ارہ) تیر اندر قلب دشمن تا تلو کی می خلد چو نانکہ در چشمش نا و پلہ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) (۱) کانٹا۔ مذکر (۲) تیر کا وہ مقام جہان پیکان مضبوط کرین۔ مذکر۔

تلوازہ بقول ملحقات ہمان خانہ کہ از چوب سازند۔ در ہندی مچان گویند **مؤلف** عرض کند کہ مچان در ہندی خانہ نیست بلکہ آن مقام را نام است کہ در دیوار خانہ برای داشتن و گذاشتن سامان قائم کنند کہ بعربی رف گویند و دیگری از محققین ذکر این نکرد و ما این را اسم جامد دانیم کہ معاصرین عجم ذکر این کنند (**اردو**) مچان۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ٹانڈ۔ ٹانڈ۔ وہ تختے یا لکڑیان جو دیوار مین اسباب وغیرہ رکھنے کے واسطے زمین سے اونچی لگا دیتے ہین۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن مین اس مقام کو بھی مچان کہتے ہین جو کھیتون مین چار لکڑیون پر قائم کرتے ہین تاکہ شب مین کاشتکار باغراض حفاظت وہین رہے۔

تلواسه بقول برهان بروزن چلپاسه (۱) اضطراب
و بی آرامی و بی قراری واند و (۲) بمعنی بچیزی تشنه
صاحبان جامع و جهانگیری و ناصری ذکر معنی اول کرده
اند (جمال الدین اشهری ؁) زبس تلواسه کایم
جان من بود * تو گفتی مرد خواهد جان من بود *
صاحب رشیدی این را مرادف تالواسه گوید
که بجایش گذشت بهار ذکر این کرده میفرماید که با
لفظ کردن و گرفتن مستعمل . خان آرزو در سراج
این را صحیح بفتح اول داند که مخفف تالواسه است
و بحواله رشیدی گوید که در کلام قدما نیامده و
غیر از کلام خسرو یافته نشد مؤلف عرض کند
که بقول ناصری و جامع که محققین اهل زبانند برای
معنی اول سندی را ماند هیچ ضرورت ندارد
که کلام شعرا را برای این ضرور دانیم . و این درست
است که این را مخفف تالواسه گوئیم که بجایش گذشت
و معنی دوم مجاز باشد (اردو) (۱) دیکهو تالواسه
(۲) خواهش . رغبت . مؤنث .

تلواسه بودن استعمال بمعنی عارض بودن
بی قراری مؤلف عرض کند که سند این از
اشهری بر تلواسه گذشت موافق قیاس است
(اردو) بی قراری رهنا . اضطراب رهنا .

تلواسه کردن استعمال . صاحب آصفی
ذکر این بحواله بهار کرده بمعنی ساکت مؤلف
عرض کند که اضطراب و بیقراری کردن سند این
پیش نشد عینی ندارد که موافق قیاس است .
(اردو) اضطراب اور بیقرار ہونا .

تلواسه گرفتن استعمال . صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی مبتلای اضطراب شدن و عارض شدن بیقراری
و اضطراب (ملا جامی ؁) آن یکی را گرفته تلواسه
که خورد بیشتر زهم کاسه * (اردو) اضطراب
لاحق ہونا . بیقراری ہونا .

تلوسه بقول برهان بفتح اول بروزن وسوسه
مخفف تلواسه که (۱) اضطراب و بیقراری و

آمده باشد (خسرو) کاخر روز آخرم آید
چو روز بر تلوسهٔ جان شد وم سینه سوز چو (۲)
بضم اوّل و ثانی غلاف کارد و شمشیر و امثال
آن می فرماید که باین معنی بفتح اوّل بروزن سفینه
هم بنظر آمده و بفتح اوّل و ثانی (۳) غلاف خوشهٔ
خرما و غلاف دانهٔ خرما و (۴) تیشهٔ درودگری
را هم گفته اند (امیر خسرو) کام از تلوسه
و مرگ لبالب تلخ است بر شربت آب زهر شیشه
بیارید مرا بر (شیخ علی) خیال غمزه ات از پی
که در دلم بخلید بر دلم تلوسهٔ شمشیر آبدار گذشت
صاحبان جهانگیری و رشیدی بمعنی اوّل
و دوم قانع صاحب جامع همزبان برهان صاحب
سروری بجائی ذکر معنی اوّل و چهارم کرده و
بجای دیگر معنی دوم را آورده خان آرزو در
سراج بذیل تلواسه ذکر معنی اوّل این قانع و
بذیل تلوسه بتحتین و واو معروف ذکر معنی دوم و سوم
و چهارم فرموده گوید که در نسخهٔ میرزا بفتح اوّل
آورده. اوّل صحیح است بهار بر معنی اوّل
قانع. مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل این
را متحقق تلواسه دانیم و بدیگر معانی اسم
جامد فارسی زبان (اردو) (۱) دیکھو
تلواسه (۲) میان. مؤنث. تلوار
یا چھری وغیرہ کا غلاف (۳) خوشهٔ خرما یا دانۂ
خرما کا غلاف. مذکر (۴) تیشه. مذکر۔

تلوک قول برهان و جامع بفتح اوّل و ضم ثانی و سکون واو و کاف (۱) نشانهٔ تیر که بعربی هدف خوانند و (۲) ظرف
و صراحی که از آن بصورت شیر و گاو و حیوانات دیگر ساخته باشند و بدان شراب خورند. صاحبان جهانگیری و سروری
و رشیدی بمعنی اوّل قانع. صاحب ناصری گوید که همان تکوک که گذشت. باختلاف گفته اند و در تلپوک اصح آن
نگاشته شد خان آرزو در سراج بذکر هر دو معانی گوید که تحقیق این بکاف گذشت یعنی تکوک. مؤلف عرض کند که تکوک
بمعنی اوّل و دوم گذشت و تلپوک که بیای فارسی و لام بجایش مذکور شد بهر دو معنی بالا نیست و تکوک را هم ازین هیچ تعلق نیست

وخود ناصری هم برتگوک ذکر این معانی نکرده‌ اند و ما هم که اینجا اشارهٔ آن چرا کرده‌ ایم باقی حال ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و صراحت کافی بر تگوک کرده‌ ایم (اردو) دیکھو تگوک کے تیسرے اور پہلے معنے۔

تلونه بقول ملحقات برهان بمعنی شگوفه و بهار درخت را گویند **مؤلف** عرض کند که صراحت لغات نکرد و معاصرین عجم گویند بفتح اول و ضم دوم و فتح چهارم لغت قدیم است که حالا بر زبان نیست که اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) شگوفه۔ مذکر۔ بہار۔ مؤنث۔

تلمه بقول برهان و جامع۔ بفتح اول و ثانی غیر مشدد (۱) مطلق آنچه جانوران بقید در آید و (۲) جائی که دران چارپا را وابندند و (۳) آتونی که بر جامه و امثال آن کشند و (۴) بالائی مشدد پایه نردبان را گویند و (۵) بکسر اول بر وزن حلّیه بمعنی طلبا باشد که بعربی ذهب خوانند و بمعنی چهارم هم۔ صاحبان جهانگیری و رشیدی بمعنی اول و پنجم قانع صاحب سروری بجائی ذکر معنی چهارم نکرده گوید که حالا تله گویند و بجای دیگر ذکر معنی اول و دوم و سوم کرده میفرماید کدام داخل معنی اول است (این یمین ۵) نفس نفیس او نشود خاضع فلک که سیمرغ را کسی نفگند است در تله صاحب ناصری بمعنی اول و دوم و چهارم و پنجم قانع۔ وارسته نسبت معنی اول صراحت مزید کند که چیزی است که بدان جانوران را شکار کنند و بجای دام (ملا عبدالرزاق فیاض اخوند سعید اشرف ۵) روح در کسوت آدم زپی معرفت است کرده اندازین تله در خاک که عنقا گیرند و گوید که بهمین معنی به تشدید لام هم آمده۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید که مطلق دام است و بحوالهٔ قوسی گوید که چوبی است که آن را کج کنند و بران نره حلاجی بندند و دانه بران گذارند و تله را در خاک پنهان کنند و مرغان را بدان صید کنند و بحوالهٔ نسخهٔ جلیمی گوید که بمعنی طویله که چارپا را در آن

کردہ می فرماید کہ تولی باضافۂ واو ہم می آید بمعنی اوّل۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ معنی
دوم مجاز باشد و ذکر معنی سوم کردہ نسبت معنی چہارم می فرماید کہ تحقیق آنست طلا در اصل بہ تای
قرشت تالا بود و فارسیان عربی دان بطای سطبقہ نوشتند و تلی امالۂ آنست و بذکر معنی پنجم
گوید کہ می توان کہ واو بہ یا بدل شود **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل اسم جامد دانیم و معنی دوم
مجاز معنی اوّل و معنی سوم مجاز معنی دوم و معنی چہارم بقول خان آرزو امالۂ تلی یا اینکہ عربی
دانان بالف مقصورہ خواندند و الف آخر را بصورت تحتانی نوشتند و معنی پنجم مبدل تلو چنانکہ
انگور و انگیر (**اردو**) (۱) سونا۔ مذکر۔ (۲) حجام کی دھوبٹی۔ مؤنث۔ یہہ دکن کا محاورہ
ہے۔ وہ صندوق یا کیسہ جس میں حجام اپنا سامان رکھتا ہے۔ مذکر۔ (۳) درزی کا صندوق
یا کیسہ جس میں سامان دوخت ہوتا ہے۔ مذکر۔ دکن میں درزی کا اڑیم کہتے ہیں۔ مذکر (۴) دیکھو
طلا (۵) دیکھو تلو۔

تلیبار بقول برہان و جامع و رشیدی بفتح اوّل و ثالث مجہول و بای ابجد بہ الف کشیدہ
بروزن خریدار۔ خانہ را گویند کہ بجہت کرم پیلہ چوب بندی کنند تا پیلہ حاصل شود۔ صاحب
جہانگیری بذکر این گوید کہ تلیوار ہم بہمین معنی آمدہ (جمال گیلانی ؎) بدر و بام خانہ بگذشتند؎
بہ تلیبار آشنا گشتند؎ صاحب ناصری بذکر ہر دو می فرماید کہ تلیار ہم بہمین معنی آمدہ۔ خان آرزو
در سراج می طرازد کہ تلیوار مبدل این است **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ معانی دوم و سوم
تلی این مرکب با واو قیاس کنیم کہ معنی لفظی این مثل صندوق حجامان و خیاطان است کہ خانہ خانہ
باشد و تلیبار مبدلش کہ واو بہ موحدہ بدل شود چنانکہ آو و آب و تلیار ہم مبدلش چنانکہ مونیز

وتمیز (اردو) وہ لکڑی کا خانہ دار گھر جو ریشم کے کیڑون کے لئے بنایا جاتا ہے۔ مذکر۔

تلیدن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی لرزیدن **مؤلف** عرض می کند کہ ہمۂ محققین مصادر وغیرہ مصادر از ین ساکت و بخیال ما مرکب است از اسم جامد تول کہ بمعنی وحشت آید بحذف واو ویای معروف وعلامت مصدر دن۔ بہ اصول ما مصدر اصلی است کہ اسم جامد این لغت فارسی است وتلندہ کہ گذشت اسم فاعل این وما اشارۂ این ہمدر انجا کردہ ایم معنی لفظی این بلحاظ ماخذ وحشت کردن ولیکن استعمال فارسیان معاصر بمعنی لرزیدن است کامل التصریف باشد ومضارع این تلد (اردو) کانپنا۔

تلیمان بقول برہان بروزن نریمان نام پہلوانیست ایرانی وبقول بعض تورانی صاحب جہانگیری بر پہلوانان ایران قانع وصاحب جامع بر مجرد پہلوان۔ صاحب رشیدی متفق با جہانگیری وصاحب سروری پہلوان تورانی گوید۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد ایرانی باشد یا تورانی عَلَم است وبس وازینکہ بقول معاصرین عجم پہلوانیست بسیار معروف ما این را جا دادہ ایم ومعاصرین عجم این را منسوب بہ ایران کنند (اردو) تلیمان ایک پہلوان کا نام ہے جو ایران یا توران مین گزرا ہے۔ مذکر۔

تلیوار بقول برہان وجہانگیری وجامع و ناصری ورشیدی بروزن وبمعنی تلیبار است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این ہمدر انجا عرض کردہ ایم کہ این اصل است وآن مبدل این (اردو) دیکھو تلیبار

فوقانی با میم

تم بقول برہان وجامع ورشیدی وسروری و ناصری بفتح اول وسکون ثانی آفتی است

کہ در چشم پیدا می شود مانند پردہ وآن را بعربی غشاوہ گویند (ابن یمین ے) ہرکس نشان
سروری اندر جبین تو ؛ بیند اگرچہ در بصرش آفت تم است ؛ خان آرزو در سراج گوید
کہ ظاہراً مخفف تمر است کہ بہمین معنی می آید مؤلف عرض کند کہ اتفاق داریم باو پردۂ
عنکبوت ہم بہمین معنی گذشت (اردو) موتیابند۔ مذکر۔ دیکھو پردۂ عنکبوت۔

تماج بقول برہان وجامع وانند وسراج بضم اول بروزن اماج کیسۂ درازی را گویند کہ
از پارچہ دوزند ویا ابریشم بافند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔
(اردو) ہمیانی۔ مؤنث۔ دیکھو اپرانداخ۔

تماخ صاحب مؤید مطبوعہ بذیل لغات فارسی گوید کہ گیاہ تنک را گویند کذا فی بعض الکتب
مؤلف عرض کند کہ در نسخ قلمی ہمین معنی بہ تمارخ نوشتہ کہ می آید وتصحیف کاتبین مطبع نولکشور
بیش نیست (اردو) دیکھو تمارخ۔

(الف) **تماخرہ** بقول برہان بفتح اول وخای نقطہ دار ورای بی نقطہ (۱) بمعنی ہزل ومزاح
ومسخرگی وظرافت می فرماید کہ (۲) بسکون خای نقطہ دار ہم گفتہ اند بمعنی مطلق سخن اعم از مطائبہ
وخوش طبعی وغیرآن۔ صاحب سروری در ہر دو معنی بسکون خای نقطہ دار آوردہ۔ صاحبان جہانگیری
وجامع ورشیدی وناصری وسراج بر معنی اول قانع (حکیم ناصر خسرو ے) گر تو تماخرہ کنی اندر
چنین سفر ؛ بر خویشتن کنی تو نہ بر من تماخرہ ؛ بہار بذکر معنی اول گوید کہ بالفظ فراگرفتن وکردن
مستعمل مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم می نماید و ---------

(ب) **تماخرہ فراگرفتن** بمعنی مسخرگی اختیار کردن است (پوربہای جامی ے)

ای احمق که مرا بتر ادیدا از خریت و حالی فراگرفت مزاج و تماخره نمود ....

(ج) **تماخره کردن و کندن** بمعنی مسخرگی کردن است و سند این در ذیل مسخره بالف گذشت (اردو) الف (۱) مسخرگی ظرافت مونث (۲) بات مونث (ب) مسخرگی اختیار کرنا (ج) مسخرگی کرنا۔

تمارخ بقول ملحقات برهان بفتح اوّل و رای قرشت گیاه تنک را گویند مؤلف عرض کند که در نسخ قلمی مؤیّد هم این لغت بهمین معنی یافته می‌شود اسم جامد فارسی است قدیم دانیم (اردو) هریالی۔ مونث۔

تماشا بقول بیان باشین نقطه دار بالف کشیده بنظر کردن چیزی از بهر حظ و عبرت وارسته گوید که تفاعل مشی است در اصل تماشی و دشمنی تمنی و تولی و تقاضی اینجا هم یا را بالف بدل کرده اند معنی لغوی آن با یکدیگر پیاده رفتن۔ فارسیان بمعنی دیدن آرند (نعمت خان عالی ع) جان بر سر دل رفت و دل از دیده برون شد این با همه از بهر تماشای تو باشد۔ خان آرزو در سراج می‌فرماید که بعضی از فضلا در شرح گلستان نوشته اند که لفظ تماشا تفاعل مشی است و اصلش تماشی است و فارسیان در این قسم مصادر یا را بالف بدل کنند از عالم تمنا پس معنی تماشا نظر به اصل لغت با یکدیگر پیاده رفتن چون یاران برای تفرج اکثر با هم پیاده و سیر کنند در عرف بمعنی تفرج مستعمل شده و لهذا بطرف دیده منسوب می‌شود چنانکه سعدی گوید (ع) دیده شکیبد ز تماشای باغ منقول است روزی سعد الله خان وزیر می‌گفت که تماشای باغ دیدم آخوند ملا عوض وجیه گفت که تماشا خود دیدن است

پس تماشا دیدن درست نمی شود. صحیح کردیم. است. سعد الله خان این را متن برداشت و از
آنچه در مصدر تحریر یافت ظاهر شد که هر دو غرض خطا کرده اند خطای معترض نمایان است و خطای
معترف بجهت آنکه نبایستی قبول کرد هرچند تماشا دیدم غلط باشد امّا ازان وجه که معترض گفته است
غلط نیست بلکه از وجه دیگر است مگر آنکه مسامحة بکار برده مصدر را بمعنی مفعول گیرند بحذف
و ایصال یعنی متفرّج به از قبیل اعتماد و اعتبار در مقام حمل مواطات چنانچه در خطابات پادشاهی
و وجه تسمیهٔ غلامان واقع شود یا از تماشا ما به التماشا اراده نمایند چنانکه مهلک را مرگ گویند و
نجات دهنده را حیات و این نوع مسامحات در جمیع محاورات شائع و کسی انکار آن نمی تواند
کرد (انتهی کلامه) می فرماید که هرچند لفظ عربی است بمعنی اوّل استعمال کنند و نظیر این لفظ سیر است
که در عربی هم بمعنی رفتن است و فارسیان بمعنی مذکور استعمال نمایند چنانکه سیر و تماشا گویند و با لفظ
کردن مستعمل شود و با دیدن هرگز در اشعار اساتذه دیده نشد هرچند شارح مذکور بزور طبع
روا داشته امّا استعمال زبان دانان مخالف اوست و مراد از تفرّج هم همان دیدن است
از روی خط و مراد آخوند استعمال اهل زبان فارسی است درین صورت هیچ اعتراض براو وارد نیست
بلکه غلط شارح است فتامّل (انتهی) هم او در چراغ هدایت می فرماید که سالک یزدی استعمال تماشا
دیدن کرده و این خالی از غرابت نیست (۵) تعجّب دارد این صورت تماشا دارد این معنی ؎
جهان محو تماشا و تماشائی نمی بینم ؎ می فرماید که بعد تامّل معلوم می شود که دیدن اینجا بمعنی دریافتن است
یعنی من تماشا نمی دانم که چیست و حال آنکه عالم محو تماشا است. صاحب تحقیق الاصطلاحات هم
ذکر این کرده با وارسته متفق. بهار گوید که فارسیان بمعنی دیدن و هنگامه استعمال این کنند مؤلف

عرض کند کہ استعمال فارسیان (۱) بمعنی نظارہ و دید است کہ حاصل بالمصدر دیدن باشد و (۲) بمعنی ہنگامہ بصورت ترکیب و صراحت استعمال در ملحقات می آید و بحث کامل تماشا دیدن بجایش کنیم (اردو) (۱) تماشا۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دید۔ نظارہ (ظفر ے) دکھائی دی ہمیں کیفیت کونین ہستی میں ۔ نظر آیا خدائی کا تماشا بت پرستی میں ۔ (۲) ہنگامہ۔ مذکر۔

تماشا افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن نظارہ باشد و مراد از ہجوم خلق و جمع شدن از برای مشاہدہ و دید و تہلکہ افتادن و ہنگامہ برپا شدن از کثرت تماشائیان (حزین ے) قیامت شد بپا از جلوۂ نوخیز شمشادش ۔ تماشا در بہشت افتاد از حسن خدادادش ۔ (اردو) ہنگامہ برپا ہونا۔

تماشاچی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ آصفنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ہر کہ تماشا می بیند یعنی مشاہدہ و نظارہ چیزی می کند **مؤلف** عرض کند کہ لفظ تماشا مرکب شد با کلمۂ چی کہ لغت ترکی است از قبیل نقارچی و باورچی کہ افادۂ معنی فاعلی کند یعنی تماشا بیندہ (اردو) تماشہ بین۔ بقول آصفیہ۔ ہر قسم کی سیر دیکھنے والا (یہہ فارسی میں اسم فاعل ترکیبی کے معنے میں اور انھیں معنوں میں اردو میں بھی اس کا استعمال ہو سکتا ہے)۔

تماشہ خانہ استعمال۔ بقول بہار و بحر مرادف تماشا گاہ و تماشا کدہ (صائب ے) حسن چون تنہا شود از چشم خود دارد خطر ۔ در تماشا خانۂ آئینہ ہم تنہا مباش ۔ (خواجۂ شیراز ے) حلقۂ زلفش تماشا خانۂ باد صباست ۔ جان صد صاحب دل اینجا بستۂ آن مو ببین ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مکانی و مقامی کہ دران تماشا واقع شود یعنی محل تماشا (اردو) تماشے کا مقام دیکھو تماشا گاہ ۔

تماشاخانۂ اوپرا اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشاگاہی کہ دران رقص وسرود باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است صراحت اوپرا بجایش کردہ ایم کہ بمعنی رقص وسرود است (اردو) وہ تماشاگاہ جہان ناچ رنگ ہو۔

تماشاخانۂ رسمی اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار تماشاگاہی کہ دران نقل تزک شاہی شود صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم تصدیق این می کند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و معنی لفظی این خلاف کنایۂ محاورۂ معاصرین عجم است کہ زبان خود را بتاریکی می برند (اردو) وہ ناٹک جس مین بادشاہی تزک وحشم کی نقل ہو۔ مذکر۔

تماشاخانۂ سرباز اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار میدانی کہ دران سپاہ فوجی بازی کند ہمچون جنگ مصنوعی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) وہ میدان جہان فوجی کرتب دکھائے جاتے ہین۔ مذکر۔

تماشاخانۂ کالا اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ تماشاگاہی کہ بسیار تجمل وشان دارد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وہ ناٹک جس مین شان وتجمل زیادہ ہو۔ مذکر۔

تماشا دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشا نمودن وبمشاہدہ آوردن تماشا **مؤلف** عرض کند کہ متعدی تماشا دیدن است محاورۂ معاصرین عجم باشد (اردو) تماشا دکھلانا۔

تماشا دارد اصطلاح۔ بقول بحر امی لائق دیدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است گویند ؎ سربازی فلان تماشا دارد کہ

(اشرف مازندرانی ؎) وجد صوفی شب معراج
تماشا دارد ✿ جلوهٔ تیر ورآماج تماشا دارد ✿

(اردو) دیکھنے کے قابل ہے۔ قابل دید ہے۔

تماشا داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ محو تماشا بودن است (مسیح کاشی
؎) پیوستہ بروی تو تماشا دارم ✿ دل در
خم آن زلف چلیپا دارم ✿ مخفی مباد کہ سند بالا
متعلق بہ مصدر دارید ن است کہ بجائش می آید

(اردو) محو تماشا ہونا۔

تماشا دیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی نظارہ کردن است (سالک یزدی
؎) تعجب دارد این صورت تماشا دارد آئینہ
معنی ✿ جہان محو تماشا و تماشائی نمی بینم ✿ مخفی
مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر بینیدن پیدا است
کہ بجائش می آید خان آرزو در سراج بذیل تماشا
گوید کہ تماشا دیدن ہرگز در شعر اساتذہ دیدہ
نشد۔ ما بحث کاملش بذیل تماشا نقل کردہ ایم
و ہم او در چراغ ہدایت بذیل تماشا می نویسد کہ
در کلام سالک یزدی (تماشا دیدن) را دیدہ ام
و این خالی از غرابت نیست لیکن بعد تامل معلوم
می شود... بیان اینجا بمعنی دریافتن است یعنی من
تماشا نمی دانم کہ چیست حالانکہ عالم محو تماشا ست
(انتہی) ما میگوئیم کہ فضولی او ست و بیان درینجا
بمعنی دریافتن نیست بلکہ یافتن و مشاہدہ کردن
و نظارہ کردن و ذوق زبان ندارد کہ استعمال سالک
را از غرابت پندارد۔ فتامل۔ صاحب تحقیق
الاصطلاحات بذیل تماشا کردن ذکر این کردہ
گوید کہ ترجمۂ محاورۂ ہندی است بخیال ما او ہم
ذوق سخن ندارد (شیخ حسین شہرت ؎) بزم
اہل دنیا چون تماشا بین بتخانہ ✿ ندارم مطلبی باز
برہمن می کشم بیجا ✿ (امیر خسرو ؎) خرم آن
روز کہ من آن رخ زیبا بینم ✿ او کند ناز و من

از دو وقتا شا بینم ؁ (اردو) تماشا دیکھنا بقول آصفیہ۔ سیر دیکھنا کیفیت اٹھانا۔

تماشا رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بنظر آمدن تماشا است۔ (نظیری ؎) مجلس چو برشکست تماشا بما رسید ؁ در بزم چون نماند کسی جا بما رسید ؁ (اردو) تماشا نصیب ہونا۔ تماشا نظر آنا۔

تماشا شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش استعمال مصدر شودن پیدا است کہ بجایش می آید و معنی این قرار یافتن تماشا است (عالی ؎) غنچۂ دلہا ز شوقت ہر طرف وا می شود ؁ گر نقاب از رخ بیندازی تماشای شود ؁ (بدیع اصفہانی ؎) شیشہ ہا چید است بر طاق دلم دست امید ؁ گر فتد سنگی ز نو دیدی تماشای شود ؁ (اردو) تماشا ہونا تماشا قرار پانا۔

تماشا کدہ اصطلاح۔ بقول بہار و بحر مرادف تماشا خانہ و تماشا گاہ (شوکت ؎) گلشن از بسکہ زرویی تو تماشا کدہ است ؁ تکمۂ گل نگہ دیدہ حیرت زدہ است ؁ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تماشا خانہ۔

تماشا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تماشا دیدن باشد (نظیری نیشاپوری ؎) چنانم می گزد بی او تماشای چمن کردن ؁ کہ شکل غنچہ در گلشن سر مار است پنداری ؁ (اردو) دیکھنا۔ دیکھو تماشا دیدن۔

تماشا گاہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف تماشا خانہ کہ جای و محل تماشا باشد (صائب ؎) ز فیض سرمۂ حیرت درین تماشا گاہ ؁ یکی شد است چو آئینہ خوب و زشت مرا ؁ **مؤلف**

عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تماشا

گاہ۔ دیکھو تماشاخانہ۔

تماشاگر اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف تماشائی یعنی بیننده (تماشائی تکلو ص) از تو

چو آتش نتوان رفت میان بہ چکنم * دور تماشا گر گلزار تو باشیم * (تماطغرا ص) از رنگین

بتان دیدۂ دوستان * بہ مجلس تماشاگر بوستان * مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

از قبیل داوگر و صیقل گر (اردو) تماشا

دیکھنے والا۔

تماشاگاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف

عرض کند کہ از سندش استعمال مصدر نگاریدن

پیداست و معنی این قائم کردن تماشا (عرفی

ص) بر شفق گریہ عطارد شمار * بر ورق دیدۂ

تماشانگار * (اردو) تماشا قائم کرنا۔

تماشانمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض

کند کہ جلوہ دادن و مشاہدہ کنانیدن تماشا

ستعدی تماشا دیدن است (شانی مشہدی

ص) بران سر دارم سود اکہ دست افشان

و پاکوبان * دو رایم و ز جنون در شہر و بنمایم

تماشائی * مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال

مصدر نمائیدن پیداست کہ بجایش می آید

(اردو) تماشا دکھانا۔

تماشائی بقول بہار و وارستہ یعنی تماشا

گر کہ گذشت (ملا نوعی ص) حسن مستور نظر ہا ست

کہ چون صورت خویش * بہرہ نیست از آئینہ

تماشائی را * (ظہوری ص) گر تماشائی شود

پیدا تماشا رخصت است * حسرتی سازی

اگر خود را تماشا رخصت است * (ولہ ص)

غوطہ در دام نگہ خوردہ تماشائی او * یک جہان

دیدہ اگر در بن ہر مو دارد * مؤلف عرض

کند کہ موافق قیاس است (اردو) تماشائی

بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سیر دیکھنے والا	نظارہ کن۔ ناظر۔

(الف) **تماغہ** بقول بہار بالضم و غین معجمہ کلاہ شاہین و باز و امثال آن (خواجہ عبید اللہ ساماںؔ) ای کردہ عبید آہوی دل آہنگ ٭ بربستہ کمر بچین دامن بس تنگ ٭ این پردہ سینہ بند پرستان نیست ٭ مانند تماغہ ایست برچشم پلنگ ٭ (علی رضای تجلیؔ) شہباز نقش چو زند بال و پر بہم ٭ مہ چرخ را بیفگند از سر تماغہ وار ٭ (ابوطالب کلیمؔ) کبوتر کوبہ زنہارش درآید ٭ تماغہ از سر شاہین رباید ٭ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ترکی و عربی نیست فارسی قدیم است و بعض معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (**اردو**) ٹوپی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ وہ تھیلی جو شکاری جانور کے منہ پر چڑھا دیتے ہیں (المماغہ)۔ (وزیرؔ) وہ بدگمان ہوں کہ خط دیکھے بند کیں آنکھیں ٭ چڑھائی باز کی ٹوپی سر کبوتر پر ٭

تمام بقول بہار کافی و بسندہ و کامل و بی نقصان و بمعنی آخر و منقضی بالفظ شدن و کردن و بمعنی نظام یافتن بالفظ گرفتن مستعمل۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ مصدر عربی است و فارسیان آن را بمعنی تام اسم فاعل استعمال کنند و ازین جہت یای مصدری فارسی بآن الحاق سازند **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب نفتحتین بمعنی درست و درست شدن آوردہ فارسیان استعمال این ترکیب با مصادر خود بمعنی (۱) آخر و ختم و (۲) بمعنی کامل و کل ہمہ کردہ اند کہ در ملحقات می آید معنی دو طرز مجاز معنی اوّل می نماید بخیال ما مفرس است (ظہوریؔ) خونبہا تمام جوش زد از شور بلبلان ٭ گلہای آتشین شرر گلخن من است ٭ (والہؔ) ہر کہ غرض دارد امید ہی براو ٭ در تمام شہر و کو نگین نگشت ٭ (**اردو**) تمام بقول آصفیہ۔ عربی (۱)

آخر۔ ختم۔ (۲۶) کامل۔ بالکل۔ سالم۔

تمام آن را چمن گرفته است مقولہ۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی اطراف آن مقام سبزہ زار است **مؤلف** عرض کند کہ مقولہ موافق قیاس است (اردو) اس مقام کے اطراف سبزی ہے۔

تمام اجزا استعمال۔ بقول بہار و بحر بمعنی کامل و بی نقصان (عبدالرزاق فیاض ؎) غرت بی طالعان ہرگز تمام اجزا نبود ٭ دامنی گر داشت این خلعت گریبانی نداشت ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) کامل۔ تمام۔ بے نقصان۔

تمام برآمدن و برآئیدن استعمال کامل برآمدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ؎) زخود تمام برآیم اگر تمام برآیم ٭ ہزار بار بسوزم مگر کہ خام برآیم ٭ حیف است کہ مصدر برآئیدن بجایش ترک شد (اردو) کامل نکلنا۔

تمام بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کامل بودن است (کمال اصفہانی ؎) خلق گویند سفر خوردہ ٭ ہر کہ در احمقی تمام بود ٭ (اردو) کامل ہونا۔

تمام دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تمام تر معائنہ کردن و کامل فہمیدن و دانستن و یافتن (نظامی گنجوی ؎) بدر در خسروی دیدہ تمامش ٭ نہادہ خسرو پرویز نامش ٭ (اردو) کامل ملاحظہ کرنا۔ دیکھنا کامل پانا۔ کامل خیال کرنا۔

تمام رس اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مقابل نارس۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات

صراحت فرید کند که آنچه خوب رسیده باشد از
شراب وجز آن مقابل نیم رس (صائب سه) اثمار
رس نبوده باده که کف دارد ٭ گوهری که عیب دار
بود گوهری که تف دارد ٭ **مؤلف** عرض کند
که مرادف پخته که خامی ندارد چنانکه میوهٔ تمام
رس و شراب تمام رس۔ اسم مفعول ترکیبی است
(اردو) پختہ۔ پکا ہوا۔

تمام رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که سند پیش کردهٔ او از صائب همان
است که بر (تمام رس) گذشت و دران
استعمال (تمام رس) است که اسم مفعول ترکیبی
است و لازم نمی آید که بوثیقهٔ آن این مصدر را قائم
کنیم ازینکه استعمال دیگر مشتقات این بدین معنی در
کلام فارسیان دیده نشد۔ صاحب آصفی غور نکرد
(اردو) ناقابل ترجمه۔

(الف) **تمام ساختن** استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که کامل کردن و ختم کردن و بانجام
رسانیدن است (صائب سه) خورشید دست
و ہفتہ کند ماه را تمام ٭ حسن تو کار من به تجلی
تمام ساخت ٭ و از همین قبیل است ...

(ب) **تمام سازیدن** (ظهوری سه)
بیا ن عیدی کن و در عیدگاه عشق قربان شو ٭
که می سازد شهادت ناتمامان را تمام اینجا ٭
(اردو) الف و ب تمام کرنا۔

تمام شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که (۱) لازم تمام کردن است یعنی کامل
شدن و از دو اسناد پیش کرده اش استعمال
مصدر رشودن پیداست که بجایش می آید (ظهوری
سه) چو در ترکتازی کنند اهتمام ٭ شود ترکی
ترک گردون تمام ٭ (کمال اصفهانی سه)
چل روز ازان سبب گل آدم سرشته بود ٭

تا قصر دین بجنست وجودت شود تمام ؁ از سند
صائب استعمال تمام شدن پیداست (ص ۵)
درخاکساری آنکه چو صائب تمام شد ؁ برصدر
اگر قرار کند آستانه است ؁ صاحب رشیدی
گوید که (۲) بمعنی مردن هم۔ صاحبان بحر و برہان
ذکر ہر دو معنی کرده اند و از سند صائب من وجه
معنی دوم هم توان گرفت۔ خان آرزو در سراج
گوید که بدان سبب که موت متمم کمالات انسانی
است ازینجاست که بمعنی در تعریف انسان
گفته اند حیوان ناطق ثابت چنانکه شاعر گوید (ع)
نشنیده که هر که بمیرد تمام شد ؁ و این از جمله
تحقیقات علامه دوانی است **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) (۱)
تمام ہونا (۲) مرنا۔

تمام شہر در زیر پا افتاده است | مؤلف حسب
رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر
این کرده گوید که یعنی تمام شہر بہ نشیب واقع است
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
تمام شہر نشیب میں ہے۔

تمام عیار | اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی تمام
اجزا که گذشت صاحب بحر گوید که بمعنی کامل و
بی قصور (صائب ص ۵) شود بساط جہان چون
زر تمام عیار ؁ کنند کوشش اگر خلق در روائی
ہم ؁ **مؤلف** عرض کند که بمعنی کامل العیار۔
(اردو) کامل العیار۔ وہ سونا یا چاندی جو کھری ہو۔

تمام کردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی ختم کردن است (شفائی اصفہانی ص ۵)
چون لب از قصۂ اظہار محبت واماند ؁ بزبان
نگہ گرم تماشش کردم ؁ (اردو) تمام کرنا۔
ختم کرنا۔

تمام کشیدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند بالکلیه کشیدن و ہیچ باقی نداشتن و کشیدن

بکمال است (فغانی ره) ہزار جرعۂ فیض است
در قرابۂ عشق ؎ خوش آن حریف کہ این کاسہ را
تمام کشید ؎ (ابو رجای غزنوی ره) کمال دولت
و بخشش ہنوز نیم کش است ؎ جہان چو تیر شود در اکمان
گر تمام کشید ؎ (ظہوری ره) نفس گسیخت دلم
آہ تا تمام کشید ؎ بنود بچہ جگر دیدہ گریہ خام کشید
؎ (اردو) کامل کھینچنا۔ پینا۔ کمان ہو یا آہ و نالہ یا
جام شراب وغیرہ۔

تمام گذشتن استعمال۔ بمعنی منقضی شدن
بتامہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(ظہوری ره) کارت از عمر نیمکارہ ہنوز ؎ غافلی
و تمام می گذرد ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال
مصدر گذردن پیدا است کہ بجای خودش می آید
(اردو) کامل گذر جانا۔

تمام گردانیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی تمام کردن است (سنائی
غزنوی ره) از او خدمت ما کاری نیاید ایجان
؎ ہم تو بنا نہادی ہم تو تمام گردان ؎ (اردو)
تمام کرنا۔ ختم کرنا۔

تمام گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی تمام شدن است (صائب ره) لہیلی
بلبش داشتم ندانستم ؎ کہ این قدح بچشیدن تمام
می گردد ؎ (اردو) تمام ہونا۔ ختم ہونا۔
دیکھو تمام شدن۔

تمام گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی تمام و کامل شدن (مغربی علیشاپوری ره)
گیرد بدولت تو ہمہ شغلہای نسق ؎ گیرد بہ ہمت
تو ہمہ کارہا تمام ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال
مصدر گیردن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو)
کامل ہونا۔ تمام ہونا۔

تمام گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
مرادف تمام شدن است (کلیم ہمدانی سه) وا ہلا
زحرف چون و چرا بسته است لب ٭ چون ردٓ
تمام گشت جرس بی زبان شود ٭ (اردو)
تمام ہونا۔ دیکھو تمام شدن۔

تمامی صاحب تحقیق الاصطلاحات ذیل
تمام گوید که فارسیان یای مصدری فارسی
به آن الحاق سازند **مؤلف** عرض کند که
(۱) بمعنی موت و (۲) بمعنی اختتام و انجام
معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجازش۔
و بخیال ما یای آخره زائد است (صائب
سه) کار جہان تمامی ہرگز نمی پذیرد ٭ پیش
از تمامی خود خود را تمام گردان ٭ (وله
سه) خندہ شادی چه می خواہی دربن ماتم
سرا ٭ گل تمامی عمر خود را صرف یک خمیازہ
کرد ٭ (نصرت قمی سه) خال لب او قوت
التقریر ما برد ٭ این دزد سخن عرض تمامی شعرا
برد ٭ (ظہیر ری سه) تمامی عمر خاشاک سر
کوی ہوس چیدیم ٭ کنون زدان می کند بر شعلہ خس
خام خوشی را ٭ (اردو) (۱) موت۔ مؤنث
(۲) تمامی۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ آخر
انجام۔ انت۔

تماہیچہ بقول ملحقات برہان گوشت نرم و نزار و پختہ صاحب انند بحوالہ مؤید گوید
که بروزن و معنی تباہیچہ باشد یعنی گوشت نرم و پختہ **مؤلف** عرض کند که این مبدل تباہیچہ
است چنانکه غرب و غرم و صراحت ماخذ ہمہ را انجا کرده ایم (اردو) دیکھو تباہیچہ۔

تمتع بقول بہار بمعنی برخورداری یافتن می فرماید که بالفظ برداشتن و بردن و داشتن
و دیدن و گرفتن و یافتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بقول منتخب بفتحتین وضم فوقانی مشدد
سوم لغت عرب است به ہمین معنی فارسیان استعمال این بمعنی اسمی یعنی فائدہ کنند که در ملحقات

می آید (اردو) تمتع۔ یعنے فائدہ ۔ نذکر

تمتع برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فائدہ حاصل کردن است و تمتع شدن (صائب ؎) نشد زگردیتیمی نصیب ہیچ گہر ٭ تمتعی کہ دل ازخط دلستان برداشت ٭ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تمتع برداشتن است (مخلص کاشی ؎) جدا زہم چہ تمتع برند چون دندان ٭ جماعتی کہ زطفلی بہم برآمدہ اند ٭ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔ فائدہ پانا۔

تمتع بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن تمتع باشد مرادف تمتع برداشتن (صائب ؎) خموش باش نظر کن بہ طوطیان صائب ٭ کہ جز قفس چہ تمتع زگفتگو بستند ٭ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متمتع بودن است (حافظ شیراز ؎) از لذت حیات ندارد تمتعی ٭ امروز ہر کہ وعدۂ فرداش می دہند ٭ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر داریدن پیداست کہ بجائش می آید۔ (اردو) متمتع ہونا۔ فائدہ یاب ہونا۔

تمتع دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متمتع شدن مرادف تمتع داشتن است۔ (صائب ؎) تمتع باکمال قرب زان رعنانمی بینم ٭ کہ زیر پانہ بیند یار ومن بالانمی بینم ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر بینیدن پیداست کہ بجائش گذشت (اردو) دیکھو تمتع داشتن۔

تمتع گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی متمتع شدن است مرادف تمتع بردن (صائب ۵) نشد ز دولت بیدار رزق اہل سعادت ہ تمتعی کہ از ان چشم نیمخواب گرفتم ہ (اردو) متمتع ہونا۔ فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فائدہ حاصل کردن است (سعدی ۵) تمتع ز ہر گوشۂ یافتم ہ ز ہر خرمنی خوشۂ یافتم ہ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔ فائدہ پانا۔

تمتم بقول برہان و سروری و ناصری و رشیدی و جامع بفتح ہر دو فوقانی و سکون ہر دو میم (۱) قطاس را باشد و آن دُم گاو کوہی است کہ سپاہیان آن را از نیزہ و علم آویزند و بر گردن اسپ بندند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بکسر ہر دو بمعنی سماق است **مؤلف** عرض کند کہ بعض محققین نسبت معنی اول این لغت را بفتح ہر دو فوقانی نوشتہ اند و بمعنی دوم صاحب محیط ہم این را سماق گفتہ و بر سماق ہر چہ نوشتہ ما نقلش بر تتری کردہ ایم ولیکن تمتم بمعنی دوم خود لغت عربی است و صاحب منتہی الارب آوردہ البتہ بقول خان آرزو این را مفرس توانیم گفت اگر سند استعمال این بکسر ہر دو بدست آید (اردو) (۱) جنگلی گائے کی دم جو گھوڑون کی گردن اور علم پر زینت کے لئے لٹکاتے ہین۔ مؤنث (۲) سماق دیکھو تتری۔

تمثال بقول بہار بالکسر بمعنی پیکر و تماثیل جمع آن۔ می فرماید کہ با لفظ کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ این بالکسر لغت عرب است فارسیان استعمال این با مصادر فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید و ہیچ تخصیص مصدر کشیدن نیست (اردو) دیکھو پیکر کے پہلے معنے۔

تمثال بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

...ند کہ بمعنی نقش بستن و تصویر کشیدن (عالی شیرازی
ع) کجا بر آب بر ہم خوردہ کس بستہ است
...ثالی ٭ میسر نیست نقش مدعا طبع مشوش را ٭
(اردو) تصویر کھینچنا ۔ نقش کرنا ۔

...ثال ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی

...ثال کشیدن ذکر این کردہ از معنی ساکت
...ؤلف عرض کند کہ بمعنی تصویر کشیدن و نقش
...دن مرادف تمثال بستن است (رودکی
...مرقندی ع) بہشت آئین سرائی را بپرداخت
٭ ز ہر گونہ در آن تمثال ہا ساخت ٭ (خاقانی
مشہدی ع) ہست از پیشانی عاشق ہویدا
حال عشق ٭ می کشد مجنون مصور چون کشد
تمثال عشق ٭ (اردو) تصویر کھینچنا ۔ نقش کرنا ۔

تمثال گر اصطلاح ۔ بقول برہان در
ملحقات و بہار و بحر و مؤید صورت گر و نقاش
(شیخ شیراز ع) چنان صورتش بستہ تمثال گر
٭ کہ صورت نہ بندد ازان خوبتر ٭ مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است ۔ (اردو) مصور ۔

...لف) **تمثیل** بقول بہار بمعنی نگاشتن پیکر ۔ می فرماید کہ بمعنی تشبیہہ دادن از کلام محسن
...ثیر مستفاد می شود (ع) دین و دل را می دہی بر باد تا دم می زنی ٭ باز تمثیل کرم بر نام حاتم
...ی زنی ٭ مؤلف عرض کند کہ بالفتح و کسر ثای مثلثہ بقول منتخب لغت عرب است فارسیان
...عنی مثال استعمال کردہ اند و بہمین معنی در عربی ہم استعمال است بمعنی مصدری واز
...سند بالا

...ب) **تمثیل زدن** بمعنی مثال دادن ظاہر (اردو) الف ۔ تمثیل ۔ بقول آصفیہ
...ربی ۔ اسم مؤنث ۔ مثال ۔ تشبیہہ ۔ نظیر (ب) تمثیل دینا ۔ بقولہ ۔ مثال دینا ۔

...**نچہ** بقول ملحقات برہان بمعنی توشہ دان ۔ مرادف تنچہ مؤلف عرض کند کہ ظاہر الغت

ترکی معلوم می شود وسکوت دیگر محققین فارسی ہم تائید خیال ما می کند ولیکن لغات ترکی ازین ساکت جارۂ نیست کہ فارسی قدیم دانیم معاصرین عجم ازین بیخبراند (اردو) توشہ دان۔ بقول آصفیہ فارسی ماسم مذکر۔ توشہ دان۔ وہ ظرف جس مین سفر کی خوراک رکھین۔

تمخیشا بقول برہان وجامع باخاو شای نقطہ دار بروزن مسیحا۔ (۱) نام یکی از اصحاب کہف است و(۲) نام دعائی ہم کہ بوقت حاجت می خوانند صاحب انند بذکر این صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ بقول معاصرین عجم لغت ژند و پاژند باشد بمعنی دوم بخیال ما بمعنی اول فارسی نباشد و در عربی ہم یافتہ نمی شود باشد کہ سریانی باشد (اردو) (۱) ایک صحابی کا نام اصحاب کہف سے تمخیشا (۲) ایک دعا کو فارسیون نے بھی تمخیشا کہا ہے جس کی صراحت مزید نہین ہوئی۔ مؤنث۔

تمدن بقول آنند بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی تہذیب **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وضم دال مہملہ مشدد بمعنی بود و باش کردن در شہر و انتظام شہر نمودن و از نیکہ باشندگان شہر بہ نسبت دیہاتیان صاحب تیزی باشند فارسیان استعمال این بمعنی تہذیب کردہ اند و معاصرین عرب ہم بدین معنی استعمال می کنند پس ما این را مفرس دانیم (اردو) تمدن۔ مذکر تہذیب۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک فرمایا ہے مگر اردو مین انھین معنون مین مستعمل ہے۔

تمدہ بقول برہان وجامع بفتح اول وسکون ثانی بروزن بندہ کج زبان را گویند یعنی شخصی کہ در حرف زدن زبانش خوب نگردد کہ بہ عربی فافاء خوانند خان آرزو در سراج می فرماید کہ بدین معنی تمندہ بروزن دوندہ آمدہ وکُندہ ہم بدین معنی گذشت وہیچ یکی ازین سہ لغت

درکتب معتبره نیست **مؤلف** عرض کند که ماتبر تمنده حقیقت ماخذ این عرض کرده ایم وتمنده
سبدلش باشد پس این را مخفف تمنده دانیم و باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است
معتبر دانیم (اردو) دیکھو تلمندہ ۔

تمر بقول برہان و جامع بفتح اول وسکون ثانی و رای بی نقطہ (۱) آب مروارید که علتی است
درچشم و بکسر اول نیز بنظر آمده ـ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول گوید که در بعضی از فرہنگہا (۲)
آب مروارید را تمر خوانند با اول مکسور و ثانی زده ـ خان آرزو در سراج بدین تمر که بمعنی اول
گذشت این را اصل داند و تمر را مخفف این **مؤلف** عرض کند که از بیان ہمہ محققین بالا
و رای صاحب جہانگیری ظاہر می کند که تمر را معنی قسمی از بیماری چشم دانند که بعمر چہل سالگی
درچشم پدید آید و بدان سبب نیروی بینائی کمی گیرد و چون از پنجاه تجاوز کند آن علت خود بخود
زائل شود و بعضی از فرہنگہا مرض آب مروارید چشم گویند ولیکن صاحب جہانگیری این را بمعنی
آب مروارید مطلقاً آورده که آن را معنی دوم قائم کرده ایم و ہمین معنی اصل این اسم جامد
است و معنی اول مجاز آن از ینکه نام مرض چشم ہم آب مروارید چشم است فتامل مخفی مباد که صاحبان
رشیدی و سروری ہم این را بالکسر دانند و معنی مشفق با برہان (اردو) (۱) دیکھو تمر (۲) دیکھو آب گوہر

تمرستان استعمال ـ بقول انند و غیاث که موافق قیاس است از قبیل گلستان و نخلستان
بفتحتین باغ خرما را گویند **مؤلف** عرض کند (اردو) کھجور کا بن ـ مذکر ـ

تمرقرک بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی وسکون رای بی نقطه و قاف و زای نقطه دار مفتوح
بکاف زده (۱) کلام خدا و قرآن مجید را گویند بضم ثانی ہم گفته اند و گویند که ترکی است صاحب

سروری می فرماید که این لغت را از فرہنگ قواس نقل کرده ایم (عمید لویکی ۵) برفلک رسالتش راه روان شرع را ﴿ ہریک ازین چہار رکن آیتی از تمر فرنگ ﴾ صاحب رشیدی گوید که بمعنی (۲) ستارۂ قطب و مصحف مجید۔ صاحب مؤید بحوالۂ فرہنگ علی بیگی و فخر قواس بر معنی اول قناعت کرده مؤلف عرض کند که شان لغت تقاضای ہمین می کند که لغت ترکی دانیم ولیکن عجب است از لغات ترکی و کنز که این لغت را ترک کرده اند باوجود این ما این را فارسی ندانیم (اردو) (۱) کلام اللہ۔ مذکر (۲) ستارۂ قطب۔ مذکر۔

تمر ہندی اصطلاح۔ بقول محیط العربی صبارا و بروم قسبارفورنیقین و بفارسی خرمای ہندی و بہ انگریزی ٹمرانڈ و بہندی آملی و انبلی گویند درخت آن عظیم و ثمر آن در غلاف ہای باریک و پوست آن بعد رسیدن اندک صلب صدفی و سرخ می گردد و در ہند کثیر الوجود ثمر آن سرد در اول و خشک در دوم و بقول شیخ سرد و خشک در دوم۔ ترشی قوی آن مائل باندک قبض و گویند سردی آن تا بدرجۂ سوم می رسد و بعضی سرد و خشک در سوم گفته اند و خشکی سرخ آن زیاده و گویند که شیرین آن قریب باعتدال مائل بحرارت و آن مسہل لطیف تر از آلو بخارا یعنی ثقل آن بر معده و احشا کمتر از ثقل آلو بخارا است و رطوبت آن کمتر از ان و معتدل مزاج قلب حار بسردی خود و مزیل خفقان حار و قی صفراوی و مقوی معده مسترخی از کثرت قی و منافع بسیار دارد الخ) مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی (اردو) تمر ہندی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث املی کا درخت اور اس کا پھل

(الف) **تمرین** بقول بول چال بمعنی قواعد است و معاصرین عجم۔ - - - - - - - -

(ب) **تمرینات جسدیہ** ورزش جسمانی را گویند و ....

(ج) **تمرینات عسکریہ** قواعد فوج را **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت عرب است ولقول منتخب بالفتح وکسر رای مہملہ بمعنی نرم کردن وخوگر ساختن۔ فارسیان معاصر استعمالش کہ بمعنی قواعد کردہ اند از ہمین معانی است وب وج مرکب توصیفی است وموافق قیاس (اردو) الف۔ قواعد۔ مؤنث ب جسمانی ورزش۔ مؤنث ج فوجی ورزش۔ مؤنث۔

تمسار بقول بہار آنکہ ادویہ مفردہ بفروشد ودرعرف ہند پساری گویند (کمال اسمٰعیل ؎) تمسار کلک او راشیر اجل مجاہر؛ عطار خلق او را باد صبا مقابل؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بالکسر خوانند وفارسی قدیم وحالاہم بر زبان شان است (اردو) عطار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ دوا فروش۔ پنساری۔

تمسک بقول بہار چنگ در زدن۔ گوید کہ فارسیان بمعنی ما بہ التمسک استعمال کنند یعنی نوشتہ کہ بکسی دہند ہنگام گرفتن زر قرض یا چیزی دیگر از کسی تا وی عند الطلب اگر انکار کند آن دیگر را ہمان نوشتہ سند باشد برای اثبات دعوی خود (نواب امیر الامرا شائستہ خان آصفجاہی ؎) زپرسش گنہم روز حشر آخر شد؛ تمسکات گناہان خلق پارہ کنید؛ می فرماید کہ بتخفیف ہم آمدہ (علی خراسانی ؎) از قفا دیدہ اش برآید زود؛ ہر کہ جوید بنقص تو تمسک؛ (ولہ ؎) دستگیری زلبس می یابم؛ بالعصا جستہ ام از ان تمسک؛ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ این بفتحتین وضم سین مہملہ مشدد لغت عرب است ولیکن بمعنی مستعلہ فارسی این را مفرس دانیم (اردو) تمسک۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنے گرفت

پکڑ۔ وہ اقرار نامہ یا نوشتہ جو قرضہ کی سند مین قرضدار قرضخواہ کو لکھدیتا ہے تاکہ قانونی گرفت سے نہ بچے۔

تمغا بقول بہار (۱) داغی کہ بر ران اسپ و دیگر مواشی کنند گویا آنہم مہر است و (۲) باجی کہ بر درہای بلاد و معابر بتجار از تجار گیرند و (۳) مہری از چوب کہ بعد ضبط باج بر اجناس تجار زنند و در ملحقات مہر کہ بر روی انبار غلہ و امثال آن زنند و (۴) بمعنی فرمان سلطانی (سعید اشرف ــہ) برگ لالہ است کہ افتاد در آغوش نسیم ؛ بر سر کیفلش داغ نشان تمغا کو (طالب کلیم ــہ) دران از باج و از تمغا خبر نہ ؛ ز تکلیفات دیوانی اثر نہ ؛ (ظہوری رباعی ــہ) ریحان جنان چو خط زیبای تو نیست ؛ آرند چو ہمتای تو ہمتای تو نیست ؛ جنس سر چارسوی شہرت نشود ؛ خطی کہ بران نقطہ ز تمغای تو نیست ؛ (والہ ہروی ــہ) دارد ز تفضل سعادات ؛ تمغای قبول حق بطاعات ؛ (صائب ــہ) داغ رسوائی خدادادا ست منصور مرا ؛ ہست تمغای تجلی لالۂ طور مرا ؛ وارستہ بذکر ہمہ معانی گوید کہ (۵) مکرر بستن شاعر مضمون خود را و این ازان جہت است کہ گویا مہر خود می کنند (ــہ) ہیچ فرقی درمیان زخش و گلگون تو نیست ؛ این ہمان معنی بود گویا کہ تمغا کردہ اند ؛ صاحب ملحقات برہان بر ذکر معنی اول و دوم و سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بہمین سہ معنی بیان کردۂ ملحقات برہان لغت ترکی زبان است کہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ فارسیان استعمال این کردہ اند و اکثر استعمال فارسی بمعنی مہر است و مجازاً بمعنی سند و فرمان شاہی ہم و صراحت کامل معنی پنجم بر مصدر (تمغا کردن) می آید کہ ما ازان اتفاق نداریم و غلط پنداریم (اردو) (۱) وہ داغ جو گھوڑے کے پٹھے پر دیتے مین۔ مدگر

(۲) دیکھو بلج کے دوسرے معنے (۳) وہ چوبی مہر جس سے ذخیرۂ اجناس پر مٹی بچھا کر لگاتے ہیں مؤنث (۴) بادشاہی فرمان ۔ مذکر (۵) شاعر کا اپنے ہی مضمون کو مکرر باندھنا کا حاصل بالمصدر اپنے مضمون کی تکرار ۔ مؤنث ۔

تمغاچی اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر آنکه محصول راہداری ستاند (سیفی سے) ز تمغاچی سپرد غ غلامی بر جبین دارم ؛ تلف شد نقد جان و حاصل باقی ہمین دارم ؛ **مؤلف** عرض کند که این مرکب ترکی زبان است بہمین معنی که فارسیان استعمال این کردہ اند (اردو) محصول راہداری وصول کرنے والا اہل کار ۔ مذکر ۔

تمغا زدن استعمال ۔ بقول بہار و بحر باصطلاح ارباب دفاتر ایران دریدن گوشۂ فرد را (میرزا محسن تاثیر سے) تاثیر مگو از نظر افتادہ یارم ؛ تمغا تزند ناظر شه باطله بسیار ؛ می فرماید که ناظر متصدی کل کارخانه جات پادشاہی را نام است که آن را در ہندوستان خان سامان گویند و باطله یعنی فرد باطل است **مؤلف** عرض کند که ہر دو محققین بالا سکندری خوردہ اند تمغا زدن درینجا بمعنی مہر کردن است ۔ شاعر گوید که ناظر شه بر باطله یعنی فردی که گوشۂ او دریدہ باشد و باطل شود مہر شاہی نمی کند پس یار ما که بر من نظر نمی کند گویا من مشابه باطله ہستم و نظر یار را تمغا قرار می دہد مقصود شاعر ہمین قدر که ما را از نظر افتادہ مدان بلکه فرد باطله دان و چشم نکردن او عادت مستمرہ است که بر فرد باطله مہر نمی کنند چیز دیگر نیست مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر زدن پیداست که بجایش می آید (اردو) مہر کرنا ۔

تمغا کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و بہار تکرار بستن مضمون خود و اگر از غیر بود دزدی یا ابتذال است سند این که پیشین کردی

پنجم تمغا گذشت **مؤلف** عرض کند که از سند سعید اشرف معنی بیان کردهٔ هر دو محققین اصلا پیدا نیست و نه این معنی را معاصرین عجم بزبان دارند۔ خان آرزو در چراغ هدایت با هر دو محققین بالاتفاق است ما می گوئیم که او هم غور بر معنی شعر اشرف نکرد اشرف گوید که ای یار در میان رخش (که اسپ رستم بود) و گلگون تو هیچ فرق نیست بجز آنکه بر اسپ رستم تمغا داغ زده اند و اسپ تو بی داغ است و از بیان محققین پیدا است یعنی با سرخی و سیاهی مخلوط بود شاعر این نقص را در رو پیدا کرد و از ینکه گلگون نام اسپ شیرین بود و همه تن سرخ رنگ او را به از اسپ داغدار قرار داد این است حقیقت معنی شعر و پایهٔ تحقیق هر سه محققین با نام و نشان که لطف معنی شعر را نفهمیدند و برای خود معنی پیدا کردند که هیچ یک محقق زبان دان نمی گوید و اگر معنی مضمون مکرر پیدا کردهٔ شان را تسلیم هم کنیم معنی شعر چه باشد غیر از ینکه خبط است فتامل۔ حاصل اینکه تمغا کردن مرادف تمغا زدن است بمعنی حقیقی چنانکه ظهوری هم گوید (س) تخیل بود از حد کاوکاوی پابست را عاقبت تمغای ما کرد دگر (اردو) مهر کرنا۔

تمغائی | بمعنی کسی که تمغا وصول کند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری س) متاع زهد و تقوی را ظهوری نزد داغ من به تمغائی رساندست مخفی مباد که جا دارد که درین شعر در تمغائی یای وحدت گیریم که بر لفظ تمغا آمده و تمغای مزید علیه تمغا است و لیکن تمغائی بمعنی تمغاچی هم درست است (اردو) وه اہل کار جو محصول راہداری وصول کرتا ہے مذکر۔

(۵۳۰۲)

تمغور | بقول برهان و جامع و انند بازای هوز بر وزن مخنوله پیرامون دهان و منقار مرغان آرزو در سراج گوید که این تصحیف است و صحیح تمغوز بیای موحده که گذشت **مؤلف** [illegible]

عرض کند که موحده بدل شد بہ فوقانی چنانکہ تنکوب و تنکوت و فوقانی بدل شد بہ میم و ہمین مثال اوّل
برقیم تبدیل است پس باعتبار صاحب جامع کہ محقق زبان خود است این را مبدلش نگوئیم و جا دارد کہ این
را قلب بعض تبغوز قرار دہیم کہ تبغوز باشد و پس ازان موحدہ را بہ میم بدل کنیم چنانکہ غرب و غرم
(اردو) دیکھو تبغوز۔

تمکّن صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ منتخب کردہ کہ بمعنی جا گرفتن است۔ فارسیان استعمال این با
مصدر داریدن کردہ اند و با مصدر داشتن ہم درست باشد کہ بمعنی جا داشتن است (ناظم
ہروی ؎) از گل در گلستان دارد تمکّن ہا وگرنہ بوتہ خاریست گلبن ہا (اردو) رہنا۔ مقام کرنا۔

تمکین بقول بہار جا دادن و دست دادن در کاری می فرماید کہ گران سنگ از صفات
اوست و کوہ تمکین و لنگر تمکین ہم آمدہ و بمعنی قدر و وقع مستعمل و با لفظ دادن و کردن و نہادن و
یافتن مستعمل (ظہوری ؎) بر مسند تمکین و وقار است ظہوری ہا در شادی و غم فال ز تعبیر برآورد
ہا **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر کاف صاحب منتخب این را بمعنی پای برجا
کردن کسی را نوشتہ۔ فارسیان بمعنی قدر و عزت و توقیر استعمال این کردہ اند و با مصادر فارسی مرکب
کردہ ملحقات این می آید (اردو) تمکین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ عزت۔ توقیر۔

تمکین دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از
معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عزت دادن
و قدر کردن است صاحب بحر ہم بہ ہمین معنی
ذکر این کردہ (اثر شیرازی ؎) مہابتت
چو برافروزد از عتاب جبین ہا بکار خویش فلک
را نمیدہد تمکین ہا مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال
مصدر دہیدن پیداست کہ بجایش می آید۔
(اردو) عزت دینا۔ قدر کرنا۔

تمکین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ صاحب بحر گوید که مرادف تمکین دادن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و از سند پیش کرده‌اش استعمال مصدر کردن پیداست که بجایش می‌آید۔ (فرخی ا دستنا ؏) بسختی ایام باشد بر سبک عقلان گران ٭ کند دیوانهٔ سرشار تمکین سنگ را ٭ (اردو) دیکھو تمکین دادن۔

تمکین گاه اصطلاح بمعنی مقام رعب و داب **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؏) بتمکین گاه عرض حال کوه آهنی دارم ٭ چه دانستم حیا در رعشهٔ سیمابم اندازد ٭ (اردو) تمکین گاه۔ بقاعدهٔ فارسی مقام رعب و داب کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

تمکین نهادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بزرگی کردن است (سعدی شیرازی ؏) چو از مرد شاطر زمین بوسه داد ملک ٭ از انا گفت و تمکین نهاد ٭ (اردو) قدر و منزلت کرنا۔ بزرگی کرنا۔

تمکین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی قدر و منزلت و بزرگی و عزت حاصل کردن (انوری ابیوردی ؏) خواستم گفت در سخن من و تو ٭ از مکانت نیافتم تمکین ٭ (اردو) بزرگی اور عزت پانا۔ حاصل کرنا۔

تملول بقول برهان بر وزن معقول رستنی است که خودرو و شبیه به اسفاناخ است و آن را در خراسان برغست و بعربی قنابری خوانند۔ صاحب انند نقل بردارش۔ صاحب محیط گوید که همان قنابری است **مؤلف** عرض کند که آنچه صاحب محیط بر قنابری نوشته ما نقلش بر برغست کرده‌ایم و این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو برغست۔

تملیت بقول برهان و سروری بر وزن تملیک بار کوچکی باشد که به بار بزرگ بندند

و گاه بر پشت چاروا اندازند و بر بالای آن سوار شوند و یک لنگ بار نیز گویند. صاحبان جا
و رشیدی و ناصری می‌فرمایند که تبلیت هم خوانند. خان آرزو در سراج گوید که اصل این همان تبلیت
است که می‌آید **مؤلف** عرض کند که این مخفف و مبدل آنست که نون به میم بدل شد چنانکه گمبیز
و گنجیم (موحده) حذف شد مرادف بکیاسا (اردو) دیکھو بکیاسا۔

تمن بقول برہان و جامع بر وزن چمن میغ را گویند و آن بخاری است تاریک ملاصق بر
روی زمین و بعربی ضباب گویند خان آرزو در سراج گوید که این بخار تاریک است که در
زمستان بر زمین پیدا شود **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و مرادف
تزم باشد که بجایش گذشت (اردو) کہر۔ مذکر۔ دیکھو تزم۔

تمنا بقول بہار بمعنی خواہش و آرزو می‌فرماید که تباه از صفات اوست و بالفظ آوردن
در دماغ و بستن و پختن و داشتن و در دل شکستن و سوختن و کردن و یافتن مستعمل
مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب تمنی بمعنی آرزو کردن. فارسیان
به تبدیل یای تحتانی بالف استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی کرده اند که در
ملحقات می‌آید (ظہوری ؎) گشت آن روز که تابنده طناب رگ و پی ٭ خیمه و دا
تمنای تو در سینهٔ ما ٭ (اردو) تمنا. بقول آصفیہ. عربی. اسم مونث. خواہش۔ درخواست
آرزو۔ امید۔

تمنا آوردن استعمال. صاحب آصفی	کند که مقصود آصفی از (تمنا آوردن در دما
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض	است (نظامی ؎) تمنای گل ورد ما

آورند ؎ منظر سوی روشن چراغ آورند ؎ واو خیال کرد که ازین شعر مصدر تمنّا آوردن می برآید حالانکه نظامی لفظ تمنّا را استعمال کرده است و (در دماغ آوردن) مصدریست دیگر۔ آصفی بر معنی شعر غور نکرد و سکندری خورد۔ تمنّا آوردن در محاورۂ فارسی مستعمل نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تمنّا بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پیش کردن وظاهر کردن تمناست (نعمت خان عالی ؎) باہمہ بوالہوسی ہا نگذارد ہمت ؎ که تمنا بر قاضی حاجات بریم ؎ (اردو) تمنا پیش کرنا۔ تمنا ظاہر کرنا۔

تمنّا بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی آرزو کردن است (فغانی شیرازی ؎) هر دل که نه دار الشرحسن و وجاهت ؎ سودای خطا کرد و تمنّای اثر بست ؎ (اردو) تمنا کرنا۔ آرزو کرنا۔

تمنّا بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی حالت تمنّا (ظہوری ؎) سجده دائمی بود تمنّای جبین ؎ که در پی اینک بخمیدن رفتم ؎ (اردو) تمنا ہونا۔

تمنّا پختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تمنّا کردن است (ظہوری ؎) تا چند تمنا پزم وخام برآید ؎ تا چند سحر پرورم و شام برآید ؎ مخفی مباد که از سند بالا مصدر پختن پیدا است که گذشت از کلام دیگر ظہوری البته سند استعمال این بدست آید (وله ؎) یک تمنا نه پخت سینہ گرم ؎ که دل از آه سرد خام نکرد ؎ (اردو) تمنا کرنا۔

تمنّا پوش کردن حسرت مصدر اصطلاحی

حسرت را در تمنا پوشیدن **مؤلف** عرض می‌کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) دل حریف زخم بیرحمان نبود ؛ حسرت خود را تمنا پوش کرد ؛ (اردو) حسرت کو تمنا مین چھپانا مخفی کرنا

تمنا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بحالت تمنا بودن است (صائب ے) تمنای ترحم دارم از خونریز مژگانی ؛ که تیغ خود بدامان قیامت پاک می سازد ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر داریدن پیدا است که بجای خودش می آید و از کلام ظهوری استعمال این هم بدست آمده (ے) ز رور شیرین تخت شاخ گل تمنا داشت سرو ؛ در سجود قامت رعناش قد خم نداشت ؛ (اردو) تمنا رکھنا۔

تمنا در دل شکستن مصدر اصطلاحی بقول بحر قطع هوا و هوس کردن صاحب آصفی بر تمنا شکستن قانع و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قطع آرزو کردن است (صائب ے) بال پروازش در ان عالم بود صائب فزون ؛ هر که اینجا بیشتر در دل تمنا شکند ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر شکنیدن پیدا است که بجالیش می آید (اردو) آرزو مٹانا۔

تمنا زدیدن مصدر اصطلاحی مخفی کردن و دور کردن تمنا **مؤلف** عرض کند که از سند ظهوری استعمال این بدست آمده (ے) نفس بحرف شهادت توان دلیر کند ؛ اگر ز سینه تمنای خون بها زدند ؛ (اردو) آرزو کو چھپانا۔ آرزو مٹانا۔

تمنا سوختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دفع شدن و کردن آرزو (صائب ے) رونه سازد پاک صائب سینه ها را از هوس ؛ از آتش امساک می سوزد تمناهای خام

لطف تدبیر پرمجوش ہا صد پختگی فدای تمنای خام	فارسی مرکب توصیفی۔ وہ ہوس یا تمنا جو معقول
ماست ہا (اردو) ہوس خام مؤنث بقاعدہ	نہ ہو اور حس کے بر آنے کی امید نہو۔

تمندہ بقول برہان بروزن روندہ کج زبان را گویند و او شخصی است کہ خوب تکلم نتواند کرد و بغیر از مخرج فا ہیچیک از مخارج او درست نباشد و بعضی برعکس این گفتہ اند یعنی در گفتن حرف فا عاجز باشد و او را بعربی فافاۃ خوانند و بعضی الکن را گویند کہ در وقت تکلم حرف زدن زبانش می گیرد صاحب جامع گوید کہ ہمان تمدہ کہ گذشت صاحب سروری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل تلندہ است کہ گذشت و تمدہ مخفف این لام بمیم بدل می شود و ہمین است مثال اوّلش از ینکہ تحقیق ماست کہ تلندہ اصل است چنانکہ در صراحت ماخذش مذکور (اردو) دیکھو تلندہ۔

(الف) تمنک خان آرزو در سراج ذکر الف کردہ گوید کہ صاحب برہان این را
(ب) تمنگ بکاف فارسی بفتح اوّل و کسر دوم آوردہ رستنی است سرخ رنگ و ترش طعم و بکسر اوّل ہم گفتہ اند و بجای نون تحتانی نیز دیدہ شدہ بعضی گویند کہ صحیح بہ نون است و ازین معلوم می شود کہ نون در اوّل کلمہ است و قومی بہ فوقانی اوّل آوردہ و بعد از میم یا گفتہ و نوشتہ کہ میوہ ایست کہ بتازی زعرور گویند۔ صاحبان برہان و مؤید ہم ذکر ب کردہ اند۔ صاحب محیط ذکر الف کردہ گوید کہ گیاہ سرخ و ترش است کہ آن را چوکا گویند **مؤلف** عرض کند کہ ما ذکر چوکا بتوتش براشلیک چشم کردہ ایم و آنچہ خان آرزو بحوالہ قوسی سلسلہ این بہ زعرور رساندہ بکتابت تحتانی را بعد میم آوردہ ما این را اسم جامد فارسی زبان

دانیم و بہ کاف فارسی صحیح پنداریم (اردو) چوکا۔ مذکر۔ دیکھو اشلیک چشم۔

تمنہ بقول رشیدی بفتحتین بنون زن کلان کہ بدان چیزہای گندہ و ستبر دوزند **مؤلف** عرض کند کہ سکوت دیگر محققین زباندان و صاحب زبان ازین لغت تعجب خیز است معاصرین عجم تصدیق این کنند و بند رزہم بہ ہمین معنی گذشت کہ این مرادف آنست و اسم جامد فارسی زبان ولیکن معاصرین عجم اکثر استعمال بند رز کنند و این را بر زبان ندارند (اردو) سُوا۔ دیکھو بند رز۔

(الف) تودان بقول برہان و جامع بروزن سپیدان جمع ترکست کہ ترکان باشند۔ گویند ترکان از نسل یافث بن نوح اند۔ صاحب ناصری گوید کہ توران و تورانیان را نیز گویند۔

(ب) تودی بقول آنچہ منسوب بہ توران باشد چنانکہ در ترجمہ دساتیر ساسان پنجم بہ بہرام چوبینہ پیام دادہ کہ "تا بہ تودان نروی و بہ تودی دشنہ کشتہ نشوی ہوای پادشاہی ایران از سر بدر نخواہی کرد" صاحب سفرنگ بشرح پنجاہ و سومی فقرۂ (نامۂ شت ساسان نخست) گوید کہ الف نام کشور توران است و ب بمعنی تورانی **مؤلف** عرض کند کہ تود نام کشور توران است و الف و نون زائدتان در آخرش آوردہ تودان ہم گفتند و یای نسبت تورانی را تودی گویند معاصرین عجم تصدیق این می کنند و صراحت معنی برہان و جامع معتبر تر از فرہنگ سفرنگ نیست و جا دارد کہ الف مخفف تودیان ہم باشد کہ از تعریف صاف ظاہر است (اردو) الف توران اور توران کے رہنے والے۔ مذکر ب تورانی۔ یعنے توران کا باشندہ۔

تموز بقول برہان بفتح اوّل و ثانی مضموم بہ واو و زای نقطہ دار زدہ (۱) گرمای سخت و (۲) نام ماہ اوّل تابستان و (۳) ماہ دہم از سال رومیان کہ زمان بودن آفتاب در برج سرطانست صاحب سروری بر معنی سوم قانع و صاحب جامع بر معنی اوّل و دوم (خسرو ۱) بر سر ہر میوہ زتاب تموز ؎ مرغ شدہ پختہ خور و خام سوز ؎ (ظہوری ۱) بر و مبو عظہ واعظ تموز می آید ؎ حدیث توبہ و فصل چمن مروت نیست ؎ (سعدی شیراز ۳) عمر برفت و آفتاب تموز ؎ اندکی ماند و خواجہ غرہ ہنوز ؎ خان آرزو در سراج ذکر ہر سہ معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد دانیم بمعنی اوّل و معنی دوم و سوم مجاز آن۔ خان آرزو معنی سوم را اصل دانسہ و معنی اوّل و دوم را مجاز آن ولیکن ما با او اتفاق نداریم نام ماہ ہا بلحاظ حرارت آن زمان است پس باشد کہ بزبان رومی تموز بمعنی حرارت سخت باشد (اردو) (۱) سخت گرمی مؤنث (۲) گرما کے پہلے مہینے اور (۳) سال رومیون کے دسوین مہینہ کا نام تموز ہے۔ مذکر

(الف) **تموک** بقول برہان بفتح اوّل و ضم ثانی و سکون ثالث و کاف (۱) نشانۂ تیر باشد کہ عرب ہدف گویند و (۲) تیری را گفتہ اند کہ پیکان آہنی دارد و چون بگوشت یا استخوان فرو رود آسانی بر نیاید و (۳) ہر چیزی را گویند کہ در چیزی رود کہ بر آوردن آن دشوار باشد۔ صاحبان جہانگیری و سروری ذکر معنی اوّل و دوم کردہ اند (شمس فخری ۱) سپر مدح شاہ بس کہ مرا ؎ نکند پیش تیر فاقہ تموک ؎ (لطفی ۲) ہر دمی کو مرا تموک زند ؎ پیش او دل بہ لابہ کوک زند ؎ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل گوید کہ آن تلوک بہ لام دوم است نہ میم اگرچہ بعضی گفتہ اند صاحب ناصری نقل نگارش۔ خان آرزو در سراج ہم نقلش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی

اوّل این را مبدّل تلوک توان گرفت چنانکہ تلندہ و تلندہ بمعنی دوم و سوم مجاز معنی اوّل باشد
معنی مبادکہ از اسناد بالا مصادر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تموک زندن و** پیداست (اردو) الف (۱) دیکھو تلوک کے پہلے معنے (۲)
(ج) **تموک کندن** وہ تیر جو نشانہ پر دھس جائے جس کا نکالنا مشکل ہو۔ مذکر۔ (۳)
ہر وہ چیز جو دوسری چیز میں داخل ہونے کے بعد اس کا نکالنا مشکل ہو۔ مؤنث (ب) تیر مارنا۔
(ج) نشانہ قرار دینا۔

(۲ الف) **تمہید** بقول بہار ہموار و نیکو کردن کار ... فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف**
عرض کند کہ لغت عرب بالفتح و کسر ہای ہوز (کذا فی المنتخب) فارسیان استعمال این بمعنی آغاز
بیان کردہ اند ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تمہید کردن** بمعنی آغاز بیان کردن است (تنہای شہرستانی ؎) تمہید صد
مقدمہ کردیم حیف حیف ٭ یکرہ نشد کہ گوش کند داستان ما ٭ (اردو) الف تمہید بقول
آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کسی مضمون کی اٹھان (ب) تمہید کرنا کسی بات کا مقدمہ پیش کرنا
آغاز کرنا۔ تقریب کرنا۔

تمیز بقول بہار مرادف تمییز (۱) بمعنی جدا کردن۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار این را (۲) بمعنی خوشصورتی نوشتہ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ مذکور
بمعنی صاف و آراستہ گوید و صاحب بول چال ہم زبانش۔ **مؤلف** عرض کند کہ تمییز کہ بدو
تحتانی می آید لغت عرب است بفتح اوّل و کسر تحتانی۔ فارسیان بحذف یک یا بمعنی فرق

ستعمال این کنند وہمین است معنی اوّل ومعنی دوم مجاز کہ معاصرین بمعنی صاف وپاکیزه استعمالش کنند وتکمیل بحث با ملحقات این درتمیزی می آید (ظہوری ﷺ) از نظر پیگان حسن شناس ہمہ جا نازش تمیز مراد مخفی مبادکہ لفظ تمیز با مصادری کہ مستعمل می شود استعمال اینہا ہم می توان وبالعکس این ہم (اردو) (۱) تمیز بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ شناخت۔ پہچان۔ اندازه فرق (۲) صاف۔ پاکیزه۔ آراستہ۔

تمیز داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرق کردن است (تاثیر ﷺ) کرشمہ نازو ادا دلبری چہ چیز ندارد ؎ ہمین میانۂ عشق ہوس تمیز ندارد ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر داریدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تمیز کرنا۔ فرق کرنا۔ تمیز رکھنا۔

تمیز کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فرق کردن است (صائب ﷺ) بفکر خلق چہ نسبت خیال صائب را ؎ چرا تمیز خطا از صواب نتوان کرد ؎ (اردو) تمیز کرنا۔ فرق کرنا۔

تمیزیدن مصدریست کہ مرکب است از تمیز ویای معروف وعلامت مصدر دن ہمہ محققین مصادر این را ترک کرده اند ودیگر محققین لغات ہم ولیکن در استعمال فارسیان بنظر آمده وسالک یزدی استعمالش کرده (ﷺ سالک بفروشند بباده صافی ؎ کو ذائقہ محتسبی تا بہ تمیزد ؎ وارستہ بذیل (پای دکانی) ہمین کلام سالک را نقل کرده گوید کہ اکثر الفاظ است کہ فارسی زبانان عربی خوان تصرفی در آن کرده وبعض الفاظ عربی را بطور فارسی تراشیده اند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ این مصدر

موافق قیاس است و بسیار مصادر ہمچو این از اسم جامد دیگر السنہ وضع شدہ کہ ما آنرا باصول خود مصادر جعلی نام نہادہ ایم و صراحت آن	بر(۱) اسم مصدر ہا کردہ ایم و بحث این در تمیز بدو یا ہم آمدہ (اردو) تمیز کرنا فرق معلوم کرنا۔

تمیشہ بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثانی مشدد و سکون تحتانی مجہول و شین منقوطہ دار مفتوح نام شہری و مدینہ و نام بیشہ ایست در نواحی شہر آمل کہ درمیان آملیان بہ بیشہای بیشہ شہرت دارد۔ صاحب جہانگیری برنام بیشہ قانع (حکیم فردوسی ع) ز آمل گذر سوی تمیشہ کرد ہا نشست اندران نامور بیشہ کرد۔ صاحب سروری می فرماید کہ شہریست در ایران کہ نشستگاہ فریدون بود وقتیکہ از آمل بیرون رفت بانجا رفت۔ صاحب ناصری گوید کہ آنچہ از تواریخ مازندران معلوم می شود۔ دو تمیشہ بودہ است یکی را تمیشۂ اہلم گویند و دیگری تمیشۂ بالصران۔ وقتیکہ افراسیاب از ترکستان عزیمت قلع و قمع منوچہر کرد منوچہر در حصار تیرہ رسے محصور شد و از انجا براہ لارجان بہ بیشۂ تمیشۂ اہلم آمد و خزائن و زنان خود را بقلعۂ مور فرستاد کہ دران عہد ماہیری نامیدندی و می فرماید کہ تمش درخت توت سگ گل را گویند کہ بس خاردار است و لونش سیاہ و بمزاج سرد ہمانا طمبس معرب آنست کہ بعربی علیق گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مصرع دوم فردوسی دلالت صریح دارد برین مطلب کہ تمیشہ نام بیشہ ایست نہ شہری۔ **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم با او و با وجہ تسمیہ بیان کردۂ ناصری کہ تحتانی زائد بعد میم و ہای نسبت بر تمش داخل کردہ اند (اردو) تمیشہ ایک جنگل کا نام ہے جو نواحی شہر آمل مین واقع ہے جہان توت کے کثرت سے ہین

تمیک بقول برہان وجامع بفتح اوّل بر وزن شریک رستنی باشد سرخ رنگ وترش مزہ وبکسر اوّل ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری گوید کہ در بعضی فرہنگہا بجای تحتانی نون مرقوم است صاحب رشیدی می فرماید کہ صحیح تمتک چنانکہ در باب نون می آید وہم او در باب نون نمتک را بنون اوّل و میم و فوقانی سوم چیزی دیگر نوشتہ کہ و رای این است تسامح او معلوم می شود کہ درین لغت نون سوم را نون اول نوشت۔ صاحب ناصری نقل نگار ہمہ۔ صاحب محیط ذکر این نکرد و بر تمنک بہ نون عوض تحتانی گوید کہ گیاہ سرخ و ترش است کہ آن را چوکا گویند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر اشلیک چشم گذشت و تمنک بہ نون سوم بجایش مذکور ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و آن را مبدل این چنانکہ او نچ و آونج (اردو) دیکھو تمنک۔

تمییز بقول بہار مرادف تمیز کہ بیک یا گذشت خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ لفظ عربی است بمعنی شناختن و دریافتن بدو تحتانی بر وزن تفعیل و در کتب دیگر نوشتہ ام کہ چند مصدر عربی است کہ تصرف آن بطریق فارسی می آید چنانکہ فہمیدن و رقصیدن و طلبیدن و طبعیدن و غارتیدن و در شعر یحیی کاشی طلوعیدن نیز دیدہ شد در میوۃ الشعر سالک یزدی تمیزد ماخوذ از تمیز دیدہ شد و این متصرف از قسم تصرفات طرزی و فوقی و امثال ایشان است کہ اینہا عمداً ابیات شعر بر مضحکہ گذاشتہ اند می فرماید کہ حالا فقیر آرزو را اشتباہ واقع شدہ معلوم نیست این مصادر اصل عربی است کہ فارسیان را دو ران تصرف است یا آنکہ مشترک است در ہر دو زبان۔ غایتش در بعضی از حروف کہ در فارسی نیامدہ فارسیان بسبب اتباع عربی ہمان آنچہ عربی را مراعات میکنند و این از عالم توافق ہندی فارسی است کہ اتفاق درین دو زبان بجدیکہ

تعداد آن مشکل است و بر متتبع این ہر دو زبان
که بکمال رسانیده باشد بنا ہر می گردد صاحب
تحقیق الاصطلاحات می فرماید که این مصدر عربی
است از باب تفعیل فارسیان یک یا را حذف
کنند ہمچنین و تغییر ہم که آن را تغییر کرده اند۔
مؤلف عرض کند که بقول منتخب تمییز لغت
عرب است بدو یا بمعنی جدا کردن فارسیان
تمیز و تمییز ہر دو را بمعنی امتیاز و فرق استعمال
کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند که در
ملحقات می آید و تمیزیدن مصدر فارسی زبان
ہم بجایش گذشت آنچه خان آرزو بحث این
مصدر را درینجا نوشته و نسبت دیگر مصادر
ہم اشاره کرده که از الفاظ عربی وضع شده اند
و خیال کرده که تصرف فارسیان بطور مضحکه است
قلت مذاق اوست در زبان فارسی ورنه ہرگز
اینچنین خیال نمی کرد بیچاره نمی داند که زبان
فارسی مملو از ترکی و عربی و سنسکرت است

بسیاری از مصادر فارسی مرکب از اسم جامد عربی و
ترکی و سنسکرت یافته شده که آن را مصدر جعلی نام است
و تعریف مصادر اصلی و جعلی بلغت (اسم مصدر) کرده ایم
مضحکه را درین دخلی نیست تا آنکه عبور بر زبان فارسی ندارند
و از تحقیق وضع مصادر بی خبر اند خیال شان چنین باشد و لیکن
عجب است از خان آرزوی اکبرآبادی که مؤلف کتب لغات است
و محشی خیابان اسکندرنامه می بود که خیال مضحکه بر مصادر الفاظ
مرکبه فارسی زبان می کند و عجز البسوی کلیه فارسیان
نمی رود که در وضع مصادر تخصیص اسم مصدر
فارسی زبان نمی دارند ہمه مصادر را بر بنای
قیاس وضع کرده اند ہیچیک مصدر سماعی نیست
تا آنکه عبور ندارند بعض مصادر را سماعی نام
نهاده اند و ما بر ہر یک مصدر ثبوت قیاس
پیش کرده ایم فتامل۔ مخفی مباد که ملحقات این را
با تمییز ہم متعلق توان کرد که بیک تحتانی گذشت
(اردو) دیکھو تمیز۔

تمییز یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر کند

سخندان گوید کہ در سنسکرت بدن انسان را تنو گویند **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول خیال ما
این است کہ فارسیان از لغت سنسکرت تنو بحذف واو اسم جامد قرار دادہ باشند و نسبت معنی
دوم عرض می شود کہ از اقسام جوہر است و این معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم کہ محقق زبان
خود است اگر در تعریف تسامحی راہ یافت نمی توان از معنی و استعمال انکار کرد و معنی سوم البتہ
خاموشی است نہ خاموشش و شک نیست کہ بدون وجود این معنی (تن زدن) بمعنی خاموش شدن نباشد
صاحب برہان از نزاکت کار گرفتہ کہ ہمین است اسم مصدر تن زدن و معنی چہارم و پنجم ہم درست
است و مجاز معنی سوم کہ صبر و تحمل و آسایش ہم با خاموشی تعلق دارد۔ البتہ استعمال معنی سوم و چہارم
و پنجم بدون ترکیب دیدہ نشد و معنی ششم فضول است کہ بدون ترکیب با اسمی حاصل نمی شود و بقاعدہ
اسم فاعل ترکیبی است و معنی ہفتم ہم ناقابل بیان بود کہ از مشتقات تنیدن است و معنی ہشتم مجاز معنی
اول و بمعنی نہم مخفف تنخواہ و بہ تحقیق ما (۱۰) علامت مصدر فارسی است کہ مخصوص است برای
مصادر لازم چنانکہ دن برای مصادر متعدی است و در بعض مصادر خلاف این کلیہ ہم یافتہ
شدہ چنانکہ سفتن و امثال آن ولیکن خیال ما این است کہ واضع این بر کلیہ خود قائم بود محاورہ
زبان تمیز نکرد و مثالی چند بر خلاف این پیدا کرد و ما بر بعض مصادر اشارۂ ازین ہم کردہ ایم۔

(اردو) (۱) تن۔ مذکر۔ بدن جسم۔ قالب (۲) جسم جوہر کی ایک قسم ہے یعنی وہ جوہر جو طویل
عریض عمیق ہو۔ مذکر (۳) خاموشی۔ مؤنث (۴) صبر و تحمل۔ مذکر (۵) آسایش۔ مؤنث (۶)
ناقابل ترجمہ (۷) مصدر تنیدن کا امر حاضر (۸) دماغ۔ مذکر (۹) تنخواہ۔ مؤنث (۱۰) تن فارسی
مین علامت مصدر ہے۔ مذکر۔

تن آخشیجانی اصطلاح - بقول سفرنگ بشرح ہشتاد و ہفتمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) بمعنی جسم عنصری **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) جسم عنصری - مذکر - وہ جسم جسکو عناصر اربعہ سے تعلق ہو۔

تن آسا اصطلاح - بقول سفرنگ بہ شرح ششمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) بالف ممدودہ وسین مہملہ بالف کشیدہ (۱) چیزی مثال جسم - صاحب آصفی بحوالۂ بہار گوید کہ (۲) مرادف تن پرست وتن پرور یعنی آنکہ تن وی معبود او باشد بہار ذکر (تن آسائے) بزیادت یای زائد در آخر ہمین معنی بیان کردۂ آصفی کند (صائب ؎) نیست یا دیدۂ بیدار تن آسایان را۔ با شکر خواب فراغت شکر آبی کہ مراست ۔ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ آسا وآسای امر حاضر آسائیدن است وآسائیدن مرادف آسودن پس این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آسایش دہندہ بہ تن خود یعنی آرام پسند وتن پرور وپس آصفی در تعریف این سکندری خوردہ معنی اول لغلی است ومعنی دوم ترکیبی (**اردو**) (۱) مثل تن کے - (۲) آرام پسند - وہ شخص جو اپنے آپ کو آرام وراحت مین رکھتا ہے۔

تن آسان اصطلاح - بقول رشیدی بمعنی (۱) آسودہ - صاحب جامع فرماید کہ (۲) تندرست وآسودہ ہم صاحب سروری با رشیدی متفق (حکیم فرخی ؎) از کف او چنان بترسد بخل ہا کہ تن آسان وتندرست ز تب ہا خان آرزو در سراج مذکر ہر دو معنی گوید کہ بمعنی اول صحیح است وتحقیق آنست کہ این مجاز باشد مرکب از تن بمعنی خودش وآسان بمعنی مشہور یعنی کسی کہ تن را بہ آسانی وبی تصدیع نگاہدارد **مؤلف** عرض کند کہ آسائیدن بمعنی آسان کردن وراحت یافتن گذشت پس آسان

واین قلب اضافت باشد و آسودن تن در محاورۂ فارسی بنظر نیامده مگر معنی حقیقی غلط نیست یعنی آرام یافتن تن (اردو) تن کا آرام پانا۔ تن کو آرام دینا۔

تناب بقول رشیدی رسن خیمه می فرماید که متاخرین رعایت اصل فرس نموده بجهت دفع اشتباہ بکلمه دیگر به طا نویسند چنانکه در کلمات دیگر و داود درین افصح است از با و طنب بفتحتین عربی است و اطناب جمع آن۔ دیگری از محققین اہل زبان و زباندان ذکر این نکرده **مؤلف** عرض کند که ما این را اگر بمعنی طناب مستعمله گیریم باید که اسم جامد فارسی زبان دانیم و از انکه محققین اہل زبان ذکر این نکرده اند۔ مجرد قول قیاسی و بلا سند رشیدی را کافی ندانیم حقیقت طناب ہمین قدر که معرب طنب عربی است بزیادت الف بمعنی مزید علیه طنب و اگر سند استعمال تناب پیش شود ما آن را مبدل طناب گیریم نه اصل طناب و معنی لفظی این آب تن البته درست باشد که خارج از بحث است
(اردو) طناب۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ خیمه کی رسّی۔ دیکھو بارکش۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ نے اس کو عربی سمجھا ہے حالانکہ معرّب ہے اور عربی طنب۔

تنادیل بقول ناصری و انند بفتح اوّل و کسر دال بر وزن قنادیل گروہی از پارسیان قدیم که خلاف احکام و قرار داد شریعت آزر ہوشنگ یعنی مه آباد پیغمبر عجم کردندی و آنان را از اہل شریعت آزر ہوشنگ آہرمن و دیو و گمراہ خواندندی و ملامت کردندی و گروہی که متابعت احکام کتاب ہمیان آزر ہوشنگ می کردند بعد این طائفه آن را فرشته و سروش سپاہی و بد دین و سپہی کیش و زنادیل می نامیدند و این دو لغت را از دبستان نقل شده در فرہنگہا نیست **مؤلف** عرض کند که ظاہر الغت مرہ یابی یافته می شود نه فارسی و از انکه فارسیان قدیم

استعمال این کردہ اند ما این را باعتبار ناصری جا دادہ ایم (اردو) تنادیل پارسیون کے اُس گروہ کا نام ہے جو خلاف شریعت پیغمبر مہ آباد عمل کرتے تھے۔ مذکر۔

تناسا صاحب ناصری ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی آسودہ تن است **مؤلف** عرض کند کہ ہمان تن آسا کہ گذشت دراینجا الف ممدودہ را مقصورہ نوشتہ اند (اردو) دیکھو تن آسا۔

تناسان بقول برہان و ناصری بمعنی آسودہ و تندرست **مؤلف** عرض کند کہ ہمان تن آسان کہ بہ الف ممدودہ گذشت و ما بمعنی آسودہ تسلیم کردہ ایم (اردو) دیکھو تن آسان۔

تناسیدن بقول مؤید بحوالۂ زفانگویا (۱) بمعنی خوش شدن **مؤلف** عرض کند کہ در دیگر نسخ قلمی ہمین مصدر را تناسائیدن بحوالۂ زفانگویا نوشتہ کہ مرکب است از تناسائی و علامت مصدر در آن معنی لفظی این (۲) تن آسائی کردن است و راحت حاصل کردن و معنی اول مجاز باشد و بس (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) راحت حاصل کرنا۔

تنافور بقول برہان بافا بر وزن بلادو رمقداری از گناہان باشد بشریعت زردشت صاحب (جہانگیری در ملحقات) و صاحبان ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ گناہ اندک است چنانکہ ما صغیرہ گوئیم۔ خان آرزو و بہ سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان خوش نباشد مراد از گناہ صغیرہ است نہ مقداری از گناہان و نہ گناہ اندک ترجمہ گناہ صغیرہ باشد بلکہ گناہی را نام است کہ درجۂ آن کم باشد بمقابل گناہ کبیرہ و این ہم لغت سریانی یافتہ می شود ہمچون تنادیل کہ گذشت معنی از سکرین بر انند کہ لفظ تن در پہلوی و لغت داخل است و اسم جامد فارسی قدیم ولیکن از صراحت مزید

ترکیب این قاصراند (اردو) شریعت زردشت مین گناہ صغیرہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ ادنی گناہ خفیف جرم۔ وہ گناہ جسکو خدائے تعالی توبہ سے معاف کردیگا۔

(الف) **تنامبد** صاحب فرہنگ بشرح
(ب) **تنانبد** دوازدہمی فقرۂ (دساتیر
آسمانی لفرزاباد وخشوران وخشور گوید کہ ب
بفتح تای فوقانی ونون با الف ونون وضم
بای ابجد ودال مہملہ ساکن جسم کل وہمچنین (تن
بند) و (تنامبد) وچونکہ ہمہ اجسام وہمہ ارواح
بہ احاطۂ فلک الافلاک اند تن فلک الافلاک
را جسم کل۔ ونفس او را نفس کل خوانند **مؤلف**
عرض کند کہ ہر دو اسم جامد فارسی قدیم است
کہ دیگر ہمہ محققین ازان ساکت اند واز فلک
الافلاک باعتبار آغاز شمار از زیر آسمان نہم
مراد است وباعتبار شمار از بالا۔ آسمان اول
باشد کہ ذکرش برادرۂ افلاک گذشت پس معنی
این جسم کل وجرم فلک الافلاک باشد وشک
نیست کہ در ترکیب این لفظ تن داخل وصراحت
کال ترکیب بر (تنبد) کہ می آید صراحت ماخذ این دانجا
سن وجہ شدہ است (اردو) پہلے یا نوین
آسمان کا جرم۔ مذکر۔

تنان تن اصطلاح۔ بقول ناصری وانند
بحوالۂ فرہنگ دساتیر جرم فلک نہم باشد۔
می فرمایند کہ ہمین را تنانبد وتن بد وتنش وتن
سالار نیز گویند **مؤلف** گوید کہ ترجمۂ جسم الاجسام
باشد کہ فلک الافلاک را گویند وتعریف آن
بر تنانبد گذشت (اردو) نوین آسمان
کا جرم۔ مذکر۔

تنان گرد اصطلاح۔ بقول فرہنگ بشرح
بست وسومی فقرۂ (نامۂ سوم شت شاہی کلیو)
بکسر کاف فارسی وسکون را ودال مہملتین مجمع
اجسام **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی
قدیم است وبس (اردو) عالم سفلی عالم دنیا مذکر

تنانی بقول برہان بروزن امانی بمعنی جسمانی باشد چه تن بمعنی جسم ہم آمده. صاحب ناصری گوید که بالکسر آنچه منسوب به جسم باشد چنانکه حواس عشره و قوای دیگر. صاحب غیاثی گوید که ہر چه وابستهٔ تن است بمعنی جسمانی. خان آرزو در سراج نقل نگار برہان. صاحب سفرنگ بشرح چہل و چاری فقرهٔ (نامهٔ شت جی افرام) ہم متفق با برہان **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس (اردو) منسوب به تن یعنے جسمانی۔

تنانی دریابند اصطلاح - بقول صاحب ناصری بمعنی حواس خمسهٔ ظاہری و باطنی **مؤلف** عرض کند که فارسی قدیم است (اردو) حواس خمسهٔ ظاہری و باطنی - مذکر -

تنانی کیشان اصطلاح - بقول سفرنگ بشرح صد وسی و چاری فقرهٔ (دساتیر آسمانی) یعنی زاباد وخشوران بخشو - اگروه مجسمه که از خداوند تعالی جسم پندارند **مؤلف** عرض کند که فارسی قدیم و فوق قیاس (اردو) وه گروه جو خداوند تعالی کے جسم کا قائل ہے - مذکر

تناو بقول رشیدی ہمان تناب که گذشت **مؤلف** عرض کند که اشاره این ہم ہمدر اینجا و این مبدل آنست چنانکه آب و آو (اردو) دیکھو تناب -

تناور بقول برہان و جامع باداو بروزن سراسر شخصی قوی جثه تنومند و فربه را گویند صاحب جہانگیری گوید که خداوند تن فربه و قوی (شیخ سعدی رح) چو بیند بن که تناور شود به پنجه سال ها به پنج روز به بالش بر شود یقطین ہا. صاحب رشیدی بر قوی تن قانع. صاحب سروری. صاحب تنه فربه و قوی نوشته. صاحب ناصری درست گوید که ہر چیز بزرگ قوی جثه باشد خان آرزو در سراج گوید که این مرکب است از تن و آور که کلمهٔ نسبت است **مؤلف** عرض کند که در ماخذ سکندری خورد آور کلمهٔ نسبت نیست بلکه امر حاضر است از آوردن معنی لفظی این

آورندہ تن کہ اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از قوی و حقیقۃً این برای انسان مخصوص است و مجاز برای غیر انسان ہم مستعمل شد چنانکہ درخت تناور رو درخت تناور یعنی گویند کہ برای درختان

اصل این (تنہ آور) بود ہاے ہوز حذف شد۔ تناور باقی ماند (اردو) تناور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ قوی جثہ۔ فربہ جسیم موٹا مشٹنڈا۔

تناول بقول آصفی معنی وا گرفتن مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی خورش کردہ اند و با مصادر فارسی ہم استعمال این است کہ در ملحقات می آید و استعمال مجرد این یافتہ نشد حاصل بالمصدر خوردن است یعنی خورش (اردو) صاحب آصفیہ نے تناول کو ترک فرمایا ہے اسلئے کہ اردو میں اس کا استعمال مفرد نہیں ہے لیکن مرکبات میں مستعمل ہے۔ کھانا کا حاصل بالمصدر۔

(۱) **تناول ساختن**
(۲) **تناول کردن**
(۳) **تناول نمودن**

استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ ہر سہ بمعنی نوالہ کردن و خوردن است (خسرو ۱۵) تناول گر نسازی لقمہ را زود ٭ پشیمانی خورہا کی دارد سود ٭ (نثر عالی شیرازی ۲) دیگری تخم خشخاش سا چمہ تناول کردہ ٭ (نثر صادق شیرازی ۳) نان سنگک پرویز و نواس استاد تمیز نا پنیر سخانی دماست جوانی تناول نمایند ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا مصادر سازیدن و نمائیدن پیدا است کہ بجائش می آید (اردو) تناول کرنا بقول آصفیہ کھانا

تنباکو بقول بہار برگ معروف می فرماید کہ در مآثر رحیمی آوردہ کہ از طرف فرنگ بہ دکن آ و از انجا در ہند و از عہد اکبر بادشاہ رواج یافت بہر تقدیر ما لقط بسر قلیان کردن

مستعمل است که در ملحقات می آید. صاحب محیط می فرماید که بفتح تا و سکون نون و فتح بای موحده
والف و ضم کاف و سکون واو بترکی تتن و در انگریزی توبیکو و بهندی بجر بهنگ گویند و
مشهور تماکو است سفوف برگ آن جهت زهر کژدم و زنبور نافع. مزاج آن گرم و خشک در
آخر سوم معطش و مجفف دافع سم اقسام ماهی و زلو و کژدم و مار است و دود کردن آن مصلح فساد
هوای و مائی و تعفن آن و منقی رطوبات دماغ و محرک آن و جهت درد دندان رطوبی و ریح و خمود
و سرفهٔ رطوبی کشیدن و خوردن آن نافع و دخان آن بجهت تاربت عقوی قوتها و جمله اعضا.
خصوص عضوی که رطب ناک باشد و نافع مرطوب مزاج و درد قولنج و لین شکم و محلل ریاح و
بواسیر که از کثرت رطوبت بود نافع و محلل رطوبات کثیر معده و معین بر هضم و جهت درد بارد
ریحی معده و تحلیل ریاح و رطوبات آن کشیدن و خوردن آن مفید و کذا ضعف بصر را که از
غلبهٔ رطوبت باشد سودمند و هم چنین برای ضیق النفس که بسبب کثرت بلغم و خلط آن باشد یا بسبب
اجتماع رطوبت مائی در سینه و شش بود نافع و منافع بی شمار دارد که در محیط اعظم دیدنی دارد
کسی گوید که (ص) برگ او به بود بمرد و زن ٭ گر بود رقت منی در تن ٭ نارگر بهر نزله زد و
گیرند ٭ بهر رطوبات سر شفا بینند ٭ باروان را ز و شفاست مدام ٭ ناقهان را بعکس دان تو
تمام ٭ آورد گرچه ضعف قلب و دماغ ٭ لیک بهر سیر زدان تو چراغ ٭ کاروی حبس حیض
ای دوست ٭ می کند احتراق او تا پوست ٭ ورم انثیین را ببرد ٭ گر کسی برگ او بر ان
کند ضعف معده بهر جوان ٭ مصلح او گلاب و صندل دان ٭ مؤلف عرض کند که
این را لغت هندی گوید و معاصرین معجم لغت فارسی دانند و الله اعلم

ما این را مفرّس و مبدل تمباکو ہی ہندی دانیم چنانکه پام و پان و کبیم و کجین (اردو) صاحب آصفیہ نے تنباکو پر فرمایا ہے کہ اردو اسم مذکر۔ امریکہ کی زبان مین ٹبیکو تھا جسے پرتگالی ہند مین لائے۔ اصل مین ایک قسم کا پودا ہے جس کے پتے حقہ مین پینے اور پان کے ساتھ کھانے مین آتے ہین۔ ہندوستان مین اس کے ساتھ گڑ ملا کر قلیان مین پیتے ہین۔ عوام اسے تماکو کہتے ہین اس کا رواج جلال الدین اکبر کے وقت ۱۰۱۴ھ ہجری مین اوّل اوّل دکن مین پھر تمام ہند مین ہوا جس کی مفصل اور دلچسپ کیفیت وقائع اسد بیگ شیر و معتمد شہنشاہ اکبر مین ہے (الخ) آپ ہی نے فرمایا ہے تنباکو اصل لفظ ہے جو اردو مین مستعمل ہے۔ تنباکو بھی کہتے ہین۔

تنباکو سر قلیان کردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی می فرماید که کنایه از مهیّا کردن حقه باشد برای کشیدن (فوقی یزدی ؎) وان یکی پهلو زند کاینک سر قلیان تازه کرده ام تنباکو لطفی که از من نگذری ۭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) حقہ بھرنا۔

تنباکو کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قلیان کشیدن است (از بہار ؎) آن جوانانیکه تنباکو کشند ۭ او آتش اند و آخر دو کشند ۭ (اردو) حقہ پینا۔ بقول آصفیہ۔ قلیان نوش کرنا۔ بقول آصفیہ چلم پر آگ رکھکر حقہ تیار کرنا حقہ پر کرنا۔

تنبان بقول برہان و جامع بضم اوّل بروزن ضبیان زیر جامه و ازار و شلوار را گویند عموماً و تنبان چرمی کشتی گیران خصوصاً۔ صاحب ناصری بنقل قول برہان گوید که این لغت بین الناس مشہور است ولی در منتخب اللغة که ترجمهٔ قاموس است تبان آمده که بالضم شلوار

بمعنی خاموش گردد ولیکن اوّل صحیح است (و بذکر معنی دوم بحوالۂ برہان) گوید که این وقتی درست باشد که بمعنی صاحب بضم باشد مؤلف عرض کند که ضرورت نداشت که معنی اوّل را بطور اسم جامد ذکر کنند که این مضارع تبیدن است که می آید و شامل باشد بر ہمہ معانیش عجب است از برہان که این را مستقبل گفت معلوم می شود که در مضارع و حال و مستقبل فرق نمیکند نسبت معنی دوم عرض می شود که ہمین اصل است و آنچہ تنانید و تناسید گذشت مزید علیہ و مبدل این (اردو) (۱) دیکھو تبیدن یہ اس کا مضارع اور اس کے تمام معنوں پر شامل ہے (۲) دیکھو تانبد ۔

تنبسہ بقول برہان و سروری و رشیدی و ناصری بروزن مدرسہ قالی را گویند خواہ کرمانی و خواہ جوشقانی و معرب آن طنفسہ صاحب جامع گوید که قلا فرش مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) قالین یا قالی ۔ ترکی ۔ اسم مذکر ۔ غالیچہ ایک قسم کا بچھونا ۔ فرش پشمین ۔ فرہنگ آصفیہ نے اس کو مؤنث لکھا ہے ۔ کتابت کی غلطی ہے یا دہلی کا استعمال ۔

تنبک بقول برہان بضم اوّل بروزن اردک (۱) با انگشت ابہام و سبابہ و وسطی گرفتن چیزی خوردنی یعنی بسر انگشت چیزی برداشتن و خوردن و (۲) دہلی باشد دم دراز که از چوب و سفال سازند و بازیگران در زیر بغل گرفتہ بنوازند و (۳) جناغ زین اسپ و دامنۂ زین را نیز گویند و این دو معنی بفتح اوّل ہم آمدہ و بجای حرف اوّل طای حطّی ہم دست است صاحب جہانگیری معنی اوّل را ترک کردہ ذکر معنی دوم کند (ملا مقصود در ہجا گفتہ) می نشاند مجلی و ملبانی ہر شب که آنکہ ہرگز نشنیدی ز سر کو تنبک ، و بذکر معنی سوم می فرماید که

با اوّل مفتوح وثانی زده (۴) کاہل وبیکارہ کہ آن را تنبل نیز گویند و با اوّل مضموم وثانی زدہ و بای مضموم (۵) مکر وحیلہ و (۶) جادو۔ صاحب جامع این را مرادف تنبک گوید و ذکر ہر سہ معنی اوّل الذکر می کند صاحب سروری بجائی این را مرادف تنبوک گفتہ وذکر معنی سوم کردہ وبجای دیگر بصراحت معنی دوم گوید کہ چنبر عمیق است کہ یک جانب آن را پوست خام گرفتہ باشند تا بوقت کار را جلاف می زنند (حکیم انوری ۵۲) وانجاکہ فتد مال تو در معرض قسمت ؎ تنبک زند حق طمعہا بگذارد ؎ و می فرماید کہ دنبک وطنبک نیز گویند صاحب ناصری بر معنی دوم و سوم قناعت فرمودہ وارستہ بر معنی دوم قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم وسوم نسبت معنی سوم بحوالۂ سروری صراحت مزید کند کہ جناغ زین دوال ہمان است کہ در رکاب زین کشند و می فرماید کہ (۷) بمعنی دریچۂ زرگری است کہ بدان طلا ونقرہ گداختہ ریزند وبقول قوسی گوید کہ دریچۂ زرین است و می فرماید کہ این تصحیف باشد و صحیح بدین معنی تبنک بہ تقدیم با بر نون چنانکہ گذشت۔ بہار بر ذکر معنی دوم قناعت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہمہ معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم و معلوم می شود کہ تنبیک بزیادت تحتانی می آید اصل است وتنبوک کہ بواو عوض یا می آید مبدلش چنانکہ تاریون و تاروں وتنبک مخفف آن و آنچہ خان آرزو نسبت معنی ہفتم خیال خود ظاہر فرمودہ اتفاق داریم با او کہ آن تبنک بہ فوقانی وموحدہ ونون وکاف است واگر سند استعمال این معنی ہفتم پیش شود البتہ تقدیم بعض دانیم (اردو) (۱) کسی کھانے کی چیز کو دو انگلیون سے پکڑ کر اٹھانے کی حرکت۔ مؤنث۔ دکن مین چٹکی کہتے ہین جیسے ؎ چٹکی بھر شکر عنایت کرو ؎

(۲) ایک قسم کا دف جسکو بغل مین تھام کر بجاتے ہین۔ مذکر (۳) زین کا عریض تسمہ جو رکاب
مین باندھتے ہین۔ مذکر (۴) کاہل۔ بیکار۔ دیکھو تنبل (۵) مکر حیلہ۔ مذکر (۶) جادو۔ مذ
(۷) دیکھو تنبک کے پہلے معنے۔

(الف) تن بکار دادن | **(ب) تن بکار دہی**

استعمال۔ صاحب فدائی بذکر ب گوید کہ بمعنی پشت کار داشتن وشانہ در کار تہی نکردن است **مؤلف** عرض کند کہ ہرچہ بقیاس می آید الف است یعنی مصدری کہ بمعنی سعی کردن در کاری۔ محقق اہل زبان آن را بصورت مقولۂ قائم کردہ واین تسامح اوست۔ ب مشتق الف است وبس (اردو) کسی کام مین کوشش کرنا۔

تنبک تعلیم اصطلاح۔ بقول بحر وبہار تنبکی کہ در وقت تعلیم ورزش کشتی بشاگردان نوازند واین رسم ولایت است (میرنجات ع) در چمن تنبک تعلیم غمت غنچۂ گل ٭ رند باغانی طنبور نوازت بلبل ٭ (سید برہنہ امیر علی شیرازی)

کنکر اگر اینست کہ من می بینم ٭ خوبان دگر تنبک تعلیم کنند ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ مرکب اضافی است موافق قیاس (اردو) وہ دف کشتی گیر شاگردون کی تعلیم کے وقت بجاتے ہین۔

تنبک زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی انگشت زدن است می فرماید کہ اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ **مؤلف** عرض کند کہ سند این بر تنبک گذشت وتعریف بہار نیست مقصودش جز این نباشد کہ انگشت بر تنبک زدن ونواختن تنبک است کہ سند بالا متعلق بہ مصدر زدن است ندارد کہ مرادف زدن وبجای خودش (اردو) تنبک بجانا۔ انگلیون سے تنبک پر تھاپ

تنبک ما بہ تلنگ است بقول بہار گوید کہ بمعنی ساز است و کوک است ۔ صاحب انند نقل نگارش مصداق (نقل نویس را عقل نباشد) **مؤلف** عرض کند کہ لغو است ۔ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تنبک نواز استعمال ۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ تنبک بنوازد (لاادری ۵) شبی عیسی درین فیروزہ ایوان ؛ شدہ تنبک نواز مہر تابان ؛ (اردو) تنبک نواز اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو تنبک بجاتا ہو ۔

تنبل بقول برہان و جامع بروزن صندل (۱) کاہل و بیکارہ و ہیچ کارہ و (۲) مسخرہ و (۳) بضم اول بروزن بلبل حیلہ و نیرنگ و مکر و فریب و (۴) جادو ۔ میفرماید کہ باین معنی بر وزن قرکل ہم آمدہ کہ بضم ثالث باشد صاحب جہانگیری بذیل تنبک گوید کہ آن را تنبل نیز خوانند بمعنی اول و سوم و چہارم (کمال اسمعیل ۵۳) در کنج خانہ پشت ۔ بدیوار دادنش ؛ از خشک زاہدیست نہ از زرق و تنبل است ؛ و صاحبان رشیدی و ناصری بر معنی اول و سوم قناعت فرمودہ ۔ صاحب سروری بر معنی سوم و چہارم قانع ۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر سہ معانی اول کردہ ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار معنی اول را آوردہ و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ہمزبانش و صاحب فدائی ہم ۔ **مؤلف** عرض کند کہ این لغت ترکی زبان است و صاحب لغات ترکی این را بمعنی آدم فربہ و جاہل آوردہ و صاحب سواء السبیل این را بمعنی اول معرب ہم گفتہ ما ہر سہ معنی اول این را مفرس دانیم و آنچہ تنبک بمعنی اول و سوم و چہارم گذشت صراحت ماخذش ہم در انجا کردہ ایم کہ از این

ہیچ تعلق ندارد (اردو) (۱) کاہل۔ سست (۲) مسخرہ (۳) مکر۔ فریب۔ مذکر (۴) جادو۔ مذکر

تنبلیت بقول برہان بروزن عندلیب بار کوچکی را گویند کہ بر بار بزرگ بندند و گاہ بر بالای چاروا نہند و بر بالای آن سوار شوند و یک لنگ بار۔ صاحبان جہانگیری و جامع و سروری و سراج ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تملیت کہ بجایش گذشت۔ اشارۂ این ہمہ را نجا کردہ ایم (اردو) دیکھو تملیت۔

تنبو بقول بہار و انند نوعی از خیمہ (سنجر کاشی ۵) باد در روی حو آب در غربال ﷺ خاک بر فرق این کہن تنبو ہے **مؤلف** عرض کند کہ خیمہ خرد را نام است (اردو) تنبو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ڈیرہ۔ پال۔ شامیانہ۔ نمگیرہ۔ بے چوبہ۔ خرگاہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ کا تسامح ہے کہ اسکو ہندی کہا اور معنے مین تعمیم بھی غیر صحیح ہے۔ بلکہ چھوٹے ڈیرے کو تنبو اور پال کہتے ہین جو شامیانے اور بے چوبے سے سوا ہوتا ہے۔

تنبور بقول برہان و جامع و ناصری بروزن زنبور سازیست مشہور و معرب آن طنبور بطا **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) تنبور۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ ایک قسم کا چھوٹا ڈہول۔ ایک قسم کا باجہ۔ طنبور طائے حطی سے بھی مستعمل ہے۔

تنبوک بقول برہان و جامع و سروری و ناصری بروزن مفلوک (۱) کبادہ و آن کمانیست بسیار کم زور و (۲) بمعنی جناغ زین کہ دامنۂ زین و تسمۂ رکاب باشد و از زین (خواجہ عمید لویکی ۵) در کمان چرخ میش بلکیت قریخ را ہم کمان تنبوک و ہم شمشیر ساطور آمدہ ہو خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ آنچہ تنبک بمعنی دوم

گذشت مخفف این باشد مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی
دوم بر تنبک اشاره کرده ایم (اردو) (۱) کمزور کمان مؤنث (۲) دیکھو تنبک کے تیسرے معنے

تنبول بالمجهول برہان و جامع و جہانگیری و سروری بر وزن مقبول (۱) برگی باشد که در ہندوستان پان خوانند و با آہک و فوفل خورند و (۲) کباده را نیز گویند و آن کمانی باشد کمزور و (۳) نام قلعه ایست در ہندوستان (شیخ آذری ساه) برگ تنبول خاص ہندستان بود ۞ لوزه آمد نصیب ترکستان ۞ (امیر خسرو ساه) کسی کز تو خورد تنبول امید ۞ کند بخشش ذخیره برگ جاوید ۞ (ابوالفرج ۵۲) کمان رستم دستان بسختی ۞ کم از تنبول نرم شہریار است ۞ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می فرماید که تانبول ہم گویند و آن بیخ بان یعنی خولنجان است و بذکر معنی دوم از معنی سوم ساکت. خان آرزو در سراج گوید که این لغت ہندی است و مخفف تانبول که آن را تامول بمیم ہم گویند به ہمان قاعده بدل با و نون به میم که در ہندی نیز جاریست و چون مخصوص ہندوستان است بہمین نام در فارسی و عربی شائع و بذکر معنی دوم و سوم نسبت معنی سوم گوید که الحال نام و نشان از قلعه مذکور نیست. صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم قانع. بہار بذکر معنی اوّل قناعت کرده. صاحب سوار السبیل این را معرّب داند و تامبول را که بمیم سوم گذشت لغت سنسکرت خواند بمعنی برگ پان. صاحب ساطع که محقق سنسکرت است تامبول و تامول ہر دو را نه نوشته. پان را سنسکرت گوید. صاحب محیط بذکر این کمعه می فرماید که تانبول ہم گویند که بہندی پان نامند برگ نبات تخمی است بیاره دار مانند لوبیا و انگور برگ آن پہن و نصف بالای آن صنوبری و سر آن

نوک دار که اہل بلاد عرب بنواحی عمان زراعت آن می کنند و در ہند انواع آن بسیار است ۔
می فرماید که طبیعت آن بلحاظ اقسام فرق دارد و بہترین آن مطلقاً برگ متوسط سفید نازک اکثر
اطبای یونان مزاج مطلق آن گرم در اول و خشک در دوم نوشته اند و بعضی گرم و خشک
در دوم شک نیست که در تنبول حدت و لطافت و دران قبض است فلہذا واجب که حار در
درجۂ اول باشد و اکثر اہل ہند را از کثرت تناول آن ضعف حاسہ ذوق بسیار عارض شود الحاصل
برگ خوش طعم است و دران حدت و قبض و تخفیف باشد و مقوی بن دندان و نافع ورم لہات
و مفرح و منشط نفس و مقوی بدن و مولد خون جید و نافع بخر و قاطع بوی سیر و پیاز و شراب و
منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که تامول بجایش گذشت که مخفف تامبول
است بحذف موحده و تامبول مبدل تانبول چنانکه کجین و کجیم و تنبول مخفف تانبول و
تانبول اصل است یکی از معاصرین عجم گوید که نه خیر تنبول بدون الف اصل است فارسیان
در تلفظ بزیادت الف تانبول ہم استعمال می کنند و بقول شان تنبول لغت فارسی زبان است
و بجدی که در ہند بتحقیق می رسد (تمبولمو) لغت سنسکرت می نماید که در تلنگانہ دکن بعض
برہمنان عالم زبان سنسکرت برزبان دارند و لیکن صاحب ساطع که محقق سنسکرت است
ازین ساکت اگر (تمبولمو) را لغت سنسکرت دانیم تنبول مخفف آن است که فارسیان استعمال ع
کردند و تامبول مزید علیہ آن و تنبول مبدلش و تانبول مزید علیہش واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔
فارسیان استعمال برگ پان و پان و تانبول و تنبول و تامبول و تمبول و تمول کرده اند و ما
این ہمہ را معرب دانیم و لغت سنسکرت تمبولمو را اگرچہ صاحب ساطع ننوشته باشد باعتبار

زبان علمای سنسکرت صحیح دانیم (اردو) تنبول۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا پتا جو ہندوستان مین عورتین کثرت سے کھاتی ہین۔ پان۔

تنبہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی بروزن انبہ چوبی گندہ و بزرگ کہ در پس در نہند تا در کشودہ نگردد (امیر خسروؒ) ز نفس شوم آن روہای منکر بتبہ گردیدہ ہر یک تنبہ در۔ خان آرزو در سراج گوید کہ آن را کلندرہ نیز گویند مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم این را بزبان ندارند و فارسی قدیم گویند۔ و این چوبی باشد ناتراشیدہ و ناہموار و لک و پک کہ آن را گاہی در پس در اندازند تا در کشودہ نگردد (اردو) وہ ناہموار اور موٹی لکڑی جو دروازہ بند کرنے کے بعد اُس کا ٹیکا دیتے ہین تا کہ دروازہ کھلنے نہ پاے۔ مؤنث

تنبیدن بقول برہان و جامع بروزن خندیدن بمعنی (۱) لرزیدن و (۲) طپیدن و (۳) حرکت کردن و (۴) کمین کردن۔ صاحبان رشیدی و سروری و نوادر بر معنی اول قانع۔ صاحب بحر بذکر معنی اول و دوم و سوم گوید کہ (۵) بمعنی خاموش بودن ہم۔ می فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب ہوار و بذکر ہر پنج معانی گوید کہ این کامل التصریف است از ینکہ مضارع این تنبد باشد کہ بجایش مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بر معنی اول و سوم و چہارم قناعت فرمودہ و بر مضارع این معنی پنجم را ہم نوشتہ صاحب ناصری بذیل تنبد اشارۂ این ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ بقول معاصرین عجم اصل این تطپیدن بود تای دوم حذف شد و بای فارسی بہ عربی بدل شدہ تنبیدن باقی ماندہ معنی اول و دوم اصلی است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (۱) لرزنا (۲) تڑپنا (۳) حرکت کرنا (۴) گھات مین

تنبھنا ۔ دیکھو پس نشستن کے چوتھے معنے (۵) خاموش رہنا ۔

تنبک بقول برہان و جامع و رشیدی و سراج بضم اوّل و سکون ثانی مرادف ہمان تنبک کہ گذشت بمعنی دوم و سوش ۔ صاحب برہان گوید کہ بای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند و خان آرزو و سراج ہم کہ این اصل می نماید و تنبک کہ گذشت مخفف این و ما اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو تنبک کے دوسرے اور تیسرے معنے ۔

تنبیہ بقول بہار بیدار نمودن و آگاہانیدن می فرماید کہ با لفظ افتادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر موحدہ فارسیان بمعنی اسمی و حاصل بالمصدر استعمال این با مصادر خود کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تنبیہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ عبرت ۔ نصیحت جھڑکی ۔ تہدید ۔ چشم نمائی ۔

تنبیہ افتادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن تنبیہ است (معزی ۔ نیشاپوری ؎) سی سال گذشت آخر از غفلت ؛ تنبیہ فتاد چرخ گردان را ؛ مخفی مبادا کہ از سند بالا استعمال مصدر فتادن پیدا است کہ مخفف افتادن است معنی ندارد (اردو) تنبیہ واقع ہونا چشم نمائی واقع ہونا ۔

تنبیہ شدن استعمال ۔ یعنی بعمل آمدن تنبیہ و چشم نمائی و نصیحت و عبرت شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) ہیچ تنبیہی ظہوری را نشد ؛ این ہمہ گر دست این مردم کشید ؛ (اردو) چشم نمائی ہونا ۔ تنبیہ ہونا ۔ سزا ہونا ۔ عبرت ہونا ۔

(۱۰۰۴۰)

تنبیہ کردن استعمال ۔ بمعنی چشم نمائی کردن و آگاہانیدن است **مؤلف** عرض کند کہ

(۱۰۰۴۱)

موافق قیاس است (ظہوری ؎) ساد گیہای جنونش نکند تنبیہی ٭ خرد این خیرگی خود زسرما ببرد ٭ مخفی مباد که از سند بالا مصدر گندن پیداست که بجایش می آید (اردو) تنبیہہ کرنا سرزنش کرنا۔ سزا دینا۔

تنبیہہ یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حاصل کردن تنبیہہ باشد (ظہوری ؎) دلم یافت تنبیہہ دیگر بس است ٭ لبم سوخت ور ہم ساغر بس است ٭ (اردو) تنبیہہ پانا سزا پانا۔ نصیحت پانا۔ عبرت پانا۔

تن پرست اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و سروری در ملحقات مرادف تن آسای و تن پرور (صائب ؎) آنچه میدانند ماتم تن پرستان سور ماست ٭ دار نخل دیگران و رایت منصور ماست ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (اردو) دیکھو تن آسا۔

تن پرستیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بسند این ہمان شعر صائب رایش کرد که بر تن پرست گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی تن آسائی کردن و خود را از زحمت و مشقت نگاہ داشتن است (اردو) تن پرستی کرنا کہہ سکتے ہیں یعنے مشقت اور زحمت سے اپنے آپ کو بچانا آرام میں رکھنا۔

تن پرش اصطلاح۔ بقول انند بر وزن ورش در فارسی زبان بمعنی جستن اندام و بپارسی آن را پیکر چہ ہم خوانند و بعربی اختلاج و این پرش اگر در روی بود مقدمۂ لقوہ باشد و در شکم مقدمۂ صرع و در پہلو آماس سپرز و در تمام اندام مقدمۂ سکتہ مؤلف عرض کند که اگرچہ صاحب انند حوالۂ ناصری دادہ است و لیکن در ناصری نیافتیم و معاصرین عجم این را غلط دانند که پرش حاصل بالمصدر پریدن است و پرش تن و جسم پریدن اعضای تن است که انسان

را بحالت مرضی بوقوع آید (اردو) اعضا کا پھڑکنا۔ پھڑکن۔

(الف) **تن پرور** اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف تن پرست و تن آسا **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس۔ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی آنکہ تن وی معبود او باشد ما می گوئیم کہ این ترجمہ لفظی تن پرست است کہ پرستش کنندۂ تن باشد و تن پرور بمعنی حقیقی پرورش کنندۂ تن یعنی آرام طلب و بہ آرام زندگی بسر کنندہ و از زحمت و مشقت گریزندہ و ہم او مصدر ----------

(ب) **تن پروردن** قائم کردہ عینی مذاق کہ بمعنی تن آسا بودن است (سعدی شیرازی ؎) اگر تن پرورست اندر فراخی ٭ چو تنگی بیند از سختی بمیرد ٭ (اردو) الف تن پرور۔ وہ شخص جو آرام طلب ہو۔ دیکھو تن آسا (ب) تن پروری کرنا۔

تنبک بقول برہان و جامع بدیل تنبک مرادف تنبک بمعنی چہارم **مؤلف** عرض کند کہ بتبدیلش چنانکہ تب و تپ و اسب و اسپ (اردو) دیکھو تنبک کے چوتھے معنے۔

تن پوش اصطلاح۔ بقول فدائی ہر جامہ کہ پوشش تن کسی باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) ہر وہ کپڑا جس سے تن ڈھانکا جائے۔ مذکر۔

تنبناک بقول برہان و جامع و سروری و جہانگیری نام مردی گوید بر وزن غمناک نام پادشاہی بود و نام مردی ہم **مؤلف** عرض کند کہ ازین اجمال بیان ترکش تفوق داشت (اردو) تنبناک ایک بادشاہ اور ایک مرد کا نام تھا جس کی تعریف مزید کسی محقق نے نہیں کی۔ مذکر۔

تن تن بقول بہار کنایہ از نغمہ و سرود۔ (انوری ؎) در خانہ تن مزن کہ ز دستان عندلیب ٭ در ہر دمت بہ باغچہ صد جا سے

تن تن است ٭ صاحب بحر ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ غیر از اسم صوت نباشد (اردو) نغمہ و صدا کی آواز کو فارسیون نے تن تن کہا ہے ۔ مؤنث ۔

تنتنہ بقول برہان در ملحقات بروزن ارتنہ بمعنی بانگ و صدا و شور و غوغا و جنگ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان ازین لغت ساکت و برتہ بخیال ما میرسد ہمین کہ فارسیان لغت عرب طنطنہ را کہ بقول منتخب بالفتح و بفتح طای دوم و نون بمعنی حکایت آواز طنبور و مانند آن بود معرب کردہ اند یا عربان تنتنۂ فارسی را معرب فرمودہ و ازینکہ اشارۂ معرب در لغات عرب نیست خیال اول را قرین بقیاس دانیم (اردو) صاحب آصفیہ نے طنطنہ کو اردو مین بمعنی شان و شوکت ۔ رعب و داب و دبدبہ و تحکم و تمکنت لکھا ہے اسم مذکر ۔ لیکن اس کا ترجمہ شور و غل ۔ مذکر ۔ جنگ ۔ مؤنث ۔

تن تنہا اصطلاح ۔ بقول بہار و آنند بمعنی واحد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است بمعنی مجرد و بذات خود و بلا شرکت غیری بمعنی برانند کہ محاورۂ ہند است ولیکن استعمال صائب دلیل محاورۂ فارسی است (ص) اگر دو یار موافق زبان یکی سازند ٭ فلک بہ یک تن تنہا چہ می تواند کرد ٭ ۔ (اردو) تن تنہا کا استعمال انہین معنون دکن مین ہے اور بہ لحاظ محاورۂ فارسی اردو مین مستعمل ہو سکتا ہے ۔ تنہا ۔ مجرد ۔ صرف اپنی ذات سے جیسے "مین نے یہ کام تن تنہا کیا ہے"

تنتہ بقول برہان و جامع و سراج بفتح اول و فوقانی و سکون ثانی (۱) تنیدہ و بیدۂ عنکبوت را گویند و بضم اول و فتح ثالث (۲) زنبور سرخ ۔ صاحب رشیدی گوید کہ این

مخفف تنسته است که بمعنی تنیدهٔ عنکبوت می آید صاحب سروری بر معنی اول قانع (شاعر ۔)
عشق او عنکبوت را ماند ٭ که تنیدست تنته گرد دلم ٭ صاحب نوادر بذیل تفستن و تنودن و
تنیدن گوید که تفسته و تنیده و تنته و تنه و تنده همه مرادف یکدیگر است بمعنی ادا ٭ مؤلف عرض
کند که این بحذف سین مهمله مخفف تنسته باشد که اسم مفعول است و بمعنی دوم بنفسه اسم جامد
(اردو) (۱) مکڑی کا جالا۔ مذکر (۲) زنبور سرخ۔ مونث۔

تنج اقوال برہان بفتح اول بر وزن رنج بمعنی (۱) در ہم پیچیدن و (۲) فراہم فشردن و (۳) از
پی در آمدن و (۴) فراہم نشاندن می فرماید که بر فاعل را نیز گویند یعنی پیچنده و فشارنده و از پے
در آینده و امر باین معنی ہم یعنی درپیچ بیفشر و از پی درآی و بعضی گویند که تنج بمعنی از پی درآینده
و ترنج فشارنده و بکسر اول نیز گفته اند ۔ صاحب جامع گوید که بمعنی اول و دوم است و مصدر
آن تنجیدن باشد و بذکر معنی سوم و چہارم فرماید که اسم فاعل و امر نیز ۔ صاحب سروری می طرازد
که بمعنی پیچیده و فراہم فشارنده و بمعنی امر نیز آمده (شمس فخری ۔) گہی می زن بہ پای کین و
می کش ٭ گہی سرکش بپای قہر و مرتنج ٭ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی در ہم پیچیدن و فراہم
فشردن میفرماید که برہان بمعنی از پی درآمدن ہم نوشته و صحیح اول است چه مشتق است از تنجیدن
وامر ہم و تنجیدن که می آید مخفف ترنجیدن نیست چه درین صورت نجتم تامی بود و حالانکه با گنج و رنج
قافیه کرده اند و برین قیاس جمیع این باب ۔ صاحب نوادر این را بذیل تنجیدن آورده گوید
که مثله و امر بدین معنی و در ہم افشرده مؤلف عرض کند که از جمیع محققین بالا یکی ہم بحقیقت
پی نبرد بستیا ۔ خان آرزو ۔ وای بر و که او ہم سکندری خورد تنجیدن مصدر لیست مرکب

که بمعنی (۱) پیچیدن و (۲) درہم افشردن و (۳) درہم کشیدن و (۴) از پی آمدن و (۵) فراہم نشاندن می آید و تنج زیر بحث اسم ہمان مصدر است که مصدر بترکیب آن با علامت مصدر و یای معروف وضع شد پس این مشتق از مصدر نیست چنانکه خان آرزو گفته بلکه مصدر مرکب است ازین چنانکه ما گفته ایم و معنی این غیر از پیچ نیست و دیگر ہمه معانی مصدر بر سبیل مجاز است و معاصرین عجم گویند که الحق ہمین است و لغت فارسی قدیم مخفف بمعنی پیچ. اندرین صورت معانی مصدری بیان کرده برہان و خان آرزو ہیچ است و ہیچ بمعنی فاعلی و مفعولی بیان کرده بعض محققین وابسته ترکیب است که مخصوص اسم فاعل و اسم مفعول ترکیبی است و بمعنی امر۔ امر حاضر ہمان تنجیدن شامل بر ہمه معانیش۔ این است حقیقت این اسم جامد فارسی که در تعریفش ہمه محققین به ترکستان رفته اند۔ فقاتل (اردو) پیچ۔ بقول آصفیه۔ فارسی)۔ اسم مذکر۔ لپیٹ۔ بل۔ تاب۔ دیکھو پیچ۔

(الف) تنجیدن
(ب) تنجیده

الف بقول برہان بروزن رنجیدن (۱) بمعنی پیچیدن و (۲) بمعنی درہم فشردن وہم او نسبت ب گوید که بروزن سنجیده بمعنی ترنجیده که درہم کشیده و فشرده گرویده و پیچیده باشد۔ صاحب جامع الف را ترک کرده و نسبت ب ہمزبان برہان صاحب سروری نسبت الف با برہان متفق و نسبت ب گوید که پیچیده و فراہم فشرده صاحب ناصری ہم الف را ترک کرده و بر ب می فرماید که درہم کشیده بود که آن را ترنجیده ہم خوانند و تنجیدن مصدر آنست صاحب رشیدی بترک الف نسبت ب می طرازد که مرادف ترنجیده صاحب جہانگیری ہم الف را گذاشت و ب را بمعنی درہم کشیده نگاشته خان آرزو در سراج بترک ب نسبت الف می نگارد که مرادف ترنجیدن است بوزن رنجیدن بمعنی درہم کشیدن صاحب نوادر ہم بر درہم افشردن

قابغ۔ و صاحب موارد بهر دو معنی متفق با برهان صاحب بحر که محقق مصادر فارسی است بذکر معنی اوّل و دوم گوید که (۳) در هم کشیدن و (۴) از پی آمدن و (۵) فراهم نشاندن (کامل التصریف) و مضارع این تنجد۔ مؤلف عرض کند که ب اسم مفعول این است و در معانی لازم اگر مفعول نگوئیم توانیم گفت که فارسیان بر ماضی مطلق این های هوز زیاده کرده اند که افادهٔ معنی مفعولی کند و این مرکب است از همان اسم مصدر تنج که بجایش گذشت و یای معروف و علامت دن و به اصول ما مصدر اصلی است که اسم این مصدر هم لغت فارسی زبان است بعضی از محققین این را مخفف ترنجیدن دانند شامل بر همهٔ معانی او و اسم جامد این تنج را هم مخفف ترنج می گویند بارخلاف شاز هم و تنج را اسم جامد و غیر متعلق از ترنج دانیم معنی اوّل حقیقی است و دیگر همه معانی مجاز آن (اردو) الف (۱) دیکھو پیچیدن (۲) بچوڑنا (۳) کشیدہ ہونا خفا ہونا (۴) تعاقب کرنا (۵) جمع کرنا ایک جگہ بٹھانا (ب) الف کا اسم مفعول۔

تنجیر بقول ناصری بالکسر بمعنی پاتیله است و پاتیله دیگی است که دران حلوا و طعام پزند و معرّب این طنجیر بطای حطّی بفتح طاست بصاحب انند نقل نگارش بصراحت مزید که این لغت فارسی است مؤلف عرض کند که اگرچه دیگر همه محققین ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتبار صاحب ناصری که محقق زبان خود است ما این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) پتیلا۔ مذکر۔ دیکھو پاتیله۔

تنجه بقول ملحقات برهان مرادف تنجیه که بمعنی توشه دان گذشت مؤلف عرض کند که همین اصل است و آنچه بیم گذشت مبدل این چنانکه گنجین و گنجیم۔ و ظاهرا مرکب معلوم می شود از تن که که بمعنی آسایش گذشت و چه که افادهٔ معنی تصغیر کند چنانچه طاقچه معنی لفظی این آسایش قلیل و کنا از توشه دان که در غذا از ان آسایش قلیلی بهم رسد و در اسم جامد فارسی بودن این شکی نیست

لغات ترکی ازین ساکت بعضی از معاصرین عجم گویند که اصل این تانچه بود معنی حقیقی این کوچک دہان است که تان بمعنی فم و دہان بجایش گذشت و کنایہ باشد از تو شدہ این مخفف آنست۔ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو تمچہ۔

تن خریدن در چیزی مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند لازم تن گرفتن در چیزی (خواجہ نظامی ؎) کلاہ کیان ہم کیان را سزد ٭ بہ پہنای خز تن رومیان کی خزد ٭ **مؤلف** عرض کند که خزیدن تن بمعنی گنجیدن تن است (اردو) جسم سمانا۔ یعنی کسی لباس کا جسم پر تنگ نہونا۔

تنخواہ بقول بہار (۱) معروف می فرماید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن مستعمل۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم برہمین معروف قانع و صاحب فرہنگ فدائی می فرماید که بچیم پولی است که سالانہ یا ماہانہ بپاداش چاکری می دہند یعنی مواجب و مشاہرہ و مستمری **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی تن پرور و تن پسند اندرین صورت این را اسم فاعل ترکیبی دانیم یعنی خواہندۂ تن وسند این از میرزا داراب جویا ہے (بہ بزرگی تنخواہ کردن) مذکور شد۔ مخفی مباد که معنی اول اسم مفعول ترکیبی دانیم بمعنی خواستہ شدہ یعنی چیزی که تن او را خواستہ باشد یعنی در خور خود (اردو) (۱) تنخواہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث مشاہرہ۔ درماہہ۔ [illegible] ماہیانہ (۲) دیکھو تن پرور۔

تنخواہ دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مشاہرہ ادا کردن است (سلیم طہرانی ؎) غیر داغ از حاصل دنیا نصیب ما نشد ٭ ماہی چو ماہی خوش نزری ما را جہان تنخواہ داد ٭ (اردو) تنخواہ دینا۔

تنخواہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی مقرر کردن مشاہرہ باشد (حویای کشمیری
ع) کند بر رہروان این کوہ تنخواہ ٭ بہر گامے
بزرگیہای این راہ ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا
استعمال مصدر گُذَردن پیداست کہ بجائش می آید
و ما ازین سند مصدر تنخواہ کردن را ہم متعلق بدانیم
ازینکہ تنخواہ بصفت کوہ واقع شدہ چنانکہ سراتش
بر مصدر (بزرگی تنخواہ کردن) کردہ ایم. باقی
[illegible]مال تنخواہ کردن بمعنی بالا درست است اگرچہ
[illegible]چہ این سند متعلق باو نباشد (اردو) تنخواہ
کرنا۔ مشاہرہ مقرر کرنا۔

تنخواہ گرفتن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت. صاحب بحر گوید کہ
(۱) بمعنی حقیقی است و باصطلاح لولیان (۲)
اغلام کردن وارستہ ہم ذکر این کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی اول موافق قیاس است و معنی
دوم را طالب سندباشیم (مخلص کاشی ع)
بہای بوسہ سیم قلب کی آن ماہ می گیرد ٭ اگر
تن خواہد از کس نقد جان تنخواہ می گیرد ٭ مخفی مباد
کہ از سند بالا استعمال مصدر گیردن پیداست
نہ گرفتن و ہر دو مرادف یکدیگر است کہ بجائش
می آید (اردو) (۱) تنخواہ لینا۔ [illegible] کرنا۔
(۲) اغلام کرنا۔

تنخواہ گشتن استعمال. بمعنی تنخواہ قرار
یافتن و مشاہرہ شدن است. **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) آوردہ
است بر دل صاف نظر روان ٭ عکسش بر آب
و آئینہ تنخواہ گشتہ است ٭ (اردو) تنخواہ
ہونا۔ تنخواہ قرار پانا۔

تن خود اصطلاح. بقول بہار باضافت
(۱) آنچہ از ان خود باشد و از دیگری نبود و (۲)
گاہی بمعنی جزو تن ہم می آید (سعید اشرف ع)
غیر از بت ہندوی فرنگی نگہم ٭ دیدہ است
کسی کافر جنت تن خود ٭ (ولہ ع) ای ترک

شکار افکن شاہین تن خود ٭ تنہا نہ کنوم از تو غمگین
تن خود ٭ در عشق رخت بکودکی با بودم ٭ چون
طفل سرشک اشک خونین تن خود ٭ صاحب
بحر بر معنی اول قانع خان آرزو در چراغ ہدایت

ذکر معنی دوم ہم کردہ و از رباعی بالا سند گرفتہ مؤلف
عرض کند کہ بخیال ما تن خود بمعنی خود است نہ بجز و تن
چنانکہ از سند بالا پیداست و ہمین است معنی
دوم قاتل (اردو) (۱) اپنا مال اپنی ملکیت (۲) خود

تند — بقول برہان و جامع بضم اول و سکون ثانی و دال ابجد (۱) معروف است کہ مرادف
تیز باشد و (۲) ہر چیز کہ از جائی برجہد و جہندہ و (۳) خشم و (۴) خشمگین و خشمناک و غضبناک
و (۵) درشت و (۶) توانا و فربہ و (۷) غول بیابانی و (۸) دیو و (۹) سرکوہ و (۱۰) بلند
و (۱۱) بلندی (سراج الدین راجی ۵۰) دم تیغ او آنچنان تیز و تند ٭ کہ با تیزیش تیغ برق
است کند ٭ (ظفر نامہ ۵۴) روان از پیش لشکر بی شمار ٭ ہمہ صفدر و تند و خنجر گذار ٭
(مولوی معنوی ۵۸) وان دگر گفتی کہ پر یا تند و تند ٭ اندر و جہان کشان با تیغ کند ٭ (فردوسی
۵۹) تو با شاہ بر شو بالای تند ٭ زیران و لشکر مشو ہیچ کند ٭ (فرخی ۵۰) گہی شکار فرود
آرد و برون آرد ٭ ز کوہ تند پلنگ و ز آب ژرف نہنگ ٭ (نور ہبای جامی ۱۱) چشم او
سخت تنگ چون کس تر ٭ تند پیشانیش چو خانہ خر ٭ صاحب جہانگیری ذکر معنی اول و سوم و چہارم
و ہشتم تا یازدہم کردہ صاحب رشیدی بر معنی اول و چہارم و ہشتم تا یازدہم قناعت فرمودہ
صاحب سروری ذکر معنی اول و چہارم و نہم و دہم کردہ صاحب ناصری معنی اول و سوم و چہارم
و ہشتم و نہم و دہم را آوردہ. بہار ذکر معنی اول گوید کہ معنی جلد ہم داخل معنی اول است و
بمجاز بمعنی شوخ و اسناد استعمال این با مصادر فارسی کہ پیش کردہ ہم در ملحقات می آید

خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل فرموده گوید که تحقیق آنست اگرچه ظاہر اسم جامد می نماید لیکن در واقع مشتق است و تندیدن مصدر این باشد بمعنی تیز شدن و معنی چہارم خشم گرفتن مجاز است و می فرماید که (۱۲) بمعنی شگوفه آوردن درختان نیز چنانکه در تحفه مسطور است ازینجاست که صاحب جہانگیری بمعنی خشمگین آورده و ذکر معنی ہشتم کرده گوید که غایتش بمعنی دیو که مزاجش آتشین است مجاز خواہد بود و معنی نہم و یازدہم را ہم آورده **مؤلف** عرض کند که فضولی اوست که تند را مشتق از تندیدن خیال کرده - نمی داند که تند اسم مصدر و اصل است و تندیدن کہ می آید وضع شد ازہمین تند و بہ تحقیق ما معنی اوّل و یازدہم اصل است و دیگر معانی مجاز آن و معنی دوازدہم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو تیز (۲) کوندنے والا (۳) غصہ - مذکر (۴) غضبناک (۵) سخت (۶) توانا (۷) دیکھو غول بیابانی - مذکر (۸) دیو - مذکر (۹) پہاڑ کی چوٹی مؤنث (۱۰) بلند (۱۱) بلندی - مؤنث (۱۲) درختوں کا پھولنا بمعنی حاصل بالمصدر -

تنداب اصطلاح - بقول ناصری دوائی است روان و سیّال که ہرچه دران اندازند گداخته گردد و آن را تیزاب نیز گویند و معروف است - صاحب انند نقل نگارش - صاحب سفرنگ بشرح صد و پنجاه و چہارمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی بعنز ابادو خشوران وخشور) گوید که آبی که از دواہای تند و تیز سازند ہرچه دران افتد بگدازد **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت آب تند است (اردو) تیزاب - بقول آصفیه مذکر - فارسی - نہایت تند عرق - ایک قسم کا کیمیائی مرکب - ایسڈ - نہایت ترش -

(الف) تن داد اصطلاح -

(ب) تن دادن صاحب مؤید

(ج) تن دادن بچیزی مطبوعه بذکر

(۵) **تن دادن بچیزی را** الف گوید

(۸) **تن دادن در چیزی** کہ (۱) بمعنی

راضی و فرمان بردار شد و (۲) پوشیدن

و در نسخ قلمی ہمین معنی بر (تن در داد) نوشتہ

و در نسخہ بمعنی دوم را بصورت مصدر

نہ نوشت یعنی (پوشید) صاحب آصفی بذکر

ب گوید کہ با بچیزی و در چیزی و چیزی را بمعنی

رضا دادن و قبول کردن (سنجر کاشی ب ع)

سنجر بسرم بازنہ بہ تیغ و تبر آمد ﴿ تن میدہم امروز

کہ کارم بسر آمد ﴿ (ظہوری ج ع) میدہی

گر تنی گہی بہ کتان ﴿ از کتان ماہتاب می ریزد

﴿ (ولہ ج ع) نہد تن بمرہم رسمی ﴿ سینہ

کز داغ برگزیدہ شود ﴿ بہار ذکر ب و ج و

د کردہ (والہ ہروی ج ع) صبر آمد و زور

شوق را دید ﴿ ما دادہ تنی بکار برگشت ﴿ (سلمان

ساوجی ۸ ع) بر قامت بزرگی او للمس

فلک ﴿ می زیبد ار بزرگی او تن دران دہد ﴿

صاحب بحر ذکر (ج) کردہ معنی با آصفی متفق

و می فرماید کہ تن در دادن بچیزی ہم بہمین معنی می آید

کہ مرادف این است **مؤلف** عرض کند کہ

از بعض امثلہ استعمال مصدر دہیدن پیداست

کہ بجائش می آید مخفی مباد کہ الف ماضی مطلق ب

باشد و بس. ضرورت نداشت کہ ذکر مشتقات کنند

و معنی دوم الف غلط است (اردو) الف

ب کا ماضی مطلق راضی ہوا. (ب تا ۸) راضی ہونا

تند افتادن استعمال. صاحب آصفی ذکر

این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کہ بمعنی تند واقع شدن و تند و تیز شدن است

(کلیم ہمدانی ع) مبادا آتش سودای کس

زین گونہ تند افتد ﴿ زجوش گریہ ام چشمی است

چون دیگی لبسر رفتہ ﴿ (اردو) تند و تیز ہونا

تند واقع ہونا۔

تند باد اصطلاح. بقول انند بحوالہ فرہنگ

فرنگ باد تند و تیز. صاحب فدائی گوید کہ تعبیر از

صرصر نامند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت ہمان باد تند است کہ بجایش گذشت (ظہوری ۵) نشد از تند باد آہ ماہ و ہفتہ طولانی ¶ سر شکے کو گہ گردابی کنم امروز فردا را ¶ (اردو) دیکھو باد تند۔

تند بار اصطلاح۔ بقول برہان و جامع (۱) موذیات را گویند مانند شیر و پلنگ و مار و عقرب و زنبور و مورچہ و امثال آن و (۲) ہر جانوری کہ جانور دیگر را بخورد۔ صاحب ناصری ذکر معنی اوّل گوید کہ برخلاف زند بار است کہ حیوانات بی آزار را نام است صاحب فدائی بر معنی دوم قانع۔ صاحب سفرنگ بہ شرح ہفتم دیمی فقرۂ لعوساتیر آسمانی لبغرزاباد وخشور (خشور) ذکر این معنی اوّل کردہ گوید کہ بالضم باشد۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این ہر دو معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این تند بنیاد یا تند ثمرہ یا سخت گناہ یا تند حاصل و سخت نتیجہ باشد و کنایہ از ہر دو معانی بالا و معنی اوّل مجاز معنی دوم (اردو) (۱) وہ موذی جانور جو انسان کو نقصان پہنچائین یا کاٹ کھائین۔ مذکر (۲) وہ جانور جن کی غذا دوسرے ضعیف جانورون سے ہے۔

تند باری اصطلاح۔ بقول فدائی معنی خونخواری و درندگی و سبعیت است **مؤلف** عرض کند کہ از ہمان تند بار بترکیب یای مصدریست بر سبیل مجاز۔ اگرچہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت اند و لیکن قول فدائی پایۂ اعتبار دارد کہ از علمای معاصر عجم بود۔ (اردو) خونخواری۔ درندگی۔ مؤنث۔

تند بور اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و مؤید بضم بای ابجد و سکون واو مجہول و رای قرشت جستن و برجستن و بایین معنی بجای بای ابجد یای حطی ہم آمدہ کہ می آید خان آرزو در سراج می گوید کہ یکی ازین ہر دو

تصحیف است **مؤلف** عرض کند که اصل این تندی ور بود بمعنی صاحب تندی و در کثرت استعمال یای ساکن مفتوح شد و واو متحرک ساکن از قبیل گنج ور و گنجور و رنج ور و رنجور و این مبدل آنست چنانکه باکند و باکند محققین بالا در عرض معنی از غور کار گذشته اند و بمعنی مصدری بیان کردند معنی این برجستگی و برجهنده باشد نه برجستن - معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که مرادف جهنده باشد و بر زبان کنان نیست (اردو) کوندنے والا - کوند جیسے بجلی کی کوند -

تندخو استعمال - کسی که خوی او تند باشد بدخو - **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (ظهوری ے) کسی را اگر کسی نامهربان و تندخو گوید ﴿ ستمگار مرا بشناسد اینها را با و گوید ﴾ صاحب بحر بر تندخوی گوید که آنکه بسهل چیزی ناخوش و بی دماغ شود و کوته اندیش بهار هم ذکر این کرده و صاحب فرهنگ این را بمعنی مرد تنک راغر و خشمناک گفته یعنی کسی که زود بخشم آید و دشمان آن خوش خوی - ما می گوئیم اینا فزید علیه تندخوست بزیادت تحتانی در آخر (اردو) تندخو - بدمزاج - بداخلاق -

تندخیال استعمال - بهار ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف همان تندخواست که گذشت و مرادف تند رای که می آید (ملا طغرا در زیب لوائح) گردون رکابی که نا طقهٔ تندخیالان از بلند پایگی مناقبش در مقام نفس شماریست (اردو) دیکھو تندخو - تندخیال اور سخت راے بھی اردو مین بقاعدهٔ فارسی کهه سکتے هین -

تندر بقول برهان بضم اوّل و فتح ثالث و سکون ثانی و رای قرشت (۱) بمعنی غرنده عموماً و رعد را گویند خصوصاً و بضم ثالث هم آمده و (۲) بلبل را نیز گویند که عربان عندلیب

خوانند صاحب جهانگیری این را مرادف تندور
گفته که می آید و بر معنی اول قناعت فرموده ۔
(فرخی در صفت اسپ ع) نه چرخ است
واجزای او چون ستاره ۞ نه ابر است آولے
او همچو تندر ۞ (شرف شفروه هم بصفت اسپ
آورده ع) از بانگ او چو بازان زهره
همی چکد ۞ زیرا که خود چو برق و صهیلش چو تندر
است ۞ صاحب رشیدی هم بر معنی اول قناعت
کرده مرادف تندور گوید صاحب سروری
همزبانش ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم گوید که اگرچه برهان ذکرش
کرده ولیکن ما در هیچ فرهنگی نیافتیم ۔ صاحب
فدائی گوید که آسمان غرنبش است و آن آوازیست
بیمناک که هنگام بارش از شگافتن ابرها بر می آید
خان آرزو در سراج گوید که این مخفف تندور
باشد می فرماید که معنی مطلق رعد است و
غرنده هم نام رعد است مؤلف گوید که
برای معنی دوم بیان کرده برهان مشتاق سند
استعمال می باشیم که معاصرین عجم هم ازین بیخبراند
و همه محققین دیگر ساکت و نسبت معنی اول
اتفاق داریم با خان آرزو و صراحت ماخذ
بر تندور بباید (اردو) (۱) دیکھو تندور
(۲) دیکھو بلبل ۔

تند رای اصطلاح ۔ بقول بحر و بهار
ناعاقبت بین و کوته اندیش (شیخ شیراز ع)
مکن مردم آزاری ای تندرای ۞ که ناگه رسد
بر تو قهر خدای ۞ **مؤلف** عرض کند که بمعنی
تندخیال و تندخو و مردسخت طبیعت است
و بمجاز معانی بالا توان گرفت ولیکن ضرورت
ندارد (اردو) دیکھو تندخو اور تندخیال ۔

تن در دادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بهار و رشیدی و (ناصری و جهانگیری در ملحقات)
(۱) کنایه از راضی شدن و قبول کردن ۔
خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که

(۲) بمعنی سعی کردن ہم چنانکہ ؎ فلان درین کار تن نمیدہد ؎ می فرماید کہ این ہم گویا از معنی اول ماخوذ است۔ صاحب فدائی ہمزبان برہان۔ **مؤلف** گوید با خان آرزو در معنی دوم ہم اتفاق داریم بعض محققین بالا (بچیزے) را با این مرکب کردہ اند معنی ......

تن در دادن بچیزی وہمین مصدر بدون کلمۂ در ہم گذشت واین مرادف آن است۔ صاحب سروری ذکر مضارع این کردہ (انوری سلہ) پایۂ قدر ترا از رہ نشان می خواستم ؎ گفت اوکی در دہد تن را باین خلقان خام ؎ (سعدی سہ) چوگاو ار ترا بایدت فربہی ؎ چو خر تن بجور کسان در دہی ؎ مخفی مباد کہ از اسناد بالا مصدر دہیدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) (۱) راضی ہونا۔ قبول کرنا۔ (۲) سعی کرنا۔ دیکھو تن دادن مع ملحقات۔

تندرست اصطلاح۔ بقول بہار وانند (۱) مقابل بیمار واطلاق آن بر دولت نیز آمدہ (نظامی سہ) بشکرانۂ دولت تندرست ؎ بران پشتہ بنیاد افگند جیت ؎ **مؤلف** گوید کہ معنی اول حقیقی و مجاز (۲) چیزی کہ نقصانی ندارد وسند بالا متعلق بہمین معنی مجازیست اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) تندرست بقول آصفیہ۔ فارسی ٹیکھی۔ بھلا چنگا صحیح سالم (۲) بے نقص۔ کامل۔

تندرستان را نباشد درد ریش مثل

صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل راجی بکسی زنند کہ ہیچ فکری ندارد واند رود رنج دیگران (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ دولت مندون کو کیا غم ؎ بھلے چنگے درد کیا جانین ؎

تندرستی استعمال۔ بقول فدائی بحکم

بد رو و است کہ صحت و استقامت مزاج باشد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تندرستی۔ مؤنث۔ صحت۔

تن درگمان دادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و (ملحقات برہان) احاطۂ گمان کردن و محیط ظن شدن و صاحب ظن و گمان گردیدن صاحب مؤید قلمی ذکر مضارع این کردہ بحوالۂ مناقب شرف نامہ گوید کہ محاط احاطت ظن شود و در نسخۂ مطبوعہ تسامح است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) گمان اور شک مین مبتلا ہونا۔

تندرو بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سروری بروزن تندخو بمعنی (۱) بخیل و ممسک و (۲) ترش رو۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ این مجاز است چہ تند بجا بمعنی تیز باشد کہ عبارت از سرکہ بود (سعدی شیرازی ۵) بنالید درویشی از ضعف حال بر تندروئی خداوند مال ۴ مؤلف عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن کہ ممسک و بخیل ہم دائم تندرو می باشد نمیدانیم کہ خان آرزو سرکہ را بچہ ضرورت آوردہ شک نیست کہ تندرو بمعنی ترشرو است (اردو) (۱) بخیل ممسک (۲) ترشرو وہ شخص جو بدمزاج ہو اور بد اخلاق۔ صاحب آصفیہ نے ترش رو پر فرمایا ہے۔ ناخوش۔ مکدر۔ بدمزاج۔ بیدماغ۔ چڑچڑا۔

تندزبانی استعمال۔ بمعنی بدزبانی و تیز زبانی مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) در وغ ہای ظہوری چہ راست مانند است ۴ لبش بہ تندزبانی در اعتذار ادہ ۴ (اردو) بدزبانی۔ تندزبانی مؤنث۔ دونو کا استعمال بقاعدۂ فارسی اردو مین ہوسکتا ہے۔

(۷۰۸۰۷۹)

تندیس بقول برہان و جامع و جہانگیری و رشیدی و ناصری بفتح ثالث بر وزن ہر کس بمعنی تن مانند چہ وس بمعنی شبیہہ و نظیر و مانند باشد تغیر تمثال و بکسر ثالث مخفف تندیس کہ آنہم تن مانند باشد چہ دیس ہم بمعنی شبیہہ و نظیر و مانند است (حکیم فرخی ے) فرو دکاخ کی بوستان چو باغ بہشت ٭ ہزار گونہ درو شکل تندس دلبر ٭ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تندیسہ کہ ہمین معنی می آید اصل است و تندیس و تندسہ و تندس ہمہ مخففش (اردو) دیکھو تمثال

تندساختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تیز کردن و بلند کردن صدا (نجات اصفہانی ے) تا گویم بجانان غم تنہائی را ٭ تند سازید دف و تنبک غوغائی را ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر رسازید پیداست کہ بجالیش می آید (اردو) تیز کرنا بلند کرنا (آواز کا)

تندسہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و سراج ہمان تندس کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمہ را نجا کردہ ایم کہ مخفف تندیسہ باشد (اردو) دیکھو تندس ۔

تندفہم اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و انند آنکہ سخن را زود دریابد (حکیم زلالی ے) ایا نہ تندفہم تیز بینش ٭ نگار کارگاہ آفرینش ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تیز فہم ۔ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) تیز فہم ۔ چالاک ۔ بات جلد سمجھنے والا ۔

(الف) **تند کردن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تیز کردن (رشید اے) ہر لحظہ خیرہ می کنم اندر خطش نگاہ ٭ چون کودکی

نکردہ سواد کتاب تند ، صاحب بحر ...

(ب) **تند کردن سواد کتاب** را بمعنی مطالعہ خوب کردن وملکہ خواندن بہم رسانیدن قائم کردہ واستنادش غالباً از سند بالا باشد بخیال ما خیال او درست است (اردو) الف تیز کرنا ب مطالعہ کرنا پڑھنے کا ملکہ حاصل کرنا۔

تندو بقول برہان وجامع ورشیدی وجہانگیری بفتح اول وضم ثالث بروزن بدرو عنکبوت را گویند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ آن را تنندو ہم گویند (شمس فخری ۵) شہا غمقای قاف فتح ونصرت ، بود برطاق ایوان تو تندو ، صاحب سروری گوید کہ تنند وہم بہمین معنی می آید۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تنندہ اصل است و تنندو مبدلش چنانکہ اوسہ و آوسو واین مخفف آن بحذف یک نون (اردو) مکھڑی۔ مؤنث۔

(الف) **تند وتیز** استعمال۔ بہار ذکر این را کردہ از معنی ساکت صاحب انند نقلش برداشتہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است تکرار تند است با مرادفش برای قوت بیان (ادہم ۵) چہ تند وتیز بدل بردن من آمدۂ ، نشناسم چیست بہ آتش گرفتن آمدۂ ، واز مصدر

(ب) **تند وتیز آمدن** پیداست کہ بمعنی آمدن بہ تیزی تمام وبعجلت تمام است (اردو) الف تند اور تیز۔ جلد جلد۔ بہت تیزی کے ساتھہ (ب) بہت تیزی کے ساتھہ آنا۔

تند وخند اصطلاح۔ بقول برہان وجامع وسروری وبہار بضم اول وخای نقطہ دار این لغت از اتباع است وبمعنی تار ومار کہ زیر وزبر شدہ واز ہم پاشیدہ و بہ این معنی بہ فتح اول وخای نقطہ دار ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری (خند) را بہ واو (خوند) نوشتہ (شمس فخری ۵) از صر

...تا همه کشتند تار و مار ﴿ و ز تند باد قهر و اجل
...نه تند و خند ﴿ **مؤلف** عرض کند که همهٔ
محققین بالا واو را در خند داخل نکرده اند
تصحیف کتابت جهانگیری بیش نباشد و تصفیهٔ
...از این بجایش کنیم (اردو) دیکھو تار و مار ـ

تند و خوند | اصطلاح ـ بقول جهانگیری و
رشیدی و خان آرزو در سراج همان (تند
خند) که بدون واو بعد خای معجمه گذشت ـ
مؤلف عرض کند که تصحیف کتابت می نماید
ـ باظهار ضمهٔ خای معجمه واو را در کتابت
داخل کردند و ظاهرا بدون واو صحیح می نماید
(اردو) دیکھو تند و خند ـ

تندور | بقول برهان و سروری بالضم اول
و ثالث بر وزن پر زور (۱) بمعنی رعد
باشد و بفتح ثالث هم به این معنی آمده و
(۲) بلبل را هم گویند که عرب عندلیب
خوانند ـ صاحب جهانگیری بر معنی اول
قانع ـ صاحب جامع نسبت معنی اول گوید که
مطلق غرنده و خصوصا بر رعد و ذکر معنی دوم هم
فرموده ـ صاحب رشیدی بر معنی اول قناعت
کرده از منوچهری سند دهد (س ۵) خروشی
بر کشیدی تند و تندور ﴿ که موی مردمان کردی
چو سوزن ﴿ خان آرزو در سراج گوید که تندو
که به تخفیف رای مهمله گذشت مخفف همین است
و هر دو بفتح دال اند و تنها بمعنی رعد و غرنده
هم رعد را نام است **مؤلف** عرض
کند که اصل این بفتح واو بود و مرکب از لفظ
تند و کلمهٔ ور همچون تاجور و ور افادهٔ
معنی فاعلی کند پس معنی لفظی این تندی دارنده
و کنایه از رعد و به کثرت استعمال دال ساکن
متحرک شد و واو متحرک ساکن چنانکه گنجور و رنجور
و امثال آن و برای معنی دوم طالب سند
می باشیم که استعمالش از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم هم بر زبان ندارند و به تحقیق ما و اتفاق

معاصرین عجم بضم دال صحیح است نہ فتح آن (اردو)	دیکھو تندر ۔

تندہ بقول برہان وجامع بضم اوّل بروزن عمدہ (۱) چیزی باشد کہ مانند غنچہ مرتبہ اوّل از درخت سر زند وبعد ازان برگ ازمیان او برآید و (۲) زنبور سرخ رانیز گویند۔ می فرماید کہ بمعنی اوّل بجای دال ابجد زای ہوز ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری بہ قناعت معنی اوّل می فرماید کہ سر بر زدن تندہ را تندیدن ہم گویند۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی غنچہ۔ وصاحب رشیدی ہمزبانش۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل معنی دوم را بحوالۂ برہان آوردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بیان کردۂ برہان می فرماید کہ آنچہ بہ زای ہوز آید البتہ تصحیف باشد وہم او در چراغ ہدایت گوید کہ (۳) ہمان تند بلکہ مزید علیہ اوست۔ (اشرف ۵۳) سمندی کو برفتن تندہ نبود ﴿ بپای مردکم از کندہ بشود ہا زلہ بر دارش بہار بر معنی سوم قناعت فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ این بمعنی اوّل شگوفہ باشد کہ درملائی آن را کوپل گویند وہمین کوپل چون سخت و دراز شود صورت برگ گیرد وہمین است اسم مصدر تندیدن کہ می آید ومعنی دوم مجاز آن کہ زنبور سرخ ہم مشابہ شگوفہ باشد ومعنی سوم مزید علیہ تند (اردو) (۱) کوپل۔ اسم مذکر۔ دیکھو انگوریم (۲) زنبور ـــ مذکر (۳) دیکھو تند

تندی بقول ملحقات برہان درشتی وتیزی وجلدی وبلندی صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ تیز روی باشد۔ صاحب مؤید بر درشتی وبلندی قانع **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر تند زیادہ کردہ اند وشامل باشد برہمۂ معانی مصدری آن (اردو) تندی۔ مؤنث۔ سختی۔ تیزی۔ جلدی۔ (بلندی۔ مؤنث)

(الف) **تندید** الف - بقول برہان
(ب) **تندیدن** بروزن جنبید ماضی
تند و در خشم رفتن یعنی تند گردید و در خشم
شد و غنچه برگ و شگوفه بر آوردن درخت
چه ہرگاہ درخت شروع در برگ و شگوفه
بر آوردن کند گویند تندید یعنی برگ و شگوفه
بر آورد ہم او نسبت ب گوید که بروزن جنبیدن
(۱) غنچه و برگ و شگوفه سر زدن از درخت
و (۲) در خشم شدن و (۳) اعراض کردن
می فرماید که بمعنی اول بفتح اول ہم بنظر آمده ۔
صاحب سروری بر الف ذکر معنی اول و دوم
کرده و ہم او ب را بمعنی اول مصدری آورده
صاحب رشیدی الف و ب ہر دو را بمعنی اول
و دوم آورده صاحب بحر نسبت ب متفق با برہان
بہر سه معنی می فرماید که سالم التصریف است
که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب
موارد ہم باش ولیکن این کامل التصریف گو
و تندد را مضارع این داند صاحب نوادر ہم
ذکر این بمعنی اول و دوم کرده معنی سوم را
ترک کرد (حکیم عنصری لہ) بصد جای تخم اندر
آورد بخت ؛ به تندید شاخ و بر آورد رخت
؛ (وله ۵۳) به تندید عذرا چو شیر نر تند ؛
بر دوست و چشم ادا نوش کند ؛ **مؤلف**
عرض کند که الف ماضی ب باشد بهر سه معنیش
و ب را اسم مصدر بمعنی اولش تنده است
که بمعنی اولش گذشت ہای ہوز را حذف کردند
و بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن
مصدری وضع کردند و اسم مصدر معنی
دوم ہمان تندی که گذشت پس معنی اول
و دوم ہر دو اصل است و معنی سوم مجاز
معنی دوم باشد حیف است که سند استعمالش
بدست نیاید و با صاحب موارد اتفاق داریم
در کامل التصریف بودن این از ینکه تندد مضارع
این موجود است (اردو) (۱) کلا پھوٹنا

کونپل نکلنا۔ صاحب آصفیہ نے کلا بمعنی کونپل لکھا ہے لیکن کلا پھوٹنا کو نہیں بیان فرمایا اور صاحب موارد نے لکھا ہے (۲) غصے ہونا (۳) دیکھو اعراض کردن۔

(الف) **تندیس** الف و ب بقول
(ب) **تندیسہ** برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سروری ہمان تندس و تندسہ کہ گذشت (دقیقی الف ۵) نگارند تندیس او گر بکوه ز زرنگ و قارش شود گہ ستوه ز (معروف ب ۵) بیاراست آن رابعہ پیکران ز باشکال تندیسہ بیکران ز **مؤلف** عرض کند کہ الف اصل است و ب مزید علیہ آن و تندسہ مخفف ب و تندس مخفف الف ما در انجا ہم اشارۂ این کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم همدر انجا مذکور (اردو) دیکھو تندس اور تندسہ۔

تندیورہ بقول برہان بضم اول و یای حطی دسکون واو و رای قرشت بمعنی جستن و برجستن صاحب سروری بذکر معنی بالا گوید کہ بعد از دال بای موحدہ نیز بنظر رسیدہ کذا فی المؤید **مؤلف** عرض کند کہ از متعریف ناخوشنما است این ہمان تندوراست بمعنی رعد و مرکب است از تندی بمعنی خودش و کلمۂ ور کہ افادۂ معنی فاعلی کند بمعنی صاحب تندی و کنایہ از رعد دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تندور کے پہلے معنے۔

تندیہہ بقول ملحقات برہان بہ وزن تنقیہ بمعنی تندیسہ کہ صورت و تمثال باشد **مؤلف** عرض کند کہ مبدلش باشد کہ سین مهملہ بدل شد بہ ہاے ہوز چنانکہ خروس و خروہ (اردو) دیکھو تندیسہ۔

تن ریودہ اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ دستور سخن و لاف **مؤلف** عرض کند کہ شناخت

سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) لاف سنجی گی مختلف فیہ ۔

تنزہ بقول سروری بضم تا و سکون نون و فتح رای مہملہ بمعنی غنچہ کہ برگ ازان بیرون آمدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار صاحب سروری کہ محقق زبان شو داست و سکوت دیگران تعجب خیز و تکمیل بحث این بر تنزہ شود کہ بہ زای ہوز عوض رای مہملہ می آید (اردو) کونپل جس سے پتیان ظاہر ہون ۔ مؤنث ۔

تن زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول برہان وجامع وبہار بازای ہوز بروزن کرگدن (۱) بمعنی خاموش بودن و خاموش شدن و (۲) صبر وتحمل کردن و (۳) آسودن ۔ صاحب رشیدی بمعنی اول آوردہ و بہار ہم بر معنی اول قانع (قاضی نوری سہ) می خواستم کہ انگشتم باز تن زدم و خنجر بر کشیدم و بر خویشتن زدم **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معانی دوم و سوم مجاز آن (اردو) (۱) خاموش ہونا ۔ خاموش رہنا (۲) صبر وتحمل کرنا (۳) آرام پانا ۔

تن زدہ اصطلاح ۔ بقول سروری بمعنی خاموش شدہ (شاعر سہ) از بد و نیک خلائق تن زدہ با نفس بد فرمای را گردن زدہ ام صاحب رشیدی بر تن زدن گوید کہ ہمچنین تن زن و تن زدہ **مؤلف** عرض کند کہ ہای ہوز کہ افادۂ معنی مفعولی کند بر ماضی مطلق تن زدن زیادہ کردہ اند و این قائم مقام مفعول است و معنی این خاموش ۔ اسم جامد نیست بلکہ مشتق است از مصدر مذکور وشامل بہ معانی مفعولی مصدر (اردو) خاموش ۔ ساکت ۔

تنزغہ بقول صاحب فرہنگ فدائی مرادف تنژغہ کہ بہ زای فارسی می آید بمعنی تن پرشن

مرپا در است که افلیج ولقوہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ تنرغہ اسم جامد فارسی زبان است و این مبدل آن چنانکہ ژند و زند و در وضع این و آن لفظ تن داخل می نماید و ژغہ بمعنی پرش باشد قیاس ہمین می خواہد دیگی از دستوران معاصر تصدیق لغت ژغہ بمعنی پرش کند کہ لغت زند و پازند است (اردو) دیکھو تن پرش۔

تنزّل لغت عرب است بقول منتخب بفتح اول و دوم و زای مشدد مضموم بمعنی فرود آمدن بہ درنگ فارسیان بمعنی زوال استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند کہ درست می نماید و استعمال فارسیان بمعنی کمی باشد مقابل ترقی و با مصادر فارسی ہم کہ در ملحقات می آید و بدین معنی مفرس باشد (ظہوری ؎) خیرہ تری شوند ناز و غرور را٭ عجز را صرفہ در تنزل شد (اردو) تنزل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ زوال۔ گھٹاو۔ کمی۔ تخفیف۔

تنزل کردن استعمال۔ بمعنی کم شدن مقابل ترقی کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) در ترقی ست ظہوری الغناعت نازم٭ حکم فقر است کہ از خرج تنزل نکند٭ (ولہ ؎) خرد و عشق ہم سبق بودند٭ این ترقی و آن تنزل کرد٭ مخفی مباد کہ سند اول متعلق بہ مصدر نکندن است کہ بجائش می آید (اردو) تنزل کرنا۔ ترقی کرنا کا مقابل۔

تن زن استعمال۔ بقول سروری بمعنی۔ خاموش شو (فرخی ؎) ای ابر بہمنی نہ بچشم من اندرای٭ تن زن زمانکی و برآسا و کم گری٭ می فرماید کہ بمعنی خاموش شوندہ ہم آمدہ کہ بمعنی فاعلی باشد (حکیم سنائی ؎) تن مزن پاس دار مرتن را٭ زانکہ بر سر زنند تن زن را٭ صاحب رشیدی بر تن زدن گوید کہ ہمچنین تن زن **مؤلف** عرض کند کہ تسامح رشیدی

است کہ مصدر را مرادف امر حاضر گفت متصوّش بجز این نباشد کہ تن زن از مشتقات تن زدن است و درینجا ہمین قدر قابل بیان است کہ تن زن (۱) بمعنی خاموش آمدہ و ما این را بدین معنی اسم فاعل ترکیبی دانیم کہ تن بمعنی خاموشی ہم آمدہ (۲) امر حاضر مصدر تن زدن است (اردو) (۱) خاموش (۲) خاموش رہ۔

تن زند | استعمال۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی خاموش شود (شیخ عطار سہ) عشق
آتش در ہمہ خرمن زند ٭ ارّہ بر فرقش نہند و تن زند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مضارع تن زدن است بمعنی حال کہ زند بمعنی می زند آمدہ و ضرورت بیان این نداشت کہ از مشتقات تن زدن است شامل بر ہمہ معانیش (اردو) خاموش رہتا ہے۔

تنزوی خطائی | اصطلاح۔ بقول محیط بفتح اوّل و سکون ثانی و ضمّ زای معجمہ و سکون واو عصارۂ حنای صینی و گویند کہ آن دو نوع باشد یکی مصنوعی بشکل شیاف طولانی کلان کہ بقدر دو سہ تولہ کم و زیاد می سازند۔ مائل بہ زردی و دوم شیافی است کوچک اغبر رنگ مائل بسبزی و شاہ چینی غیر آنست و صاحب مخزن گوید کہ آن را شاہ صینی نیز گویند و آن قرصی است مصنوع مرکّب القوی مائل بحرارت و رادع و محلّل و قابض و جہت اورام حارّہ و باردہ و گزیدن ہوام و تسکین درد سر و اوجاع سائر اعضا نافع (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ این مرکّب فارسی زبان است و تنزو در فارسی قدیم بمعنی عصارہ مستعمل بود و حالا عوض آن عصارہ بر زبان دارند (اردو) تنزوی خطائی۔ فارسی میں ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی میں عصارۂ حنائے صینی کہتے ہیں۔ مؤنث۔

تنزہ | بقول برہان و جامع بضم اوّل و فتح ثالث بر وزن غنچہ چیزی باشد کہ نخست

از درخت سر زند و بعد از ان برگ از میان آن برآید۔ صاحب ناصری گوید کہ تبدیل ہمان تندہ است کہ در برہان مکرر کردہ است صاحب سروری این را بہ رای مہملہ عوض زای معجمہ آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ یکی معاصرین عجم گوید کہ اصل این تنہ زا بود یعنی زائیدۂ تنہ فارسیان بحذف ہای ہوز و تبدیل الف آخر با ہا چنانکہ (یاسا و یاسہ) تنزہ کردند و تبدیل اعراب ہم تصرف محاورہ باشد (اردو) کونپل۔ مؤنث۔ دیکھو تنزہ و تندہ۔

تن زیب اصطلاح۔ بقول برہان بکسر ثالث بر وزن ترتیب جامۂ کوچکی باشد کہ در زیر قبا پوشند و ترکان (ارخالق) گویند صاحب جامع بر نوعی از کرپاس نازک قانع۔ صاحب بحر با برہان متفق صاحب ناصری می فرماید کہ بافتہ ایست ریسمانی و ذکر قول برہان ہم کردہ خان آرزو در سراج نذکر قول برہان می فرماید کہ در ہندوستان نوعی از قماش نفیس کہ از ملک بنگالہ آرند۔ صاحب فدائی می طرازد کہ پارچۂ نازکی را گویند کہ گاہ پوشیدنش تن از زیرش نمایان باشد و از نیروی بر تن زیبی می فزاید **مؤلف** عرض کند کہ از ہمہ محققین بالا جامع و فدائی اہل زبانند و تلفظ ہر دو قریب یکدیگر است و ما اتفاق داریم با ہر دو کہ ہمین است۔ اسم فاعل ترکیبی۔ (اردو) تن زیب دکن مین ایک باریک اور نازک کپڑے کو کہتے ہین جس کے پہننے سے جسم نمایان ہوتا ہے۔ موسم گرما مین اس کا استعمال کرتے ہین۔ تعجب ہے کہ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے۔ مذکر۔ اور بلحاظ قول برہان ایک لباس کوچک جو قبا کے اندر پہنتے ہین۔ مذکر۔

تن زیبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ تن زیب جامۂ کوچکی است

که در زیر قبا پوشند **مؤلف** عرض کند که
سبحان الله چه خوش تعریف مصدر مرکب
است معنی این زیب و زینت دادن تن
را (اردو) جسم کو زیب دینا۔

تنزغه بقول فدائی همان تنزغه که بجای
خودش گذشت و ما آن را مبدل این و
این را اسم جامد فارسی زبان قرار داده ایم
(اردو) دیکھو تنزغه۔

تن سالار اصطلاح۔ بقول سفرنگ
بشرح پنجمی فقرهٔ (نامهٔ شت حی افرام) بمعنی
فلک الافلاک که سالار همهٔ اجسام است۔
مؤلف عرض کند که موافق قیاس
و قلب اضافت سالار تن (اردو) دیکھو
اورۂ افلاک۔

تنستان بقول سفرنگ بشرح بست
دسومی فقرهٔ (نامهٔ سوم شت شای کلیو)
بمعنی عالم اجسام است **مؤلف** عرض کند که
از قبیل گلستان و شبستان باشد (اردو)
عالم اجسام۔ یعنے عالم سفلی۔ مذکر۔

تنستن بقول موارد مرادف تنیدن و
تنودن بمعنی تار و پود را قائم کردن است
(خواجه عبید نویکی س) همان سراچه و خرگه که
اوج مه می سود ٭ کنون حضیض نشین شد
چو سایه در بن چاه ٭ فراش بوقلمون شد
یکی پلاس درشت ٭ تتق تنسته آن عنکبوت
جولاه ٭ صاحب نوادر هم ذکر این کرده
مؤلف عرض کند که از طرز بیان صاحب
موارد سالم التصریف ظاهر است که غیر از
ماضی و مستقبل و اسم مفعولش نیاید ازینجاست
که او مضارع این ترک کرد و صاحب
بحر که محقق مصادر است این را نیاورده
تنسته بمعنی پردهٔ عنکبوت می آید و این هر دو
محققین غالبًا از همین تنسته این مصدر قائم
کرده اند که بزیادت های هوز بر ماضی مطلق

افادۂ معنی مفعولی کردہ است یعنی بافتہ شدہ
ظاہراً این مبدل تنیدن معلوم می شود بخیال ما
اسم مصدر تنیدن تن است و آن مخفف تان
و تان در سنسکرت بمعنی پردۂ سرود و تاب آمدہ
و تاننا مصدر ہندی از ہمین تان است و فارسیان
ہمین تان را بہ حذف الف تن کردند و
بقاعدۂ خود بترکیب یای معروف و علامت
مصدر دن مصدر تنیدن ساختند کہ می آید
و جا دارد کہ اسم مصدر لغت فارسی تان است
کہ بمعنی تار گذشت و این بہتر است ازان
کہ لغت سنسکرت راگیریم فارسیان بحذف
الف ازہمین اسم مصدر تنیدن وضع کردند
و سین در آخر تن زیادہ کردہ اسم مصدر تنستن
قرار دادند چنانکہ پیتا را پیناس کردند بزیادت
سین و یکی از معاصرین عجم گوید کہ تنستن را
مرکب گیریم از تنستہ کہ اسم مصدر باشد بمعنی
تنیدۂ عنکبوت فارسیان ہای ہوز این را
حذف کردہ علامت مصدر تن بروز زیادہ
کردند و یک فوقانی را از دو فوقانی مجتمعہ حذف
کردہ تنستن مصدری ساختند ما می گوئیم
کہ اندرین صورت ضرورت وضع این مصدر
باقی نمی ماند کہ سند استعمال این مصدر غیر از تنستہ
تنستہ یافتہ نمی شود ازینجاست کہ صاحب بحر
این را ترک کردہ و بہ تحقیق ما تنستہ را اسم جامد
گفتن خوش نمی نماید کہ وضع لغت تقاضای
آن می کند کہ این را از مصدر تنستن مشتق
گیریم و ماخذ این مصدر ہمین کہ بالا مذکور
شد (اردو) دیکھو تنیدن ۔

تنستہ بقول برہان و جہانگیری و جامع
و رشیدی و سروری و ناصری با سین بی نقطہ
و تای قرشت بروزن طبقچہ بافتۂ عنکبوت
را گویند خان آرزو در سراج گوید کہ تنستہ کہ
ہمین معنی گذشت مخفف این است مؤلف
عرض کند کہ با حقیقت این را بر مصدر تنستن

بیان کردہ ایم (اردو) مکڑی کا جالا۔ مذکر
تنسّخ بقول برہان و سروری و ناصری
بضم سین بروزن مہ رخ (۱) ہر چیز را
گویند کہ بسیار نادر و کمیاب و بیمثل و مانند
و در نہایت نفاست باشد و معرب آن
تنسوق است صاحب جہانگیری ہم زبان شان
(ابن یمین ؎) دل سوال یک نظری کرد
زان فرخ رخش ؎ کہ از لب شیرین نیامد
چیزے بہ تلخی پاسخش ؎ گاہ ہمدم کین نماید وقت
صلح آید بجنگ ؎ دور بادا چشم بد زان
شیوہ ہای تنسخش ؎ صاحب جامع معرب
این تنسوخ بہ خای معجمہ گوید صاحب رشیدی
سیفر گیرا (۲) در ہند پارچہ ایست لطیف و
معنی ترکیبی این خوش آیندہ تن چہ سخ بالضم
بمعنی خوش است۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ تنسکھہ در ہندوستان نوعی از قماش
نفیس و لطیف است چون نوع مذکور از
تحفہ ہای نفیس ہندوستان است و تلفظ کاف
کہ در اواخر لفظ مذکور است بر غیر ہندی دشوار
بمجاز ہر نفیس را می گفتہ باشند و فارسیان آن
را تنسخ بجا گویند و تازیان تنسوخ۔ ہذا ہو التحقیق
مؤلف عرض کند کہ۔ لاو اللہ۔ سخ بالضم
در فارسی زبان ہم بمعنی خوش و خوشی می آید
پس معنی اول را اصل و معنی دوم را مجازش۔
گفتن البتہ بجاست جا دارد کہ فارسیان ہمین
پارچہ ہند را بزبان خود تنسخ گفتہ باشند یا ہر
پارچۂ لطیف را بدین اسم موسوم کردہ باشند
و در ہندوستان تنسکھہ پارچہ نیست البتہ
نین سکھہ پارچۂ لطیف را نام است کہ معنی لفظی
آن آرام بخشندۂ چشم است یعنی در چشم خوشنما
و تکمیل این بحث بر تنسوقات می آید (اردو)
(۱) ہر لطیف چیز۔ مؤنث (۲) نین سکھ بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا کپڑا
جو عمدہ اور باریک ہوتا ہے۔ غفص ململ یا

...یک تھا۔ خاصہ۔

تن سوختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ از سنائش تن سوزیدن پیداست
واین ہمان عمل ہندو زنان است کہ با
شوہر مردہ خود را در آتش انداختہ ہلاک کنند
(اسدی طوسی ؎) بہ آتش اندر سوزد ز
فخر ہندو تن ٭ بہ پیش آتش ہندو بدان
زنار ٭ مادرین شعر عوض (ہندو تنا)۔
ہندو زن شنیدہ ایم (اردو) ستی
ہونا۔ بقول آصفیہ اپنے مرے ہوئے خاوند
کی چتا میں زندہ جل کر مرنا۔ (بحر ؎) ستی
شمع پروانہ کے ساتھ ہوگی ٭ جلائیگا اس
کو جلانا ہمارا ٭

تنسوقات | بقول انند بالفتح۔ عجائبات
و اشیای کمیاب از برہان و در لغات ترکی
بمعنی نادرات نوشتہ کہ این جمع تنسوق است
کہ لفظ ترکی است بمعنی نادر۔ مؤلف عرض
کند کہ صاحب لغات ترکی تانسوق را بمعنی نادر
لغت ترکی گوید ہمین را عربان معرب کردہ
تنسوق کردہ باشند چنانکہ بر تنسخ اشارۂ این
گذشت و فارسیان بہ تبدیل قاف بہ خا۔
چنانچہ برق و برخ وحذف واو استعمال
آن بمعنی چیز نادر کردہ اند۔ اندرین صورت
ضرورت ندارد کہ تنسخ را بمعنی پارچۂ خاص اصل
گیریم (اردو) عجائبات۔ مذکر۔

تن شناس | اصطلاح۔ بقول ناصری و
انند (۱) طبیب۔ عموماً و (۲) نام یکی از اطبا
کہ در خدمت جمشید جم تقرب و ملازمت
داشتہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
واسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) طبیب
(۲) ایک خاص طبیب کا لقب جو جمشید جم
کا طبیب تھا۔ مذکر۔

(الف) **تن شوی** | اصطلاح۔ بقول

ببرہان و جامع و بحر و بہار و سراج بضم تشن بروزن بدخوی (۱) حوض وجوی آب و چشمہ وامثال آن را گویند عموماً و (۲) تختہ کہ میت را بر بالای آن شویند خصوصاً صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (امیر خسرو ملہ) بہ تن شوی جامہ زتن دور کرد ٭ شب تیرہ در چشمۂ نور کرد ٭ صاحب ناصری بذکر ہر دو گوید کہ (۳) امر نیز چنانکہ تن بشوی مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل و دوم اسم فاعل ترکیبی و بمعنی سوم امر مصدر تن شوئیدن صاحب آصفی از ہمین مرکب مصدر ...

(ب) تن شوئیدن را قائم کردہ ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی غسل کردن و غسل دادن است یعنی تن شستن مخفی مباد کہ معنی اوّل الف چشمہ و حوض مخصوص است برای غسل نہ بمعنی عام (اردو) الف (۱) حوض یا چشمہ جس کو نہانے سے مخصوص کرین ۔ مذکر ۔ (۲) وہ تختہ جس پر مردے کو غسل دین ۔ مذکر ۔ (۳) ب کا امر حاضر ب نہانا ۔ غسل دینا ۔

تنظیم مردم اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار انتظام استادن مردمان بجائی صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم تہذیب مردم گفتہ مؤلف گوید کہ تسامح تعریف اوست صاحب رہنما درست گوید و معاصرین تصدیق آن می کنند (اردو) آدمیون کے کہڑے ہونے کا انتظام ۔ مذکر ۔

تنعم بقول بہار بناز و نعمت زیستن و سخن نرم گفتن می فرماید کہ بالفظ راندن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضم میم مہملۂ مشدد ۔ صاحب منتخب گوید کہ پرورده شدن بناز و نعمت ۔ فارسیان استعمال